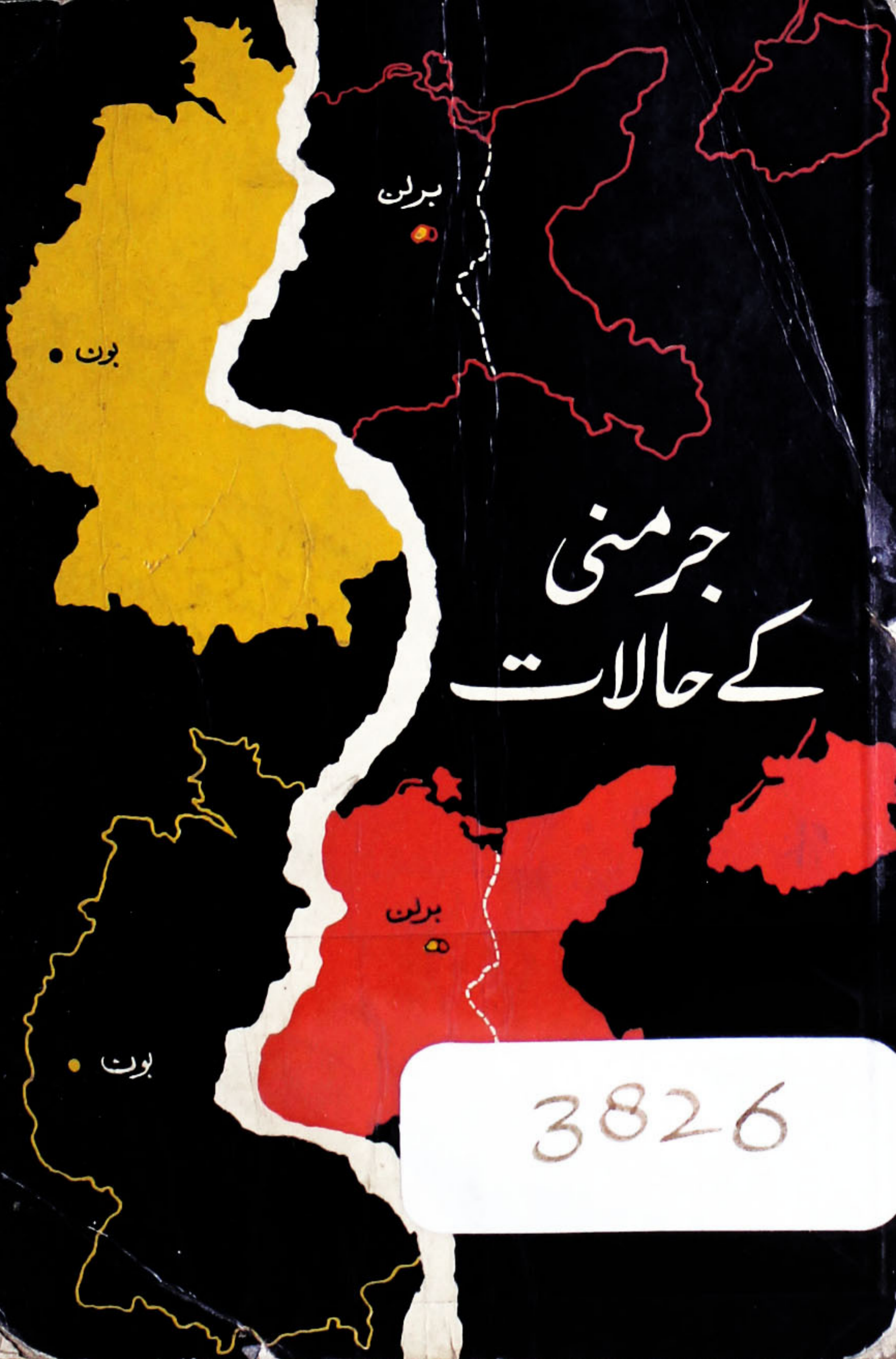


جرمنی کے حالات



• بون

برلن

برلن

• بون

3826

3826

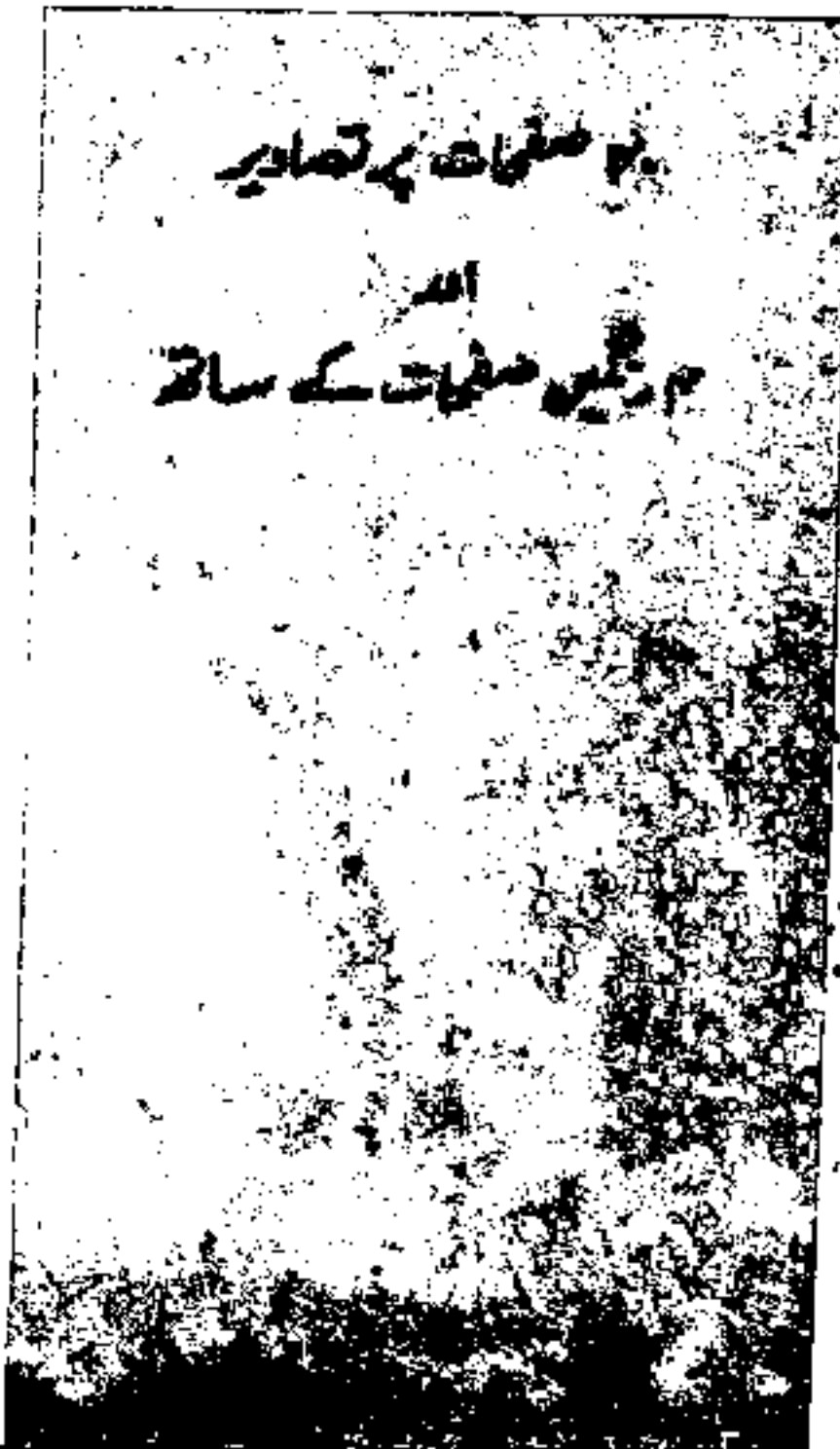




3826

شائع کردہ

محکمہ اطلاعات و اخبارات، حکومت وفاقی جمہوریہ ترکی



3820

تالیف:

پروفیسر ہیلموٹ آرٹس

87075



87075

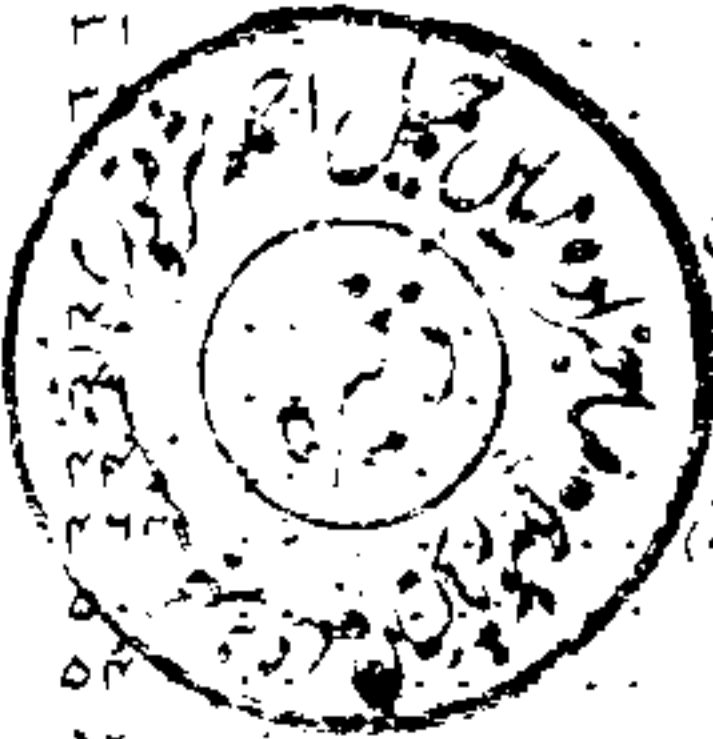
حکومت وفاقی جمہوریہ جرمنی

نے شائع کیا

۱۹۶۰ء

فہرست مضامین

۴	۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۰ء تک	
	پس منظر	
۶	جرمن تاریخ کا مختصر خاکہ	۲
۸	جرمنی اور جرمن رائس	۳
۱۱	دفاۃ جمہوریہ جرمنی	۴
۱۲	برلن	۵
۱۶	کیونست مقبوضہ جرمنی	۶
۲۲	جرمن رائس کے مشرقی علاقے	۷
۲۵	زمین، آب و ہوا، معدنی ذخائر	۸
۲۱	رقبہ اور آبادی	۹
۲۱	جلاوطن، ہجرت اور "نوآباد"	۱۰
	سیاسی حکمت عملی	
۵۰	آئین	۱۱
۵۲	رئیس کلیدیہ، پارلیمنٹ اور حکومت	۱۲
۵۸	مجلس قانون ساز	۱۳
۶۱	جرمنی میں نظم و نسق کی تقسیم (ریاستیں، ضلعے اور تعلقے)	۱۴
	خارجہ پالیسی	۱۵
	حفاظت عامہ	۱۶
	جمہوریہ کی دفاعی فوجیں	۱۷
	رائے عامہ	۱۸
	سیاسی جماعتیں اور رائے شماری	۱۹
	اقتصادی حالات	
۶۶	پیسے، کاروبار اور ملازمتیں	۲۰
۶۸	کام کرنے والوں اور آسامیوں کی تعداد	۲۱
۷۰	قومی پیداوار	۲۲
۷۷	سچی صرف	۲۳
۷۹	غذا، زراعت، جنگلات اور ماہی گیری	۲۴
۸۵	صنعت (تعمیرات اور پیداوار قوت کے علاوہ)	۲۵
۹۶	قوت کی پیداوار اور تقسیم	۲۶
۹۹	دستکاریاں	۲۷
۱۰۱	عمارت سازی اور تعمیر مکانات	۲۸
۱۰۲	گھر اور گھرانے	۲۹
۱۰۵	تجارت	۳۰
۱۰۸	خارجی تجارت	۳۱
۱۱۵	علاقوں کے مابین تجارت	۳۲



۱۱۶	میلے اور نہاٹشیں	۳۳
۱۱۸	ذرائع آمدورفت اور خبررسانی	۳۴
۱۲۳	جرمنی بحیثیت سیاحوں کے ملک کے	۳۵
۱۲۹	ملکی نظم و نسق اور محاصل	۳۶
۱۳۹	مقامی حکومتوں کے قرضے اور اثاثے	۳۷
۱۴۲	سکہ اور زر	۳۸
۱۴۷	قیمتیں	۳۹

سماجی زندگی

۱۵۰	سماجی نظام	۴۰
۱۵۷	اہم تجارتی انجمنیں	۴۱
۱۵۹	مزدور انجمنیں	۴۲
۱۶۱	اقتصادی زندگی میں میل جول	۴۳
۱۶۲	بیمہ اور فلاح عامہ	۴۴
۱۷۰	مزدوروں کا تحفظ اور نکلنے کے قوانین	۴۵
۱۷۲	عورتوں کی حیثیت	۴۶
۱۷۶	نوجوان	۴۷
۱۸۰	مذہب اور کلیسا	۴۸
۱۸۶	قانون اور اس کا نظم و نسق	۴۹
۱۸۹	صحت عامہ	۵۰
۱۹۰	کھیل، تفریح	۵۱

تہریب و تمدن

۱۹۴	تمدنی زندگی	۵۲
۱۹۷	تہذیب و تمدن عملی اور نظم و نسق	۵۳
۱۹۹	مدارس	۵۴
۲۰۴	تعمیر، بنفان	۵۵
۲۰۹	علوم و فنون اور علمی تحقیقات	۵۶
۲۱۸	عجائب خانے، کتب خانے اور دفتر خانے	۵۷
۲۲۰	ادب	۵۸
۲۲۳	ناشر اور تجارت کتب	۵۹
۲۲۴	مصور فنون، سنگتراشی اور فن تعمیر	۶۰
۲۲۸	موسیقی	۶۱
۲۳۰	تھیٹر	۶۲
۲۳۲	نشریات	۶۳
۲۳۳	سینما	۶۴
۲۴۵	ٹیلی ویژن	۶۵
۲۴۷	اہم تہذیبی انجمنیں	
۲۴۸	اشاریہ	

۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۰ء تک

جرمنی ایک ایسا ملک ہے جس کی طرف دنیا کی نگاہیں بار بار اٹھتی رہی ہیں۔ اس ملک کی تاریخ پر اہم اور سنگین واقعات، اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ یورپ کے وسط میں واقع ہوتے ہوئے جرمنی کی قدرتی سرحدیں نہ ہونے کی وجہ سے صدیوں تک اس کے مشرق اور مغرب میں اس کی ظاہری ترتیب اور سیاسی فیصلہ بہتر اثر پڑتا رہا ہے۔ ایک ہی پشت کے عرصہ میں جرمنی کو دو عالمی جنگوں میں شکست ہوئی اور ۸۵ لاکھ جرمن لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔ ۲۵ سال کے عرصہ میں دو مرتبہ جرمنوں کے سکے اور ان کی ہنڈیوں کی قیمت دس میں نو حصوں سے زیادہ گری۔

۱۹۴۵ء میں دوسری عالمی جنگ کے سائمہ پر جرمن سرکار کا تمام ساز و سامان اور حکومت کے تمام کل پوزے ضائع ہو گئے اور جرمنی کی سر زمین پر دوسرے ملکوں کی فوجوں کا مکمل قبضہ ہو گیا۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سے زیادہ جرمن اور جرمن زبان بولنے والے لوگ اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور اپنے تمام مال و متاع سے محروم کر دیئے گئے۔ جو لوگ اپنی جانیں بچا کر بھاگ سکے انہوں نے راتش کے اس باقی ماندہ علاقہ میں پہنچ کر پناہ لی جو پہلے ہی ہوائی بمباری کا شکار ہو کر بہت کچھ تباہ ہو چکا تھا۔ لوگوں کو فاقہ کی حد تک کم کھانے پینے کو میسر ہوتا تھا، اتنا کم کہ ماہرین خوراک کے حساب سے صحیح خوراک کا صرف ۴ فیصدی ہوتا تھا۔ ایندھن اور کپڑا نہ ملنے کے برابر تھا اور ۱۹۴۶/۴۷ میں جو پیداوار کی رفتار تھی اس حساب سے ہر باشندہ کو چالیس سال میں ایک سوٹا اور دس سال میں ایک فیض میسر ہو سکتی تھی!

جنگ کے اختتام پر لاکھوں ایسے لوگ قید میں تھے جو کام کرنے کے قابل تھے۔ پچاس لاکھ سے زیادہ رہائشی مکمل طور پر کسی قدر برباد ہو چکی تھیں۔ ایسی عمارتیں جو نقل و حمل کیلئے یا کارخانوں کے چلنے کے لئے ضروری تھیں، تباہ ہوئی ہوئی تھیں۔ ذرائع رسل و رسائل منقطع تھے اور پل اڑا دیئے گئے تھے۔ کل تجارتی بیڑ تباہ ہو چکا تھا۔

ملک کی چار منبہ صند علاقوں میں تقسیم سے اور مشرقی اضلاع باقی ملک سے علیحدہ کر دیئے جانے

۱ کی وجہ سے جرمنی کا اقتصادی ڈھانچہ پاش پاش ہو گیا۔

جرمن رائٹس کے دار الحکومت برلن میں صنعت کا ۸۵ فیصدی حصہ ٹوٹ پھوٹ کی نذر ہو گیا۔ ساری قوم کی اقتصادی سلامتی ختم ہو کر رہ گئی۔ جاڑے کی شدت اور فاقہ کشی کے ساتھ قشاویہیں پھیلیں جس میں بچے اور بوڑھے یحساں موت کا شکار ہوئے۔ متعدی بیماریوں نے بھی سر اٹھایا۔ ۱۹۴۵ء میں ایک بداندیش دنیا کے بیچ میں گھرے ہوئے جرمن لوگوں کی زبانوں پر ناکامی 'مایوسی' اضطراب' اور بے مقصد زندگی' جیسے الفاظ اکثر آتے تھے۔ یہ دنیا جس نے جرمن فوجوں پر غلبہ پایا تھا اب جرمن قوم سے جواب طلب کر رہی تھی کیونکہ اس کی مجرمانہ حکومت بارہ سال تک عظمت انسانی اور ہم وجودی کے بین الاقوامی اصولوں کو ٹھکراتی رہی تھی۔

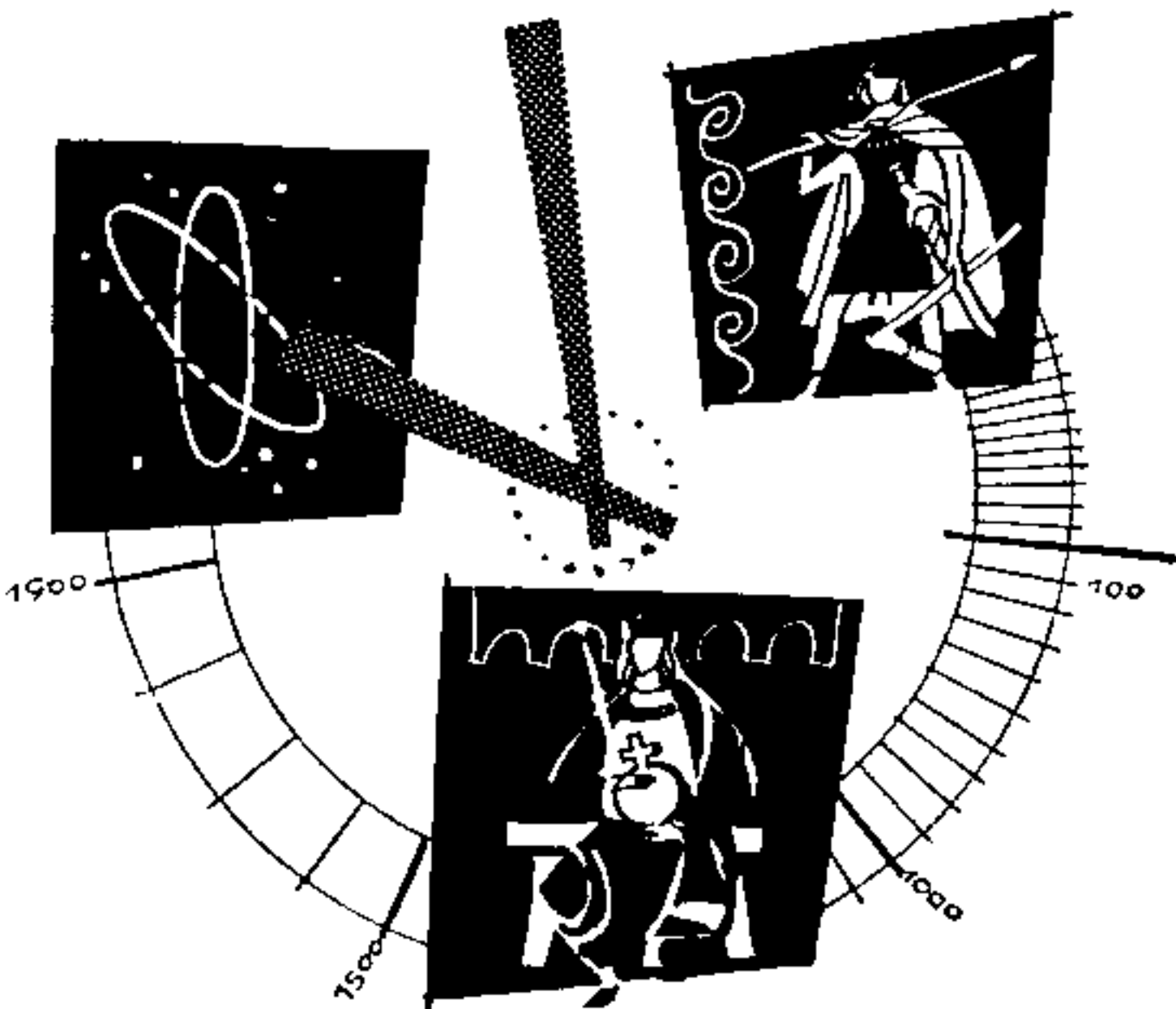
آج پھر دنیا کی تجارت میں دفاتی جمہوریہ کا حصہ اتنا ہی ہو گیا ہے جتنا ۱۹۲۹ء میں جرمن رائٹس کا تھا۔ موجودہ معیار زندگی جنگ کے قبل کے معیار سے بھی آگے نکل چکا ہے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک جرمنی میں ۳۶,۷۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸,۷۰۰ کروڑ ڈالر یا ۳,۱۰۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم صل سرمایہ کے سامان میں لگی ہوئی تھی۔ سکہ کی اصلاحات کے بعد سے یعنی ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک کے دس سال کے عرصہ میں برسر روزگار لوگوں کی تعداد ایک کروڑ پینتیس لاکھ سے بڑھ کر تقریباً دو کروڑ ہو گئی۔ شیشے برآمد کی قیمت ۳۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۷ کروڑ ڈالر یا ۳۱ کروڑ پاؤنڈ) ۱۹۴۹ء میں) سے بڑھ کر ۴۱۲ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۹ کروڑ ڈالر یا ۳۵ کروڑ پاؤنڈ) ہو گئی۔ لوگوں کی بچت کی کل رقم جو ۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۸ کروڑ ڈالر یا ۱۴ کروڑ پاؤنڈ) تھی اب ۳,۵۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۴۰ کروڑ ڈالر یا ۳۱ کروڑ پاؤنڈ) ہو گئی۔ آج جرمن مارک دنیا کے ٹھوس سکوں میں گنا جاتا ہے اور جرمن دفاتی بینک کی تحویل میں ۲,۳۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۶۰ کروڑ ڈالر یا ۲۰۰ کروڑ پاؤنڈ) سے زیادہ کی رقم سونے اور غیر ملکی سکہ کی شکل میں رہتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں کل قومی آمدنی ۲۳,۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵,۸۲۰ کروڑ ڈالر یا ۲,۷۰ کروڑ پاؤنڈ) کی حد تک پہنچ چکی تھی۔

بیرونی امداد۔ ایک نیا آغاز ممکن ہوا اور اس امداد اور جرمن قوم کی قوتِ اختراع محنت اور جفاکشی صبر اور عزم نے سماجی مفلسی کو بڑی حد تک دور کر دیا ہے۔ بیروزگاری سے چھٹکارا پایا گیا چکانے رہائش کے مشکل مسئلے حل ہو چکے ہیں اور ایک جدید طرز کا تجارتی بیڑہ دوبارہ تعمیر کیا جا چکا ہے۔ رہائش کے دور سے ہاری ہوئی جنگ تک کی دوسرے ملکوں کو واجب الادا زمین چکانی جا چکی ہیں۔ ان اور دوسری حقیقتوں سے ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں ایک نمایاں کامرانی ظاہر ہوئی ہے۔ یعنی یہ کہ جرمن قوم اور جرمن حکومت

نے آزاد دنیا کی پر اعتماد رفاقت حاصل کر لی ہے۔

اوپر جو کچھ کہا گیا ہے اسکا اطلاق جرمنی کے صرف ایک حصہ پر ہوتا ہے یعنی صرف دفاتی جمہوریہ پر۔ یہ حصہ رائٹس کے تمام علاقہ کے نصف سے کچھ ہی زیادہ ہوتا ہے۔ ان کامیابیوں کا تعلق مغربی برلن سے بھی ہے جس کی حیثیت مشرقی بلاک کے بچوں بیچ واقع ایک جزیرہ کی سی ہے اور جہاں آہنی دیوار کے پیچھے آزادی کا جھنڈا ابھی تک لہرا رہا ہے۔ صرف یہی علاقے ہیں جہاں ابھی تک جرمن قوم کو اپنا کھویا ہوا اقتدار واپس ملا ہے۔ باقی ماندہ علاقوں میں آزادی کو کچل دیا گیا ہے اور وہاں دوسرے ملکوں نے جرمن آبادی کو نکال کر ناجائز طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔

جرمن لوگ جانتے ہیں کہ موجودہ صورت حالات کو بدلنا تنہا انہی کے اختیار میں نہیں ہے۔ تاہم وہ آزاد دنیا کی قوموں کے اس خیال سے بالکل متفق ہیں کہ ساری دنیا کو کشاکش سے حقیقی چھٹکارا صرف اسی وقت مل سکتا ہے جب پُر مہن مہمائی کے ذریعہ جرمنی کے تمام کھڑے آزادی سے پھر کجا ہو جائیں۔



پس منظر

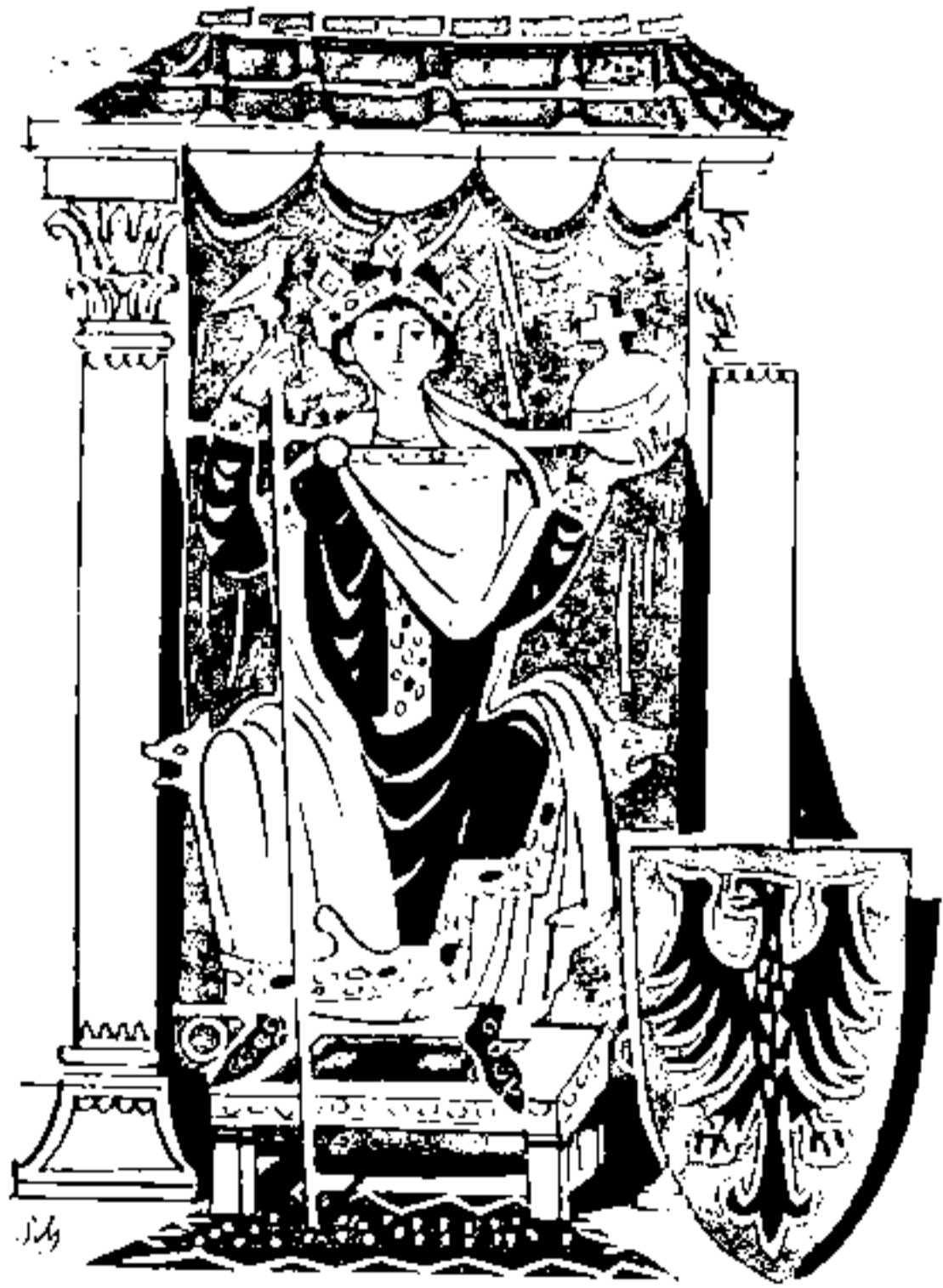
جرمن تاریخ کا مختصر خاکہ

۲ عظیم جرمانوی ہجرتوں کے سانحہ کے بعد ہند جرمانوی زبانوں کے کروڑوں ٹیوٹانی شاخ کے چند مزید حصے "جرمن" قبیلوں کی شکل میں نمودار ہوئے۔ یہ قبیلے شمال میں لورسکسنوی اور فرسلیینڈی مغرب میں فرینکی وسطی جرمنی میں تھوزنگیائی، سوابیا میں آلمانی، اور جنوب میں باویریائی تھے۔ سیاسی اعتبار سے یہ قبیلے شارلمان (چارلس اعظم) کے تحت متحد تھے جسکی پوپ لیوسوم نے ۸۰۰ء میں تاجپوشی کی تھی۔ قرون وسطیٰ میں "جرمن قوم کی سلطنت" رومانے وسطی یورپ کی مختلف قوموں کے مابین من و ماہر رکھا۔ یہ سلطنت ۱۲۵۰ء تک اپنے پورے شباب پر رہی۔ اس کے بعد علاقائی شہزادے رفتہ رفتہ اقتدار حاصل کر گئے۔ دو اہم واقعات اور پیش آئے یعنی ۱۵۲۰ء کے بعد ظہور میں آنے والی اصلاح مسیحیت اور ۱۶۴۸ء-۱۶۱۸ء کی تیس سالہ جنگ جو باوجود اپنی غارتگری کے تحریک اصلاح مسیحیت کے پیدا

کئے ہوئے مذہبی تفرقہ کو ختم نہ کر سکی۔

اٹھارویں صدی میں برینڈنبرگ پر شاہ ایک بہت بڑی طاقت ہو گیا اور ایک نیا سنہری دور شروع ہوا جس میں یوہان زباستین باک، ایسا نول کانٹ، یوہان ولفگانگ فون گوٹے اور فریڈرک فون شلر جیسے نامی لوگ قابل ذکر ہیں۔

نپولین کے حملے سے "جرمن قوم کی سلطنت" رومانے ۱۸۰۶ء میں دفعتاً ختم ہو گئی۔ اس وقت سلطنت کی حیثیت ریاستوں کے ایک وفاق کی سی تھی۔ ۱۸۱۵ء میں ۳۲ رجواڑوں اور آزاد شہنشاہی شہروں کو برائے نام ملا کر *Deutscher Bund*



کی تشکیل ظہور میں آئی۔ یہ ۱۸۶۷ء میں Norddeutscher Bund بن گیا جو ۱۸۷۱ء میں قائم ۲
ہونیوالی رائس کا پیشرو تھا۔ اس کا شہنشاہ شاہ پرشا تھا۔ آسٹریا ۱۸۶۶ء سے جرمنی کا حصہ نہ رہا۔ ۵۰۰
سال تک جرمن شہنشاہ آسٹریا ہی سے ہوتے تھے۔

اس نئی جرمن سلطنت 'یائس' کے دور میں جس کا پہلا چانسلر آٹو فون بسمارک تھا، جرمن قوم نے
۱۸۷۱ء سے ۱۹۱۴ء تک اقتصادی لحاظ سے خصوصاً صنعتی پیداوار میں بہت ترقی کی۔ لوگوں کا معیار زندگی
نہایت اعلیٰ تھا۔ سائنسی فنی، اور ثقافتی کارناموں کی بدولت رائس کو دنیا بھر میں عزت کی نگاہ سے
دیکھا جانے لگا۔ اس دور میں نافذ کئے ہوئے جرمن سماجی قوانین دنیا بھر کے لئے قابل تقلید ہے ہیں
۱۹۱۸ء-۱۹۱۴ء کی جنگ ہارنے کے بعد بھی جب رائس ایک جمہوریہ بن گئی اور ساتھ ہی بہت سا
علاقہ ہاتھ سے چلا گیا، جرمنی کی وحدت قائم

خیال تو یہ تھا کہ امریکہ کے پریزیڈنٹ ولسن کے ۱۴ نکات اور فاتح اقوام کی رضا کے مطابق ۱۹۱۸ء
کے بعد کے یورپ کی سرحدوں کا از سر نو تعین خود انفعالی کے اصول پر کیا جائیگا لیکن صلح کے معاہدوں
میں اس کا خیال نہیں رکھا گیا۔ مشرق میں صرف ایک ایسے علاقہ میں جس کا نظام غیر ملکی ہاتھوں میں
تھا، رائے عامہ لی گئی۔ یہاں کے باشندوں نے جرمن رائس میں رہنے کے حق میں ایک بڑی اکثریت
سے رائے دی۔ ڈنیزگ اور میسل لینڈ کو جہاں کے باشندے بھی جرمن یونین میں شامل رہے۔
ہی خواہاں تھے، بین الاقوامی درجہ دیدیا گیا۔ اس کے باوجود ۱۹۲۳ء میں لٹھونیا
ناجائز طور پر ملحق کر لیا۔

*

۱۹۲۹ء کے بعد ظہور میں آنے والے عالمی اقتصادی بحران میں "وائمر ریپبلک" کی اندرونی کمزوری
تیزی کے ساتھ زور پکڑتی گئیں۔ ۱۹۳۳ء تک بیروزگاریوں کی تعداد ساٹھ لاکھ سے تجاوز کر چکی تھی۔
ان حالات نے بازاری لیڈر اڈالف ہٹلر کو سب سے طاقتور پارٹی کا سربراہ بننے کا موقع دیا اور اس
جیتیت سے وہ ۱۹۳۳ء میں جمہوریت کے اصولوں کی بنا پر رائس کا چانسلر منتخب ہو گیا۔ اپنی اور اپنے
حواریوں کی بیباکیوں اور عوام الناس کی تائید کے پر تے پر ہٹلر نے دستور کے تمام اعضا کو معطل کر دیا
اور ریپبلک کو ایک بے ڈھب استبدادی حکومت میں بدل دیا۔

ہٹلر کی سرکردگی میں نیشنل سوشلسٹوں کی سیاسیات کا نتیجہ ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمی جنگ
نکلا۔ ۱۹۴۵ء میں یہ جنگ جرمنی کی مکمل فوجی شکست کے ساتھ ختم ہوئی۔ تمام اعلیٰ اختیارات

۷

۲ فاتح قوموں نے سنبھال لئے اور جون ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء کی حدود کے مطابق جرمن رائٹس کا تمام علاقہ چار متبویہ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مغربی صوبے علیحدہ کر دیئے گئے اور وہاں سے جرمن باشندوں کی ایک بیشتر تعداد کو نکال دینے کے بعد ان صوبوں کو "آخری عہد نامہ صلح ہونے تک" فاتح قوموں کے نظام کے حوالہ کر دیا گیا۔ مغرب میں "علاقہ سار" جس میں جرمن زبان بولتے والوں کی تعداد دس لاکھ تھی۔ ایک جزوی سیاسی خود اختیاری کے اصول کے تحت اقتصادی مقاصد کے لئے فرانس سے ملحق کر دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں مغربی جرمنی کی ریاستوں پر مشتمل "وفاقی جمہوریہ جرمنی" کا قیام وجود میں آیا۔ ۱۹۵۶ء سے سار لینڈ کے مستقبل کا فیصلہ اس کے باشندوں کی رائے کے مطابق کیا جانا ممکن ہوا۔

جرمنی اور جرمن رائٹس

۳ جرمن تاریخ میں مسلسل ایسے تغیرات پیش آنے اور جرمنی کی قومی حدود میں بار بار تبدیلیاں ہونے کی وجہ سے "جرمنی" کی صحیح نوعیت کے بارے میں تین مختلف تصورات مروج ہو گئے ہیں۔ یہ تصورات نہ صرف جرمنی کی قلمرو کے نقطہ نظر سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں بلکہ معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے بھی جس کی وجہ سے دوسرے ممالک کے لوگ جرمنی کی صحیح حیثیت سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ سب سے وسیع تصور تاریخی ہے جس میں "جرمنی عظمیٰ" کی حکومتیں آتی ہیں۔ اس میں آسٹریا بھی شامل تھا اور (سوئٹزر لینڈ اور لکسمبرگ کے علاوہ) اس میں وہ تمام علاقہ جہاں جہاں آجاتا تھا 'جرمن زبان بولی جاتی تھی۔ ۱۸۰۶ء تک یہ تصور "جرمن قوم کی سلطنتِ روما" کے معنی میں مطابقت رکھتا رہا۔ اس کے بعد حالات نے ایسا پلٹا دکھایا کہ پُرشا اور آسٹریا کے درمیان خانہ جنگی شروع ہو گئی جس کا انجام ۱۸۶۶ء میں وہی ہوا جو "جرمنی صغریٰ" کے حامی چاہتے تھے، یعنی پُرشا کی قیادت میں جرمن ریاستوں کی یونین جس میں آسٹریا شامل نہ ہو۔ اُس وقت سے "جرمنی" سے مراد ۱۸۷۱ء میں وجود میں آنے والی جرمن رائٹس سے ہے اور اب بھی "جرمنی" کی حدود وہی سمجھی جاتی ہیں جو ۱۹۳۷ء میں تھیں۔ گویا گذشتہ نوے سال سے "جرمنی" کے اس مفہوم کو بین الاقوامی درجہ حاصل ہے۔ اس وقت سے جرمنی کی نوعیت میں کوئی مزید تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور آج کی وفاقی جمہوریہ جرمنی

جرمن رائش کی قلمرو

۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کی حدود کے لحاظ سے^۱

علاقہ	آبادی %	رقبہ %	شمار	
			فی مربع کلومیٹر	فی مربع میل
وفاقی جمہوریہ و مغربی برلن.....	۶۲	۵۲.۸	۱۷۳	۴۴۸
سوویت مقبوضہ علاقہ (DDR)	۲۴.۱	۲۳	۱۵۴	۳۹۹
مشرقی علاقے (غیر جرمن نظم و نسق کے ماتحت).....	۱۳.۹	۲۴.۳	۸۲	۲۱۸
جرمن رائش.....	۱۰۰	۱۰۰	۱۳۷	۳۸۱

۱۔ اسی ۱۹۳۹ء کی مردم شماری کے مطابق

جو ۱۹۴۹ء میں تین مغربی مقبوضہ علاقوں کو ملا کر وجود میں لائی گئی تھی، اپنے کورائش کا این سمجھتی ہے وفاقی جمہوریہ میں ساڑھے پانچ کروڑ سے زیادہ جرمن آباد ہیں، اس کے برخلاف رائش کے باقی علاقوں کی آبادی ایک کروڑ بیاسی لاکھ سے زیادہ نہیں ہیں۔ صرف وفاقی علاقہ ہی میں ایک جمہوری اور آزادانہ منتخب حکومت قائم ہے۔ اسی وجہ سے صرف اسی علاقہ کی حکومت کل جرمنی کی جرمنی کی طرف سے کوئی کارروائی یا گفت و شنید کر سکتی ہے۔ چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر وفاقی جمہوریہ کو جو ایک عہد تفریق کے لئے رائش کی جائز وارث ہے، محض "جرمنی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

*

۱۹۳۵ء میں شورائے عام کے ذریعہ سار کا علاقہ جو جرمنی سے ۱۹۱۹ء میں علیحدہ کر دیا گیا تھا، جرمن رائش کو واپس کر دیا گیا اور اس پر انجمن اقوام کی نگرانی مسلط کر دی گئی۔ جرمنی کی جو سرحدیں ۱۹۳۸ء تک مانی ہوئی تھیں (یعنی ہٹلر کی دوسرے ملکوں پر فوجی قبضوں کی مہموں کے آغاز سے پہلے تک) وہ بین الاقوامی طور پر مسلمہ تھیں اور ان میں صرف ایک آزادانہ طور پر گفت و شنید کے بعد صلح نامہ کے ذریعہ ہی کوئی تبدیلی کی جا سکتی تھی۔ ان جائز اور مسلمہ حدود میں کوئی تبدیلی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ وفاقی جمہوریہ کی حکومت کو ابھی تک با تو

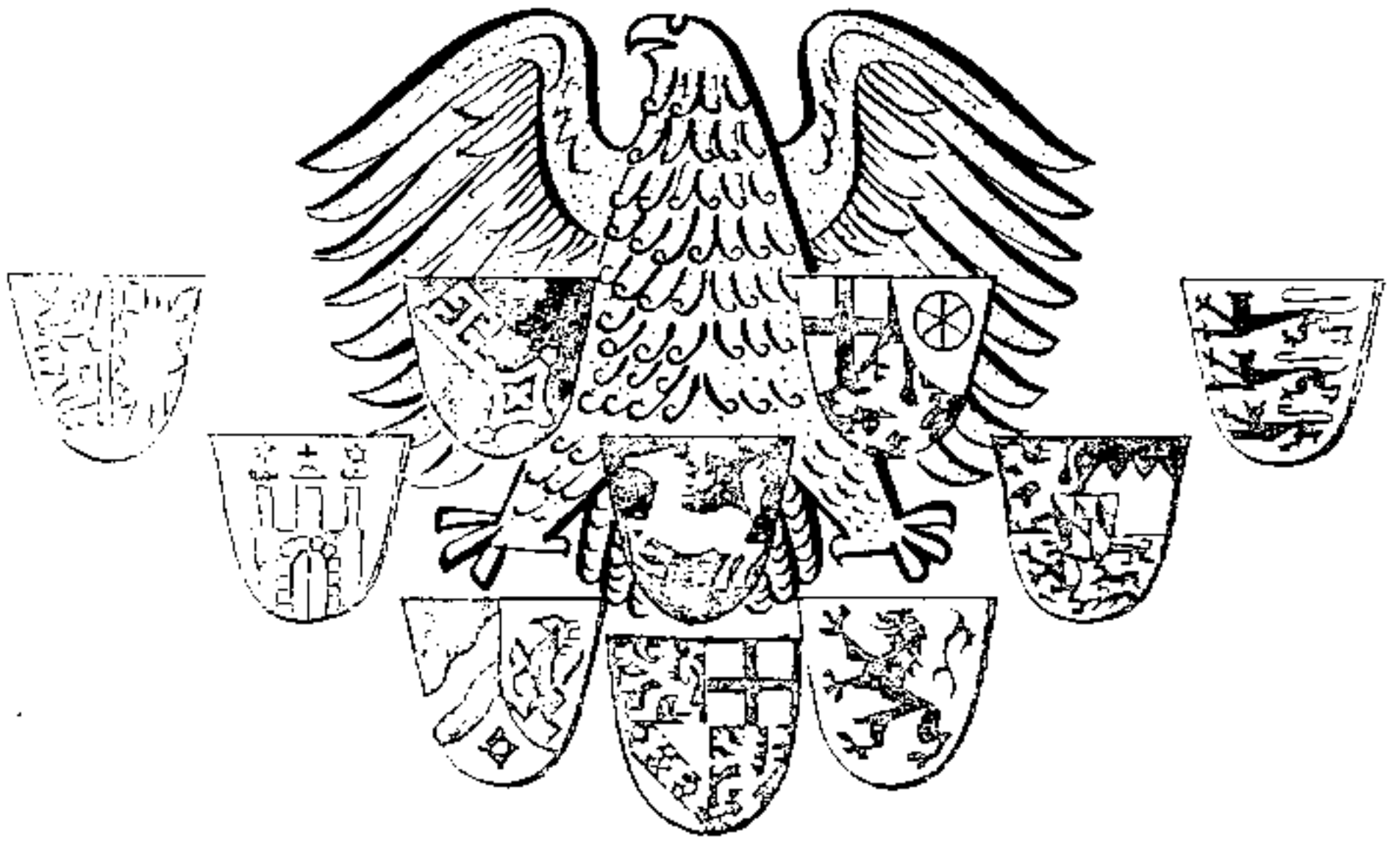
۳ بالکل حق نہیں ملا ہے یا صرف جزوی حق ملا ہے (جیسے مغربی برلن کے معاملہ میں) کہ وہ رائس کے ان علاقوں میں جو وفاقی علاقہ سے باہر ہیں اپنا اقتدار قائم کر سکے۔

*

اقتصادی نقطہ نظر سے جرمنی کے وہ اضلاع جو غیر ملکی نظم و نسق کے تحت ہیں، جرمنی سے علیحدہ ہیں۔ اس لئے ان علاقوں کے ساتھ تعلقات ایسے ہیں جیسے غیر ممالک کے ساتھ رکھے جاتے ہیں۔ ۱۹۴۸ء کی سگہ کی اصلاحات کے بعد سے سوویت مقبوضہ علاقہ اور مشرقی برلن کے ساتھ تعلقات بھی اسی نوعیت کے ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ کی زبان جس کو ۱۹۴۹ء سے سوویت یونین "جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک" کہتی آئی ہے۔ ذہنی اعتبار تک سے بھی وفاقی جمہوریہ کی زبان سے مختلف ہے۔ یعنی منطقی مادہ پرستی کی زبان۔

اسی وجہ سے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے رائس کے کل علاقہ کے لئے صرف ایک بیان کافی نہیں ہے۔ اگلے صفحات میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا تعلق کل جرمن رائس سے صرف اس کی قدرتی ہئیت اور معدنی ذخائر کی حد تک ہے اور جہاں حکومت، اداروں اور منظم جماعتوں روزگاہ اور اقتصادی معاملات، تجارت اور رسل و رسائل، اور اجتماعی اور معاشرتی معاملات کا تعلق ہے وہاں وفاقی جمہوریہ تمام جرمنی کی نمائندگی کرتی ہے۔





وفاقی جمہوریہ جرمنی

۲

جرمن رائس کا مغربی حصہ ۱۹۴۵ء میں تین برطانوی، امریکن اور فرانسیسی مقبوضہ علاقوں میں منقسم کر دیا گیا۔ تعلقوں، ضلعوں اور ریاستوں میں امن و امان قائم ہو جانے کے بعد ۱۹۴۸ء میں مغربی جرمنی کی ریاستوں کے سربراہوں سے کہا گیا کہ وہ ایک "مجلس دستور ساز" قائم کریں۔ اس مجلس کو پارلیمانی کونسل کا نام دیا گیا اور اس نے ایک عارضی دستور اساسی وضع کیا جو ۲۴ مئی ۱۹۴۹ء کو نافذ ہوا۔

ایک پارلیمنٹ (Bundestag) کے لئے آزاد انتخاب رائے کے بعد ستمبر ۱۹۴۹ء میں وفاقی ترجائی ادارے قائم کئے گئے۔ اس طرح وفاقی جمہوریہ جرمنی کو جس کا ادارہ الحکومت بون ہے، ایک حکومت کے فرائض انجام دینے کے اختیارات مل گئے اور اسے تینوں سابقہ مغربی مقبوضہ علاقوں پر اختیار منفوضہ حاصل ہو گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ مغربی جرمنی پر فوجی قبضہ کو ایک معاہدہ تعلق کی شکل دیدی گئی۔ اس نوعیت کی حکومت کچھ عرصہ تک قائم رہی لیکن تینوں فوجی گورنروں کے ایک نافذ شدہ تحریری قانون کے ذریعہ اس حکومت کو ایک باقاعدہ حیثیت مل گئی۔ اس قانون نے جو پابندیاں جرمن فرمانروائی پر عائد کی ہوئی تھیں، انہیں سیاسی حالات کو مستحکم کرنے کے دوران میں تیزی کے ساتھ دور کر دیا گیا۔

وفاقی جمہوریہ جرمنی کی ریاستیں

شمار	رقبہ ^۱	آبادی ^۲	آبادی میں اضافہ ۱۹۵۹-۱۹۵۸	رقبہ کلومیٹر ^۳	رقبہ کلومیٹر ^۴	دارالخلافہ	ریاست (شمالاً جنوباً)
۳۷۹	۱۳۶	۲,۲۸۹,۱۹	۴۳,۱	۱۳,۱۱۳	۱۵,۶۵۷	کیل	شلیز وگ ہولڈن
۶,۳۲۱	۲۸۹	۱,۸۲۳,۲۶	۶,۵	۱۳,۱۱۳	۷۴۷	ہامبرگ	ہامبرگ
۳۵۷	۲۸۹	۱,۵۲۸,۸۴	۲۳,۹	۱۳,۱۱۳	۲۷,۳۸۲	ہامبرگ	ہامبرگ
۲,۳۳۶	۱۵۶	۶,۹۱,۶۶	۳۱,۲	۱۳,۱۱۳	۲۷,۳۸۲	ہامبرگ	ہامبرگ
۱,۱۹۳	۸,۱۵۰	۱,۵۲۵,۲۳	۳۵,۲	۱۳,۱۱۳	۱۹,۸۲۹	ہامبرگ	ہامبرگ
۵۷۷	۲۱۱	۲,۳۷۶,۲۸	۱۲,۱	۱۳,۱۱۳	۲,۵۶۷	ہامبرگ	ہامبرگ
۲۳۱	۱۳۰	۳,۱۶,۲۸	۱۲,۱	۱۳,۱۱۳	۱۹,۸۲۹	ہامبرگ	ہامبرگ
۱,۰۳۹	۱۳۰	۲,۰۸۲,۰۱	۱۲,۱	۱۳,۱۱۳	۲,۵۶۷	ہامبرگ	ہامبرگ
۵۲۸	۱۳۱	۲,۰۵۲,۰۷	۱۲,۱	۱۳,۱۱۳	۲,۵۶۷	ہامبرگ	ہامبرگ
۳۳۲	۱۳۳	۹,۳۷۱,۰	۳۲,۳	۱۳,۱۱۳	۷,۰۵۲	ہامبرگ	ہامبرگ
۵۵۳	۲۱۲	۵۳,۰۲۸,۵	۳۱,۲	۱۳,۱۱۳	۲۳,۷۵۲	ہامبرگ	ہامبرگ
۱,۱۸۹	۱۸۶	۲,۲۰۸,۰	-۱۹,۷	۱۳,۱۱۳	۲۸۱	ہامبرگ	ہامبرگ
۵۷۶	۹۵,۹۲۱	۵۵,۲۵۶,۵	۲۸,۵	۱۳,۲۵۸,۰	۲۳۸,۳۳۳	ہامبرگ	ہامبرگ

۱۔ اعداد لگ بھگ کر دیے جانے کی وجہ سے میزانات بھی لگ بھگ ہیں۔
 ۲۔ تاؤترین اعداد۔
 ۳۔ مکان شماری کے اعداد کے حساب سے۔

آخری پابندی بھی اس وقت دور ہو گئی جب معاہدہ بون عمل میں آیا اور دفاتی جرمنی کے مغربی پورے ۲۷ کی یونین میں داخلہ اور جرمنی کی معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شرکت کے عہد ناموں پر ۵ مئی ۱۹۵۳ء کو دستخط ہوئے۔

دفاتی جمہوریہ کے ریاستی نشانات یہ ہیں : اول - سیاہ 'سرخ اور سنہری رنگ کا دفاتی پرچم - دوم - دفاتی مارکہ جس میں سنہری ڈھال پر سیاہ دفاتی عقاب بنا ہوا ہے جس کے پنجے اور چوہنچ لال ہیں اور سوئم دفاتی ٹہر۔

*
دفاتی جمہوریہ گیارہ ریاستوں پر مشتمل ہے (مغربی برلن کے لئے صفحہ ۱۲ دیکھئے)۔ ان میں شمالی رہائش ویسٹ فیلیا آبادی کے لحاظ سے سب سے اول ہے گوکہ رقبہ کے اعتبار سے اس کا درجہ چوتھا ہے، سب سے زیادہ رقبہ باویریا کا ہے۔ کچھ ریاستیں مثلاً باویریا، اتنی ہی قدیم ہیں جتنی خود جرمن قوم۔ قرون وسطیٰ میں جب اقتصادی خوشحالی اوج کمال پر تھی اس وقت ہیمبرگ اور بریمین کے قدیم مہنسی شہر "آزاد شہروں" کی حیثیت رکھتے تھے۔ کچھ ریاستیں مثلاً رہائش لینڈ پالاتی نیت اور لورسیکسی ۱۹۴۵ء کے بعد قابض طاقتوں کے اقدامات لینے پر قیام میں آئیں۔ ان طاقتوں نے صرف مقبوضہ علاقوں کی حدود کو سامنے رکھ کر ان ریاستوں کی تشکیل کی تھی گوکہ چند نظیروں میں یہ حدود فوجی وجوہات کی بنا پر اہل سچو طریقہ پر مقرر کی گئیں تھیں۔ آخر میں باون وورٹیمبرگ کی ریاست ۱۹۵۲ء میں ایک استصواب رائے کے ذریعہ وجود میں آئی۔

سارکا علاقہ ۱۹۴۹ء سے پہلے ہی اُس علاقہ سے الگ کر دیا گیا تھا جسے بعد میں دفاتی علاقہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یکم جنوری ۱۹۵۷ء کو یہ سار لینڈ کہلایا جانے لگا اور دفاتی جمہوریہ کی ایک ریاست شمار ہونے لگا۔ ۵ جولائی ۱۹۵۹ء کو سار لینڈ دفاتی جمہوریہ میں اقتصادی لحاظ سے بھی مکمل طور پر آ ملا۔

۱۹۴۵ء میں جب ریاست پرتشا کا خانہ کر دیا گیا تو مغربی پرتشا کے اضلاع یا تو خود ریاستیں بن گئے (مثلاً شلیز برگ ہوشٹائن) یا ریاستوں کے جزو ہو گئے۔ اس طرح ضلع رہائش کو اس کا جنوبی حصہ نکال کر ویسٹ فیلیا کے ساتھ ملا دیا گیا اور شمالی رہائش ویسٹ فیلیا کی ریاست وجود میں آئی۔ ہانوفر کو لورسکسی میں اور ہیس ناساؤ کو ہیس میں ملا دیا گیا۔ پرتشا کے سابقہ ضلع رہائش سابقہ باویریائی رہائش پالاتی نیت اور سابقہ ضلع رہائش لینڈ ہیس کے ہیس علاقہ کو ملا کر نئی ریاست رہائش لینڈ پالاتی نیت کے نام سے قائم کی گئی۔

۵ ۱۹۴۵ء تک برلن جرمن رائٹس کا دار الحکومت تھا۔ جنگ کے خاتمہ کے وقت شہر برلن پر اشتراکی فوجوں نے قبضہ کیا ہوا تھا اور بعد میں اس پر قابض طاقتوں کے ایک "Komandatura" نافذ ہونے پر ان طاقتوں کی مشترک حکومت قائم ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں سوویت حکومت نے چند ایسے اقدامات لئے جن کی بنا پر شہر کے جرمن ناظموں کو اپنا حلقہ عمل صرف ان علاقوں تک جہاں مغربی طاقتوں کا تسلط تھا ("مغربی برلن") محدود رکھنا پڑا۔ مشرقی علاقہ کے لئے ایک نیا حکمرانی ادارہ یا — Magistat قائم کیا گیا جو سیاسی طور پر اس حصہ کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہے ("مشرقی برلن") اقتصادی اعتبار سے مشرقی برلن اس سوویت مقبوضہ علاقہ کا حصہ ہے جو خود کو جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک کہتا ہے۔

دستور اساسی کی رو سے مغربی برلن وفاقی جمہوریہ کی ایک ریاست ہے لیکن ۱۹۴۵ء کے چار طاقتوں کے عہد نامہ کی رو سے اس پر بند کے ذریعہ حکومت نہیں ہو سکتی اور دستور اساسی کے برلن پر عائد ہونے پر ابھی تک کچھ پابندیاں باقی ہیں۔ چنانچہ Bundestag اور Bundesrat میں مغربی برلن کے نمائندوں کو صرف مشاورتی حیثیت حاصل ہے۔

۶۔ فروری ۱۹۵۷ء کو Bundestag نے برلن کو وفاقی جمہوریہ کا دار الخلافہ کہلائے جانے کی

برلن کا رقبہ اور آبادی^۱

آبادی ^۲		- رقبہ		ضلع
فی مربع کلومیٹر	ہزاروں میں	مربع میل	مربع کلومیٹر	
۹,۶۶۳	۳,۷۴۰	۳,۲۹۸	۳۴۱	برلن
۱۱,۸۹۰	۴,۵۹۱	۴,۲۰۸	۸۲	مشرقی برلن
۶,۹۱۵	۳,۷۰۵	۱,۰۹۰	۱۵۶	مشرقی برلن
۵۵۴	۲۱۴	۵۳,۰۳۹	۴۵,۷۵۵	مشرقی برلن
۶,۳۲۱	۲,۴۴۰	۱,۸۲۴	۲۸۸	مشرقی برلن
۴,۴۳۶	۱,۷۱۳	۶۹۲	۱۵۶	مشرقی برلن

۱۔ ۱۹۵۵ء کے اعداد۔ ۲۔ ۱۹۵۷ء کی آبادی : ۳,۳۸,۸۰۰ تھی۔ ۳۔ دسمبر ۱۹۵۷ء کے اعداد۔

توثیق کر دی۔ وفاقی حکومت کا مقام
نشست بون ہی ہے۔

برلن کی خاص حیثیت کے یہ معنی
ہوئے کہ اس شہر پر نہ تو قابضانہ حکومت
کے اختتام سے متعلقہ عہد ناموں کا

اطلاق ہوتا ہے اور نہ ہی عہد نامہ
مغربی یورپی یونین یا "قانون سپاہیاں"
کا۔ یہ شہر ایک فوجی قبضہ کے تخریری

قانون اور چار طاقتوں کے تحت ہے
گو کہ درحقیقت اس پر کئی سال سے
عمل نہیں ہوا ہے۔ مغربی طاقتوں

نے برلن کی آزادی پر کسی قسم کی بند
کے خلاف ضمانت دی ہوئی ہے۔

شہر کی حکومت میں ایک گورننگ
لارڈ میئر، یا برگوماسٹر، ایک برگوماسٹر
درجہ دوم، اور گیارہ عمائدین ہوتے

ہیں۔ ایوان نمائندگان کے ۱۲۷ ممبر
ہیں اور تمام ان وفاقی قوانین کو
جن کا برلن پر اطلاق مقصود ہوتا

ہے۔ اس حکومت سے منظور کرانا
ضروری ہوتا ہے۔ برلن کے بند کے

۵

گزشتہ آٹھ سال کے عرصہ میں تمام اندرونی ڈاک پر ۲ فینٹگ کی قیمت
کے ایک خاص زائد ٹکٹ ("Notopfer Berlin") سے کل
۳۱ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۹,۸۳,۳۳,۰۰۰ ڈالر یا ۵۱,۱۹,۰۰۰
پاؤنڈ کی آمدنی ہوئی۔

مغربی برلن میں ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۵ء تک ۱۰۰ کروڑ ۶۰ لاکھ کعب
فٹ لمبہ صاف کیا گیا۔ کل لمبہ کا تخمینہ ۵۹ کروڑ ۸۰ لاکھ کعب
فٹ تھا۔

۲۴ مئی ۱۹۵۶ء کو یورپی کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ آزادی کی جدوجہد
کی قدر شناسی کے طور پر مغربی برلن کو "انعام یورپ" عطا کیا جائے گا
سے پہلے یہ انعام کوئینٹری شہر کو ۱۹۵۵ء میں دیا گیا تھا۔

۱۹۵۶ء میں گیارہ لاکھ موٹر گاڑیاں وفاقی علاقہ اور مغربی برلن
کے درمیان آئیں گئیں۔ ۳ لاکھ ٹن وزن کا سامان وفاقی علاقہ سے
مغربی برلن لیجا یا گیا اور ۱۳ لاکھ ٹن مغربی برلن سے وفاقی علاقہ
میں لایا گیا۔

۱۹۵۱ء سے اب تک ۱۰ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک مغربی دیے۔
۲,۵۳,۰۰۰ ڈالر یا ۹۱,۰۰۰ پاؤنڈ کی رقم کیسٹ
مقبوضہ جرمنی کی حکومت کو سڑکوں کے استعمال کی فیس کے طور پر
دی جا چکی ہے۔

ساتھ اس گہرے تعلق کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بند پر برلن کے لئے وہی سب ذمہ داریاں عائد
ہو جاتی ہیں جو دوسری ریاستوں کے لئے ہیں۔

۱۹۴۵ء تک برلن بحیثیت دارالخلافہ کے رانس کا انتظامی مرکز تھا۔ ساتھ ہی برلن جرمنی کا
سب سے بڑا صنعتی شہر بھی تھا۔ اس وقت بھی مغربی برلن جس کی آبادی ۲۲ لاکھ ہے۔ جرمنی کا سب سے

بڑا شہر ہے۔ اس کے باشندوں میں ایسے لوگوں کی تعداد جو صنعت میں لگے ہوئے ہیں۔ دوسرے علاقوں کی نسبت سب سے زیادہ ہے حالانکہ ابھی تک برلن کو پہلے جیسی صلاحیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔

برلن نے مغربی جرمنی کی اقتصادی خوشحالی کے دوش بدوش قدم بڑھانے کی کامیابی کے ساتھ کوشش کی ہے حالانکہ جنگ سے برلن میں بہت تباہی ہو چکی تھی اور اب برلن دیوارِ آہنی کے پیچھے الگ تھلگ واقع ہے۔ اس کے علاوہ سوویٹ ناکہ بندی کی وجہ سے جو جون ۱۹۴۸ء سے مئی ۱۹۴۹ء تک جاری رہی۔ برلن کے اقتصادی ذرائع ضائع ہوتے رہے۔ گوکہ برلن میں پیداوار کی رفتار مغربی جرمنی کی نسبت اب بھی ۵۰ فیصدی سے کم ہے [۱۳۳ : ۲۵۵] تاہم برلن نے قیمتوں اور پیداوار کی خوبیوں کا وہی معیار قائم کر لیا ہے جو مغربی جرمنی میں ہے۔ ۱۹۵۰ء سے وسط ۱۹۵۹ء تک کے عرصہ میں تقریباً ۳,۲۵,۰۰۰ نئے مستقل روزگار برلن کی صنعتوں میں اور کھل گئے۔

مغربی برلن کی چند مخصوص صنعتیں

(دس یا دس سے زیادہ ملازمین والے کاروبار)

تعداد ملازمین		۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۷ء
فیصدی	ہزاروں میں	
۳۴/۳	۹۵	برنی صنعت سے متعلق تجارت
۱۴/۹	۴۱	مشینیں، گاڑیاں اور جہاز سازی
۸/۵	۲۳	کی سٹے پینے کی اسٹیمپ
۷/۸	۲۲	پارچہ بانی (گھڑیوں کے علاوہ)
۶/۳	۱۷	کاغ اور طباعت
۵/۵	۱۵	لوہے اور فولاد کی مصنوعات

مغربی برلن میں جو کچھ سامان بنتا ہے اس کا بیشتر حصہ وفاقی جمہوریہ میں فروخت ہوتا ہے وفاقی جمہوریہ دوسری طرف مغربی برلن کے لئے ایک سامان بہم پہنچانے کا اہم کام سرانجام دیتی ہے۔ دونوں کی ۱۹۵۸ء کی تجارت کی کل مالیتیں علی الترتیب ۵۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۴ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) اور ۶۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) تھیں۔ اس طرح مغربی جرمنی کی مصنوعات کے خریداروں میں مغربی برلن کا



صدر وفاقی : ڈاکٹر ہائن ریش لیونجکے

Marfat.com

ڈاکٹر کانرڈ آڈیناور
وفاقی چانسلر



ڈاکٹر یوحنا گیرسٹن مائر
صدر بندلیستاغ



ڈاکٹر فرانس جوزف رودر
صدر بندلیسرات



مغربی برلن کی مالی صورت حال کا ایک اہم پہلو معاشرتی مقاصد پر مصارف کا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی برلن کے ۲۲ لاکھ باشندوں کی ایک بہت بڑی تعداد کا گذارہ مکمل یا جزوی طور پر سرکاری امداد سے ہوتا ہے۔ چونکہ برلن وفاقی مالی نظام میں شامل ہے لہذا اس کو ایک خاص امدادی رقم دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے میزانیہ میں واقع ہونیوالے اس نقصان کی تلافی کر سکے جو اسکے موجودہ معاشی حالات کے سبب سے ناگزیر ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں مغربی برلن کے میزانیہ کی کل رقم ۳۵۶ کروڑ جرمن مارک (یا ڈالر یا پونڈ) تھی، اس میں سے تقریباً ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۹ کروڑ ڈالر یا ۷ کروڑ پونڈ) بند نے بطور امدادی رقم کے دیئے تھے۔ ۱۹۵۸ء تک اس امدادی رقم کا کچھ حصہ "Notopfer" (وفاقی علاقہ کی طرف سے ہنگامی حالات کیلئے چندہ) دیا گیا تھا، لیکن مغربی برلن نے خود ۱۹۵۸ء میں بند کو جرمن مارک (یا ڈالر یا پونڈ) کی رقم ٹیکسوں ریاستی ٹیکسوں میں بند کے حصے اور مالی باروں کی مساواتی تقسیم کے چندے وغیرہ کی مدد میں ادا کی۔ جرمنوں کی نگاہ میں برلن کو دی جانے والے امداد رالش کے دار الحکومت کے ساتھ ان کے مستحکم تعلقات کی ایک نمایاں نشانی ہے۔ *

برلن اپنی حالیہ بحالی کیلئے اپنے باشندوں کی محکم گیری ان کی جفاکشی اور ان کے یقین کامل کی مرمون منت ہے جب تک انکی علیحدگی باقی ہے تجارت ہی پر انکو اپنی اقتصادی زلیست کیلئے بھروسہ کرنا ہے۔ انکو اس بات کا یقین ہے کہ انکے اپنے رویہ پر ہی جرمنی کی بحالی اور از سر نو اتحاد کے عزم میں کامیابی کا دار و مدار ہے۔ یہ بلا خوف تردید پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے کہ سوویت دباؤ کی وہ کامیاب مزاحمت جو برلن ۱۹۴۵ء سے اب تک کرتا آ رہا ہے بڑی طاقتوں کی حکمت عملی پر اثر انداز ہوتی رہی ہے۔ اسکے علاوہ کمیونسٹ مقبوضہ جرمنی اور مشرقی برلن کے ۷ کروڑ ۴ لاکھ جرمنوں کیلئے مغربی برلن ہمت افزائی اور فیضان کے ایک ذریعہ کے مانند ہے۔



کمیونسٹ مقبوضہ جرمنی

۶ ۱۹۴۹ء میں وفاقی جمہوریہ کے باشندوں نے آزاد عام اور پوشیدہ رائے دہندگی کے ذریعہ اپنے نمائندے منتخب کئے۔ اسی زمانہ میں سوویت فوجی حکومت اور اسکے کھڑے کئے ہوئے سوویت مقبوضہ علاقہ کے لیڈروں نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ ایک "سرکار" قائم کی جائے یعنی نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک (DDR)۔ اس کا صدر مقام پانکاؤ بنایا گیا جو برلن کے سوویت علاقہ میں ہے۔ اس "سرکار" کا صدر ولہلم پیک کو بنایا گیا جو ابھی تک صدر ہیں اور اوٹو گروٹیوول وزیر اعلیٰ بنے۔ اس "حکومت" اور "ایوان عمومی" (Volkskammer) کے ممبروں کو اس بات سے کوئی غرض نہ تھی کہ لوگوں کو جمہوری حقوق ملیں انہوں نے محض دکھاوے کیلئے جھوٹے انتخابات کئے جن کا نتیجہ پہلے ہی معلوم تھا۔ ساری باگ ڈور جرمن سوشلسٹ یونٹی پارٹی (Sozialistische Einheitspartei Deutschlands - SED) کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ پارٹی ۱۹۴۶ء میں کمیونسٹوں کے دباؤ پر سوشل ڈیموکریٹ لوگوں کو سجا کر کے بنائی گئی تھی۔ اس پارٹی میں اہم عہدے ان کمیونسٹوں کو دیئے جاتے ہیں جو پارٹی کے اشاروں پر چلنے کے لئے تیار ہوں۔

سوویت مقبوضہ علاقہ (DDR)

رقبہ: ۸۳۳،۰۰۰ مربع کلومیٹر (۳۱،۶۳۵ مربع میل) جس میں:

مشرقی برلن کا رقبہ: ۳۰۳ مربع کلومیٹر (۱۵۲ مربع میل)

زیر کاشت رقبہ: ۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ایچر

جس میں ۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ایچر زرعی زمین ہے

۷۰ لاکھ ایچر کے جنگلات۔

ایک جرمن مارک (مشرقی) = ۲۵ جرمن مارک (مغربی) (یا ۶ سینٹ امریکن یا ۵ پنس)

(۱۹۵۷ کی سال بھر کی اوسط)

وسطی جرمنی کے ان علاقوں کی جن پر سوویت مقبوضہ علاقہ مشتمل ہے (میکلنبرگ، مغربی پومیرانیا، برینڈنبرگ، ریاست و ضلع سیکنی، ہتھورنگیا، اور انہالٹ) پرانی شکل کو ۱۹۵۲ء میں ختم کر دیا گیا تاکہ کسی قسم کی خود اختیاری کی موجودگی کا خطرہ باقی نہ رہے اور ان کی جگہ ۱۴ ضلعے بنائے گئے (پندرہواں ضلع مشرقی برلن ہے) Volkskammer کو یہ اختیار ہے کہ ان ضلعوں کے کئے ہوئے فیصلوں کو رد کر دے۔ اس طرح DDR کی ساری حکومت مرکزی کڑی نگرانی میں ہے جس کو اس بات سے اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ حکومت اور SED پارٹی کے اعلیٰ ترین عہدے عموماً ایک ہی شخص کو سونپے جاتے ہیں۔ نام نہاد DDR میں سیاسی زندگی کا ڈھب یہ ہے کہ وہاں ہمیشہ مشرقی ممالک کی سیاسی زندگی

کو اپنایا جاتا رہا ہے۔ ٹوٹی ہوئی عمارتوں کو صاف کرنے اور ۱۹۵۳ء تک حالیہ پیداوار میں سے تاوان جنگ ۶ ادا کرنے کا کل خرچ تقریباً ۳۳۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر یا ۳۰ کروڑ پاؤنڈ) تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ تمام اقتصادی ڈھانچہ میں تبدیلی کر دی گئی اور بشیر نچی کاروبار کو جرمن اشتراکی رنگ دیکر عوام کی ملکیت قرار دیا گیا اور پھر اس کو حکومت نے سنبھال لیا۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء تک صنعت اور تجارت کے ۸۷ فیصدی سے زیادہ حصہ کا یہی حشر ہوا۔ زرعی اصلاحات کے ذریعہ ۱۳،۷۰۰ زرعی کاروباروں کو جو ۳۲ لاکھ ہیکٹیر کے رقبہ میں قائم تھے، حکومت نے بغیر کسی معاوضہ کے خود سنبھال لیا۔ آزاد زراعتی املاک پر حکومت کے حشر قبضہ کا عمل اپریل ۱۹۶۰ء میں پورا ہو گیا۔

* وسطی جرمنی کے سوویٹ طفیلی سرکار بن جانے سے لوگوں کی شخصی آزادی انکی املاک اور انکا معیاً زندگی ختم ہو گئے۔ اس وجہ سے سوویٹ مقبوضہ علاقہ اور مشرقی برلن کی اکروڑ ۷۳ لاکھ کی آبادی ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء تک کے عرصہ میں ۱۰،۷۶،۳۶۵ کم ہو گئی۔ دوسری طرف اسی عرصہ میں وفاقی جمہوریہ کی آبادی میں ۷۰ لاکھ سے زیادہ کا اضافہ ہوا جس میں سے ۳۰ لاکھ اضافہ مزید پیدائشوں سے ہوا۔ صرف ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء کے عرصہ میں ہی تقریباً ۳۰ لاکھ جرمن لوگ نام نہاد DDR سے وفاقی جمہوریہ ہجرت کر کے آئے۔ لوگوں کے اس سیلاب میں جو درحقیقت ایک جابرانہ نظام کے خلاف خاموش بغاوت ہے۔ آنیوالوں

۱۹۵۷ء میں نام نہاد DDR سے ۲۷ لاکھ لوگوں نے سرحدیں پار کیں

۱۹۵۷ء میں ۳ کروڑ ۵۳ لاکھ سے زیادہ پارسل اور پیکٹ نام نہاد DDR کو بھیجے گئے

کی تعداد آبادی میں قدرتی طور پر ہونے والے اضافہ کی تعداد سے تین گنی ہے۔ مشرقی برلن کے محنت کے ادارہ کے ایک ماہر فن کے خیال میں چند سال کے عرصہ میں ہی پیدائشات کی شرح شرح اموات کے برابر ہی آجائگی۔ پہلے ہی ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۹ء کے عرصہ میں ان میں فرق ۵۰۵ سے گھٹ کر ۲۰۹ فی ہزار

آبادی رہ گیا تھا۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۵ء تک کے عرصہ میں کام کرنے کے قابل لوگوں کی تعداد میں ۶،۵۰،۰۰۰ کی کمی واقع ہو جائیگی۔

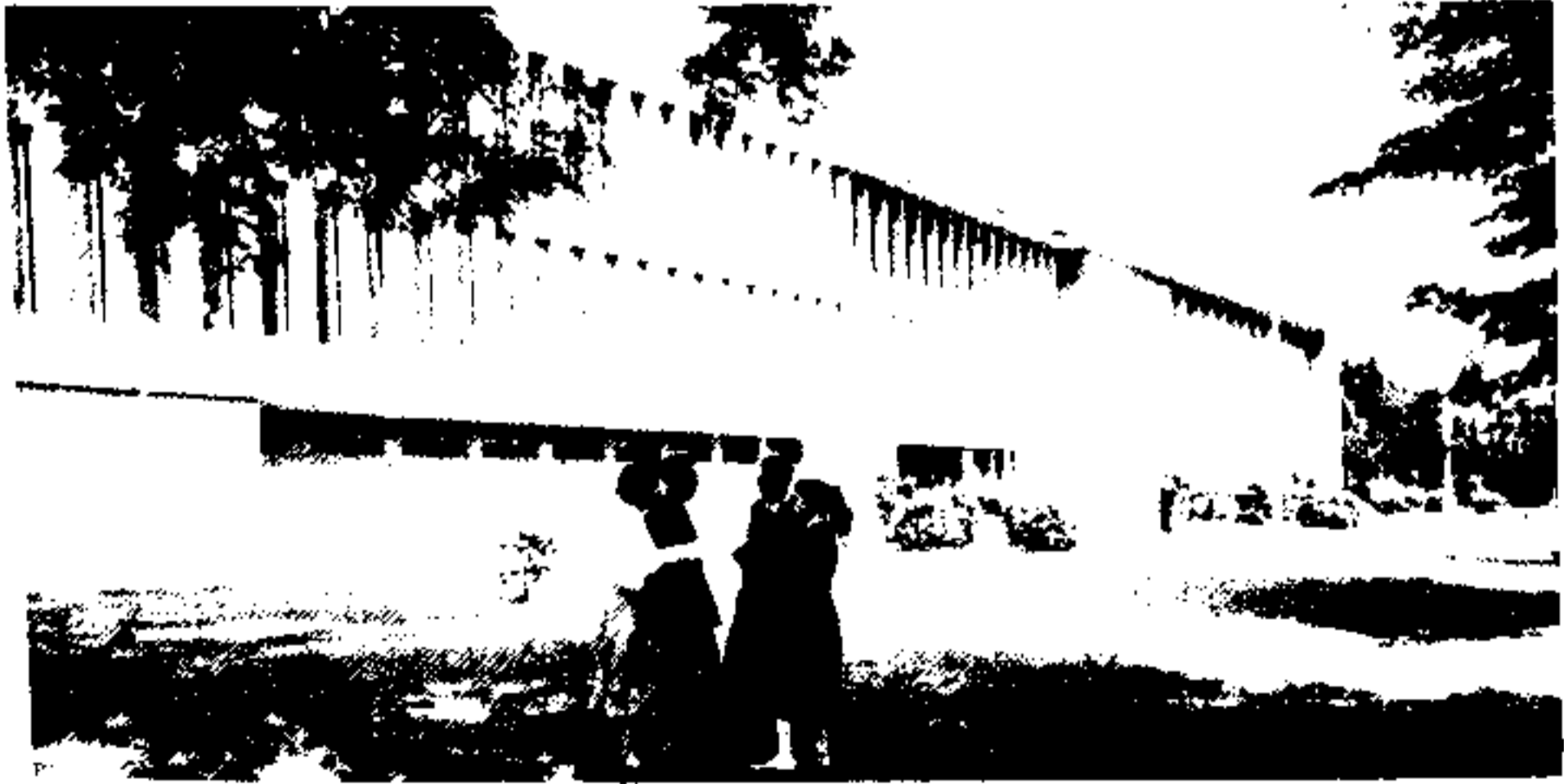
۱۹۵۸ء میں اشیاء برآمد کی مالیت ۷۰ کروڑ روپل تھی۔ اور یہ اتنی بھی اس وجہ سے تھی کہ مزدور

۷ DDR کے ۱۹۵۸ء کے اعداد و شماری سالنامہ کے مطابق۔

۶ تندی اور ہوشیاری سے کام کرتے تھے اور انہوں نے اپنے معیار زندگی اور ذاتی خرچ میں کمی اختیار کی ہوئی تھی۔ اس کے برخلاف اسی زمانہ میں وفاقی جمہوریہ کی اشیاء برآمد کی مالیت ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۹ کروڑ ڈالر یا ۳۵۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ تاہم نام نہاد DDR مشرقی ممالک میں مشینری کی کمی کو پورا کرنے میں سب سے اہم ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ موجودہ سات سالہ منصوبہ (۱۹۵۹ سے ۱۹۶۵ء) کے مطابق صنعتی پیداوار میں اوسطاً ۸۸ فیصدی کا اضافہ کیا جانا ہے۔

*

جرمنی کی سیاسی تقسیم سے ملک کی روحانی اور ذہنی وحدت کو ایک مستقل خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ایسے شہروں کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جن کے محلے بالکل بدل گئے ہیں جیسے شہر وائمر جس نے گوئیٹے اور شلر کو جنم دیا، لپزگ جو کسی زمانہ میں اپنے میلہ کی وجہ سے یورپ میں سب سے مشہور شہر تھا اور جو طباعت کے کاروبار کا مرکز تھا، ڈریسڈن جو اپنے فنون کی شہرت کی وجہ سے جرمن شہروں میں ایک ہیرو کی طرح تھا، اور نورگ جس کی گرجا میں اوطاکا مشہور تبت تھا۔ اسی طرح برینڈنبرگ، میکلبنرگ اور پومیرانیا سے لیکر شمال کی اور دوسری ریاستوں کے بہت سے شہروں کے نام گنائے جاسکتے ہیں۔ برلن دو حصوں میں بٹ کر رہ گیا ہے اور راستوک، گرافسوالڈ، ڈینا اور لپزگ کی یونیورسٹیاں اور دوسرے ادارے۔ اور سب سے زیادہ برلن کی یونیورسٹی جس کو ولہلم فون ہمبولٹ



مغربی برلن میں آزاد یونیورسٹی



Friedrich-Wilhelm-Universität (۱۸۰۹ء سے برلن یونیورسٹی) جو اب مشرقی برلن میں ہے

نے قائم کیا تھا۔ اب علم اور معاشرت کی اشاعت میں پورا پورا حصہ نہیں لے سکتے۔ یہ صورت حال جرمنوں پر زیادہ گراں گزرتی ہے بہ نسبت غیر ملکیوں کے جو دیکھنے کو ان اداروں میں اب بھی گہما گہمی دیکھتے ہونگے۔

۱۹۴۹ء سے وفاقی حکومت اور مغربی طاقتوں کی خواہش یہی رہی ہے کہ تمام جرمنی میں آزادانہ انتخابات کے ذریعہ ملک کے حصوں کو بچھریجا کر دیا جائے۔ ایسے انتخابات کے نتیجے کے بارے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ نام نہاد DDR کے حاکم سوویٹوں کے اشارے پر اس خواہش کی مزاحمت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اسکے بجائے سوویٹ روس نے بون اور پانکاؤ حکومتوں کے مابین براہ راست گفتگو کی تجویز پیش کی ہے لیکن وفاقی حکومت ایک ایسی مصنوعی حکومت سے گفت و شنید کرنے پر رضامند نہیں ہو سکتی جس کی بنیاد جمہوریت کے اصولوں پر نہ رکھی گئی ہو کیونکہ ایسا کرنا نام نہاد DDR کے باشندوں کی نگاہ میں غداری سے کم نہ ہوگا۔ انکی ایک بہت بڑی اکثریت کی تمنا ہے کہ انہیں اپنی موجودہ حالت سے نجات ملے۔ وہاں کی آبادی کارویہ تو ساری دنیا کو اسی وقت معلوم ہو گیا تھا جب ۱ جون ۱۹۵۳ء کو غیر مسلح مزدوروں نے گروٹیوول کی "حکومت" کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور سوویٹ ٹینکوں کی مدد سے اس بغاوت کو دبا دیا گیا جو کسی پیشتر منصوبہ کے بغیر ہی تمام مقبوضہ علاقہ میں پھیل گئی تھی۔

جرمن رائش کے مشرقی علاقے

صلح کے ایک عہد نامہ پر دستخط ہونے تک کے عرصہ کیلئے جرمن رائش کے چند علاقے جو رائش کی ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کی حدود میں شامل تھے۔ ۱۹۳۵ء میں عہد نامہ پوسڈام کی رو سے پولستانی نظم و نسق کے حوالہ کر دیئے گئے تھے۔ یہ علاقے دریائے اوڈر اور دریائے بوڈنہ میں سے جو حد کھینچتی ہے اسکے مشرق میں واقع تھے۔ اسی طرح مشرقی پرشا کا شمالی حصہ سوڈیٹ نظم و نسق کے سپرد کر دیا گیا۔ یوں جو علاقے بانٹے گئے وہ یہ تھے: ریاست مشرقی پرشا کا صوبہ پرشامع اسکے دار الحکومت کونیگسبرگ کے، سیلسیا مع بریسلواؤ کے، اور پومیرانیا کے صوبوں کے مشرقی حصے مع شیٹن اور برینڈنبرگ کے۔ ڈینزنگ کے آزاد شہر کا جس کی تقریباً ساری آبادی جرمن تھی یہی حشر ہوا۔ اس شہر کا وجود پہلی عالمی جنگ کے بعد عمل میں لایا گیا تھا۔

مشرقی علاقوں کے جرمن باشندوں کو، جنگی تعداد ۱۹۳۹ء میں ۹۶,۰۰۰,۰۰۰ یا ڈینزنگ کو ملا کر ایک کروڑ

ہوتی تھی (گویا رائش کی کل آبادی کا ۱۴ فیصدی) وہاں سے نکال دیا گیا اور وہ

اپنی ملکیتیں بھی اپنے ساتھ نہ لے جاسکے صرف

تقریباً ۲۰ لاکھ باشندے باقی رہ گئے۔ ان

۲۰ لاکھ میں سے ۱۰,۶۰,۰۰۰ کو انکے پولستانی

جیسے نام ہونے کی وجہ سے "مقامی" باشندے

قرار دیا گیا اور ۱۹۴۷ء میں انکو پولستانی

قومیت دیدی گئی۔ ۱۹۶۰ء کے آغاز میں

جرمن رائش کے مشرقی علاقوں کی جرمن

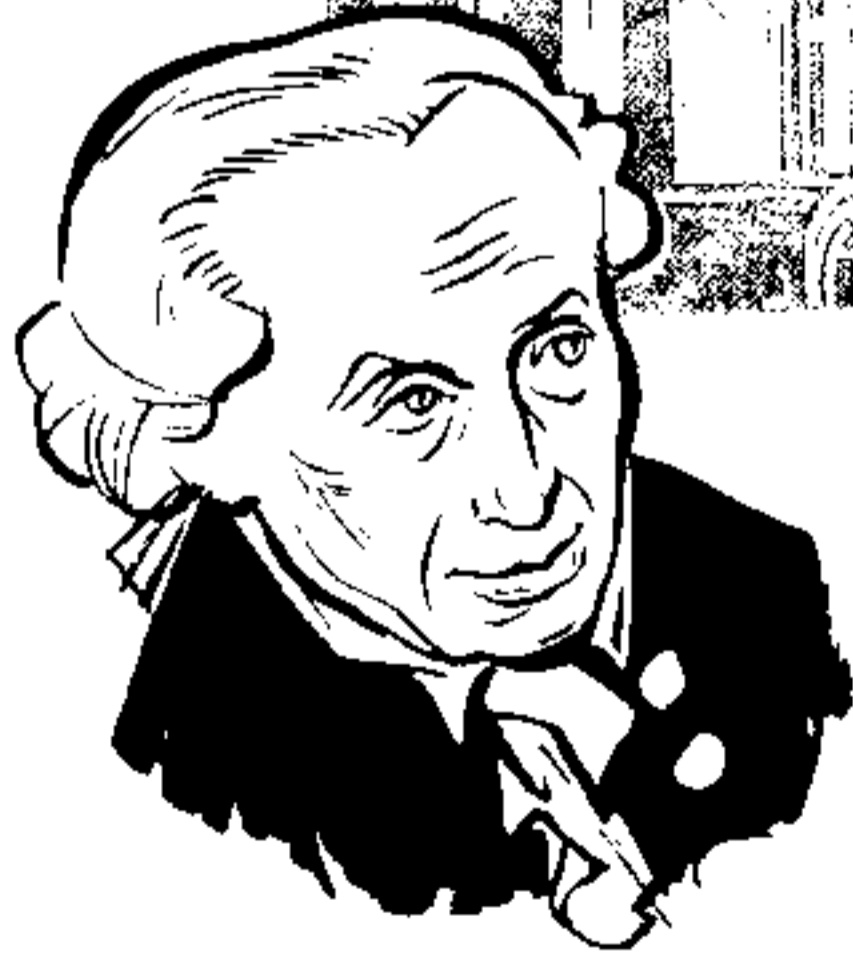
آبادی تقریباً ۱۰,۰۰,۰۰۰ تھی۔ ۱۹۵۵ء

میں سرکاری طور پر تسلیم شدہ جرمن اقلیت

کی تعداد ۱,۵۰,۰۰۰ بتائی گئی اور ۱۹۵۷ء

میں سرکاری بیان کے مطابق محض ۱,۵۰,۰۰۰

۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۸ء میں ہی ان
مشرقی علاقوں سے جو پولستانی نظم و نسق کے



ان علاقوں میں تقریباً ۳۸ لاکھ پولستانی آباد کار آگئے ہیں اور مشرقی پرتشا کے شمال میں تقریباً ۶ لاکھ ۷ آباد کار مغربی اور وسطی روس سے آگئے ہیں جن میں کچھ تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو ایشیائی نسل سے ہیں۔

پولستانی حکومت جرمن صوبوں پر مطالبات کرنے اور جرمن آبادی کو غیر انسانی طریقہ پر نکال باہر کرنے کو یہ کہہ کر حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ زمانہ ماقبل تاریخی میں ان علاقوں میں سلاوی قبیلے آکر بسے تھے۔ یہ دلیل لغو ہے یا پھر اس کے پیش کر نیوالوں کے ہی خلاف جاسکتی ہے۔

اس امر سے انکار نہیں کہ قرون وسطیٰ کے آغاز میں مشرقی قبیلے مغرب میں بہت دور تک بڑھ آئے تھے کچھ تو دریائے ایلب تک آگئے تھے۔ لیکن ان کی اکثریت پولستانی لوگوں کی نہیں تھی۔ بہت سے لوگ مثلاً پرتشائی، توسلاوی بھی نہیں تھے۔

تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ قبیلے مغرب کی طرف جرمانی مہاجرین کے پیچھے پیچھے آئے تھے۔ ان مہاجرین میں اکثریت خود بھی جرمن قبیلوں کے اسلاف کی نہ تھی۔ یہ لوگ ان علاقوں میں صدیوں سے رہتے چلے آ رہے تھے جن پر پولینڈ اب اپنا حق جتا رہے اور کئی نظیروں میں تو یہ لوگ تاریخی لحاظ سے ان علاقوں میں سب سے پہلے آباد ہوئے تھے۔

چنانچہ پولستانیوں کی دلائل خود ان کے ہی خلاف جاتی ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں کوئی ملک ایسا نہیں ہے جو ایسا سرحدی دعویٰ کرتا ہو جس کی دلیل میں جو ۸۰۰ء کے واقعات کا حوالہ دے (جبکہ سلاوی لوگوں نے مغرب کی طرف رُخ کیا تھا)۔ اس وقت تو ہسپانیہ پر بھی موری نسل کے لوگوں کا اقتدار تھا اور برنظینی شہنشاہ کی تمام بلقانی ریاستوں پر حکومت تھی۔ شارلیمانی حکومت اور ماقبل کولمبس امریکہ کا تو ذکر ہی کیا! قانون خصوصاً بین الاقوامی قانون کی نگاہ میں تو صرف اسی امر کا اعتراف ہو سکتا ہے کہ بارہویں صدی سے صرف جرمن لوگ ہی جرمنی کے مشرقی صوبوں میں کھیتی باڑی کرتے رہے ہیں اور ان ہی لوگوں کی بدولت ان علاقوں نے اقتصادی اور ثقافتی ترقی کی۔ عہد نامہ ٹریٹسچن کی رُو سے پولستانی بادشاہ کاہیر اعظم (۱۳۳۳ء-۱۳۴۰ء) نے سلیسیا پر تمام پولستانی دعوے واپس لے لئے اور سلیسیا کا بوہمیا کے ساتھ اوہ اس طرح رٹس کے ساتھ مضبوط تعلق قائم ہو گیا تھا تب سے یعنی ۱۳۳۵ء سے سلیسیا کی مغربی سرحدوں میں

۷ تحت تھے۔ ۲۱۵۸۳۰ "نئے آباد کار" دفاتی جمہوریہ میں آکر بسے ہیں۔ یہ ایک ایسے معاہدہ کی رُو سے کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ کچھ بڑے ہوئے خاندانوں کو پھر سے ملا دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ پولستانی حکام کے پاس ابھی تک ۲ لاکھ عرضیاں پڑی ہوئی ہیں۔ بہرہ ورت ۱۶ فروری ۱۹۵۹ء سے پولستانی حکومت نے سواری اور بار برداری کے ذریعے بھی بند کر دیے۔

۷ کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ جرمنی پولینڈ اور لیتھونیا کے درمیان سرحد صلح نامہ (۱۹۲۲ء) کے زمانہ سے تبدیل نہیں ہوئی۔ چنانچہ سلیسیا اور مشرقی پرشائی سرحدیں یورپ کی قدیم ترین سرحدوں میں سے ہیں۔ دریائے اوڈر اور دریائے میسن کے مشرق میں واقع کسی بھی جرمن علاقہ میں کسی پولستانی اقلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ مغربی پرشائی اور پوسن کے پرشائی صوبوں تک میں جنہیں پہلی عالمی جنگ کے بعد پولینڈ کے حوالہ کر دیا گیا تھا، کسی استصواب رائے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

مارشل پلسوڈکی کے دور میں مسلمہ پولستانی حکومت نے کسی موقع پر بھی جرمنی کے مشرقی علاقوں پر دعویٰ نہیں کیا اور نہ کبھی یہ کہا کہ ان علاقوں کی آبادی کی اکثریت پولستانی ہے۔ پولستانی حکومت پر یہ سنجی واضح تھا کہ مغربی پرشائی اور پوسن کے پرشائی صوبوں کے حاصل ہوجانے کے بعد اس قسم کے دعویٰ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی تھی۔

چنانچہ تاریخی صحت کی خاطر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد مشرقی جرمنی کی علیحدگی، پولستانیوں کا کیا دھرا نہیں ہے سوویٹ مطالبہ یہ تھا کہ پولینڈ کا وہ علاقہ جو کرزن لائن کے مشرق میں واقع ہے (جہاں پولستانیوں کی صرف ایک اقلیت ہی تھی) سوویٹ یونین میں شامل کر دیا جائے۔ اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے فاتح قوموں نے "معاوضہ" کا ایک ایسا طریقہ استعمال کیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ہے، انہوں نے پولینڈ کو اس کے مغربی علاقوں کے عوض جرمنی کی سرزمین کے مشرق اور شمال میں اتنے ہی علاقے بخش دیئے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ بہت سے پولستانیوں تک نے فاتح قوموں کے اس فیصلہ کو بیوفالی سے تعبیر کیا ہے۔

جرمن تارکان وطن نے بدلہ اور انتقام سے گریز کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ دفاعی حکومت بھی ہر مناسب موقع پر وضاحت کیسا تھ یہ اعلان کرتی رہی ہے کہ اس کے دل میں رائس کے ان حصوں کو بزرگ شمشیر دوبارہ حاصل کرنے کا بالکل خیال نہیں ہے جو اس سے غیر منصفانہ طور پر علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم اتنی ہی وضاحت کیسا تھ حکومت یہ بھی کہتی آرہی ہے کہ محض جرمن آبادی کو نکال دینے سے ہی قوموں کی سرحدیں بدل نہیں گئی ہیں اور یہ کہ نئی سرحدیں صرف ایک آزادانہ طور پر گفت و شنید کے بعد طے ہونی والے صلح نامہ کے ذریعے ہی مقرر ہو سکتی ہیں۔

طرح طرح کے مظالم کے باوجود بھی مغربی علاقوں کی جرمن خصوصیات آج بھی قائم ہیں سلیسیا باروک طرز تعمیر باویریا کے طرز سے کسی صورت سے کمتر نہ تھا اور مارین برگ اور ڈینزگ جرمن طرز تعمیر کے خوب صورت ترین نمونے ہیں۔ ایسا نول کانٹ کوئچبرگ کی یونیورسٹی ہی میں تعلیم دیا کرتا تھا جو برسلاؤ کی

یونیورسٹی سے کم مشہور نہ تھی۔

جنگ سے قبل جرمنی کے فائل غلہ کی سب سے بڑی مقدار ان ہی مغربی علاقوں سے دستیاب ہوتی تھی۔ اس سے بھی زیادہ اہمیت یہاں کے آلو اور چھندر کی پیداوار اور مویشی پالنے کے کام کو حاصل تھی۔ ۱۹۲۵ء سے جرمنی

پومیرانیا، سلیسیا اور مشرقی پرنسٹا جن کی مجموعی آبادی	۹۶ لاکھ تھی، ۱۹۳۸ء میں مندرجہ ذیل سامان پیدا کرتے تھے :-
گوشت	۲ کروڑ ۳۶ لاکھ لوگوں کے لئے
چربی	۲ " " ۵۷ " " "
آلو	۲ " " ۵۳ " " "
روٹی	۲ " " ۴ " " "

نہ صرف ان مشرقی علاقوں کی اشیاء برآمد سے ہی محروم ہو گیا ہے بلکہ ان علاقوں کی آبادی کو جو آب مغربی جرمنی میں منتقل ہو گئی ہے۔ مغربی جرمنی کی اپنی زراعت اور اشیاء درآمد پر گزارہ کرنا پڑ رہا ہے۔ ۱۹۲۵ء سے جرمن ریش کے تمام مشرقی صوبوں کو سخت اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ۱۹۵۵ء تک بریلاؤ کی آبادی ۱۹۳۹ء کی آبادی سے ۲,۵۰,۰۰۰ کم ہو گئی اور سٹیشن کی ۵۳,۰۰۰۔ سابقہ زرعی زمین کا ایک کثیر حصہ غیر مزروعہ پڑا ہوا ہے۔

*

۱۹۵۰ء میں سوویت مقبوضہ علاقہ کے حکام نے پولینڈ کے ساتھ ایک عہد نامہ پر دستخط جس کا مقصد اوڈرا اور نیس پرامن اور دوستی کی ناقابل انقضاء سرحد قائم کرنا تھا۔ لیکن ان کے پاس ایسے عہد نامہ پر دستخط کرنے کے لئے کسی قسم کا کوئی قانونی فرمان موجود نہ تھا۔

زمین، آب و ہوا، معدنی ذخائر

اپنی ۱۹۳۷ء کی حدود کے لحاظ سے جرمنی کی وسطی یورپ میں سب سے زیادہ آبادی ہے۔ مغرب میں (شمالاً جنوباً) اس سے ہالینڈ، بلجیم، لکسمبرگ اور فرانس ملتے ہیں۔ جنوب میں سویٹزر لینڈ اور آسٹریا اور مشرق میں چیکو سلواکیہ، پولینڈ، ڈینمیزگ کا آزاد شہر اور لیتھوانیا ملتے ہیں (لیتھوانیا ۱۹۴۰ء میں سوڈا زمین میں ملا دیا گیا تھا)۔ شمال میں ڈنمارک ملتا ہے۔ جرمنی ۴۷ اور ۵۵ درجہ شمالی عرض البلد کے درمیان اور ۶ اور ۲۳ درجہ مشرقی طول البلد کے درمیان واقع ہے۔ گویا شلیز وگ ہولستان کی شمالی حد تقریباً اسی عرض البلد پر واقع ہے جس پر ماسکو، کاپنہاگ اور لبرڈور، اور باویریا کی جنوبی حد اس پر جہاں روسٹون، چارپن اور کویسک اور سی ایٹل واقع ہیں۔

۸ شمال میں بحیرہ شمالی اور بحیرہ بالٹک سے لیکر جنوب میں کوہستان الپس تک اور مغرب میں مدینہ سلیٹ کی پہاڑیوں سے لیکر مشرق میں مغربی پرشاک کی جھیلیوں اور سلیسیائی پہاڑوں کے سلسلوں تک جرمن پانچ اہم جغرافیائی خصوصیات میں منقسم ہے جو شمالاً جنوباً یہ ہیں :

شمالی جرمنی کا نشیبی علاقہ

Mittelgebirge^۱ کے سلسلہ کا آغاز

مغربی اور جنوبی جرمنی کے پہاڑ اور پہاڑی چبوترے
سلسلہ الپس کے باویریائی پہاڑ

وفاقی جمہوریہ جرمنی، جرمنی کے مغرب میں واقع ہے۔ اسکی تمام ریاستیں ان تمام جغرافیائی خصوصیات کی کم و بیش حامل ہیں۔ شمالی نشیبی علاقہ میں شلیز وگ ہولسٹائن، ہمیرگ، برمین، لورسکینس کا بیشتر حصہ اور شمالی رہائن ویسٹ فیلیا کے کچھ حصے واقع ہیں۔ موخرالذکر دو علاقے Mittelgebirge کے سلسلوں کے اندر تک گئے ہوئے ہیں جو رہائن لینڈ پالائی نیت اور مہیس کی ریاستوں کا کچھ حصہ ہیں سوائے اس کے جہاں وہ مغربی اور جنوبی جرمن پہاڑوں اور پہاڑی چبوتروں کی طرف آئے ہوئے ہیں۔ ان میں اور جنوبی جرمن الپسی سلسلہ کی پہاڑیوں میں باڈن وورٹمبرگ اور باویریائی ریاستیں واقع ہیں۔

جرمنی کا دارالحکومت برلن دو قطععات میں منقسم ہے۔ مغربی برلن جو دستور اساسی کی رو سے وفاقی جمہوریہ کی ریاستوں میں سے ایک ہے اور مشرقی برلن جو دریائے ایلب کی دوسری طرف واقع ہے یعنی اس طرف جہاں شمالی جرمن نشیبی زمین کے مغربی اور مشرقی حصے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

سوویٹ مقبوضہ علاقہ (DDR) کی سرحدیں تقریباً وفاقی جمہوریہ کی سرحدوں کے متوازی ہیں یہ علاقہ شمالی جرمن نشیبی زمین کے وسطی حصہ میں واقع ہے، صرف اسکا جنوبی حصہ Mittelgebirge کے اندر گیا ہوا ہے۔

جرمن رائٹس کے مشرقی علاقے (اپنی ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۷ء کی حدود کے لحاظ سے) جو غیر ملکی نظم و نسق کے تحت ہیں نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک سے مشرقی جرمن نشیبی زمین اور سلیسیائی کوہستانی علاقہ (جو Mittelgebirge کا مشرقی حصہ ہے) سے ملتے ہیں۔ مغربی پومیرانیا، مغربی برینڈنبرگ اور سلیسیائی رائٹس کے ان ہی مشرقی علاقوں میں ہیں۔ ان میں مغربی پرشاک بھی شامل ہے جسے پہلی عالمی جنگ کے بعد جرمنی کی سرزمین سے ڈینزنگ کے آزاد شہر اور ایک تنگ قطعہ زمین (پولستانی گلبارا) کے ذریعہ علیحدہ

۱ درمیانی درجہ کے پہاڑوں کا سلسلہ

چند کارآمد جغرافیائی تفصیلات

۸

میل	۵۳۷	کلومیٹر	۸۶۵	دریائے رمن کی لمبائی (کالسنس جھیل کے نیچے)
میل	۳۷۳	کلومیٹر	۷۶۱	دریائے اڈر کی لمبائی (سوائس میونڈ تک)
میل	۳۷۳	کلومیٹر	۷۶۱	دریائے ایلب کی لمبائی
میل	۲۰۲	کلومیٹر	۳۲۷	دریائے ڈینیوب کی لمبائی (پاساؤ تک)
میل	۲۰۲	کلومیٹر	۳۲۵	مٹل لینڈ نهر (ایمس سے ایلب تک)
میل	۱۶۱	کلومیٹر	۲۵۹	مٹل لینڈ نهر (دانی علاقہ میں)
فٹ	۳,۳۳۶	میٹر	۱۰,۱۲۰	ٹیس پٹز سرنگ (لمبائی)
فٹ	۸,۹۰۰	میٹر	۲,۷۱۳	ٹیس پٹز سرنگ (بلندی)
فٹ	۵,۲۵۹	میٹر	۱,۶۱۳	کوہ شٹیکوب
فٹ	۳,۷۷۷	میٹر	۱,۱۵۷	کوہ گروس گلوک
فٹ	۳,۱۶۸	میٹر	۹۶۸	کوہ فچٹسبرگ
فٹ	۳,۷۳۷	میٹر	۱,۱۳۲	کوہ برڈکن
۷۱۰ کروڑ مکعب فٹ		۲۰ کروڑ ۲۰ لاکھ مکعب کلومیٹر		آئرن ٹال کابند (شعبہ ش)
۷۶۰ کروڑ مکعب فٹ		۲۱ کروڑ ۵۰ لاکھ مکعب کلومیٹر		سٹیل کابند
۲۰۸ مربع میل		۵۳۸ مربع کلومیٹر		جھیل کالسنس (رقبہ)
۱۸ مربع میل		۴۰۵ مربع کلومیٹر		جس کا جرمن حصہ
۳۵۸ مربع میل		۹۲۶ مربع کلومیٹر		جزیرہ رومین (رقبہ)
۱۷۲ مربع میل		۴۴۵ مربع کلومیٹر		جزیرہ اسٹیڈوم (رقبہ)
۹۶ مربع میل		۲۴۸ مربع کلومیٹر		جزیرہ وولن (رقبہ)
۷۱ مربع میل		۱۸۵ مربع کلومیٹر		جزیرہ فہمان (رقبہ)

کر دیا گیا تھا جس سے پولینڈ کی بحیرہ بالٹک تک رسائی ہو گئی تھی۔

*

بحیرہ شمالی اور بحیرہ بالٹک کے ساحلوں کے جنوب میں واقع شمالی جرمن نشیبی سرزمین کی ارتفاع صرف ۲۰۰ میٹر سے ۳۰۰ سے کچھ ہی زیادہ (یا ۶۵۰ سے ۱,۰۰۰ فٹ) ہے۔ یہاں کی جھیلیں اور خشک اور حکینی باریکی مٹی کے پہاڑی میدان مرتفع جس میں کہیں کہیں جھاڑیوں اور چھوٹے گھنے درختوں کی قطعات بھی ہیں، قسم قسم کے مناظر پیش کرتے ہیں۔ وسیع اور تر واد یوں سے ان منظروں میں اور چارچا لگ جاتے ہیں۔ Mittelgebirge کے سلسلہ کی دہلیز پر نہایت زرخیز کھیت واقع ہیں اور اس سلسلہ کے اندر تک شمالی جرمن نشیبی علاقے دور جنوب کی طرف پھیلے ہوئے ہیں جنکی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔ اس کو ہستانی دہلیز کے نظاروں میں بہت تنوع ہے۔ یہاں رہنے کے سلیٹ کے پہاڑ ہیں جو سطح مرتفع پر واقع ہیں اور چاروں طرف سے دوسرے اونچے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ ہنسروک، آیفیل، ٹونس، ویسٹروالڈ اور سوار لینڈ کے پہاڑ بھی اس علاقہ میں ہیں۔ ان کے علاوہ کھورنگیا کے جنگلات اور ہارز، ارزگیبرج اور سوڈٹین کے پہاڑی سلسلے بھی ہیں واقع ہیں۔ یہ سب پہاڑی سلسلے دیکھنے میں

ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ اہم بلندیوں کے پہاڑ ہارز میں (بروکن - ۳،۴۷۷ فٹ) اور الرن گیرج میں (شنیکوپ - ۵،۲۵۹ فٹ) واقع ہیں۔

چاروں طرف پھیلے ہوئے جنوبی جرمن آلپس کو ہستانی سلسلہ کے آغاز میں، یعنی سوابی باویریائی سطح مرتفع جس کے گرد لہراتی ہوئی پہاڑیاں اور ڈھیلے پتھروں کے ہموار ڈھیر ہیں، اوسطاً بلندی ۶،۶۴۰ فٹ ہے۔ خود آلپس میں چوٹیاں ۶،۶۰۰ فٹ سے زیادہ اوپر گئی ہوئی ہیں۔ وسیع ویسٹرسٹائن سلسلہ میں زگس پٹنز ۹،۷۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہے۔

جرمنی منطقہ معتدلہ میں واقع ہے اور یہاں کا موسم اکثر بدلتا رہتا ہے۔ ہوا میں بیشتر اوقات مغرب سے آتی رہتی ہیں اور بارش سال کے تمام مہینوں میں ہوتی ہے۔ بارش کی مقدار شمالی جرمن نشیبی علاقہ میں ۲۰ انچ سے ۲۸ انچ ہوتی ہے اور جرمن *Mittelgebirge* میں ۲۷ انچ سے ۳۰ انچ یا زیادہ بھی ہوتی ہے۔ جرمن آلپس میں ۷۸ انچ یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر شمال مغرب سے مشرق یا جنوب مشرق کی طرف چلا جائے تو بحری آب و ہوا رفتہ رفتہ بری آب و ہوا میں بدلتی ہوئی صاف محسوس ہوتی ہے۔ روزانہ کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ ہی موسم سے موسم میں۔ جنوری کے مہینہ میں جو اعداد و شمار کے مطابق سال کا سب سے سرد مہینہ ہوتا ہے اوسطاً درجہ حرارت سطح سمندر پر ۳۴ درجہ (ف) سے ۲۷ درجہ (ف) ہوتا ہے اور پہاڑوں پر ۲۱ درجہ (ف) سے نیچے نیچے رہتا ہے۔ جب موسم گرما اپنے شباب پر ہوتا ہے تو وسط جولائی میں شمالی جرمن اور مشرقی جرمن کے نشیبی علاقوں میں اوسط درجہ حرارت ۶۱ درجہ (ف) سے ۶۶ درجہ (ف) تک رہتا ہے اور ڈھکی ہوئی وادیوں میں ۶۸ درجہ (ف) تک پہنچ جاتا ہے۔ سال بھر کا درجہ حرارت ۴۸ درجہ (ف) ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ درجہ حرارت بالائی رہائش کی وادی میں ہوتا ہے۔ ہارز سے آلپس تک کے کوہستانی سلسلوں کے زیادہ اونچے پہاڑ جنوری سے کم از کم مارچ تک برف میں ڈھکے رہتے ہیں۔ ایسے جاڑوں میں جن پر برفباری زیادہ ہوتی ہے ۵۰۰ فٹ کی بلندی پر ۳ فٹ گہری اور ۳۰۰۰ فٹ کی بلندی پر اس سے دو گنی برف پڑتی ہے۔

دریائے ڈینیوب کے بہاؤ کی وجہ سے طبعی لحاظ سے جرمنی کا جنوبی حصہ ایک حد تک بحیرہ اسود کے منطقہ میں ہے۔ ملک کے دوسرے حصوں میں سے رہائش، اینس، ویسرا اور ایلب گذر کر بحیرہ شمالی میں گرتے ہیں اور اوڈر اور وینٹولا بحیرہ بالٹک میں۔

صدیوں پہلے جرمنی میں بیشتر پت جھاڑ قسم کے درخت ہی ہوتے تھے اور آج بھی ایک تہائی جنگلات

۸ میں صرف بیچ اور شاہ بلوط کے درخت ہوتے ہیں لیکن زیادہ بوئے جانے کی وجہ سے صنوبر کے درخت اب پہلے سے زیادہ دکھائی دینے لگے ہیں۔ اوپر کے پہاڑوں میں زیادہ تر ایک دوسری قسم کا صنوبر ہوتا ہے اور ریتلی زمین میں اس کے بجائے پائن اور لارنش کے درخت ہوتے ہیں۔ جو جنگلات کا ۲۴ فیصد رقبہ گھیرے ہوئے ہیں۔

*

جرمنی کی معدنی پیداوار کی مقدار واجب ہے۔ شمالی جرمن نشیبی علاقہ میں معدنی تیل کے ذخیرے شمال مغرب میں خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کی سالانہ پیداوار ۲۰ لاکھ ٹن ہے (۱۹۵۷ء) اور یہ مقدار ملک کی خام تیل کی ایک تہائی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ ۱۹۶۰ء کے آخر تک یہ مقدار ۲۵ لاکھ ٹن سالانہ بڑھانی جاتی ہے۔ ایس لینڈ میں ہونوفر کے شمال میں اور شلیز وگ ہولسٹائن کے ساحل پر جو مقدار موجود ہے اس کا تخمینہ ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن ہے۔

Mittelgebirge کے آغاز پر نشیبی علاقہ کے جنوب میں (یعنی کولون کے مغرب میں وسطی جرمنی

میں لوٹنر میں اور کچھ حد میں اور باویریا میں بھی) بھورے کونے کی کانیں ہیں جو ۳۳ فٹ تک گہری ہیں اور جن میں سے کھلے سانچے کے طریق پر کونڈ حاصل کیا جاتا ہے۔ وفاقی جمہوریہ میں اس کونڈ کی ایسی مقدار کا تخمینہ جو کھلے سانچے کے طریقہ پر حاصل کیا جاسکتا ہے ۵ کروڑ ٹن ہے جو لگے ۷ سال تک کے لئے کافی

مقدار ہے۔ ۱۹۵۸ء میں ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن کونڈ کانوں سے نکالا گیا۔ لیکن زیادہ اہمیت پتھر کے کونڈ کی ہے جس کے ذخیرے آخن اور رور، سار لینڈ، زولیکاؤن وادی، ضلع والدنبگ اور بالائی سلیسیا میں ہیں۔ رور کے علاقہ کے ذخیروں کا تخمینہ ۵ کروڑ ٹن ہے اور یہ مقدار موجودہ کھپت کی رفتار سے اگلے چار سو سال تک کے لئے کافی ہے۔ کانیں ۳۳ فٹ تک گہری ہیں، جتنا کونڈ نکالا جاتا ہے۔ وہ

دنیا بھر کی تیل کی پیداوار ۵۵۷ میں :
۸۵ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن - اس میں سے امریکہ کی
پیداوار ۳۵ کروڑ ۲۰ لاکھ تھی اور روس کی
۷ کروڑ ۶۰ لاکھ - اندازہ ہے کہ دنیا بھر میں
۲۱۵۲ کروڑ ٹن کا ذخیرہ موجود ہے۔

دنیا بھر میں معدنی تیل کی کھپت ۱۹۵۹ء
میں :
۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن۔

دنیا بھر میں پتھر کے کونڈ کی پیداوار
۱۹۵۷ء : ۱۱ کروڑ ٹن جس میں روس
کی پیداوار ۲۶ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن اور
امریکہ کی ۴ کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن تھی۔

۸ وفائی علاقے کی توانائی کی کل ضروریات کے ۸۵ فیصدی کے لئے کافی ہوتا ہے۔ وفائی علاقہ میں ہر سال تقریباً ۵ کروڑ ٹن پتھر کا کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ سلیسیا کی کوئلہ کی کانوں سے جوئی الحال پولستانی نظم و نسق کے تحت ہیں، تقریباً ۶۰ کروڑ ٹن کوئلہ نکلتا ہے۔ شہری بجلی گھروں کی پیدا کی ہوئی توانائی کا ۹۰۔۳۱ فیصدی حصہ بھورے کوئلے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ نرم کوئلے اور گیس کے کارخانوں میں استعمال ہونے والے پتھر کے کوئلہ کی مقدار کوئلے کی کل کھپت کی مقدار کی ۲۶ فیصدی ہوتی ہے۔

پوٹاش زراعت کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کا کل ذخیرہ ۲۰۰ کروڑ ٹن ہے۔ پہلی جنگ سے قبل جرمنی میں دنیا بھر کی پوٹاش کے نمک کی پیداوار کا ۹۶ فیصدی ہوتا تھا۔ اس وقت وفائی جمہوریہ صرف اتنی ہی مقدار پیدا کر سکتی ہے جتنا پوٹاش لورسیکسی میں اور بادون فراہم کر سکتے ہیں۔ ان سب علاقوں کی کل مقدار اگر ۱۶ لاکھ ٹن سالانہ ہوتی ہے۔ اس میں ۲۰ لاکھ ٹن پوٹاش ایسا ہوتا ہے جس میں K_2O کا جزو بھی ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں یہ مقدار تمام دنیا کی پیداوار کی ایک چوتھائی ہوتی تھی۔ لاہن بیگ ڈل، جورا اور ہارز کے علاقوں میں تقریباً ۳۰ کروڑ ٹن کی مقدار کے آہنی ذخیرے موجود ہیں گوکہ ان کی قسم بہت اعلیٰ نہیں ہے۔ جرمنی میں جتنی پیداوار ہوتی ہے وہ ملک کی ضروریات کا صرف ۲۰ فیصدی حصہ پورا کر سکتی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں پیداوار اگر ۸۳ لاکھ ٹن تھی۔

سیسہ اور جست کی پیداوار کی داستان کچھ بہتر ہے۔ کیونکہ سارلینڈ کی پیداوار کو ملا کر اس کی کل مقدار ۳۰۰ کروڑ ٹن سالانہ ہے جو قومی ضروریات کا کافی حصہ پورا کر دیتی ہے۔ بسالٹ بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے خصوصاً مغربی جرمنی میں۔

توانائی کی جو بڑی مقدار پانی سے حاصل کی جاتی ہے، خصوصاً جنوبی جرمنی میں، وہ بجلی کی روشنی اور طاقت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں اس کی پیداوار کی مقدار ۱،۱۰۰ کروڑ سے زیادہ کلو واٹ گھنٹے تھی۔



رقبہ اور آبادی

۱۹۳۹ء میں رانس کی آبادی کا جو اس وقت ۶ کروڑ ۹۰ لاکھ تھی، ۵۸ فیصدی حصہ اس علاقہ میں تھا ۹ تھا جو (مشرقی برلن کے علاوہ) اب وفاقی جمہوریہ ہے۔ کل قومی آمدنی کا ۵۹ فیصدی حصہ اسی علاقہ سے ہاتھ آتا تھا۔ تاہم زراعت کا حصہ یہاں کچھ کم تھا۔ رانس کی سرزمین کی تقسیم ہو جانے کی وجہ سے وفاقی جمہوریہ کی خوراک کی پیداوار کی صلاحیت اور بھی کم ہو گئی۔ دوسری طرف آبادی میں ۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۹ء کے آخر تک تقریباً ۳ کروڑ ۳ لاکھ کا اضافہ ہو گیا اور شمار آبادی ۱۷۳ سے ۲۱۳ فی مربع کلومیٹر (یا ۲۲۲ سے ۵۵۲ فی مربع میل) ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ سے پہلے سامان خوراک کی کل ضروریات کے ۸ فیصدی حصہ کی پیداوار کے مقابلہ میں ۱۹۵۰ء میں یہ پیداوار صرف ۲۶ فیصدی رہ گئی تھی۔ تب سے پیداوار ایک بار پھر جنگ سے پہلے کی سطح پر آگئی ہے۔

وفاقی جمہوریہ کا رقبہ (مغربی برلن کے علاوہ) ۲,۴۷,۹۵۳ مربع کلومیٹر (یا ۹۵,۷۳۵ مربع میل) ہے۔ شمالاً جنوباً سب سے زیادہ لمبائی ۸۳۲ کلومیٹر (یا ۵۱۷ میل) ہے اور غرباً شرقاً ۴۵۳ کلومیٹر (یا ۲۸۱ میل) ہے۔ رانس کا رقبہ ۴,۷۰,۷۰۰ مربع کلومیٹر (یا ۱,۸۲,۳۰۰ مربع میل) ہے اور اسکی لمبائی غرباً شرقاً ۲,۰۰۰ کلومیٹر (یا ۱,۲۵۰ میل) کے لگ بھگ ہے۔ رانس کے ان مشرقی علاقوں کا رقبہ جو غیر جرمن نظم و نسق کے تحت ہیں تقریباً ۱,۱۳,۰۰۰ مربع کلومیٹر (یا ۴۳,۰۰۰ مربع میل) ہے۔ اور وسطی جرمن اضلاع (DDR) کا رقبہ مشرقی برلن کے تقریباً ۱,۰۸,۰۰۰ مربع کلومیٹر (یا ۴۲,۰۰۰ مربع میل) ہے۔ مغربی برلن کا رقبہ ۲۸۱ مربع کلومیٹر (یا ۱۰۸ مربع میل) ہے۔

وفاقی جمہوریہ کی کل آبادی جو ۱۵۰ سال پہلے ۵ کروڑ ۳۵ لاکھ تھی، ۱۹۵۰ء کے شروع میں ہی ۵ کروڑ تک پہنچ چکی تھی اور اب ۵ کروڑ ۳ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ اس حساب سے وفاقی جمہوریہ کی آبادی امریکہ

جرمن آبادی کی تقسیم

وفاقی جمہوریہ	۵ کروڑ ۳۰ لاکھ
مغربی برلن	۲۲ لاکھ
(DDR)	۶۲ لاکھ
مشرقی برلن	۱۱ لاکھ
مشرقی علاقے جو غیر جرمن نظم و نسق کے تحت ہیں (تخمیناً)	۷ لاکھ
میزان (تخمیناً)	۷ کروڑ ۳۲ لاکھ

۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء

آبادی میں اضافہ اور کمی — وفاقی جمہوریہ

۳,۹۳,۳۷,۵۰۰	۱۹۳۹ء کی آبادی
- ۲۶,۰۰۰,۰۰۰	جنگ میں جانی نقصان
+ ۱,۳۵,۷۲,۰۰۰	۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو تارکان وطن اور مہاجرین کی تعداد
+ ۴,۱۲,۲۲,۶۰۰	دیگر اضافے (خصوصاً پیدائشات میں اضافہ)
۵,۱۳,۵۲,۳۰۰	۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء کو آبادی

1 سارلینڈ اور مغربی برلن کے علاوہ

کی ریاست اور یگن سے جو رقبہ میں اس کے برابر ہے، ۳۰ گنی سے زیادہ ہے۔

آبادی میں کثرت سے اضافہ کی وجہ یہ نہیں ہے کہ پیدائشوں کی تعداد اموات کی تعداد سے زیادہ رہی ہے (۱۹۵۹ء میں ۶۰۸ فی ہزار کا فرق رہا ہے) بلکہ یہ اضافہ مہاجرین اور تارکان وطن کے ایک سیلاب آتے رہنے کی وجہ سے زیادہ ہوا ہے۔ اس وقت یہ آبادی کا ۳۴ فیصدی ہوتے ہیں۔ جنگ کے سبب سے اور اس

وجہ سے بھی کہ عموماً عورتوں کی عمر مردوں کی عمر سے زیادہ ہوتی ہے، اب بھی عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد سے تقریباً ۳۰ لاکھ زیادہ ہے۔ ۱۹۵۹ء کے وسط میں ان کی تعداد میں ۱۰۰،۱۲۳ اور ۱۲۳،۱۲۳ کا تناسب تھا۔

۱۰۰۰ سال پہلے دنیا میں تقریباً ۱ کروڑ لوگ آباد تھے۔ ۸۰۰ کے بعد ۶۰ کروڑ تھے اور ۱۸۵۰ء کے قریب ۱۲۵ کروڑ تھے۔ ۱۹۸۰ء میں آبادی کم از کم ۳۲ کروڑ ہو جائے گی جس میں ۵۰ کروڑ ہندوستانی اور ۹۰ کروڑ چینی ہوں گے۔

*

۱۹۵۸ء میں دنیا کی اندازاً آبادی: ۲۷۹ کروڑ
۵۰ لاکھ جس میں ۳۳ کروڑ ۸۰ لاکھ یورپ میں اور
۱۵۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ایشیا میں تھی۔ چین (۱۹۵۷ء میں)
۶۳ کروڑ۔ ہندوستان ۳۹ کروڑ ۳۰ لاکھ۔ سوویت
یونین ۲۰ کروڑ ۹۰ لاکھ۔ امریکہ ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ۔
جاپان ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ۔

ہر منٹ تقریباً ۱۷ لوگ پیدا ہوتے ہیں اور تقریباً
۹۰ مرتے ہیں۔ سب سے زیادہ تیزی سے اضافہ لاطینی
امریکہ میں ہو رہا ہے۔

۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو وفاقی جمہوریہ کی قومیت کے لوگوں
کی تعداد ۵,۱۳,۵۲,۳۰۰ تھی جس میں ۲,۷۲,۶۷,۸۰۰
عورتیں تھیں۔



وفاتی دارا الحکومت یون میں دنیا بھر سے آئے ہوئے ممتاز مہمان :

(بائیں سے دائیں) : ملک معظم شاہ مجیم ، ملک معظم شاہ و ملکہ معظمہ یونان ، سفیر اعلیٰ اور دوسرے اراکین سفارت ، وزیر اعظم لکسمبرگ سفیر لکسمبرگ کے ہمراہ ، وزیر اعظم برطانیہ ، نالو کے سیکرٹری جنرل ، صدر اٹلی اور سائورا گروچی ، وزیر خارجہ ہالینڈ ، صدر برازیل ، سروسٹن اور لیڈی چرچل ، وزیر خارجہ پرتگال ، اور سینہورا آرسینیو ڈ گئٹا ، وزیر اعظم ڈنمارک صدر چانسلر اور وزیر خارجہ کے ہمراہ ۔



وفاتی دارا الحکومت یون میں دنیا بھر سے آئے ہوئے ممتاز مہمان :
 (بائیں سے دائیں) : وزیر اعظم ہندوستان ، صدر جمہوریہ انڈونیشیا ، ملک معظم شاہ حبش ، صدر افغان پارلیمنٹ
 وزیر اعظم ترکی ، صدر لائبیریا اور مسز شمین ، وزیر اقتصادیات سعودی عرب ، وزیر اقتصادیات یو۔ اے۔ آر ،
 وزیر محنت جاپان صدر ، چانسلر اور وزیر اقتصادیات کے ہمراہ۔

پیدائشات ۱۹۵۸ء

۹

۱۷۷۹	اطلی	۳۱۷۷	چین زیمبوان
۱۷۷۶	سوئٹزر لینڈ	۳۳۷۱	چین زیمبوان
۱۷۷۱	آسٹریا	۳۷۷۶	کینیڈا
۱۷۷۸	دقانی جمہوریہ جرمنی	۳۶۷۷	اسرائیل
۱۷۷۸	بجیسم	۳۶۷۲	پولینڈ
۱۶۷۸	برطانیہ	۳۵۷۳	سوئیٹ زمین
۱۶۷۶	ڈنمارک	۳۲۷۳	ریاستہائے متحدہ امریکہ
۱۷۷۱	منگری	۳۳۷۲	پرتگال
۱۵۷۶	کیونٹ مقبوضہ جرمنی	۳۱۷۹	ہسپانیہ
۱۵۷۵	لکسمبرگ	۲۱۷۱	ہالینڈ
۱۳۷۲	سوئیڈن	۱۸۷۱	فرانس
		۱۸۷۰	جاپان

۱۸ زندہ بچوں کی پیدائش فی ہزار آبادی ۱۹۵۶ء

جنگ میں جانی نقصان کی تلافی ہوگئی ہے مگر اب بھی قابل ملازمت مردوں کی تعداد پوری نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی آبادی میں اتنا اضافہ ہو رہا ہے جو حیاتیاتی لحاظ سے جرمن قوم کی بقا کیلئے کافی ہو۔ ۱۸۷۱ء میں ایک خاندان کے افراد کی تعداد اوسطاً ۶،۴ تھی۔ یہ تعداد ۱۹۵۶ء میں گھٹ کر ۳،۳ رہ گئی۔ ۱۹۳۳ء میں ایک شخص پر مشتمل گھربار تمام گھرباروں کے ۸،۴ فیصدی حصہ میں ہوتے تھے لیکن ۱۹۵۶ء میں یہ شرح ۱۸،۲ ہوگئی۔ گذشتہ دس سال سے بیشتر خاندانوں میں صرف ایک ہی اولاد ہوتی رہی ہے۔ ۱۸۷۰ء میں ۳ یا ۳ سے زیادہ بچوں والے خاندان ۷۰ فیصدی ہوتے تھے لیکن اب یہ شرح صرف ۳ فیصد رہ گئی ہے۔

دنیا بھر کے پیدائشی اعداد و شمار میں دقانی جمہوریہ اور آسٹریا ایک ہی درجہ رکھتے ہیں مغربی برلن میں

دنیا کے بڑے شہروں میں لندن ہے جس کی آبادی ۸۳ لاکھ اور نیویارک جس کی آبادی ۷۸ لاکھ اور ٹوکیو جس کی آبادی ۷۲ لاکھ ہے۔

دقانی علاقہ میں زمین آنگل سب سے تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہاں فی مربع کلومیٹر ۵۰۰۳۶ (فی مربع میل ۱۳۰۶۹) لوگ ہیں۔

پیدائش کی شرح ۸ فی ہزار ہے۔ یہ شرح دنیا کے تمام بڑے شہروں کے مقابلہ میں سب سے کم ہے۔

شرح پیدائش جو ۱۸۷۵ء میں ۳۰،۶ افراد فی ہزار تھی ۱۹۵۹ء میں صرف ۱۷،۶ رہ گئی۔ لیکن آبادی کے شمار میں اس کمی کا احساس یوں نہ ہوا کہ شرح اموات بھی گر گئی اور ۱۹۵۹ء میں ۱۰،۸ فی ہزار رہ گئی۔

۱۸ تمام دنیا کی شرح پیدائش ۳۳ اور شرح اموات ۱۸ فی ہزار ہے۔

جرمن آبادی کی تقسیم

۲۳.۷ فیصدی لوگ ۲۰۰ سے کم آبادی والے تعلقوں میں	
(جوکل تعلقوں کی تعداد کے ۸۶ فیصدی ہیں) اکروڑ ۲۵ لاکھ
۳۵.۶ فیصدی چھوٹے اور درمیانہ درجہ کے شہروں میں ۲ کروڑ ۳۱ لاکھ
۳۰.۷ فیصدی بڑے شہروں میں ۱ کروڑ ۶۲ لاکھ
میزان (۳۰ جون ۱۹۵۸ مع سارلینڈ) ۵ کروڑ ۲۸ لاکھ

مردوں کی شادی کرنے کی عمر اوسطاً ۲۹ اور عورتوں کی ۲۶ سال ہے۔ وفاقی علاقہ میں ۱۹۵۸ میں ۴,۶۲,۵۰۰ شادیاں ہوئیں اور طلاقوں کی تعداد ۴,۳۶,۸۰۰ تھی۔ اسی سال ۴,۳۶,۵۰۰ بچے پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۹ء میں بچوں کی اموات کی شرح سب سے کم تھی یعنی ۳۴ فی ۱۰۰۰۔ بچے جو زندہ پیدا ہوئے ہوں۔ متوقع عمر گزشتہ اسی سال کے عرصہ میں تقریباً دوگنی ہو گئی ہے (۳۷ سال سے ۶۶ سال)۔ اس طرح عمروں کے اعداد و شمار کی ترکیب میں انتہائی تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔

دوسرے ملکوں سے جرمنی میں وطن تبدیل کرنے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں تارکانِ وطن کی تعداد بہت معمولی ہے۔ تارکانِ وطن کے ۹۷ فیصدی لوگ سمندر پار جاتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۷ء تک ۲,۰۰,۰۰۰ لوگ امریکہ، ۶۰,۰۰۰ لوگ کینیڈا اور ۴,۰۰,۰۰۰ لوگ آسٹریلیا میں منتقل ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں تارکانِ وطن کی کل تعداد ۵,۵۹,۰۰۰ تھی جس میں ۶,۷۴,۲۲۳ غیر ملکی اور پلا قومیت کے لوگ تھے جو جرمنی میں رہ رہے تھے۔ ۱۹۵۷ء میں جن لوگوں نے وطن چھوڑا، ان کے ۸۶ فیصدی لوگ امریکہ اور کینیڈا گئے اور ۹ فیصدی آسٹریلیا۔

۱۹۵۷ء میں ۵,۶۲,۰۰۰ لوگ دوسرے ملکوں سے وفاقی جمہوریہ میں آکر آباد ہوئے اور ۲,۲۲,۰۰۰ یہاں سے باہر گئے۔ ۳,۴۰,۰۰۰ لوگوں نے اپنی جلتے رہائش تبدیل کی۔ وفاقی جمہوریہ کی آبادی کا تقریباً ایک فیصدی حصہ غیر ملکیوں پر مشتمل ہے۔ ملک کی واحد اقلیت ڈنمارک سے آئے ہوئے لوگوں کی ہے جو شیلز وگ ہولسٹائن میں ہیں۔

۳۔ جون ۱۹۵۸ء کو وفاقی جمہوریہ میں ۲۴,۵۰۹ تعلقے تھے جو اپنا تنظیم نسق خود کرتے تھے۔ ۵۲ شہروں میں اکروڑ ۶۲ لاکھ لوگ تھے۔ ان شہروں میں سے ۲۳ بڑے شہر صرف شمالی رہائش ولسٹ فیلیا ہی میں واقع ہیں۔ بین الاقوامی رتبہ کے شہر مغربی برلن کے علاوہ صرف ہیمبرگ (آبادی ۱۸ لاکھ) اور میونخ (آبادی ۱۱ لاکھ) ہیں۔ دارالحکومت بون کی آبادی ۴۴,۰۰۰ رہا ہے۔

*



جلا وطن ، مہاجرین اور ”نوآباد“

۱۰. سات صدیوں سے زیادہ عرصہ تک نسل اور زبان کے لحاظ سے جرمن کہلائے جانے والے لوگ رانس کی حدود کے باہر نوآبادیات قائم کرتے رہے، خصوصاً جنوبی اور مشرقی یورپ میں، اور اپنی زبان کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ بلا استثناء وہ تھے جو مشرقی ممالک کے فرمانرواؤں کے بلانے پر وہاں جا کر لیے اور انہوں نے اپنی جفاکشی اور ہنرمندی سے

اپنے نئے فرمانرواؤں کی اقتصادی خوشحالی اور وقار میں چار چاند لگائے۔ یہ لوگ صدیوں تک ان ہی ملکوں کے شہری رہے، جرمنی کے نہیں، گو کہ انہوں نے اپنی جرمن معاشرت اور روایات کو برقرار رکھا۔

یہ لوگ Volksdeutsche ۱۹۴۴ء کے بعد محض اس لئے ملک بدر کر دیئے گئے کہ وہ جرمن زبان بولتے تھے۔ ان کا بھی وہی حشر ہوا، جو دریائے اوڈر اور دریائے نیس کے اس پار ان مشرقی علاقوں کے باشندوں کا ہوا، جو

ابھی تک سابق جرمن فوج کے ... ۱۱ سپاہی لاپتہ ہیں اور ... ۱۰ جنگی قیدی محض معدوم ہو گئے۔ رانس کے ۳۰ لاکھ سے زیادہ شہریوں اور ایسے دیگر ۴ لاکھ شہریوں کے بارے میں جنہیں اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا تھا، ابھی تک کچھ علم نہیں ہے۔ آریوسن میں واقع سرائے رگائے کی بین الاقوامی انجمن کے پاس ۸۰ لاکھ سے زیادہ ایسے جرمن اور دوسری قوموں کے لوگوں کے نام پتے ہیں جو ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۵ء تک قیدیوں کے کیمپوں میں تھے۔

* * *

وفاقی جمہوریہ میں جلاوطن اور "نوآباد" لوگ

نوآباد (مع کچھ مہاجرین) برلن اور سوویت مقبوضہ علاقہ سے	مشرقی جرمن علاقوں اور دیگر ملکوں سے جلاوطن کئے ہوئے	اضافہ
۱۰,۶۰,۰۰۰	۶۲,۱۰,۰۰۰	۳۱ - دسمبر ۱۹۴۶
۲,۱۰,۰۰۰	۱۰,۸۰,۰۰۰	۱۹۴۸ " "
۳,۸۰,۰۰۰	۶,۱۰,۰۰۰	۱۹۵۰ " "
۲,۹۰,۰۰۰	۳,۱۰,۰۰۰	۱۹۵۲ " "
۲,۴۰,۰۰۰	۳,۴۰,۰۰۰	۱۹۵۴ " "
۲,۳۰,۰۰۰	۱,۸۰,۰۰۰	۱۹۵۵ " "
۲,۴۹,۰۰۰	۹۰,۰۰۰	۱۹۵۶ " "
۲,۶۲,۰۰۰	۱,۱۳,۰۰۰	۱۹۵۷ " "
۱,۵۰,۰۰۰	۲,۵۰,۰۰۰	۱۹۵۸ " "
۱,۳۰,۰۰۰	۱,۶۰,۰۰۰	۱۹۵۹ " "
۳۳,۰۸,۰۰۰	۹۵,۶۰,۰۰۰	۳۱ - دسمبر ۱۹۵۹ء کو کیفیت

میزان : ۱۲۸,۶۲,۰۰۰

علا مفری برلن کے علاوہ

پولستانی یا سوویت نظم و نسق کے حوالہ کر دیئے گئے تھے۔ ان جرمنوں کی تعداد جنہوں نے تاریخ کی اس سب سے بڑی ہجرت میں حصہ لیا، کروڑ ۶۶ لاکھ تھی۔ ان میں سے ۳۲ لاکھ فوت ہو گئے یا لاپتہ ہو گئے۔ ۱۴ لاکھ جرمن نسل کے ایسے لوگ

آبادیوں کا مقابلہ (۱۹۵۸ء)

۱,۱۱,۴۳,۰۰۰	ہالینڈ
۹۸,۰۰,۰۰۰	آسٹریلیا
۵۱,۸۵,۰۰۰	سوئٹزر لینڈ
۲۵,۱۵,۰۰۰	ڈنمارک

بھی تھے جو اٹھارویں صدی سے روس میں رہتے چلے آ رہے تھے، ان کا بھی نہ معلوم کیا حشر ہوا۔ حالیہ خبروں کے مطابق ان میں سے ۸ لاکھ لوگ سائبیریا میں جلاوطن ہیں۔

اکروڑ ۱۶ لاکھ جلاوطن لوگ جرمنی کے چاروں مقبوضہ علاقوں میں پہنچے۔ ۱۹۵۰ء تک ۸۰ لاکھ لوگ ان علاقوں میں پہنچ چکے تھے جن کو ملا کر بعد میں وفاقی جمہوریہ بنائی گئی۔ سوویت مقبوضہ علاقہ کے مشرقی بلاک میں رفتہ رفتہ مدغم ہو جانے کی وجہ سے اس علاقہ کے اپنے باشندے وفاقی علاقہ میں آنے شروع ہو گئے۔ ان کے ساتھ وہ جرمن بھی جو پہلے وفاقی علاقہ اور برلن میں رہتے تھے مگر جنگ کے دوران میں یا اس کے بعد وسطی جرمنی میں چلے گئے تھے، یہاں آتے رہے۔ وہ لوگ جو وسطی جرمنی میں عرصہ سے رہتے چلے آ رہے تھے اور پھر وفاقی علاقہ میں منتقل ہو گئے۔ ان کو سرکاری طور پر "نوآباد" کہا

۱۰. جاتا ہے۔ لیکن دراصل ان میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے مذہبی یا سیاسی عقائد یا ایذا رسانی کے سبب اپنے ملک کے کمیونسٹ مقبوضہ حصہ کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ان کی تعداد اب ۳۳ لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ آئیوالوں میں نوجوانوں اور اٹھارہ سال سے کم عمر کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء تک کے عرصہ میں ان کا شمار ۲۹،۵ فیصدی تھا۔ اگر پوستانی نظم و نسق والے مشرقی علاقوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو ۱۹۵۴ء میں روزانہ ایک بڑے گاؤں کی آبادی کی تعداد کے برابر لوگ ہجرت کرتے رہے تھے۔ دوسری طرف ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۴ء تک کے آٹھ سال کے عرصہ میں صرف ۲،۱۴،۰۰۰ لوگوں نے دفاتی جمہوریہ سے DDR میں ہجرت کی۔

۱۹۱۲ء سے اب تک یورپ میں ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔

جن علاقوں میں مہاجرین زیادہ آباد ہوئے وہ پہلے چند سالوں میں دفاتی جمہوریہ کے وہ علاقے تھے جو سوویت مقبوضہ علاقہ سے ملتے ہیں، ۹،۲۴،۰۰۰ جلاوطنوں کی سرکاری طور پر آباد کاری کے باوجود

مغرب کی جانب ان کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر شیلز وگ ہولسٹائن میں جلاوطنوں کی تعداد کل آبادی کا ۲۸،۲ فیصدی ہے اور رہائش پلائی نیت میں صرف ۹ فیصدی۔ ۱،۳۵،۰۰۰ مزید جلاوطنوں اور مہاجروں کی آباد کاری کا کام جاری ہے۔

جلاوطن لوگ جب مغربی جرمنی میں پہنچے تو وہ بالکل خالی ہاتھ تھے اور بڑی بڑی مصیبتیں جھیل کر آئے تھے۔ وسطی جرمنی سے جو مہاجرین آتے ہیں وہ بھی اپنا اثاثہ وہیں چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایک قانون نافذ کیا گیا جو "باروں کی مساوات تقسیم کا قانون" کہلاتا ہے۔ یہ باہمی امداد کے اعلیٰ اصول پر قائم ہے۔ اس کی رو سے ایسی املاک پر جو اس قانون کی زد میں آتی ہیں، ان کی ۲۰۔ جون ۱۹۴۸ء (یعنی وہ تاریخ جب مغربی جرمنی میں سکھ کی اصلاحات عمل میں آئیں) کی قیمت کا نصف حصہ بطور ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس آمدنی سے جلاوطنوں، مہاجروں اور ایسے لوگوں کی امداد کی جاتی ہے جنہیں ہوائی حملوں یا جنگ کی سبب دوسری طرح سے نقصان پہنچا ہو۔ یہ معاوضہ ۱۹۴۹ء تک کسی قسطوں میں ادا کیا جائیگا۔ اس قانون کے ذریعہ غیر منقولہ جائداد ہی نہیں بلکہ گھرداری کے متروک سامان کا بھی معاوضہ دیا جاتا ہے۔ تعمیرات کے لئے قرضے اور تربیت حاصل کرنے اور کام پر لگنے کے لئے رقمیں بھی مہیا کی جاتی ہیں تاکہ وہ لوگ جنہوں نے مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ ایک قریب پھر ملک کی اقتصادی زندگی میں حصہ لے سکیں۔ اس قانون سے الگ یہ بھی اقدامات لئے گئے ہیں کہ

”باروں کی مساوی تقسیم“ کے زر سے ادائیگیاں

۳۱ - دسمبر ۱۹۵۷ء کو کیفیت			پاؤنڈ
جرمن مارک	ڈالر	(کرڈوں میں)	
۹۲۳ - ۲	۲۲۱ - ۶	۷۸ - ۵	مکانات تعمیر کرنے کی صنعت کی ترقی کے لئے
۹۵۷ - ۷	۲۳۰ - ۲	۸۱ - ۶	”باروں کی مساوی تقسیم“ کے قانون کے تحت پیشوں کیلئے
۷۸۷	۱۸۹ - ۶	۶۷ - ۲	گھرداری کے سامان کا معاوضہ
۲۰۹ - ۵	۵۰ - ۳	۱۷ - ۸	کاروبار چلانے رہنے کے لئے
۱۹۱	۲۵ - ۶	۱۶ - ۰	سکہ کی قیمت بدلنے کا معاوضہ
۱۶۰ - ۲	۲۸ - ۲	۱۳ - ۶	اور پرانی بچتوں پر معاوضہ
۲۰۲ - ۲	۴۹ - ۹	۱۷ - ۹	زراعت
			دیگر چیزوں کو فروغ دینے کے لئے
۳۲۳۶ - ۳	۸۲۵ - ۹	۲۹۲ - ۱	میزان

مکانات بنائے جائیں، ان کاشتکاروں کی آباد کاری ہو سکے جو پہلے اپنی زمینوں کے مالک تھے صنعتِ حُریت کے کارخانے کھولے جائیں، اور جو لوگ اپنا کاروبار کرتے رہے ہوں ان کو پھر کام سے لگنے کے موقعے ملیں۔ ۱۰,۶۰۰ سے زیادہ ایسے صنعتی کاروبار اور ۶۲,۰۰۰ ایسی حرفتی ادارے ہیں جس میں کاروباری اور تجارتی ادارے بھی شامل ہیں) جو جلاوطن، مہاجر اور نوآباد لوگ چلا رہے ہیں۔ ایسے کسانوں کے لئے جو یا تو جلاوطن کر دیئے گئے یا اپنے گھر بار خود چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے، ایک لاکھ جگہیں مزروعہ زمین پر فراہم کی گئی ہیں۔ کابلونز کی شیش کی صنعت کی دفاعی جمہوریہ میں منتقلی کے سلسلہ میں خاص طور پر کامیابی ہوئی ہے۔ اس صنعت نے بادن ورٹمبرگ اور ہیس کے علاوہ باویریا میں خاص ترقی کی ہے۔ یہاں کابنورین کے قریب و جوار میں تقریباً ۱,۱۰۰ فرمیں کام کر رہی ہیں جن میں تقریباً ۲۰,۰۰۰ لوگ ملازم ہیں اور جن کا بنایا ہوا مال ۱۰۴ ملکوں کو برآمد کیا جاتا ہے۔ مشرقی اور وسطی جرمنی کی معاشرتی میراث کو دفاعی جمہوریہ میں قائم رکھنے کی طرف بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔

*

۱۹۳۴ء سے ڈنیزگ کے آزاد شہر اور میل علاقہ کی آبادی کو جو علی الترتیب ۹۶ فیصدی اور ۸۷ فیصدی جرمن نسل سے تھی، اسی طرح جلاوطن کیا جانے لگا جس طرح مشرقی اور جنوب مشرقی

یورپی ملکوں سے جرمن اقلیتوں کو نکالا گیا۔ ان میں سے بیشتر لوگ اب وفاقی جمہوریہ میں ہیں۔ ۱۰ چنانچہ جو لوگ جوڈینزگ اور میل لینڈ سے آئے ہیں وہ یہیں رہ کر ہی اپنے آزاد علاقوں کی ازبیر نو تشکیل کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ وفاقی حکومت صرف ان ہی علاقوں کو جرمن رانس سمجھتی ہے (اور جرمن رانس اب بھی بین الاقوامی قانون کی رُو سے وجود میں ہے) جو ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء سے پہلے اس میں شامل تھے۔



مہاجرین کے مسئلہ کا تعلق صرف جرمنی سے رہ کر ہی ختم نہیں ہو جاتا ہے۔ ایک ٹھوس معاشرتی بنیاد قائم کئے بغیر جرمنی اور مغربی ممالک کی دفاع کے لئے بہتر سے بہتر اقدامات بھی بیکار ہیں۔ رٹائن کے منصوبوں کے مطابق وفاقی جمہوریہ کی تنگ حدود میں ان کروڑ ہا لوگوں کو ٹھونس دینے میں سو ویٹوں کا یہی مقصد رہا ہے کہ یہاں معاشرتی مصائب بڑھیں اور لوگ ہمت ہار جائیں، حتیٰ کہ یہاں اشتراکیت پھیل جائے۔ یہ منصوبہ صرف اسی طرح غیر موثر بنایا جاسکتا ہے کہ مہاجرین کو ذرائع معاش فراہم کئے جائیں اور ان کو یہ احساس دلایا جائے کہ وہ صحیح طور پر آزاد دنیا کے باشندے ہیں۔ آزاد ممالک کی کچھ نہیں تو اخلاقی امداد کے بغیر اس کا حصول آسان نہیں ہے۔

*

سیاسی حکمت عملی

آئین

۱۱ وفائی جمہوریہ جرمنی کا آئین، جس کو دستور اساسی کہا جاتا ہے، ۲۳ مئی ۱۹۴۹ء کو نافذ ہوا۔ یہ ایک عارضی انتظام ہے کیونکہ جب جرمن رائس کے تمام علاقے دوبارہ یکجا ہو جائیں گے تو اس وقت جرمن قوم بھی جرمنی کے لئے ایک نیا آئین بنانے کے لئے رائے دیگی۔ اس وقت تک کیلئے یہ دستور اساسی ایک آزاد اور خود مختار حکومت کے لئے آئین کا کام دیتا رہے گا یہ دستور ان تمام اصولوں پر قائم ہے جو ایک قانونیت پر مبنی حکومت میں ہونے چاہئیں۔ اس دستور میں اختیارات کی روایتی تقسیم میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ آئین کی وفائی تشکیل اور عدل کے مضبوط آئین نظم و نسق کے ذریعہ ہی ممکن ہوا ہے۔

حکومت کے اہم اصولوں کو اور آئین کی وفائی حیثیت کو غیر متغیر قرار دیا ہوا ہے۔

دستور اساسی ایک ایسی حکومت کا حامی ہے جو اجتماعی بہبودی کا خیال رکھتی ہو۔ اس کے علاوہ اس دستور کا جزو لاینفک یہ ہے کہ اس میں انسانی حقوق اور بنیادی حقوق پر زور دیا گیا ہے اور ایسے حقوق کی ضمانت کی گئی ہے، خصوصاً اس میں ایسے اداروں کے قیام کی گنجائش رکھی گئی ہے جو قانونیت کے اصولوں پر چلنے والی حکومت کے لئے اور قانون کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ انفرادی حقوق کو قابلِ تعظیم اور ناقابلِ انتقال قرار دیا ہوا ہے۔ قانون سازی، حکومت کے نظام اور عدل کے نظم و نسق کے ذریعہ حکومت نے ملک کے باشندوں کی ذمہ داری کا فرض سنبھالا ہوا ہے۔ اس طرح اگر کوئی سرکاری عہدہ دار کسی شہری کے حقوق میں دست اندازی کرے تو اس شہری کو معمولی عدالت میں درخواست دینے کا حق ہے شخصی آزادی کو حکومت کے اختیارات پر فوقیت حاصل ہے۔ لیکن اگر اس آزادی کا سیاسی مقصد کے لئے بیجا استعمال کیا جائے تو بنیادی حقوق سے مدافعہ کرنے کا حق ختم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وفائی آئینی عدالت، جس کی حیثیت دستور کے نگران کی ہے، ایسا فیصلہ دیدے۔

جرمنی کا عام رجحان رائس کے تمام علاقوں کو پھر سے یکجا کرنے کی طرف ہے۔ اسکے علاوہ

آئین میں یورپی میلان بھی ہے۔ اس لئے بُند تنگ نظریّت پروری سے دُور رہتا ہے جو اب ۱۱ ایک فرسودہ چیز ہو کر رہ گئی ہے۔ ایک مناسب قانون کے ذریعہ بُند کو اختیار ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ اختیارات کو کسی بین الاقوامی ادارہ کے حوالہ کر دے۔ امن کے حصول کی خاطر بُند باہمی سلامتی کے کسی نظام میں حصہ لے سکتا ہے اور اس طرح یورپ میں ایک مستقل اور پُر امن نظام قائم کرنے کی غرض سے خود اپنی فرمانروائی پر پابندیاں عائد کرنے کا بھی مجاز ہے۔

رئیس کلیہ، پارلیمنٹ اور حکومت

۱۲ وفاقی جمہوریہ کے رئیس کلیہ صدرِ وفاقی ہیں۔ ان کا انتخاب پانچ سال کی مدت کیلئے ہوتا ہے جو خاص طور پر منعقد کی ہوئی ایک مجلس کرتی ہے جسے *Bundesversammlung* یا وفاقی اسمبلی کہتے ہیں۔ ۱۹۴۹ء سے ۳ ستمبر ۱۹۵۹ء تک پروفیسر تھیوڈور ہوائس اس عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء کو ڈاکٹر ہائن ریش لیوبکے ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ وفاقی صدر بین الاقوامی

قانون کے مقاصد کے لئے وفاق کے نمائندہ ہوتے ہیں اور وفاق کے نام پر عہد ناموں پر دستخط کرتے ہیں۔ غیر ملکی سفراء صدر کو اپنی اسناد پیش کرتے ہیں۔ صدر ہی وفاقی چانسلر کا تقرر کرتے ہیں۔ جس کو *Bundestag* صدر کی تجویز پر منتخب کرتی ہے۔



صدر

وفاقی چانسلر کی رائے پر صدر وزراء کا انتخاب کرتے ہیں اور ان کو برخاست کر سکتے ہیں۔ وفاقی ججوں اور افسروں کا تقرر اور ان کی موقوفی بھی صدر ہی کرتے ہیں۔ صدر جان بخشی کے حکم دینے کے بھی مجاز ہیں۔

سب سے اہم وفاقی ایوان بندستیاغ
Bundestag ہے جس کے ممبر عوام
مجموعی طور پر براہ راست عام آزاد
مساوی اور پوشیدہ رائے دہندگی
سے چار سال کی مدت کیلئے منتخب
کرتے ہیں۔ بندستیاغ ہی قانون منظور
کرتی ہے اور چنانچہ اس کی حیثیت
مجلس قانون ساز کی ہے۔ ساتھ ساتھ
حکومت اور نظم و نسق پر اسی کا تسلط
ہے۔ بندستیاغ کو حق ہے کہ جن معاملات
میں چاہے کوئی اطلاع یا رپورٹ طلب

اپنے ملک کی پارلیمنٹ کیلئے ہر شہری ہر سال یہ رقم ادا کرتا ہے:-	جرمن مارک	ڈالر	پنس شلنگ	
فرانس	۱۰۹۵	۲۶	۳/۴	
سوئڈن	۱۰۷۹	۲۳	۳/۰	
بلجیئم	۱۰۶۶	۲۰	۲/۱۰	
ناروے	۱۰۱۵	۲۷	۱/۱۱	
ایتلی	۸۶	۲۰	۱/۶	
وفاقی جمہوریہ	۵۳	۱۳	۱/۱۱	
برطانیہ	۴۱	۱۰	-/۸	
ہالینڈ	۳۱	۷	-/۶	

یاد رہے کہ بندستیاغ کے علاوہ گیارہ ریاستی پارلیمنٹیں بھی ہیں۔
*
۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۶ء تک... ۳۱,۸۵۰ لوگ بون میں بندتیاغ
ہوس (جرمن پارلیمنٹ) دیکھنے گئے۔

کر لے۔ یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے جب سار لینڈ وفاقی جمہوریہ میں آگیا۔ 'بندستیاغ' کے ممبروں کی تعداد
۴۹۷ ہے۔ مغربی برلن کے ۲۲ نمائندے ہیں۔ بین الاقوامی قانون کے تحت مغربی برلن کی ایک مخصوص
حیثیت کی وجہ سے ان ۲۲ ممبروں کا ووٹ صرف مشاورتی ہوتا ہے۔ کوئی ممبر کسی حکم یا ہدایت کا
پابند نہیں ہوتا، وہ صرف اپنے ضمیر کو جواب دہ ہے۔ بندستیاغ کے صدر ڈاکٹر بوجین گرسٹن
مانر (CDU) ہیں۔

۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۵ء تک حکومت میں سولے سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کے ان سب
پارٹیوں کے ممبروں پر مشتمل حکومتیں قائم رہی ہیں جنہیں بندستیاغ کے لئے ووٹ ملے تھے (دیکھئے
صفحہ ۶۲)۔ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی نے اپنی مجلس انتظامیہ کے صدر ایرک اولین ہارک کی قیادت
میں پارلیمانی مخالف پارٹی بنائی۔ ۱۹۵۵ء میں مہاجر پارٹی (BHE — Bund der
Heimatvertriebenen und Entrechteten) اور ۱۹۵۶ء میں آزاد ڈیموکریٹ پارٹی
(FDP) اتحادی حکومت سے علیحدہ ہو گئیں۔ ۱۹۵۷ء کے انتخابات سے وفاقی حکومت
CDU/CSU اور DP پارٹیوں کے ممبروں کو ملا کر بنتی رہی ہے۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو بندستیاغ
کے DP گروہ میں تفریق پیدا ہو گئی کیونکہ اس کے پندرہ ممبروں میں سے نو CDU پارٹی میں
محافظات کے معنوں کے لئے صفحات ۶۲ اور ۶۳ دیکھئے۔

بندسیرات کا قیام ریاستوں کی نمائندگی کی غرض سے عمل میں لایا گیا۔ بندسیرات کا مقصد جمہوریت کے نظم و نسق میں ریاستوں کا تعاون حاصل کرنا ہے۔ اس حد تک بندسیرات کو دوسرے ایوان جیسی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے ۴۱ ممبروں (اور مشاورتی ووٹ والے ۴ مغربی برلن کے نمائندوں) کا تقرر ریاستیں کرتی ہیں اور یہ ممبران ریاستوں کے احکامات کے پابند ہوتے ہیں۔ چنانچہ بندسیرات کے ممبر کوئی ذاتی فیصلے نہیں لے سکتے، ان کی حیثیت امریکہ کے سینیٹروں سے مختلف ہوتی ہے جو منتخب کئے جاتے ہیں۔ چند ایسے وفاقی قوانین جن کا لگاؤ بند اور ریاستوں کے مابین تعلقات سے ہوتا ہے بغیر بندسیرات کی منظوری کے نافذ نہیں ہو سکتے۔ ان قوانین کا تعلق ریاستوں کے نظم و نسق، مخصوص مالی قواعد، اور ایسے دوسرے قوانین سے ہے جو دستور اساسی میں اہم قرار دیئے گئے ہیں چونکہ کسی قانون کے منظور ہونے کے لئے بندسیرات اور بتدلیتیاغ دونوں کی رضامندی ضروری ہے (دیکھئے صفحہ ۴۵) اس لئے یہ کہنا صحیح ہو گا کہ اس حد تک دو ایوانی نظام وجود میں ہے۔



وفاقی چانسلر

بندسیرات کے صدر کا تقرر ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔ ریاستوں کے سربراہ باری باری بندسیرات کے صدر منتخب ہوتے ہیں۔ ہنگامی حالات میں (مثلاً ملک سے باہر جانے کی صورت میں یا وقت سے پہلے عہدہ ختم ہو جانے پر) بندسیرات کا صدر جمہوریہ کے صدر کی نمائندگی کرتا ہے۔ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ملک کے ضروری سیاسی فریضوں کو انجام دینا اور اس کے اہم اداروں کے مابین ربط قائم کرنا ہے۔ یہ قانون کا نفاذ عمل میں لانے کی بھی ذمہ دار ہے۔ اس کو یہ بھی حق ہے کہ قانون سازی کے معاملات میں پہل کرے۔ وفاقی حکومت میں سترہ وزیر ہیں جن کے اپنے محکمے ہیں۔

۱۲ ۱۹۴۹ء سے حکومت کے سربراہ ڈاکٹر کاژڈ آڈینا در ہیں۔ ان کے قائم مقام ڈاکٹر لڈوگ ار ہارڈ ہیں جو وفاقی وزیر اقتصادیات ہیں۔

آئین کی رو سے چانسلر کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ چانسلر پالیسی کی عام راہیں متعین کرتے ہیں چنانچہ ان امور میں جواب دہ بھی وہی ہوتے ہیں۔ چانسلر کا انتخاب صدر جمہوریہ کی تجویز پر بندیتاغ کثرت رائے کے ذریعہ کرتی ہے۔ بندیتاغ ان کو کثرت رائے کی ذریعہ ہٹا بھی سکتی بشرطیکہ ان کے جانشین کے مقرر کئے جانے کے سلسلہ میں بھی اکثریت کا ووٹ حاصل ہو چکا ہو۔ ایسا عدم اعتمادی کا تعمیری ووٹ "وزارتی بحران سے بچائے رکھتا ہے اور تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ اس طرح سے منتخب شدہ وزارت میں عرصہ تک قائم رہی ہیں۔ ۱۹۵۵ء تک بندیتاغ میں حکومت کی دو تہائی اکثریت رہی جو آئین کے قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ آئین میں کسی ایک وزیر کے خلاف عدم اعتمادی کا ووٹ دیئے جاسکتے کی گنجائش نہیں ہے۔

وفاقی آئینی عدالت یا *Bundesverfassungsgericht* جو کارلسروہے میں واقع ہے آئین سے متعلق اختلافات رائے میں فیصلہ دینے کی مجاز ہے اور قوانین کی آئین سے مطابقت کی نگرانی کرتی ہے۔ یہ عدالتی اقدار کا اعلیٰ ترین مجسمہ ہے۔

مجلس قانون ساز

۱۳ ایک وفاقی آئین کے لئے بند اور ریاستوں کی قانون سازی میں واضح امتیاز رکھنا ضروری ہے۔ یہ امتیاز عمومی طور پر دستور اساسی کی دفعہ ۷ میں اور مالی معاملات کے متعلق دفعہ ۱۰ میں واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ ریاستوں کو اپنے لئے قوانین مرتب کرنے کا اختیار ہے مگر سوائے ان معاملات کے بارے میں جہاں یہ صریحاً بتا دیا گیا ہے کہ صرف بند کو ہی یہ حق پہنچتا ہے۔ امور خارجہ قومیت کے سوالات، دفاع، سکہ اور ٹکسال، ڈاک، تار اور ٹیلیفون، نام و نشان کے کاغذات، کسٹم اور بیرونی تجارت کے معاملات میں صرف بند ہی کو قوانین مرتب کرنے کا حق ہے۔

تاہم کئی معاملات ایسے ہیں جن میں بند اور ریاستیں دونوں قوانین مرتب کرنے کی مجاز ہیں (دستور اساسی کی دفعہ ۷۴) ان معاملات میں اس حد تک اور اتنے عرصہ تک جب تک بند اپنا حق قانون سازی استعمال نہ کرے۔ ریاستیں قانون مرتب کر سکتی ہیں۔ ان میں اقتصادی معاملات

سے متعلق قانون سازی اپنے وسیع ترین معنوں میں شامل ہے۔ دستور اساسی کی دفعات ۱۲۳ تا ۱۳۵ کی رو سے اہم اقتصادی معاملات میں وفاقی قانون کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اس طرح جائدادوں، آمدورفت اور خرچ ہونے والی اشیاء پر ٹیکس اور آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین بند اس حد تک بنا سکتی ہے جس حد تک وفاق کو اقدام لینے ضروری خیال کئے جائیں یا اس صورت میں کہ ان ذرائع آمدنی میں سے کچھ حصہ وفاقی اخراجات کے لئے حاصل کرنا مقصود ہو۔ یا پھر بند یہ بھی کر سکتی ہے کہ وہ ایک طریقہ کار مقرر کر دے اور اس کی حدود میں ریاستیں قوانین مرتب کر لیں۔ اس زمرہ میں رفاہ عام، اخبارات، فلم اور چند دوسرے معاملات سے متعلق قوانین آتے ہیں۔ ثقافتی اور اسکولوں سے متعلق امور میں ریاستوں کو فوقیت حاصل ہے،

*

بند بلا استثناء تمام قانون سازی نمائندہ اداروں کے ذریعہ عمل میں لاتی ہے، عوام کوئی قانون براہ راست رائج نہیں کر سکتے۔ وفاقی حکومت کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ بند لیتا ہے کے سامنے کسی خاص مضمون پر قانون سازی کی تجویز پیش کرے۔ بیشتر قوانین میں یہی ہوتا ہے مسودے حکومت کے محکمے تیار کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ بند لیسرات وفاقی حکومت کی معرفت کسی مجوزہ قانون کا مسودہ بند لیتا ہے کو پیش کرے۔ بند لیتا ہے کے ممبر خود بھی مسودے تیار کر سکتے ہیں۔

تمام قوانین بند لیتا ہے کی کمیٹیوں کے ابتدائی کام ختم ہونے پر ہی بند لیتا ہے میں منظور ہوتے ہیں۔ ان پر ایک مکمل اجلاس میں بحث ہوتی ہے اور ان کی تین مرتبہ خواندگی ہوتی ہے۔ معمولی اکثریت کافی ہوتی ہے۔ صرف ان ہی قوانین کے لئے دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے جو آئین میں کسی ترمیم کے لئے وضع کئے جا رہے ہوں۔ بنیادی حقوق، اختیارات کی تقسیم، اور بند کی وفاقی نوعیت میں کسی بھی قانون کے ذریعہ تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔

جب کوئی بل بند لیتا ہے میں منظور ہو جاتا ہے تو اسے بند لیسرات میں بھیج دیا جاتا ہے جو

مسودوں کو منظور کر سکتی ہے اور اگر بند لیسرات اس میں کچھ ترمیم کرنی چاہے تو وہ اسے بند لیسرات اور بند لیتا ہے کی مصالحت کی کمیٹی میں پیش کرتی ہے جس میں دونوں ایوانوں کے گیارہ گیارہ ممبر ہوتے ہیں۔ اگر بل میں کچھ

پہلی بند لیتا ہے نے ۵۴۷ قوانین
منظور کئے۔ دوسری نے ۵۵۰۔

۱۳ تبدیلی ہو جائے تو بندسیرات اور بندسیرتاع کے درمیان دوبارہ مشورے ہوتے ہیں۔ اگر کسی قانون پر بندسیرات متفق نہ ہو تو وہ اس پر حکم نامہ منظوری صادر کر سکتی ہے۔ یہ حکم نامہ منظوری بندسیرتاع ایک مشروط اکثریت کے ذریعہ رد کر سکتی ہے۔

کسی قانون کے دونوں ایوانوں میں منظور ہو جانے کے بعد اس پر صدر وفاقی کے دستخط اور اس کے بعد چانسلر یا وزیر متعلقہ کے تصدیقی دستخط ہوتے ہیں۔ اس کو پھر سرکاری گزٹ (GGBI) میں شائع کیا جاتا ہے اور شائع ہونے کے ۱۴ روز کے بعد یہ قانون نافذ ہو جاتا ہے۔

جرمنی میں نظم و نسق کی تقسیم (ریاستیں، ضلعے اور تعلقے)

۱۴ وفاقی جمہوریہ جرمنی ایک جمہوریت پسندانہ، پارلیمانی، عمرانی اور وفاقی سلطنت ہے جو قانونیت کی بنیاد پر قائم ہے۔ یہ کئی ریاستوں پر مشتمل ہے اور اس کی وفاقی نوعیت کسی قانون کے ذریعہ بھی نہیں بدلی جاسکتی ہے۔ یہ ریاستیں تمام ملی خصوصیات اور مقدم ترین حقوق کی حامل ہیں۔ لہذا ان کو امریکہ کی ریاستوں یا دوسرے ملکوں کے صوبوں جیسا سمجھنا صحیح نہ ہوگا۔ جباً بند کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تو اس کے سپرد صرف وہی امور کئے گئے تھے جن کا تعلق مرکزی معاملات سے تھا اور اس طرح ریاستوں کو خود اپنی سرگرمیوں کے لئے کافی آزادی حاصل رہی۔ یہ معاملات امور خارجہ، دفاع، ڈاک اور ریل، سکہ اور کسٹم، کسٹم اور تجارت تھے۔ بند کی ذمہ داریوں میں قانون سازی میں ہم آہنگی قائم کرنا بھی شامل ہے۔

ان سب کے علاوہ بند جنگ کے نتیجے سے پیدا ہونے والے معاملات کی نگرانی بھی کرتی ہے اسے صرف فوجی قبضہ کے اخراجات کا انتظام ہی نہیں کرنا ہوتا۔ (جس میں سے بعد میں دفاع کے لئے بھی کچھ حصہ دیا جانے لگا) بلکہ سماجی باروں کا بھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وفاقی میزانیہ رفتہ رفتہ اپنا توازن کھوتا رہا اور مجبوراً وفاقی قانون سازی کا حلقہ عمل وسیع کرنا پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں مالی معاملات کو وفاقی نظام کے حوالہ کرنے کا بار بار مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

*

تعلیمی اور ثقافتی پالیسی، جو اسکولوں سے متعلقہ ہر معاملہ پر حاوی ہے، ریاستوں کے

ہاتھوں میں ہے۔ ریاستوں میں یکساں قواعد مرتب کرنے کا کام بند کے حوالہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ کام ۱۴ ریاستوں کے مابین باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔ اکثر یہ ”ریاستوں کے وزراء ثقافت کی مستقل کانفرنس“ کی وساطت سے کیا جاتا ہے۔ پولیس اور امن و امان برقرار رکھنے کی ذمہ داری ریاستوں پر ہے جن پر وفاقی قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری بھی عائد ہے۔

شاید ہی کوئی ایسی نظریہ جو جس میں ریاستی حکومت کی سیاسی ترکیب بند جیسی ہو۔ مثال کے طور پر جہاں بندیتاغ میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ۱۹۴۹ء سے مخالف پارٹی رہتی چلی آرہی ہے۔ بیشتر ریاستوں کی حکومت میں ان کی نمائندگی ہے اور چند ریاستوں کے سربراہ تک بھی اسی پارٹی سے منتخب ہوتے رہے ہیں۔ یہ کیفیت بندسیرات کے فیصلوں کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ ریاستیں بندسیرات کے ذریعہ ہی وفاقی سطح پر اپنا اثر ڈال سکتی ہیں۔

کشم کی آمدنی، روزمرہ کے استعمال کی اشیاء اور آمدورفت پر ٹیکس اور پکری ٹیکس کی آمدنی بند کے لئے محفوظ ہے۔ چونکہ یہ آمدنی بھی بند کے میزانیہ کے لئے کافی نہیں ہوتی لہذا بند کو ریاستوں کی اس آمدنی کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ (یکم اپریل ۱۹۵۸ء سے یہ شرح ۲۵ فیصدی ہے) پر حق حاصل ہے جو ریاستوں کو آمدنی اور کارپوریشن کے ٹیکسوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب ٹیکسوں سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ ریاستوں کے پاس رہتی ہے۔ ریاستیں تعلقوں کے ٹیکسوں کی آمدنی کا نظم و نسق خود تعلقوں کے سپرد کر دیتی ہیں۔

تعلقوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب ۱۹۴۵ء میں اعلیٰ سطح پر نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ یہ مقامی حکومتیں ہی تھیں جنہوں نے سلطنت کو قائم رکھا۔ تعلقے جن پر دونوں بند اور ریاستوں کے قوانین عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری ہے۔ ریاستوں کی نگرانی میں ہیں اور ان ہی کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ شیلز وگ ہولسٹائن کے علاوہ تمام ریاستوں میں (Regierungspräsidenten) یعنی وسیع انتظامیہ حلقوں کے صدر ریاستوں کی طرف سے نظم و نسق کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور تعلقوں پر ان کا قانونی زور ہوتا ہے۔ دستور اساسی کی رو سے تعلقے اپنے معاملات پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور ریاستوں کے آئین میں بھی اسی بات کی ضمانت کی گئی ہے۔ دستور اساسی میں یہ واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ ریاستیں تعلقوں کو خود اپنی ذمہ داری پر اور قوانین کی حدود میں رہ کر اپنے معاملات کی دیکھ بھال کرنے دیں۔

۵۳ دیکھئے باب

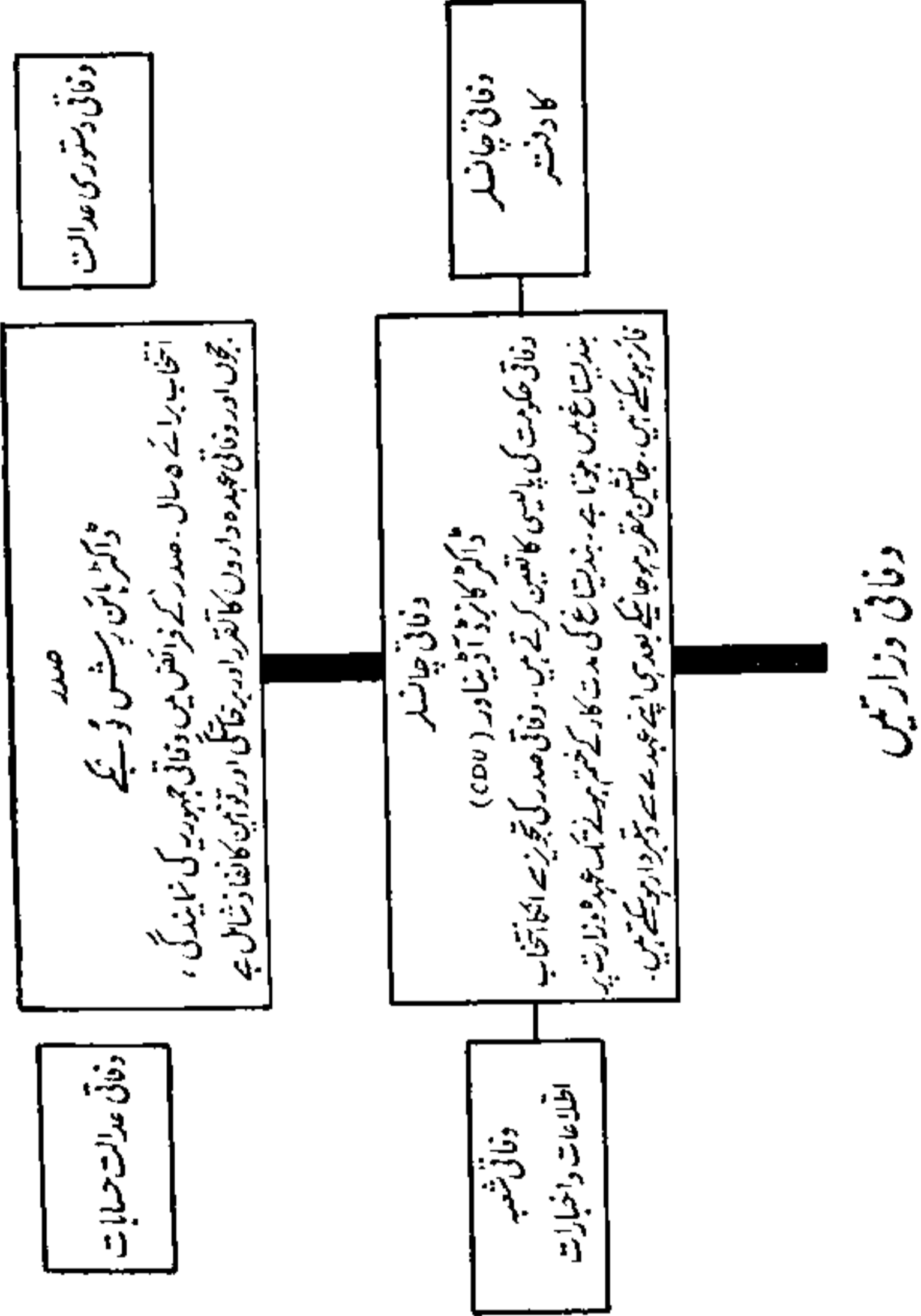
۱۴ یہ انتظام انیسویں صدی سے عمل پیرا ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس سلسلہ میں فرانہرفوم سٹائن کا نام خاص طور پر لیا جاتا ہے۔ ہر تعلقے کی اپنی ایک کونسل ہوتی ہے جس کا ایک مقامی سربراہ ہوتا ہے جسے برگوماسٹر کہتے ہیں، وہ ایک حد تک شہر کا ڈائریکٹر بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ منتخب شدہ عہدہ دار اور شہریوں کے اعزازی نمائندے بھی ہوتے ہیں۔ یہ نمائندے سرکاری عہدہ داروں کے درمیان بدزشتی شہری کمیٹیوں اور کونسلوں میں اہم فرائض انجام دیتے ہیں۔

ضلعوں کی سرگرمیاں، چارٹرڈ میں خاص طور پر زیادہ ہوتی ہیں: تعمیرات، اسکول، ثقافتی معاملات اور رفاہ عامہ۔ چھوٹے ضلعوں میں بھی لائبریریوں، "عوامی یونیورسٹیوں" (Volkshochschulen) ، مقامی عجائب خانوں، نمائشوں، میونسپل تھیٹروں، شوقیہ آرکسٹرا اور تھیٹر کی کمپنیوں کی تعداد دیکھ کر حیرت ہوتی ہے جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اسکولوں اور مکانوں کی تعمیر اور دوسری معاشرتی ضروریات پر ہی مقامی آمدنی کا ایک بہت بڑا حصہ صرف ہو جاتا ہے۔ پانی، گیس اور سبلی پہنچانے اور مقامی ذرائع رسل و رسائل کی توسیع پر تعلقوں کا خرچ بڑھتا ہی جاتا ہے کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت آبادی کے اضافہ ہی کے سبب نہیں بلکہ معاشرتی ترقی کے ساتھ بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ ان خدمات کی ضرورت سڑکوں پر روشنی، حمام خانوں، کمرے گرم کرنے کے آلات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لئے ہوتی ہے۔ جو اب شہریوں کی ملکیت ہو گئی ہیں۔

۵۵ دیکھئے باب



وفاقی جمہوریہ جرمنی کی ساخت



وزیروں کا تقرر یا برخاستگی وفاقی چانسلر کی تجویز پر صدر کے حکم سے عمل میں آتی ہے

ریاستوں اور تعلقوں کے درمیان ضلع آتے ہیں جنہیں *Landkreise* کہتے ہیں ضلع
 حیثیت انگلستان کی کاؤنٹی کی سی ہوتی ہے۔ ان کا انتظام کچھ ان کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے اور کچھ
 سلطنت کے ضلع کا سربراہ جس کو *Landrat* یا شمال مغربی جرمنی میں *Landkreisdirektor*
 کہتے ہیں۔ مقامی اور مرکزی دونوں معاملات کے لئے بیک وقت ذمہ دار ہے۔ مقامی معاملات
 میں یہ ضلع کی کونسل کے ذریعہ نظم و نسق کرتا ہے۔ اس کونسل کا تعلق ایسے معاملات سے ہوتا
 تعلقوں کے حلقہ عمل سے باہر ہوتے ہیں مثلاً سڑکیں بنانا، چھوٹی لائن کی ریلوے بنانا، لوجوں
 کی دیکھ بھال، ہسپتال اور رفاہ عامہ وغیرہ ضلعوں کو تعلقوں پر احکامات اور کرنے، اسرار
 نہیں ہے اور نہ ہی ان کا درجہ تعلقوں سے اونچا ہے۔ ضلعوں کے سربراہوں کی نگرانی اور شہروں
 کا نظم و نسق، جو انتظامی نقطہ نظر سے ضلعوں کی حیثیت رکھتے ہیں، ریاستوں کی ذمہ داری ہے
 جو اس کو *Regierungspräsidenten* کے ذریعہ پورا کرتی ہیں۔

عملی نقطہ نظر سے ریاستوں کی تعلقوں پر اثر ڈالنے کی صلاحیت اس سے زیادہ ہے جتنی بند کو
 ریاستوں پر حاصل ہے۔ ریاستیں قانوناً اس کی مجاز ہیں کہ وہ تعلقوں کو حکم دے سکیں کہ ان کا
 نظم و نسق کیسا ہونا چاہیے، ان کے میزانیہ اور مالیات کی جانچ پڑتال کر سکیں، قانوناً ان کی حدود
 میں تبدیلیاں کر سکیں اور ضلعوں کے قاعدہ قانون کی منظوری دیں۔ ریاستوں کے لئے تو یہ ممکن
 ہے کہ وہ بند سیرات کے ذریعہ بند کے نظم و نسق اور اس کی قانون سازی میں ایک قطعی اور اہم
 حصہ لے سکتے ہیں لیکن تعلقوں کو ریاستی سطح پر ایسے حقوق نہیں ہیں۔ تاہم چونکہ تعلقوں پر قوانین
 پر عمل درآمد کرنے کی ذمہ داری عائد ہے اور اس وجہ سے بھی کہ انہیں اپنے بہت سے معاملات میں
 (مثلاً نئے اسکول کھولنے میں) ریاستوں کی ہدایات پر عمل کرنا ہوتا ہے تعلقے اب ملک کی آمدنی
 اور قواعد و قوانین بنانے میں زیادہ حصہ لینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ریاستوں اور تعلقوں کے
 درمیان ابھی تک نہ تو فریقین کی تقسیم اور نہ ہی آمدنی کے بٹوارے کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ ہوا ہے۔



۱۵ وفاقی جمہوریہ نے ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے پیرس کے صلح ناموں پر دستخط کئے اور اس کے ذریعہ وہ مغربی دنیا کی دفاعی تنظیم میں شریک ہو گئی اور اپنے ایک فرمانروا سلطنت کی حیثیت اختیار کر لی اس کے مغربی شرکاء جن کی فوجیں جرمن سر زمین پر پہلے بھی تھیں اور اب ایک مشترک دفاعی نظام کے تحت مساواتی اصول پر موجود ہیں، وہی ممالک ہیں جنہوں نے ۱۹۴۵ء میں جرمن رائٹس کے تمام علاقوں سے متعلق سوڈٹ یونین سے معاہدے کئے تھے۔ ان ہی عہد ناموں کی رو سے تینوں مغربی طاقتوں نے جرمنی کے کمیونسٹ مقبوضہ حصے بمع مشرقی برلن اور غیر ملکی نظم و نسق کے ماتحت جرمن مشرقی علاقوں کے حالات کی ذمہ داری لی ہوئی ہے اور ان ہی کی رو سے مغربی طاقتیں جرمنی کے تمام حصے امن کے ساتھ از سر نو یکجا کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

یہ جرمنی کے مفاد میں ہی ہے کہ اس قسم کی قانونی پابندی قائم رہے جو جرمنی کے تمام حصوں کو منسلک کئے ہوئے ہے۔ جرمنی کے تمام حصوں کا پھر یکجا ہو جانا ایک صلح نامہ ہونے پر منحصر ہے جس کا گذشتہ ۵ سال سے انتظار ہے۔ اب تک صرف یہ ہوتا رہا ہے کہ جرمنی کے سابق دشمن جرمن رائٹس کے خلاف جنگ کے خاتمہ کے اعلانات بھیجے رہے ہیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جنگ کے اختتام اور صلح کے آغاز کا یہ درمیانی دور کب تک اسی طرح باقی رہے گا۔

ان سیاسی صورت حالات پر ہی جرمنی کی خارجہ پالیسی اور مغربی طاقتوں کی باہمی دفاع کی پالیسی کے مابین گہرا تعلق قائم ہے۔ اس تعلق کی ایک دلیل وفاقی جمہوریہ کی تنظیم معاہدہ شمالی اوقیانوس اور مغربی یورپ کی یونین (WEU) میں شرکت ہے۔ معاہدہ پیرس کی رو سے جس پر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو دستخط ہوئے تھے اور جس کی حیثیت فی الحال ایک ابتدائی معاہدے کی ہے، اس جنگ کا خاتمہ ہو جو جرمنی اور تین مغربی طاقتوں کے درمیان جاری تھی۔ ان معاہدوں کے ذریعہ جرمنی نے اپنی پالیسی کو انجمن اقوام متحدہ کے اصولوں پر ڈھالنے کی اور یورپ کی کونسل کے قوانین کا احترام کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ اس کے جواب میں مغربی طاقتوں نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ جرمنی کے تمام حصوں کو یکجا کرنے کی کوششوں میں حتی الامکان مدد دیں گے۔

۱۵ ابتدا سے ہی وفاقی جمہوریہ نے یورپی انجمنوں اور کانفرنس میں نہایت سرگرمی کے ساتھ یورپ کی سالمیت کے سلسلہ میں تعاون کیا ہے۔ جرمنی، یورپ کی اقتصادی باہمی انجمن (OECD) یورپ کی کونسل، یورپی معاہدہ زر، یورپی وزرائے نقل و حمل کی کانفرنس، اور دیگر کئی ایسے اداروں کا ممبر ہے جن کا مقصد یورپ کی اقتصادی اور سیاسی سالمیت ہے۔ وفاقی جمہوریہ یورپ کی کونسل اور یورپ کی انجمن کی سرگرمیوں میں بھی اہم حصہ لیتی ہیں۔ یورپ کی اقتصادی انجمن کی مشترک منڈی (EEC) ۱۶ کروڑ لوگوں کو ایک مضبوط اقتصادی رشتہ میں جوڑے ہوئے ہے۔ اس منڈی اور ایٹمی توانائی کی انجمن (EURATOM) کا بھی مقصد یہی ہے کہ ان علاقوں کی خوشحالی کو فروغ حاصل ہو۔

*

ملک کی تقسیم ہو جانے کی وجہ سے جرمنی انجمن اقوام متحدہ کا ممبر نہیں بن سکا ہے۔ تاہم اس کا ایک مستقل نمائندہ مشاہدہ کے لئے اقوام متحدہ نیویارک میں موجود رہتا ہے۔ وفاقی جمہوریہ اقوام متحدہ کے بارہ کے بارہ مخصوص اداروں کی ممبر ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی اقوام متحدہ کے دیگر اداروں کی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتا ہے مثلاً اقتصادی کمیشن برائے یورپ، مہاجرین کے لئے اعلیٰ کمشنر کا دفتر، بچوں کی بہبود کے لئے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ، اور فنی امداد کا ادارہ۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی انجمن (UNESCO) کے تین ادارے وفاقی جمہوریہ میں ثقافتی علوم اور نوجوانوں کی بہبودی اور تعلیم کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انجمن اقوام متحدہ نے ایک غیر جانبدار کمیشن کا تقرر کر کے جرمنی کے حصوں کو یکجا کرنے کی کوششوں میں بھی مدد کی ہے جو جرمنی کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد ہے۔

*

وفاقی جمہوریہ نیشنل سوشلسٹوں کے ڈھائے ہوئے مظالم کی تلافی کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ یہ کام معاوضہ کے قوانین کے ذریعہ حتی الامکان حد تک کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کے عہد نامہ لکسمبرگ کی رو سے حکومت اسرائیل نیشنل سوشلسٹوں کے مظالم سے بچنے یہودی مہاجرین کی بحالی کے لئے جرمنی سے رقم وصول کرتی ہے۔

*

دستور اساسی کی رو سے صدرِ دفاتی دوسری طاقتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور دیگر ممالک میں نمائندے بھیجنے کے تراز میں۔ وہی دفاتی جمہوریہ کے نام پر دوسرے ممالک سے عہد نامے کرتے ہیں اور انہی کی خدمت میں سفراء پیش ہوتے۔

دفاتی جمہوریہ کے لئے جنگ کے خاتمہ پر دوسرے ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کرنا۔ ۱۹۵۱ء میں ہی ممکن ہوا جب وزارت خارجہ قائم ہوئی۔ یکم جون ۱۹۶۰ء کو اعزازی قونصل خانوں سمیت دفاتی جمہوریہ کی ۳۶ سفارتیں قائم تھیں جس میں ۶۶ سفارت خانے، ۹ دوسرے درجہ کے سفارت خانے، ۳۳ قونصل جنرل کے دفاتر، ۵ قونصل خانے، ایک تجارتی دفتر، ۶ بین الاقوامی اداروں میں نمائندے (UNO, NATO, OEEC اور یورپ کی کونسل) اور ۱۸۴ اعزازی قونصل خانے اور ۱۰ اعزازی نائب قونصل خانے شامل ہیں۔

دوسرے ممالک کے دفاتی جمہوریہ میں یکم جون ۱۹۵۹ء کو ۵۶ سفارت خانے، ۱۱ دوسرے درجہ کے سفارت خانے، ۹۲ قونصل جنرل کے دفاتر، ۷ قونصل خانے، ۹ نائب قونصل خانے، ۱۰ قونصلوں کی ایجنسیاں، ایک تجارتی دفتر اور ۳ بین الاقوامی اداروں میں نمائندے تھے۔

سوویٹ جمہوریہ سے سفارتی تعلقات ۱۹۵۵ء میں قائم ہوئے۔ مشرقی بلاک کے دوسرے ممالک کے ساتھ کوئی سفارتی تبادلے نہیں ہوئے ہیں۔ اس علاقہ کے ساتھ بھی دفاتی جمہوریہ کے کوئی سفارتی تعلقات نہیں ہیں جس پر سوویٹ یونین نے ۱۹۴۵ء میں قبضہ کر لیا تھا کیونکہ یہ علاقہ کوئی غیر ملک نہیں ہے بلکہ جرمنی کا ہی حصہ ہے اور دراصل دفاتی جمہوریہ کے آئینی اداروں کو ہی اس علاقہ کی طرف سے بھی دوسرے ممالک میں نمائندے بھیجنے کا حق پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ نام نہاد (DDR) کے حکام آزادانہ طور پر منتخب نہیں کئے ہوئے ہیں۔ لہذا ان کو ان لوگوں کی نمائندگی کرنے کا حق نہیں پہنچتا جن پر وہ جابرانہ حکومت کر رہے ہیں۔

*

دفاتی جمہوریہ کے ان تمام ممالک سے ثقافتی اور تجارتی تعلقات بھی قائم ہیں جن سے اسکے سفارتی تعلقات ہیں۔ تجارتی تعلقات کی اہمیت خصوصاً بہت زیادہ ہے کیونکہ ملک کے وہ مشرقی زرعی علاقے جو دریائے اوڈرا اور نیس کے اُس پار واقع ہیں، الگ کر دیئے گئے ہیں اور دوسری طرف ایک کروڑ ۲۸ لاکھ سے زیادہ مہاجر یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ لہذا بیشتر سفارت خانوں میں تجارتی آتاشی ہیں جن کا مقصد جرمنی کی بیرونی تجارت کو ترقی دینا ہے۔

۱۵ دوسرے ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھانے کا کام صرف دفاتی حکومت ہی کر سکتی ہے جو وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ کے ثقافتی شعبوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ چند دیگر اداروں کے علاوہ سٹوٹ گارٹ میں واقع تعلقات خارجہ کی علمی مجلس ثقافتی تعلقات قائم رکھنے میں مصروف رہتی ہے۔ ۱۹۵۲ء سے اب تک میونخ کی گویٹے کے نام پر قائم کی ہوئی علمی مجلس نے تقریباً ۳۰۶۰۰ غیر ملکی طلباء کو دفاتی جمہوریہ کے ۱۰ مختلف شہروں میں ۸ ہفتوں کے درسوں کے ذریعہ دفاتی جمہوریہ کے ۱۰ مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً جرمن سیکھنے کی تعلیم دی ہے۔ اسکے علاوہ ۱۰۰ کے قریب استاد دوسرے ملکوں میں جرمن زبان سکھانے کے خواہشمند لوگوں کو اس زبان کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اس وقت بھی اس مجلس کی طرف سے تقریباً ۳ لیکچرار مختلف بیرونی یونیورسٹیوں میں اسی کام پر لگے ہوئے ہیں۔ جرمنی کے درسگاہی تبادلے کا ادارہ (Deutscher Akademischer Austauschdienst - DAAD) استادوں اور طلباء کے بین الاقوامی تبادلوں کو فروغ دیتا ہے۔ دفاتی جمہوریہ اور برطانیہ، امریکہ، فرانس، کینیڈا اور آسٹریلیا کے درمیان استادوں کے تبادلے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں اور جنگ سے پیشتر کی انتہائی تعداد سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ بین الاقوامی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ۱۹۴۵ء سے اب تک بہت سے نجی ادارے قائم ہوئے ہیں جو مباحثوں، لیکچروں اور دیگر ذرائع سے جرمنی میں دوسرے ممالک کے متعلق اور دوسرے ممالک میں جرمنی کے متعلق معلومات بہم پہنچانے میں مدد دیتے ہیں۔ ریاستوں کے وزراء ثقافت کی کانفرنس اور وزارت خارجہ کے باہمی انتظام سے بیرونی ممالک کے ایسے تقریباً ۳۰۰ اسکولوں کو مختلف سطحوں میں سامان عطیہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ جن کا جرمن زبان سے تعلق ہو۔ بیرونی ۱۲ ایسے اسکول ہیں جہاں اعلیٰ امتحانات کا انتظام ہے۔ ان اسکولوں میں مقامی اساتذ کے علاوہ وہ استاد بھی تعلیم دیتے ہیں جو جرمنی میں پڑھاتے ہیں مگر کچھ غرضہ کے لئے چھٹی لیکر باہر جاتے ہیں۔ جنگ کے خاتمہ سے اب تک وزارت خارجہ نے ۸۰۰ جرمن استادوں کی بیرونی ممالک کے لئے خدمات فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے۔ وزارت خارجہ کا ثقافتی شعبہ طلباء کے بین الاقوامی تبادلوں کے امور کا ذمہ دار ہے۔ دوسرے ممالک سے ثقافتی معاہدے کرنا بھی اسی شعبہ کے فرائض میں سے ہے۔

دوسرے ممالک میں ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کا ادارہ سرکاری اور اہم صنعتی اداروں کی معاونت سے غیر ملکی ثقافتی تعلقات بڑھانے میں مصروف رہتا ہے۔ یہ ادارہ دوسرے ممالک

۱۵ میں واقع جرمن اسکولوں کو بھی امداد پہنچاتا ہے اور اس طرح وزارتِ خارجہ کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔

*

حفاظتِ عامہ

۱۶ پولیس کے فرائض اور امن و امان برقرار رکھنے کی حد تک محدود ہیں۔ ان پر ایسے کوئی فرائض عائد نہیں ہیں جو محض انتظامی نوعیت کے ہوں۔ کچھ ریاستوں میں تعلقوں کی پولیس بھی ہے مگر ریاستی پولیس زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ عام طور پر پولیس کا تعلق ریاستوں ہی سے ہوتا ہے اور وہ ہی پولیس سے متعلقہ قوانین کے نفاذ کی مجاز ہیں۔

بند کی اپنی پولیس نہیں ہے مگر ہنگامی حالات میں وہ ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کی پولیس کو وفاقی اختیار میں دے سکتی ہے۔ وفاقی علاقہ کی وسعت کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی انقلابی صورتِ حالات پر قابو پانے کے لئے ایک کانی تعداد میں پولیس کے دستوں اور اس کی حد تک ان کی تربیت اور ساز و سامان کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ لہذا ریاستوں کے تعاون سے ایک اسی نوعیت کی پولیس کی تشکیل کی گئی جس کو (Bereitschaftspolizei) کہتے ہیں اور جو ۱۰،۰۰۰ آدمیوں پر مشتمل ہے۔ ریاستوں کے ساتھ معاہدہ کی رو سے ان کی تربیت کی نگرانی اور ہنگامی حالات میں ان کا استعمال بند کے ہاتھوں میں ہے۔ ان دستوں کو پولیس کے روزمرہ کے فرائض انجام دینے نہیں ہوتے۔

آئین کی مخالفت کرنے والے عناصر کے ملک میں پوشیدہ طور پر داخل ہوتے رہنے، اور ”سرد جنگ“ کے سلسلہ میں لئے جانے والے اقدامات کا مقامی لوگوں پر پریشان کن اثرات پڑنے کی وجہ سے یہ امر کہ وفاقی علاقہ کی حدود ”آہنی دیوار“ کے اُس پار کے ممالک سے ملتی ہیں جمہوری انتظام اور داخلی سلامتی کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ لہذا بند نے سرحدوں پر حفاظتی سرکاری ادارے قائم کئے ہیں جن کے سپرد ۲۰،۰۰۰ پولیس کے افراد ہیں۔ ان کی ایک چھوٹی سی تعداد پاسپورٹ کی دیکھ بھال کے فرائض انجام دیتی ہیں وفاقی سرحدی سلامتی کا لشکر بارکوں

میں رہتا ہے اور یہ بھی ریاستوں کی پولیس کے نمونہ پر مسلح ہیں۔ ان کا حلقہ عمل تقریباً ۱۹ میل کا ۱۶ سرحدی علاقہ ہے۔ کسی خطرہ کی صورت میں یہ لشکر تمام وفاقی علاقہ کے بچاؤ کے لئے بھی کام میں لایا جاسکتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں یہ لشکر ایک بڑی حد تک Bundeswehr (وفاقی فوج) کے حوالہ کر دیا گیا تھا لیکن اب اس کی از سر نو تشکیل کی جا رہی ہے۔

*

وفاقی وزیر داخلہ حفاظتِ عامہ کے ذمہ دار ہیں۔ تحفظِ آئین کا وفاقی دفتر بھی ان کے ہی ماتحت ہے۔ اس کا کام آئین کے خلاف سرگرمیوں کے بارے میں اطلاعات جمع کرنا ہے۔ ریاستوں کے اسی وضع کے دفاتر بوند کے احکامات کے پابند نہیں ہیں تاہم وہ ایک دوسرے کو اپنے اپنے حلقہ اثر سے متعلق معاملات سے باخبر رکھتے ہیں۔ جرائم کا وفاقی دفتر جرائم کے مضمون سے متعلق ایسی اطلاعات اور دستاویزات جمع کرتا ہے جو جرائم سے بچاؤ اور مجرموں کے استغاثہ میں مدد دیں۔ اگر کوئی ریاستی حکومت یا وفاقی وزیر داخلہ خاص طور پر درخواست کرے تو یہ ادارہ مجرموں پر مقدمہ چلانے کی ذمہ داری بھی لے سکتا ہے۔

جرمن فوج کی تشکیل نے شہری دفاع کا سوال بھی پیدا کر دیا ہے۔ حادثوں اور آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے فنی امداد کا ایک ادارہ قائم ہے جس کے ۱۴,۰۰۰ اعزازی معادنین ہیں۔ یہی حملوں سے بچاؤ کے لئے اقدامات لینے اور خاص طور پر پناہ گاہیں بنانے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اگر حکومت کی کسی کارروائی سے جس میں پولیس کی کارروائی بھی شامل ہے، کسی فرد کے حقوق پر اثر پڑے تو اس شخص کو ایسی کارروائی کی ضابطگی کی جانچ کرنے کے لئے عدالت میں جانے کا حق ہے۔ انتظامی عدالتوں کو نظم و نسق کی ہر منزل پر پوری پوری نگرانی رکھنے کا حق ہے۔ اس طرح حکومت اور فرد دونوں کی سلامتی کی ہر اس طریقہ سے ضمانت کر دی گئی ہے جو قانون کی بنیاد پر قائم کسی ملک میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

*

جمہوریہ کی دفاعی فوجیں

۱۷ معاہدہ شمالی اوقیانوس (NATO) کی دفعہ کی رُو سے قابض حکومتوں نے وفاقی جمہوریہ کو بریڈنی حملہ کے خلاف سلامتی کی بالواسطہ ضمانت دی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے اس معاہدہ میں شریک قوموں کو یہ خیال ہوا کہ جرمنی کو دفاع میں فوجی حصہ لینا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ جرمنی کی فرمانروائی دوبارہ قائم ہو جانی چاہیے۔ ۱۹۴۹ء میں مذاکرات شروع ہوئے اور کئی رکاوٹوں کو عبور کرنے کے بعد اکتوبر ۱۹۵۴ء میں مغربی یونین کا قیام عمل میں آیا اور وفاقی جمہوریہ NATO میں شریک ہو گئی۔

۱۹۵۵ء کے موسم بہار میں وفاقی جمہوریہ نے جو بین الاقوامی ذمہ داریاں سنبھالیں، ان کی رُو سے حکومت نے ۱۲ فوجی بیڑے تیار کرنے کی ذمہ داری لی۔ وفاقی وزیر دفاع کے تازہ ترین منصوبہ میں پہلے دور میں ۹ بیڑوں کی تشکیل شامل ہے۔ ۵ پیادہ فوج کے، ۲ مسلح فوج کے، اہوائی بیڑہ اور ایک کوہستانی بیڑہ۔ ایک بیڑہ میں ۱۵,۰۰۰ تک آدمی ہوتے ہیں۔

۲۰۔ جنوری ۱۹۵۶ء کو ۶,۰۰۰ رضا کاروں کا پہلا جھٹھا بھرتی ہوا۔ یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو قانون سپاہیان "ناقد ہوا اور اس کے بعد ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء کو "لازمی فوجی خدمت" کا قانون اور ۲۴ دسمبر ۱۹۵۶ء کو بنیادی فوجی خدمت کی مدت اور فوجی مشقوں کی کل میعاد کے بارے میں قوانین بھی نافذ ہوئے۔ اس طرح جرمن فوج Bundeswehr کی تشکیل اور اس کے ذریعہ ان فرائض سے سبکدوشی حاصل کرنے کے راستے صاف ہو گئے جو ملک نے اپنے پر عائد کئے ہوئے تھے۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۰ء تک جرمن فوج کی کل تعداد ۲,۵۶,۰۰۰ تک پہنچ چکی تھی۔ اس وقت ۱۲,۰۰۰ آدمی بری فوج میں، ۵۰,۰۰۰ ہوائی فوج میں، ۲۱,۰۰۰ بحری فوج میں اور ۱۲,۰۰۰ آدمی علاقائی فوجی اداروں میں تھے۔

جولائی ۱۹۵۹ء تک ۳ پیادہ فوج کے بیڑے، ۲ مسلح فوج کے بیڑے، ایک فضائی ڈویژن، ایک کوہستانی ڈویژن، ۵ بحری سکواڈرن، ۲ لڑاکا بمبار گرپ اور ایک ہوائی نقل و حمل کا گرپ NATO کے سپرد کئے جا چکے تھے۔ جرمن ہوائی معلموں کے پہلے گروہ کی تربیت ۱۹۵۶ء کے موسم گرما میں پوری ہو چکی تھی۔ ہوائی جہازرانوں کی تربیت ۱۹۵۷ء کے وسط میں جرمن نگرانی میں شروع کی گئی اور اس طرح اسی سال کے موسم گرما کے آخر تک تیار ہوائی دستوں کے قیام

۱۷ کا آغاز ممکن ہو گیا۔ اس وقت
 ہر ماہ ۲۵ پوری طرح تربیت یافتہ
 ہوائی جہازوں تربیتی اداروں
 سے باہر آتے ہیں۔ جولائی ۱۹۵۹ء
 تک ۲ لاکھ ۲۰ ہزار اسکواڈرن ایک
 دن کے وقت حملہ کر نیوالا ہوائی
 اسکواڈرن، اور ایک دیکھ بھال
 کرنے والا اسکواڈرن بالکل تیار
 ہو چکے تھے۔ یہ سب اس کے علاوہ
 تھے جو NATO کے سپر و ہیپلے ہی
 کئے جا چکے تھے۔ اس وقت کے اندازہ
 سے ہوائی فوج ۱۹۶۲ء تک اپنی پوری
 تعداد تک پہنچ جائیگی۔



ملک میں اسلحہ کی بڑے پیمانے پر صنعت

قائم کرنے کا فی الحال کوئی خیال نہیں ہے۔ ارادہ یہ ہے کہ بھاری سامان (مثلاً ٹینک توپیں وغیرہ) ایسے
 ملکوں سے دستیاب کیا جائے جہاں یہ پہلے ہی بنتا ہو۔ دوسری طرف چھوٹے چھوٹے اسلحہ جات۔ ۲۰ ملی میٹر
 کے قطر تک کے۔ کافی تعداد میں دفاتی جمہور یہ ہی میں بنائے جائیں گے۔ چند مستثنیات کے علاوہ
 بحری جنگی جہاز بھی ملک میں ہی بنائے جائیں گے۔ جرمنی کی ہوائی جہاز بنانے کی صنعت کو وفاقی حکومت
 سے ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۸۳ لاکھ ڈالر یا ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم قرضہ کے طور پر ملی ہوئی ہے۔
 یہ صنعت سب سے پہلے ہوائی جہازوں کے چند غیر ملکی نمونے لائسنس لیکر بنائیگی مثلاً نقل و حمل اور
 تربیت وغیرہ کے استعمال میں آنے والے جہاز۔ اس کے علاوہ یہ صنعت دوسرے ممالک سے آئے ہوئے
 مصافحاتی ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال کا انتظام بھی کر رہی ہے۔ ذمہ دار پارلیمانی کمیٹیوں نے یہ
 بھی فیصلہ کیا ہے کہ تمام موسموں میں استعمال ہونے والے F 104 قسم کے امریکن ہوائی جہاز اور
 زمین پر اڑنے والے ہلکے قسم کے اطالوی Fiat F 91 ہوائی جہاز بھی تیار کئے جائیں۔

۱۸ جرمن لوگ عموماً اخبار پڑھنے کے بہت شائق ہوتے ہیں۔ صرف وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں

ہی ۱,۳۶۳ روزانہ اخبار ہیں۔ ان میں سے ۶۹ عام اشاعت والے ہیں اور ان کی کل اشاعت کروڑ ۷۳ لاکھ ہے۔ رسالے بھی بہت عام ہیں، ان کی کل تعداد ۵,۶۳ اور کل اشاعت ۱۱ کروڑ ۹۱ لاکھ ہے۔ کل اشاعت میں سے کروڑ ۶۰ لاکھ کاپیاں مذہبی رسالوں کی ہوتی ہیں۔

مصور رسالہ جات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ۲۰ سے زیادہ ہفتہ واری مصور رسالے ہیں جن کی ۶۰ لاکھ کاپیاں چھپتی ہیں۔ مزدوروں کی انجمنوں سے متعلقہ اخبار، رسالے وغیرہ لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ یہ رائے عامہ کی تشکیل میں ایک اہم حصہ لیتے ہیں۔ نو جوانوں کی انجمنوں کی لاتعداد مطبوعات ہیں۔ ان میں سے بہت سی ایسی ہیں جن کا لوگوں پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا ہے لیکن ان کی سیاسی اہمیت کو نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جرمن اخباروں میں بہت سے اخبار ایسے ہیں جو دنیا بھر کے واقعات کو پوری حد تک شائع کرتے ہیں پارٹیوں کے اپنے اخبارات نمایاں حد تک بہت کم ہیں تقریباً سب ہی اخبارات نجی ملکیت ہوتے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں کسی دباؤ سے یعنی حکومت کی طرف سے کوئی رائے عامہ پیدا کرنے کی کوشش نہیں جاتی۔

جرمن خبر رساں ایجنسی — Deutsche



۱۹۵۷ء کے شروع میں "QUICK" کی
اشاعت... ۹,۵۵۰ تھی "DER STERN"
کی... ۹,۲۱۰ اور "DIE NEUE"
ILLUSTRIERTE کی... ۶,۸۶۰

آبادی کے فی ایچیزار لوگوں کے لئے اخباروں کی کاپیاں
کی تعداد برطانیہ میں... ۶۰۰ لاکھ ہیں اور کسمیرگ میں
۳۳۰ اور امریکہ میں ۳۵۰ ہے

۱۹۵۶ء میں امریکہ میں تمام روزانہ اخباروں کی ۵
کروڑ ۷۰ لاکھ کاپیاں چھپیں جسے کو نکلنے والے اخبارات
کی تعداد ۳۸۵ ہے ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ کاپیاں
۲۳۵ شام کو نکلنے والے اخبار میں ۳ کروڑ ۵۰
کاپیاں اتوار کے روز نکلنے والے ۵۸۶ اخبار میں
۳ کروڑ ۷۰ لاکھ کاپیاں چھپتی ہیں

روس میں ۴۰۰ روزانہ اخبارات ہیں انکی ۵ کروڑ
۲ لاکھ کاپیاں چھپتی ہیں ۱۹۵۵ء میں تمام اخبارات
کی کل ۳۰ کروڑ کاپیاں چھپیں جبکہ ۱۹۴۷ء
میں تعداد ۲۰ کروڑ تھی

روس میں ۴۰۰ روزانہ اخبارات ہیں ان کی ۵ کروڑ
جن کی تعداد ۳۹۵ ہے ۳ کروڑ ۳ لاکھ کاپیاں
شام کو شائع ہونے والے اخباروں کی تعداد ۸۶ ہے

Presse-Agentur — dpa)
ایک مرکزی ایجنسی ہے جو اخباروں کو جرمنی
اور دیگر ممالک کی خبریں ہیا کرتی ہے۔ اس
ایجنسی کے خصائص جرمن اخباروں ،
ناشروں اور نشر و اشاعت کی ایجنسیوں میں
ہی محدود ہیں۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی
ایجنسیاں بھی ہیں جو اپنے آپ کو "نامہ
نگاری دفاتر" کہتی ہیں۔ ایسی ایجنسیوں
کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ ان کے ۸۱۴ دفاتر ہیں
جس میں سے ۱۴۵ سیاسی خبریں تقسیم کرتے
ہیں۔

وفاقی جمہوریہ میں ایک بڑی تعداد
ایسی ایجنسیوں کی ہے جن کا مقصد لوگوں
کو ملک کے آئین اور قوانین کے تحت اپنے
حقوق سے آگاہ کرنا ہے۔ مثلاً "فرانکفورٹ
میں واقع "Bund für Bürger-
gerrechte" (شہری حقوق کی برادری)
اور "بون میں واقع Vereinigung
für staatsbürgerliche -
Freiheiten" (شہری آزادیوں کی
ایجنسی)۔ ایک ادارہ جس کا نام "Bun-
deszentrale für Heimat
dienst" (وطن دوست خدمات کا وفاقی
مرکز) ہے۔ بندیتاغ کے چند ممبروں
کی کمیٹی نگرانی میں متذکرہ بالا ایجنسیوں کو

۱۸ اطلاعات اور واقعات سے باخبر رکھتا ہے۔ اخبارات اور ریڈیو کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹیوں کو بھی یہ احساس ہے کہ رائے عامہ کی تشکیل میں وہ بھی مدد دیں۔ لوگوں پر ان کے اثر کے کسی معنی لئے جاتے ہیں لیکن ایک بات کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ رائے شماری میں تمام لوگ غیر موثر دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس حد تک کہ تعلقوں کی رائے شماری میں بھی ۸۰ فیصدی تک لوگ ووٹ دینے آتے ہیں۔

رائے عامہ کے سلسلہ میں ریڈیو ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۹۵۲ء سے ٹیلی ویژن کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ سینما دیکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر ۱۹۵۷ء میں ان کی تعداد ۷۸ کروڑ

تھی، اطلاعاتی اور خبری فلموں کا اثر بھی کچھ کم نہیں سمجھنا چاہیے۔

Neue Deutsche Wo-
chenschau (NDW)

ہفتہ واری فلمی رسالہ - Welt

جو فلمی دنیا کے

۶۰ فیصدی لوگوں تک پہنچتے

ہیں۔ سینما کے شائقین کو حالات

حاضرہ سے باخبر رکھتے ہیں۔ وہ لوگوں

کو جمہوریتی اداروں اور جرمنی کی

خود مختاری کے حصول میں کامیابوں

کے بارے میں بھی برابر بتاتے رہتے

ہیں۔ آخر میں رائے شماری کے

اداروں کا تذکرہ کرنا بھی ضروری

ہے جو ہر مہینے لوگوں کو رائے عامہ

کے تغیرات سے باخبر رکھتے ہیں۔

وفاقی حکومت بھی اہم معاملات

پر رائے عامہ کے رجحانات معلوم



DIE ZEIT

DEUTSCHE WELTBLATT

MAIN POST
WÜRZBURGER NEUESTE NACHRICHTEN

Frankfurter Allgemeine
ZEITUNG FÜR DEUTSCHLAND

Rheinischer Merkur



Sächsische Rundschau

Bonner Rundschau

Süddeutsche Zeitung

Die Lesestunde

Quick

HAMBURGER
Morgenpost

Bild
am Sonntag



Abendzeitung

کرنے کے لئے ان اداروں کی خدمات حاصل کرتی ہے۔

گذشتہ پچاس سالوں میں جرمنی میں مختلف طرز کی حکومتوں کا ایک سلسلہ سا چلتا رہا، لہذا یہ سمجھ میں آئی والی بات ہے کہ حکومت اور مقامی حکام ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ملک کی نئی پود کا جمہوریت کے قیام میں تعاون حاصل کیا جائے۔ اس کام میں کمال احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ماضی کا تجربہ یہ بتا چکا ہے کہ لوگ حکومت کے چلائے ہوئے کسی بھی پروپیگنڈے کو اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ دوسری طرف اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ صرف سبق پڑھا دینے سے ہی جرمنی کے نوجوانوں کو جمہوری طور طریقوں کی طرف راغب نہیں کیا جاسکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کو اسکولوں میں، گھرانوں میں اور معاشرتی زندگی میں جمہوری روشوں سے واقفیت حاصل ہوئی رہے اور جمہوری خوبیاں ان کی عادت ثانیہ بن کر رہ جائیں۔ جمہوریت اسی وقت عام ہو سکتی ہے جب اس کو روزمرہ کی زندگی کا ایک طریقہ کار سمجھا جائے نہ کہ صرف حکومت کی طرف سے راج کئے ہوئے قواعد کا ایک مجموعہ۔ نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک کے غیر جمہوری نظام کے تحت جرمنوں کی جو آزادانہ تبادلہ خیال کی اجازت سے محروم ہیں، اور وفائی جمہوریہ میں رہنے والے جرمنوں کی زندگیوں میں اس قدر نمایاں فرق لوگوں کے یہ سمجھ لینے کے سبب سے ہی ہے۔

سیاسی جماعتیں اور رائے شماری

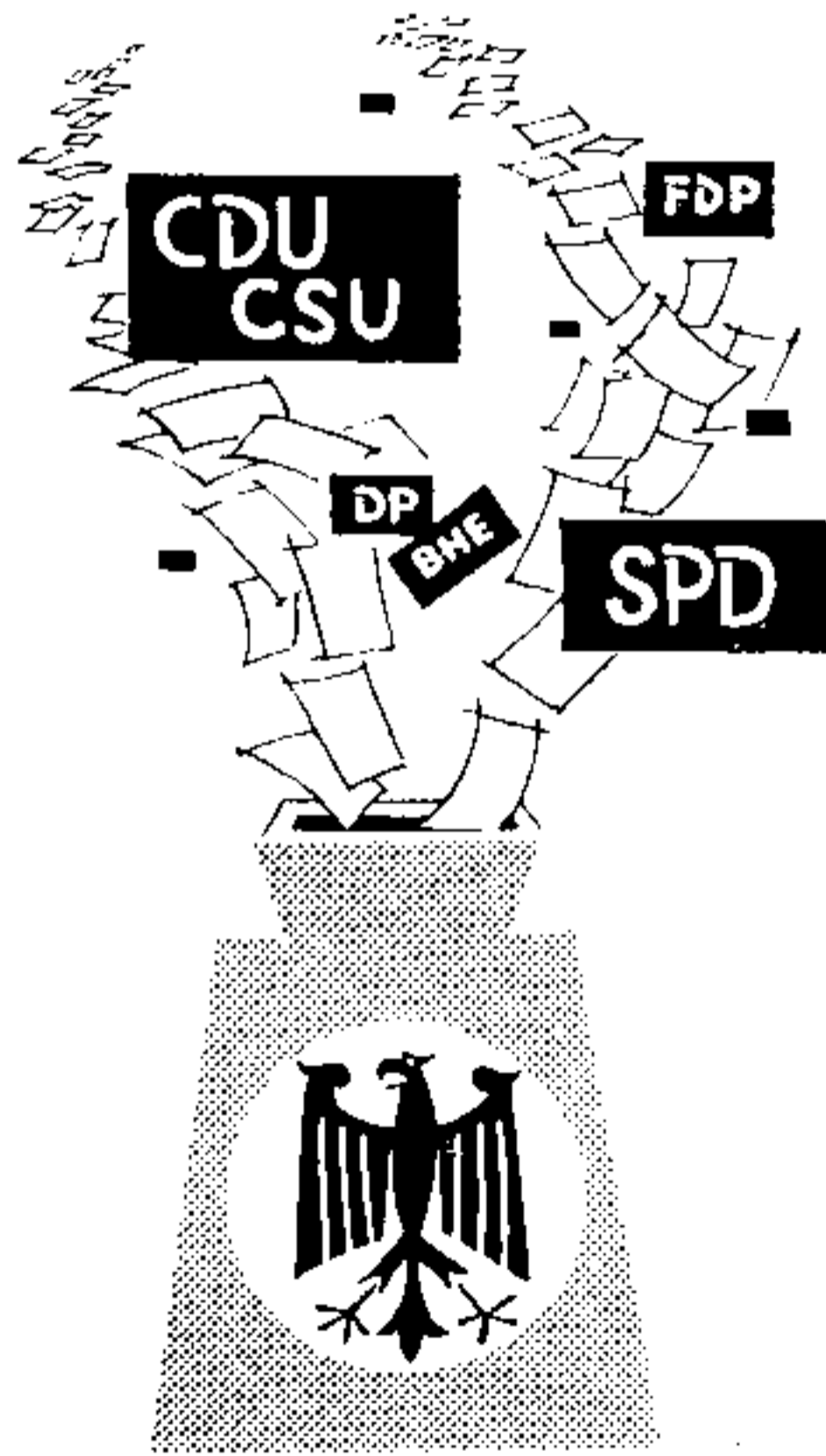
دستور اساسی کی دفعات میں ان سب سیاسی پارٹیوں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے جو حکومت کی رضا سمجھتی اور اس کا احترام کرتی ہیں۔ اس طرح جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسے عمرانی عناصر کسی آئین میں شامل کئے گئے ہیں تاکہ ایسی پارٹیوں کی خود مختاری بھی قائم رہے اور وہ جمہوری نظام کے تحفظ کے پیش نظر معینہ حدود میں نشوونما بھی پاسکیں۔ ان کے قیام پر کوئی پابندی غائد نہیں ہے لیکن ان کے اندرونی طور طریقے جمہوری اصولی پر ہونے ضروری ہیں۔ ووٹ دینے والوں کی انجمنیں جو کسی ایک حلقہ سے ۵۰۰ دستخط حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں امیدوار کھڑے کر سکتی ہیں۔ اس کے تعلقوں کی سطح پر اکثر اہمیت ہوتی ہے۔ بند اور ریاستوں کے لئے رائے شماری میں سیاسی پارٹیاں ہی امیدواروں کو نامزد کرتی ہیں اور اس طرح وہ لوگوں کے سیاسی رجحانات کی نمائندگی کرتی ہیں۔

آج بھی سب سے اہم وہی سیاسی پارٹیاں ہیں جنہیں جنگ کے بعد قابض قوموں نے جائز قرار دیا تھا۔ وہ پارٹیاں یہ ہیں: کرسچین ڈیموکریٹک یونین (CDU) اور اس کی باوریا کی مشابہ پارٹی یعنی کرسچین سوشل یونین (CSU)، سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SPD) ' آزاد ڈیموکریٹک پارٹی FDP جو بادن ورٹمبرگ میں *Demokratische Volkspartei* (DVP) کہلاتی ہے، جرمن پارٹی یا *Deutsche Partei* (DP) جس کا نوٹریسیکسنی میں زیادہ اثر ہے، اور سب سے اخیر میں وہ پارٹی جو ریاستوں سے شروع ہوئی اور جس میں ہجرت کی تعداد بہت زیادہ ہے یعنی *Bund der Heimatvertriebenen und Entrechteten* (GB—BHE) یا "جلاوطن اور حق رائے دہی سے محروم لوگوں کی انجمن" اس پارٹی کی اہمیت ۱۹۵۶ء سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں (FDP) سے *Freie Volkspartei* (FVP) نکلی اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ہی DP میں مل گئی۔ ۱۹۵۶ء میں CDU/CSU کے تقریباً ۳,۵۰,۰۰۰ اور SPD کے تقریباً ۶,۱۲,۰۰۰ ممبر تھے۔

بندلیتاع کے انتخابات - ۱۹۵۷ء

پارٹی	ووٹ	فیصدی
CDU	۳۳۹,۴۵,۴۸۰	۳۹.۴۰
CSU	۲۰۶,۳۳,۳۱۰	۱۰.۲۸
CDU/CSU	۳۹۹,۸۰۰,۷۹۰	۵۰.۱۹
SPD	۵۷۱,۹۵,۹۳۰	۳۱.۴۵
FDP	۱۳۵,۴۰۰,۲۳۰	۷.۷۱
DP	۲۸۲,۴۰۰,۱۰۰	۳.۳۷
بندلیتاع میں نمائندہ	۹۳.۰۲
دوسری پارٹیاں جس میں BHE کی	...	۶.۹۸
۴,۵۹ فیصدی شامل ہے)
میزان	...	۱۰۰

ووٹ دینے کے اہل: ۳,۳۱۴,۰۳,۵۳۰
 ووٹ ڈالنے گئے: ۳,۱۰۴,۲۸۹,۸۹۳ = ۸۷.۷۷ فیصدی
 صحیح ووٹ: ۲,۹۹,۰۵,۲۲۸
 کو براہ راست رائے شماری میں
 تین جگہیں ملیں۔



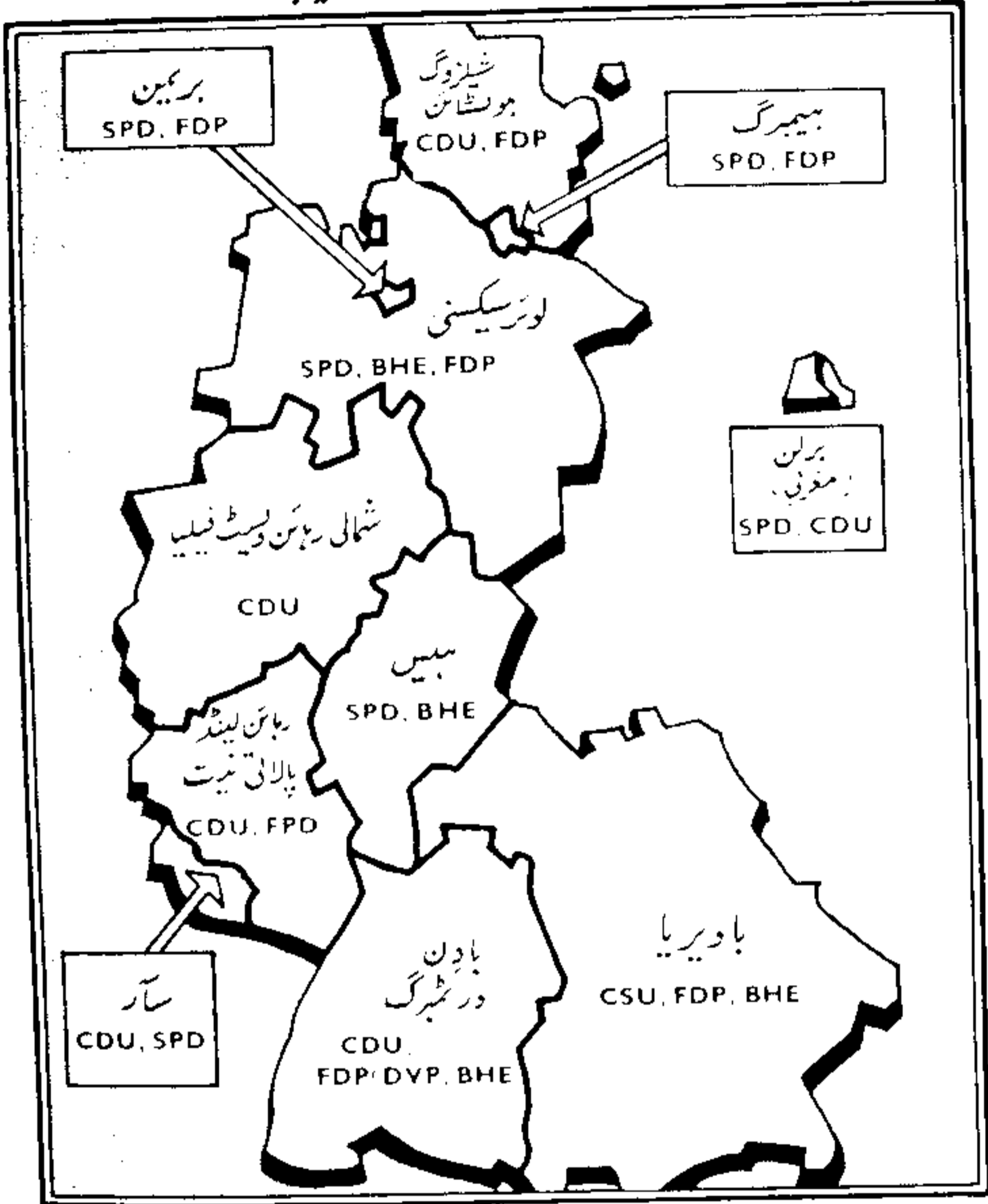
۱۹ انتہائی رجعت پسند پارٹیوں کا بالکل اثر نہیں ہے۔ نازی پارٹی سے مشابہ (Sozialistische Reichspartei — SRP) پارٹی کی سوشلسٹ پارٹی جو ۱۹۳۸ء میں وجود میں آئی تھی۔ وفاقی آئینی عدالت کے حکم سے آئین کے خلاف قرار دیدی گئی اور ممنوع کر دی گئی۔ ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء کو جرمن کمیونسٹ پارٹی (KPD) کے لئے بھی یہ فیصلہ ہوا۔ اس پارٹی کو ۱۹۵۳ء کے وفاقی انتخابات میں صرف ۲.۲ فیصد ووٹ ملے حالانکہ اس پارٹی کے پاس پروپیگنڈہ کیلئے کافی رقم تھی۔

جرمنی میں حالیہ رجحان تعداد میں کم اور وسعت میں زیادہ پارٹیاں ہونے کی طرف ہے، وائمر ریپبلک کے دور میں ہتھیار چھوٹی چھوٹی پارٹیاں تھیں بعض اوقات تو یہ خیال ہونے لگتا ہے گویا دو پارٹی نظام کی تحریک شروع ہونی والی ہے جس میں صرف جمہوریت اور وفاقی رجحان رکھنے والی CDU پارٹی اور اشتراکیت پسند اور مرکزیت کی حامی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ہی ایک دوسرے کے مقابل ہونگیں۔ ۱۹۵۷ء کے انتخابات میں CDU/CSU کو کل صحیح ووٹ کے ۵۰.۲ فیصدی ووٹ ملے۔ پچھلے انتخابات میں "حریت پسند" اور "قدامت پسند" پارٹیوں کو دونوں بڑی پارٹیوں کی نسبت بہت معمولی سے ووٹ ملے۔ تاہم ان پارٹیوں کو اب بھی تیسری قوت بننے کا موقع ہے اور یہ پارٹیاں، ریاستی حکومتوں کے بننے میں اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

تمام انتخابات اصولی طور پر عام، عالمگیر، آزاد، مساوی اور پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ووٹ دینے کے اہل وہ لوگ ہوتے ہیں جو ۲۱ سال کے ہو چکے ہوں۔ امیدواروں کی عمر کم از کم ۲۵ سال ہونی چاہیے۔ کسی قانون ساز اداروں میں جن میں بندلیتاغ بھی شامل ہے دوسری پارٹیوں سے علیحدہ ہو کر نئی چھوٹی پارٹیوں کی نشاندگی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ ادارے صرف اپنی پارٹیوں کو مانتے ہیں جو کم از کم ۵ فیصدی ووٹ یا براہ راست رائے شماری میں تین جگہیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کا اثر یہ ہوا

کہ بندلیتاغ میں چھوٹی چھوٹی حریت پسند پارٹیوں اور کمیونسٹ پارٹی کی نشاندگی ممکن نہیں رہی۔ تیسری بندلیتاغ میں جسکے لئے انتخابات ۱۹۵۷ء میں ہوئے تھے ۱۹ ممبر ہیں۔ اس میں سے ۲۵۳ ممبر حلقوں سے براہ راست رائے شماری کے ذریعہ اور باقی بالواسطہ ریاستوں کے ذریعہ منتخب ہوتے تھے۔ اس طرح ہر ووٹر کو ووٹ دینے کا حق تھا۔ ایک ووٹ تو اپنے

بندلیتاغ کے ۱۹۵۷ء کے انتخابات پر ۵۳.۱۴ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر) ... ۲۶.۲۶ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہونی تھی۔ وفاقی حکومت نے تعلقوں کو اس کے لئے فی ووٹر ۱۱ جرمن مارک (یا ۲.۳ ڈالر) یا ۳ پیسے سے لیکر ۲۴ جرمن مارک (۱.۱ ڈالر یا ۵ پیسے) کی رقم تک ادا کی۔



حلقہ کے امیدوار کیلئے اور دوسرا دوسرا ریاستوں کی فہرستوں میں آتا تھا۔ ہر ریاست کی فہرست پر جموں کی کل تعداد میں سے اتنی جگہیں مہیا کر دی جاتی تھیں جتنی جگہیں کوئی پارٹی ریاستوں کے حلقوں میں سے حاصل کر چکی ہوتی تھی۔ باقی جگہیں ریاستی فہرستوں سے پُر ہوتی تھیں۔ چونکہ انتخابات کے وقت بھی متحدہ طاقتوں کی عائد کی ہوئی شرائط کا برلن پر اطلاق ہوتا تھا۔

ڈاکٹر گیبہارڈ مولر
صدر وفاقی آئینی عدالت



ایرک آلن ہاور
پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے سرگروہ

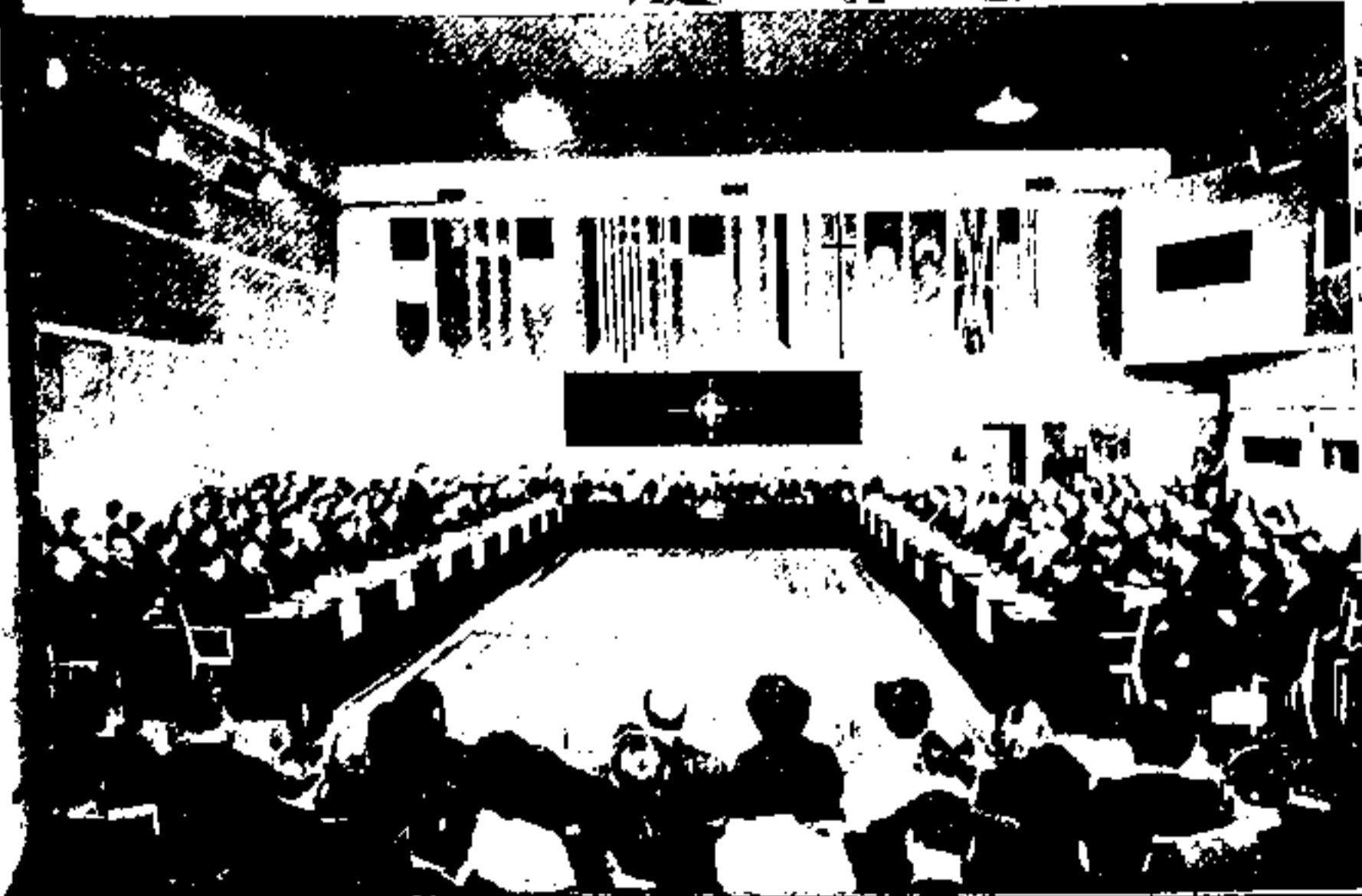


وزیر اقتصادیات
پروفیسر لڈوگ ایر ہارڈ
وفائی چانسلر کے قائم مقام

جنرل سپاڈیل، وسطی یورپ میں
اتحادی قوموں کی بڑی افواج کے کمانڈر انچیف،
قوتشین بلو کے صدر مقام میں



یورپ میں اتحادی اعلیٰ کمانڈر
جنرل نورستاد، جرمن دفاعی افواج
کے انپیکٹر جنرل جنرل ہیوسنگر کے
ساتھ ۸ جولائی، ۱۹۵۷ء کو جب
جرمن دفاعی افواج کا پہلا بیڑہ
SHAPE کے حوالہ کیا گیا۔



پیرس میں پالیس ڈشیلو
۹- مئی ۱۹۵۵ء کو جب
وفاقی جمہوریہ نے
NATO میں شمولیت
حاصل کی۔

۱۹ لہذا وفاقی علاقہ کے لئے صرف ۴۹۷ ممبروں کا ہی انتخاب ہوا۔ اس تعداد میں ۲۲ نمائندے ریاست برلن کے جمع کئے جانے چاہئیں۔ جن کا انتخاب برلن کے ایوان نمائندگان کے ذریعہ ہوا۔ ۱۹۵۷ء کے انتخابات میں بھی صرف ان ہی پارٹیوں کا لحاظ رکھا گیا جن کو تمام انتخابی علاقوں میں سے ۵ فیصدی ووٹ ملے جو کم از کم تین حلقوں میں ایک ایک جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ یہ شرط ان فہرستوں پر عائد نہیں ہوتی تھی جو قومی اقلیتوں نے داخل کی تھیں۔

وفاقی جمہوریہ میں پارٹیوں کے لحاظ سے ریاستی ایوانوں کی ترکیب

آزاد	دوسری پارٹیاں	DVP	SPD	FDP	CDU	CSU	ریاست	
-	-	-	۷	۱۸	۲۲	-	۵۱	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	۲۸	-	۱۵	۱۳	۶۱	۸۳	-	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	-	۱۸	-	۸	۵۳	-	۱۷	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	-	-	-	۱۰	۶۹	-	۲	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	-	-	۷	۲۰	۲۲	-	۲۲	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	-	۲۰	۱۳	۸	۶۵	-	۵۱	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	-	-	-	۱۵	۸۱	-	۱۰۳	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	-	-	-	۱۰	۳۷	-	۵۲	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
۲	-	-	-	۱۳	۸	۱۱	۱۶	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	۲	-	۱۰	۵	۲۵	-	۲۵	ہاؤس ڈیٹمرگ ...
-	-	-	-	-	۷۸	-	۵۵	ہاؤس ڈیٹمرگ ...

۱. ہاؤس ڈیٹمرگ میں DVP اور سارلینڈ میں DPS + ہاؤس ڈیٹمرگ میں پارٹی
۲. آزاد ڈیموکریٹک یونین، شیلڈرگ ہولسٹائن گروہ، DRP -

اقتصادی حالات

پیشے، کاروبار اور ملازمتیں

۲۰

۱۹۵۰ء کی مردم شماری کے حساب سے اُس وقت وفاقی جمہوریہ کی آبادی ۴ کروڑ ۱۷ لاکھ تھی۔ آبادی کے ۳۶.۳ فیصدی لوگ تنخواہ یافتہ ملازمین تھے۔ اس زمرہ میں آنے والے ہر شخص کے مقابلہ میں ۱.۲ لوگ اس کے باہر تھے۔ عورتوں کی کل آبادی کی ۳۱.۲ فیصدی تعداد اور ۱۵ اور ۶۵ سال کے درمیان کی غیر شادی شدہ عورتوں کی کل آبادی کی ۸۳.۴ فیصدی تعداد برسرِ روزگار تھی۔ ایک بڑی تعداد میں عورتیں شادی کر لینے کے بعد ملازمتیں چھوڑ دیتی ہیں۔ عورتوں کا حصہ چند خاص خاص دستکاری اور سماجی پیشوں ہی میں نہیں بلکہ ثقافتی زندگی میں بھی بہت زیادہ ہے۔ جرمنی میں بچوں سے مزدوری نہیں کرائی جاتی۔ ۱۴ سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم ختم کرنے کے بعد ہی بچوں کو کسی کام پر لگایا جاسکتا ہے۔ کل تنخواہ یافتہ ملازمین میں سے ۳۳ لاکھ اپنے ہی گھنٹوں میں لگے ہوئے ہیں اور ۳۸ فیصدی زراعت میں۔ یہ تناسب رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے جو ملک کی صنعتوں کے لئے اچھا ہے۔

۱۹۵۷ء کے اخیر میں آبادی کے ۵۰ فیصدی لوگ ملازمتوں میں لگے ہوئے تھے۔ یہ تناسب

برسرِ روزگار لوگوں کی تقسیم (۱۹۵۰ء)

تعداد لاکھ میں	
۸۳	صنعت و دستکاری
۵۱	زراعت اور مویشی پالنا
۳۶	تجارت اور نقل و حمل
۱۴	نظم و نسق اور قانون
۱۴	امور خانہ داری، صحت اور فلاح عامہ
۶	فنی شعبے
۵	ذہنی اور فنون لطیفہ سے متعلق مشاغل
۱۱	متفرقات

۶۶

۲۰ برسر روزگار لوگوں کی تقسیم
مشاغل کے لحاظ سے

ذرائع آمدنی

فیصدی	۱۹۵۰ء
۵۰.۴	آزاد پیشہ لوگ
۱۳.۳	گھرانوں کے برسر روزگار لوگ
۵۰.۶۹	کارکن
۱۳.۳	ملازمین دفاتر
۵۰.۶	سرکاری ملازمین
۷۰.۶	دوسروں کی ملازمت میں لوگ (زادہ)
۷۰.۶	کے گروہ کا میزان
	میزان

فیصدی	۱۹۵۰ء
۳۱.۸	صنعت و دستکاری
۷.۸	عمارتوں کی تعمیر
۸.۱	بینک، بیمہ، تجارت
۶.۱	نقل و حمل
۵۳.۸	
۱۳.۷	زراعت و جنگلات
۶۸.۵	میزان

۷۰ دوسرے تجارتی ذرائع سے ۱۳.۵ فیصدی اور
بغیر کسی مستقل مشاغل کے لوگوں (مثلاً پنشن پائیولوں
طلباء وغیرہ) کو ۱۸ فیصدی آمدنی ہوتی ہے۔

یورپ کے کل آزاد ملکوں میں سب سے زیادہ ہے۔ جون ۱۹۳۸ء سے دسمبر ۱۹۵۸ء تک ملازم مردوں
کی تعداد میں ۲۶ لاکھ کا اضافہ ہوا (یعنی ۲۷.۳ فیصدی) اور عورتوں کی تعداد میں ۲۷ لاکھ کا
(یعنی ۶۹.۷ فیصدی)۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء تک دوسروں کی ملازمت میں لوگوں کی تعداد ۲ کروڑ
۷ لاکھ کے قریب پہنچ چکی تھی، (مردوں کی تعداد اس میں ایک کروڑ ۳۳ لاکھ تھی)، جس میں
۸۳,۰۰۰ ر ۸ لوگ مغربی برلن میں ملازم تھے۔ مئی ۱۹۶۰ء میں بیروزگاروں کی تعداد ۱۶۱,۳۱۵
رہ گئی۔ اُس وقت بیکار لوگوں کی تعداد صرف ۳,۳۰,۰۰۰ تھی۔ گویا بیروزگاروں کی تعداد برسر روزگار
لوگوں کی تعداد کی صرف ۸ فیصدی رہ گئی۔ چنانچہ اس وقت وفاقی جمہوریہ کے تمام لوگ برسر روزگار

آبادی کے زمرے

عورتوں میں فیصدی	کل فیصدی	۱۹۵۰ء
۳۱.۲	۲۶.۳	برسر روزگار لوگ
۵۵.۳	۳۱.۷	دوسروں کی آمدنی پر گزارہ کرنے والے
۱۳.۵	۱۲.۰	اپنی آمدنی لیکن بغیر مشاغل کے لوگ
۱۰۰	۱۰۰	میزان

۷۰ بیشتر بھیاں اور بچے۔ ۷۰ پنشن پائیولوں، طلباء وغیرہ

کچھ اعداد و شمار

ہیں، کیونکہ بیروزگار لوگ اتنے بھی نہیں
ہیں کہ مزدوروں کی ضرورت پڑنے پر
کافی ہوں۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ ہر جاڑے
میں موسمی کام ملنے بند ہو جاتے ہیں،
اور اس سے بیروزگاری میں عارضی
اضافہ ہو جاتا ہے۔



نقداد ہزار میں	۱۹۵۰ء
۷۲۰	مستری اور تفل ساز
۲۳۶	معمار اور مزدور
۱۲۹	لوہار
۱۰۵	موٹرورں کے مستری
۴۵۹	تجارتی ملازمین
۳۱۹	موٹرورں ڈرائیور
۶۷۳	خانگی ملازم
۱۲۵	نرسیں، مرد اور عورت ابتدائی اور ثانوی اسکولوں کے استاد
۱۳۸	فن مصوری وغیرہ
۷۵	

کام کرنیوالوں اور آسامیوں کی تعداد

آہنی دیوار جو جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور چیکو سلوواکیہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ
چلتی ہے۔ ۷۴۰ کلومیٹر یا ۸۰۰ میل لمبی ہے۔ مشرقی جرمن علاقوں سے لوگوں کو جلا وطن کر کے
پہلے انہیں اس حد سے ملے ہوئے علاقوں میں آباد کیا گیا تھا۔ یہ صنعتی مرکزوں سے دور ہیں۔
۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۹ء تک ۹ لاکھ ۷۲ ہزار جلا وطن لوگوں کی ایک منصوبہ کے تحت آباد کاری عمل میں
آئی اور ایسے لوگوں کے لئے سوویت مقبوضہ علاقہ سے متصل علاقوں میں مستقل روزگار مہیا
کئے گئے۔ اس طرح ۹۰ فیصدی سے زیادہ جلا وطنوں کو پھر روزگار میسر ہو گئے اور وہ وفاقی
جمہوریہ کی اقتصادی بحالی کے کام میں حصہ لے سکے۔

وفاقی حکومت تعمیر مکانات کی سرگرمیاں ان علاقوں میں جاری رکھے گی جہاں مزدوروں
کی ضرورت نکلتی رہے گی تاکہ جتنے بھی مزدور مل سکیں، وہ انہی علاقوں میں آباد ہو جائیں۔ ان
علاقوں کی مزید اقتصادی بحالی کے ذریعہ ہنگامی حالات والے علاقوں میں وفاقی حکومت مشرق کی
طرف سے کسی سیاسی دباؤ ڈالے جانے کے خلاف تحفظ کرے گی۔

اندازہ ہے کہ ۲۰۰۰ ایک تمام دنیا میں لوگوں کو زراعت کے علاوہ دوسرے روزگار جہتیا کرنے کیلئے ... ۳۰۰۰ کروڑ ڈالر (یا ۳۰۰۰ کروڑ پاؤنڈ) یعنی ۳۰۰۰ ڈالر (یا ۳۰۰۰ پاؤنڈ) فی روزگار لگانے پڑیں گے۔ اس وقت زراعت میں ۶۰ کروڑ صنعتوں میں ۷۰ کروڑ اور دوسرے کاموں میں ۷۰ کروڑ لگے ہوئے ہوں گے۔ کم از کم ایک کروڑ ۳۰ لاکھ انجینیروں کی ضرورت ہوگی۔

+

۱۹۵۶ء میں غیر ملکی کاریگر، (اطالوی) پہلی مرتبہ ملازم رکھے گئے گوکہ ان کی تعداد بہت قلیل تھی۔ جولائی ۱۹۵۸ء میں دفاتی جمہوریہ میں تقریباً ۲۳۰۰۰ غیر ملکی ملازم تھے۔ سب سے زیادہ ولندیزی تھے جن کی تعداد ۲۷۰۰۰ تھی آسٹریا کے ۱۹۰۰۰ لوگ اور اطالوی، ۲۵۰۰۰ تھے۔ مشرقی ممالک کے ۹۰۰۰ لوگوں میں سے بیشتر تعداد

ہنگری کے مہاجرین کی تھی۔ جنگ کے زمانہ میں پیدائشوں کی تعداد میں کمی واقع ہو گئی اور اس وقت سے اسکول سے فارغ ہونے والے بچوں کی تعداد جو ۱۹۵۵ء میں ۹۰۰۰۰ تھی۔ ہر سال کم ہوتی جا رہی ہے۔ اب ۱۹۶۰ء میں یہ تعداد قلیل ترین ہو گئی ہے۔ ۵۰۰۰۰ بچے فارغ التحصیل ہوئے، اس کے برخلاف ۱۹۵۹ء میں ۲۵۰۰۰ بچوں نے اسکول کی تعلیم ختم کی تھی، چنانچہ مزدوروں کی کافی تعداد میں فراہمی میں ایک اور رکاوٹ پیدا ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

اس وقت دفاتی جمہوریہ میں امکانی حد تک سب کے لئے روزگار ہیں۔ لہذا صرف عقلی اُصولوں پر تنظیم کے منصوبوں میں ہی سرمایہ لگا کر پیداوار کو بڑھایا جاسکتا ہے لیکن ایسے منصوبوں کیلئے صنعتی معیار اُنچا کئے جانے کی ضرورت ہے جو زیادہ سے زیادہ تربیت کی مدد سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ صنعتوں کے تیزی کیساتھ میکانی نہ ہونے کی وجہ سرمایہ کی کمی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ انجینیروں کی قلیل تعداد ہے۔

دفاتی جمہوریہ کو اب بھی ملک کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کی کافی ضرورت ہے۔ یہ بات اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ۱۹۵۳ء میں ملک میں توانائی کا خرچہ فی کس ۲۰۹۴ ٹن کوئلہ ہوتا تھا جس کے مقابلہ میں برطانیہ میں ۴۰۵۳ ٹن تھا اور امریکہ میں تو ۸۰۰۰ ٹن تھا۔

صنعتی پیداوار کے طریقوں کو سہل بنانے اور ان میں نظم و ترتیب پیدا کرنے میں کامیابی حاصل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ۱۹۵۷ء میں صنعت ۵۷ کاریگروں کی مدد سے اتنا ہی پیدا کر سکی

۲۱ تھی جتنا ۱۹۵۰ء میں ۱۰۰ آدمیوں کی مدد سے۔ موٹر گاڑیاں بنانے کی صنعت اور مصنوعی سامان کے لئے خام اشیاء تیار کرنے کی صنعت میں تو ۱۹۵۰ء کے ۱۰۰ کی جگہ ۱۹۵۷ء میں ۵۳ لوگوں اور کیمیاوی صنعت میں ۵۷ لوگوں ہی سے کام نکل آنے لگا تھا۔

قومی پیداوار

کس طرح حاصل ہوتی ہے.....

۲۲ قومی آمدنی یعنی ملک کے تمام اقتصادی شعبوں کے ذریعہ حاصل کی ہوئی آمدنی، مع ملک اور بیرون ملک کے حسابات کے درمیان مجرائی رقم، ماہران اعداد و شمار کی زبان میں "خالص قومی پیداوار بلحاظ اصل قیمت" کہلائی جاتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں وفاقی علاقہ میں (سارلینڈ اور مغربی برلن کے علاوہ) یہ قومی آمدنی ۸۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵۱ کروڑ ڈالر یا ۵۵۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی یہ رقم ۱۹۵۰ء کی قومی آمدنی سے ۱۵۳ فیصدی زیادہ ہوتی تھی۔

"کل قومی پیداوار" میں خالص قومی پیداوار بلحاظ اصل قیمت اور ہر شخص کے ٹیکس کی ادائیگیاں (سرکاری امداد مٹھا کر کے) شامل ہوتی ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں اس وقت کی رائج قیمتوں کے لحاظ

۱۹۵۷ء میں امریکہ کی کل قومی پیداوار کی مالیت ۶۸۰ کروڑ ڈالر (یا ۱۳۰۰۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۶ء کے مقابلہ میں یہ رقم ۸۰ فیصدی زیادہ تھی۔ یہ اضافہ قیمتوں کے بڑھنے سے ہوا۔

سے کل قومی پیداوار کی مالیت ۲۴۲ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۸۶ کروڑ ڈالر یا ۲۰۷ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ اسکے یہ معنی ہوئے کہ ۱۹۵۹ء میں "کل قومی پیداوار" کی مالیت نی کس ۱۹۵۰ء کی نسبت ۱۲۸ فیصدی سے زیادہ تھی۔ اگر کل قومی پیداوار کے مختلف شعبوں میں اضافہ کا دوسرے ممالک سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ چار سال تک وفاقی جمہوریہ دوسرے بڑے مغربی یورپی ممالک سے بازی لے جاتی رہی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں وفاقی جمہوریہ میں اس اضافہ کی شرح ۱۰۰ فیصدی رہی جبکہ اسی سال فرانس میں ۸۰۳ برطانیہ میں ۷۸ اور اٹلی میں ۷۲ تھی۔

اس کی تقسیم کس طرح ہوتی ہے.....

صنعتی ترقی، نئے شہر آباد ہونے، حکومتی اداروں کی تعداد اور وسعت میں اضافہ اور دوہاری ہوئی جنگوں کی پیداکی ہوئی معاشرتی تبدیلیوں کی وجہ سے اس وقت قومی آمدنی کا تقریباً دو تہائی حصہ

عام ذرائع کے علاوہ دوسرے ذرائع کی آمدنی سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں صرف اجرتیں اور مزدوریاں ۲۲

ہی نہیں بلکہ جو قیمتیں آجر لوگ سماجی بیمہ کی مد میں دیتے ہیں وہ بھی شامل ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں اجرتوں اور مزدوریوں کی کل رقم ۱ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک رہا۔ ۲۴ کروڑ ڈالر یا ۸۸۰ کروڑ ڈالر تھی اور خالص رقم ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک رہا۔ ۱۱ کروڑ ڈالر یا ۵۰ کروڑ ڈالر بنی۔

دفاقی جمہوریہ میں اکثر اوقات مزدوروں کی ملازمت کی شرائط اجتماعی طور پر گفت و شنید کے ذریعہ طے ہوتی ہیں۔ اجرتوں اور تنخواہوں کے بارے

۶۳ ملکوں میں ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۴ء کے درمیان کل قومی پیداوار کی مالیت میں ۳ سے ۵ فیصد کی سالانہ شرح سے اضافہ ہوا۔	۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۶ء کے درمیان اضافہ ۱۹۵۴ء کی قیمتوں کے حساب سے۔ (۱۹۵۰ء کی مالیت ۱۰۰ فرض کیجئے)	ملک	میزان	فی کس
		دفاقی جمہوریہ جرمنی	۷۳	۶۰
		یونان	۶۶	۵۵
		آسٹریا	۵۶	۵۵
		اطالی	۴۷	۴۳
		ترکی	۵۰	۴۴
		کینیڈا	۳۵	۱۱
		ہالینڈ	۳۹	۲۷
		فرانس	۵۲	۳۰
		امریکہ	۲۸	۱۳
		ناروے	۲۹	۲۰
		بلجیم	۳۳	۹

سے زیادہ اقرار نامے (Tarifverträge) تحریر ہو چکے ہیں جن سے ایک کروڑ سے زیادہ مزدور اور دفاتر میں کام کرنے والوں کا تعلق رہا ہے۔ تجارت اور کاروبار کی بہت سی شاخوں میں تنخواہوں اور اجرتوں کی شرحیں کام کی نوعیت کے حساب سے مقرر ہوتی ہیں اور ان میں بہت زیادہ تنوع ہے۔ ۱۹۵۹ء میں

صنعتی مزدوروں کی شرح اجرت

دولوں تاریخوں کے درمیان فرق فیصد	نومبر ۱۹۵۹ء		نومبر ۱۹۵۴ء		اوسط فی گھنٹہ		
	پنس ٹلنگ	سینٹ	پنس ٹلنگ	سینٹ			
+ ۲۰.۷	۲۳	۶۰	۲۵۲.۷	۳/۱	۵۷	۳۱۱۰.۳	مرد مزدور
+ ۸.۰	۲/۹	۳۸	۱۶۱.۵	۲/۷	۳۶	۱۳۹۰.۶	عورت مزدور
+ ۰.۵	۲/۱۰	۶۸	۲۸۵.۲	۲/۱۰	۶۸	۲۸۳.۸	کان کن (سخت کونام)
+ ۲۸.۷	۵ -	۷۰	۲۹۲.۲	۳/۱۱	۵۳	۲۲۷.۱	لوہ کلائے والا
+ ۷.۷	۲ -	۵۶	۲۳۳.۳	۳/۸	۵۲	۲۱۶.۶	اشیائے خوردنی اور تعیشات صنایع میں مزدور

تنخواہوں کی اوسطاً شرح ۵۲۲ جرمن
مارک (یا ۱۲۵ ڈالر یا ۴۴ پاؤنڈ) ماہانہ
تھی۔ یہ شرح ۱۹۵۰ء کی شرح سے ۹۴
فیصدی زیادہ ہوتی ہے۔

ملازمتوں سے حاصل ہونے کے علاوہ
آمدنیاں پیداواری سرگرمیوں میں حصہ
لینے سے بھی حاصل ہوتی ہیں۔ ان میں قابل
ذکر ذرائع سود، کرلے، ادھار پٹے کی
رقموں کی ادائیگیاں، اور سرمایہ پر منافع
کی آمدنی ہیں۔ لوگ اور ادارے اس قسم
کی آمدنیاں جوڑ سکتے ہیں۔ لہذا یہ ہو سکتا
ہے کہ ایک مزدور صرف اجرت ہی نہیں
بلکہ سود بھی حاصل کرتا ہے اور اسی طرح
کاروبار کا والی اپنی حیثیت کی وجہ سے

ایک ایسے زرعی مزدور کی قومی پیداوار جس کے پاس صرف ایک
لکڑی کا بنا ہوا بل ہو ہے تقریباً ۶۰ ڈالر یا ۲۱ پاؤنڈ شلنگ
۷ پنس ہوتی ہے اور ایک صنعتی مزدور کی امریکہ میں تقریباً ۶۰۰
ڈالر (یا ۲۳۳ پاؤنڈ) ہوتی ہے۔ موخر الذکر میں سے ۳۰۰ ڈالر
۵۰ پاؤنڈ کی رقم سرکاری کاموں کی کفالت میں اور سرمایہ لگانے
کی مدد میں صرف ہوتی ہے۔ اول الذکر مزدور کے پاس جو اپنی پیدا کی ہوئی
قومی پیداوار میں سے غذا کی شکل میں حصہ بھی پاتا ہے، زراعت
میں سرمایہ لگانے کیلئے کچھ رقم نہیں بچتی۔

فی کس سالانہ پیداوار کی تخمیناً قیمتیں یہ ہیں: امریکہ میں ۹۳۸۰
جرمن مارک (یا ۲۱۰ ڈالر یا ۸۹ ڈالر) (F.F.C) گروہ
کے ممالک میں ۲۰۰ جرمن مارک (یا ۶۴۸ ڈالر یا ۲۳۱ پاؤنڈ)
اور روس میں ۲۱۰۰ جرمن مارک (یا ۵۰۰ ڈالر یا ۱۴۹ پاؤنڈ)

آمدنی ہی نہیں بلکہ سرمایہ پر منافع بھی پاسکتا ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے۔

کل قومی پیداوار کی تقسیم (۱۹۵۹ء)

مردم قیمتوں کے حساب سے

فیصدی	(کرداروں میں)			
	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	
۵۸-۵	۱,۲۱۰	۳,۴۳۰	۱۴,۲۹۰	بچی صرف
۱۳-۸	۲۹۰	۸۱۰	۳,۳۸۰	اشیا اور خدمات پر سرکاری اخراجات سرمایہ لگانے پر صرف
۲۴	۵۰۰	۱,۴۱۰	۳,۸۴۰	{ خاص ساز و سامان اور آلات ذخائر
۳-۴	۸۰	۲۲۰	۹۰۰	بیرونی امداد
۱۰۰	۲,۰۸۰	۵,۸۶۰	۲۴,۲۴۰	مجموعی قومی پیداوار

۱۰ اعداد و شمار کے عارضی نتائج

خالص قومی آمدنی بلحاظ اصل قیمت

مختلف اقتصادی شعبوں کے حصے

فیصدی	(کرورڈوں میں)			شعبہ
	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	
۸۰۹	۱۴۳	۳۳۱۰۶	۱,۴۳۳۰۶	زراعت جنگلات ماہی گیری
۵۰۸	۷۹۴	۲۲۲۰۴	۹۳۴	کونکری اور فوسٹ کی پیداوار
۳۷۰۳	۵۱۱۰۲	۱,۴۳۱۰۴	۶,۰۱۱۰۸	بڑے پیمانہ پر شیار کی صنعتیں
۶۰۲	۸۷۰۵	۲۲۵	۱,۰۲۹۰۱	تعمیرات
۱۳۰۱	۱۷۹۰۲	۵۰۱۰۸	۲,۱۰۷۰۴	کاروبار
۷۰۵	۱۰۲۰۴	۲۸۶۰۵	۱,۲۰۳۰۲	حمل و نقل، ریل و رسائل
۳۰۸	۵۱۰۹	۱۴۵۰۲	۶۰۹۰۹	بینک اور نجی بیمہ
۱۰۳	۱۷۰۲	۴۸۰۲	۲۰۲۰۲	مکانوں کے گرائے
۹۰۳	۱۲۷۰۶	۳۵۷۰۳	۱,۵۰۰۰۸	سرکار
۶۰۸	۹۳۰۶	۲۶۲	۱,۱۰۰۰۳	متفرقات
۱۰۰	۱,۳۷۱۰۹	۳,۸۴۱۰۳	۱۶,۱۳۳,۵	دوسرے اقتصادی شعبے
-۰۰۳	-۳۰۳	-۱۱۰۹	-۵۰	نایاب منافع جات
۹۹۰۷	۱,۳۶۷۰۶	۳,۸۲۹۰۴	۱۶,۰۸۳,۵	کل رقم (۱۹۵۷ء مروجہ قیمتوں کے حساب سے)

خالص قومی پیداوار بلحاظ مروجہ قیمت کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے آخری استعمال یا بطور سرمایہ صرف ہونے سے پہلے حکومت کے ذریعہ "ازمیر نو تقسیم" ہوتا ہے۔ یہ مثلاً اس طرح ہوتا ہے کہ کوئی سرکاری ادارہ اس پیداوار کی کچھ رقم میکسوں، فیسوں وغیرہ کی شکل میں جمع کرے اور پھر اس رقم کو نجی افراد کے حوالہ کر دے جس سے قومی اقتصادی کیفیت میں کوئی اضافہ بھی نہ ہو۔ ۱۹۵۷ء میں اس نوعیت کی رقم کی مقدار ۳۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۶ کروڑ ڈالر یا ۲۷ کروڑ پاؤنڈ) سے زیادہ ہوتی تھی جس میں سے تقریباً ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۵۰ کروڑ ڈالر یا ۱۶۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم صرف قومی بیوروں پر صرف ہوئی۔ ۸۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۹۰ کروڑ ڈالر یا ۷۰ کروڑ پاؤنڈ) کی ایک اور رقم جنگ کی پیدا شدہ ادائیگیوں میں گئی اور ۳۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۰ کروڑ ڈالر یا ۳۰ کروڑ پاؤنڈ) سرکاری ملازمین کے پنشن فنڈ کیلئے کام میں آئی۔ (تفصیلات کے لئے اگلے صفحہ پر جدول دیکھئے)

..... اور صرف کس طرح ہوتی ہے

قومی پیداوار یا تونجی حساب میں خرچ کی جاسکتی ہے یا حکومت اس کو صرف کر سکتی ہے یا یہ

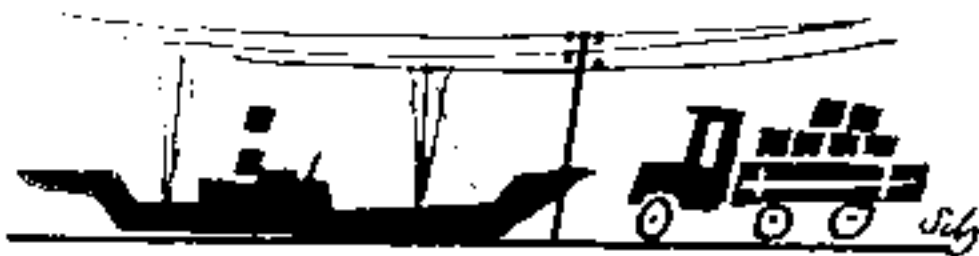
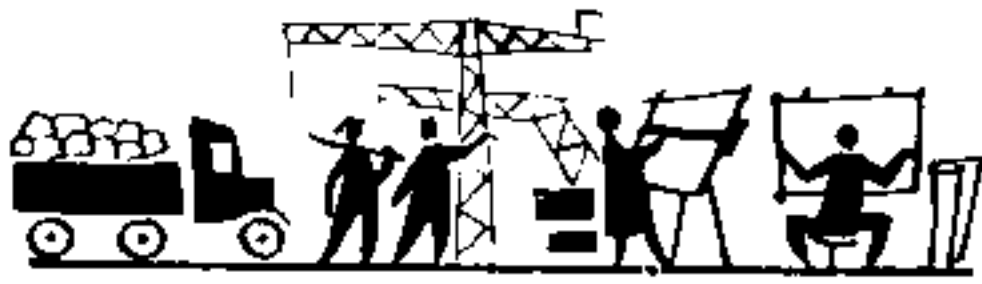
قومی سے نجی حساب میں منتقل شدہ رقوم (۱۹۵۷ء) ۱

(کردڑوں میں)			(کردڑوں میں)			
پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	
۱۶۰	۳۵۰	۱,۸۸۰				قومی بیمہ:
			۵۰	۱۳۰	۵۸۰	جس میں سے بیماری کا بیمہ
			۱۰۰	۲۸۰	۱,۱۷۰	" " " پنشن کے لئے
			۱۰	۳۰	۱۳۰	" " " حوادث کے بیموں کے لئے
۴	۱۰	۵۰				قانون وظائف اطفال سے متعلق ادائیگیاں
۳۰	۸۰	۳۵۰				جنگ سے تباہ شدہ لوگوں کی دیکھ بھال
۳۰	۸۰	۳۵۰				سرکاری ملازمین کی پنشنیں
۲۰	۵۰	۱۹۰				باروں کی مساوی تقسیم
۱۰	۳۰	۱۱۰				بیروزگاری کے پیسے
۱۰	۳۰	۱۲۰				رفاہ عامہ اور امداد
						سابقہ فوجیوں اور خارج شدہ
۱۰	۴۰	۱۵۰				سرکاری ملازمین کی پنشنیں
۲۷۰	۷۶۰	۳,۲۰۰				کل رقم

۱۔ دفاتی وزارت محنت سے ماخذ۔ ۲۔ دفاتی شعبہ اعداد و شمار سے ماخذ۔

ساز و سامان اور ذخائر میں لگائی جاسکتی ہے۔ اس کا کچھ حصہ غیر ملکی اقتصادی سرگرمیوں کی طرف منتقل کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر غیر ملکی اقتصادی نظم و نسق سے پیدا ہونے والے ساز و سامان اور خدمات کو ملکی اقتصادی سرگرمیوں کے حوالہ کیا جاسکتا ہے اور اس کو اپنے ملک میں اسی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس کو اپنے ملک میں اسی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے جس طرح اپنی قومی پیداوار کو۔ قومی پیداوار کے اس حصہ کو "غیر ملکی چنڈہ" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اندرون ملک استعمال کی جانے والی اشیاء اور خدمات کی نام نہاد کل مقدار کل قومی پیداوار سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے اور کم بھی۔

۱۹۵۹ء میں دفاتی جمہوریہ میں کل قومی پیداوار کا ۵۸٪ فیصدی حصہ نجی صرف میں استعمال ہوا۔ اسکے باوجود بھی نجی صرف اب بھی ماقبل جنگ تناسب تک نہیں پہنچا ہے جو ۱۹۳۶ء میں ۶۰.۵٪ تھا۔ مروجہ قیمتوں کے حساب سے ۱۹۵۸ء میں نجی صرف فی کس فی سال ۲,۵۳۳ جرمن مارک یا ۶.۵ ڈالر یا



دوسری طرف اشیاء اور خدمات پر سرکاری خرچ (۳۷۸ فیصدی) اور سرمایہ لگانے اور غیر ملکی چنڈوں پر خرچ میں (دوڑوں مل کر ۲۷۷ فیصدی ہوتے ہیں) اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سرکاری خرچ میں صرف بند ریاستوں، تعلقوں اور قومی بیوں کے شعبہ کے اخراجات ہی شامل نہیں ہیں بلکہ دفاعی اخراجات بھی اور ان اخراجات سے متعلقہ سرمایہ لگانے کے بھی مثلاً فوجیوں کیلئے بارکس اور ہوائی اڈے بنانا، ماہم سرکاری اخراجات میں وہ نیشنل اور امداد وغیرہ شامل نہیں ہوتی ہیں جو متعلقہ شعبے ادا کرتے ہیں اور جن کے بارے میں اوپر کہا گیا تھا کہ ان کی کل رقم ۳۲۰ جرمن مارک ہوتی ہے۔ مگر کمپن بنانے اور ایسے دوسرے

امور پر صرف کو سرمایہ لگانے کی مد میں شمار کیا جاتا ہے۔

سرمایہ لگانے میں اضافہ جنگ کا ایک ناگزیر نتیجہ ہے کیونکہ جنگ کی وجہ سے تباہ شدہ کارخانوں کو از سر نو تعمیر کرنا اور تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کیلئے مکانات اور فیکٹریاں بنانا ضروری ہو گیا۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک کارخانوں اور آلات میں لگے ہوئے سرمایہ کی رقم ۳۶۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸,۶۴۰ کروڑ ڈالر) یا ۳۶ کروڑ پاؤنڈ) تک پہنچ گئی۔ ساتھ ساتھ ملک کے ذخائر میں مجموعی طور پر اضافہ ہو گیا۔ بچتوں کی کل رقم جس سے ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء تک کے عرصہ میں ملک کے اثاثے میں اضافہ ہونے میں بہت مدد ملی، اندازاً ۲۳,۲۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵,۶۲۰ کروڑ ڈالر یا ۱,۹۹۰ کروڑ پاؤنڈ) ہے۔ اس رقم کا صرف ۲۲.۵ فیصدی حصہ نجی گھرانوں کی بچتوں پر مشتمل ہے۔ ۲۳ فیصدی حصہ کاروباروں سے حاصل ہوا۔ کل بچتوں کا ۳۵ فیصدی سرکاری اداروں نے اپنے اثاثے بڑھانے کیلئے استعمال کیا۔ ان بچتوں سے مزدوروں کی حالت بہتر ہونے میں مدد ملی اور قومی قرضوں کا بار بھی کم ہو گیا۔

متفرق ضروریات فی کس آبادی (۱۹۵۸ء)

اخباری کاغذ	۸۶۶
جوتے	۲۶۶
سوتی دھاگہ	۷
اولی دھاگہ	۲۶۸
فی ہزار						
موٹر گاڑیاں	۱۰۶۹
موٹر سائیکلیں	۰۶۳

۱۹۵۸ء کی کل بچپوں میں سے ۴۴ فیصدی حصہ سرکار کو دستیاب ہوا، ۲۶ فیصدی کاروباری حلقوں کو اور ۳۴ فیصدی نجی افراد کو۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد سرمایہ لگانے میں خود کفیل ہونے کو اہمیت دی جانے لگی، اور صرف جرمنی ہی میں نہیں۔ امریکہ کی صنعتوں میں ۱۹۳۶ء سے ۱۹۵۶ء تک کے عرصہ میں جمع کئے ہوئے منافع وغیرہ سے حاصل کئے ہوئے ذرائع مدت دراز کے ذرائع کے تقریباً ۷۸ فیصدی ہوتے تھے۔ مغربی یورپ کے صنعتی ممالک میں یہ تناسب ۴۰ سے ۵۰ فیصدی تک ہو گیا تھا۔



گھریلو خریداریاں، کاشتکاروں کی اپنی خوردونوش، اور ذاتی رہائشی مکانات کے کرایہ کی رقمیں، یہ سب ملکر کل قومی پیداوار کے نصف حصہ سے زیادہ (۵۸.۵ فیصدی) ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۵۶ء میں اس "صرف" کی مالیت ۱۱,۴۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳,۷۳۰ کروڑ ڈالر یا ۹۷ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ یہ مالیت ۱۹۵۹ء میں ۱۴,۲۹۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳,۴۳۰ کروڑ ڈالر یا ۱,۲۲۰ کروڑ پاؤنڈ) تک پہنچ گئی تھی۔ یہ رقم ۱۹۵۸ء کی مالیت سے ۶ فیصدی زیادہ ہوتی تھی۔

رسالہ "نیوز ویک" کے بیان کے مطابق ۱۹۵۶ء میں امریکہ میں خریداروں نے یہ رقمیں خرچ کیں :-

رکروڑوں میں	ڈالر	پاؤنڈ
۱۰۶	۴.۵	انگور کی شراب
۱۰۳	۰.۸	ہی گیری
۱۲۰۳	۲۰	پیر کی کے تلاب
۶۰۱	۱۷	بحری موٹر گاڑی
۷۱۲	۲۰۰۰	تعطیلات امریکہ میں
۸۹۳	۲۰۵۰۰	گھوڑ دوڑ

اخبار "ہینڈلینر بلاٹ" نے بتایا ہے کہ امریکہ کے ۵ کروڑ ۲۲ لاکھ گھرانوں کے ۸۰ فیصدی کے پاس کپڑا دھونے کی مشینیں ۶۱ فیصدی میں صفائی کرنے کی مشینیں ۶۲ فیصدی میں بجلی کی اسٹری اور ۷۱ فیصدی میں توست سینکنے کی مشینیں ہوتی ہیں۔ ۵۰ فیصدی گھروں میں ٹیلیفون ہوتا ہے۔ ہر پانچ میں سے تین خاندانوں کا اپنا مکان ہوتا ہے۔ چار میں سے تین خاندانوں کے پاس کم از کم ایک موٹر گاڑی ہوتی ہے اور تقریباً ۱۰ فیصدی کے پاس دو یا دو سے زیادہ گاڑیاں ہوتی ہیں۔

۱۹۵۷ء میں امریکہ میں ۲۴,۱۰۰ کروڑ سگرٹ پئے گئے۔

جنوری ۱۹۵۹ء سے دسمبر ۱۹۵۹ء تک دفاتر جمہوریہ میں ۶,۵۳ کروڑ سگرٹ پئے گئے۔ اس میں ۸۲ فیصدی سگرٹ اجرن مارک کے ۱۲ سگرٹ کی قیمت کے تھے۔ صرف ۱۵ فیصدی سگرٹ ایشیائی تمباکو کے بنے ہوئے تھے۔ ۱۹۵۶ء میں تقریباً ۲۷ لاکھ بھٹیوں میں ۱۵ لاکھ میگٹولیٹر کی مقدار کی الکوحل بنی۔ انگور سے بنی ہوئی برانڈی کی کھپت غذا کی برانڈی سے زیادہ ہو گئی ہے۔ تقریباً ۳۰ لاکھ سگرٹ کے کارخانوں نے ۵ کروڑ ۴ لاکھ میگٹولیٹر کی مقدار کی بنی بنائی۔ انگور کی شراب کی کھپت فی کس آبادی ماقبل جنگ سے دو گنی ہو گئی ہے اور جرمن کی خاص شراب "سیکت" کی ۱۹۵۱ء سے دس گنی۔ ۱۹۵۹ء میں اس قسم کی شراب کی کمپنیوں نے ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ بوتلوں پر سکیں ادا کیا۔ اس حساب سے انگوری شراب کی پیداوار میں جرمنی

دنیا میں دوسرے درجہ پر ہو جاتا ہے۔

بوتلوں میں جراثیم سے پاک دودھ

کی پیداوار ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۶ء کے درمیان

دو گنی سے زیادہ ہو گئی۔ (۵ کروڑ ۱۰ لاکھ

لیٹر سے ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ لیٹر) ۱۹۵۹ء

میں غیر منشی مشروبات کی کھپت فی کس

۲۷۸ لیٹر تھی (امریکہ میں ۳۰ لیٹر ہے)

۱۹۵۸ء میں سبب اور دوسرے پھلوں

کے رس کی کھپت کی وجہ سے تقریباً ۵

ٹن پھل اور ترکاریوں کے رس کی درآمد

کی ضرورت پڑی۔ ۱۹۵۶ء میں یہ مقدار

۳۰۰ ٹن تھی۔

دفاقی جمہوریہ میں ۶۰ فیصدی گھرانوں میں ایک صفائی

کی مشین ہوتی ہے، ۲۳ فیصدی میں ایک ریفریجریٹر

۲۹ فیصدی میں ایک کپڑا دھونے کی مشین۔ ریفریجریٹر ۶۶

میں ۱۲،۵۰۰ فروخت ہوئے تھے اور ۱۹۵۵ء میں ۶،۰۰۰

چار میں سے ایک شخص بجلی کا استعمال کرتا ہے۔

۱۹۵۸ء میں ۳۰ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن پھل جن کی قیمت ۱۶۰ کروڑ

جرمن مارک یا ۳۸ کروڑ ڈالر یا ۱۳ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ

ہوتی تھی، دفاقی جمہوریہ میں درآمد کئے گئے۔ اسی سال ۴۳۰

کروڑ انڈے بھی درآمد ہوئے، اتنے انڈے دنیا میں کسی

ملک نے نہیں منگائے۔

۱۹۵۶ء میں دفاقی جمہوریہ میں سامان تعیشات کی کھپت سے

تقریباً ۴۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۱۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۳۸

کروڑ پاؤنڈ) کی آمدنی ہوئی۔

ایک متوسط درجہ کے جرمن فرد کی اشیاء خورد و نوش کی سالانہ کھپت (۱۹۵۷ء-۱۹۵۸ء)

کلوگرام	پاؤنڈ	
۱۳۱/۱		دودھ (سب قسم)
۷/۳	۱۶/۳	مکھن
۴/۳	۹/۵	پنیر
۱۹/۱	۴۲/۱	چربی، تیل
۵۲/۶	۱۱۶/۰	گوشت
۱۲/۱	۲۶/۷	پھلی
۶/۹	۱۵/۲	پھلی کے تیل
۱۱/۶	۲۵/۶	انڈے
۸۹/۵	۱۹۷/۲	لٹے کی بنی ہوئی اشیاء
۸۶/۱	۱۸۹/۸	میدہ کی بنی ہوئی اشیاء

۱۹۵۹ء میں ایک اوسط درجہ کے گھرانے (والدین اور دو بچے جس میں ایک کی عمر سندرہ سال سے کم) کے گھریلو اخراجات کے ہر ایک ہزار پاؤنڈ میں سے یہ رقمیں اس طرح صرف ہوتی ہیں:۔

غذا	۳۸۶	پاؤنڈ	کپڑے	۱۳۳	پاؤنڈ
مشروبات، تمباکو	۶۸	پاؤنڈ	ذاتی صفائی	۴۵	پاؤنڈ
کرایہ	۱۰۱	پاؤنڈ	تعلیم، تفریح	۱۰۱	پاؤنڈ
گھریلو سامان	۸۴	پاؤنڈ	سفر (کرائے)	۳۶	پاؤنڈ
بجلی روشنی	۴۵	پاؤنڈ			

غذا، زراعت، جنگلات اور ماہی گیری

آبادی میں اضافہ اور صنعتی ترقی کے باوجود وفاقی سرزمین کے کل رقبہ کے ۸۷ فیصدی حصہ ۲۴ میں اب بھی زراعت ہوتی ہے یا وہاں جنگلات ہیں اور اس تناسب میں صرف ایک معمولی سی کمی ہو رہی ہے۔ ۱۹۴۹ء میں زراعت، جنگلات اور باغبانی سے متعلق ۲۰ لاکھ کاروبار تھے، (۵ کروڑ ۳۰ لاکھ ایکڑ زمین پر) اس وقت سے ان میں ۴۵ لاکھ چھوٹے کاروباروں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ یہ صرف ۷ لاکھ ایکڑ کے رقبہ میں واقع ہیں مگر اس سے کم از کم یہ ضرور واضح ہو جاتا ہے کہ ہر تین گھرانوں میں سے ایک میں ایک چھوٹا سا باغ موجود ہے۔

وفاقی علاقہ کی سرزمین کا استعمال (۱۹۵۸ء)

فیصدی	مربع کلومیٹر	مربع میل	
۵۸.۳	۱,۳۳,۹۰۰	۵۵,۶۰۰	زراعت
۲۸.۷	۷۰,۸۰۰	۲۷,۳۰۰	لکڑی
۳.۱	۷,۶۰۰	۲,۹۰۰	عمارتیں، کھیت، صنعتی اراضی
۳.۸	۹,۳۰۰	۳,۶۰۰	سڑکیں اور ریلیں
۳.۶	۸,۹۰۰	۳,۴۰۰	ناقابل کاشت، دلدل
۲.۶	۶,۳۰۰	۲,۴۰۰	پانی، ہوائی اڈے وغیرہ
۱۰۰	۲۳۶,۹۰۰	۹۵,۳۰۰	کل میزان

قطعاعات کا تناسب (۱۹۵۸)

رقبہ کا تناسب فیصدی	قطعاعات کا تناسب فیصدی	
۳۵ / ۸	۷ / ۱	بڑے کھیت (۵۰ یا زیادہ ایکڑ)
۵۹ / ۷	۵۷ / ۹	درمیان درجہ کے کھیت (۵ سے ۴۹ ایکڑ)
۴ / ۵	۳۵ / ۱۰	چھوٹے کھیت (۵ ایکڑ سے کم)
۱۰۰	۱۰۰	کل میزان

جرمنی میں زراعتی زمینیں چھوٹی چھوٹی ہیں، ۵ سے لیکر تقریباً ۲۵۰ ایکڑ تک اور اوسط ۱۷ ایکڑ سے بھی کم ہوتی ہے۔ چنانچہ کھیت نسبتاً بہت مختصر ہوتے ہیں اور کچھ علاقوں میں تو درستی تقسیم کی وجہ سے ان کے بھی چھوٹے چھوٹے حصے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ کسی زمینوں کو ملا کر ایک کر دینے کو وفاقی حکومت بہت زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ کاشت کے قابل زمین کا رقبہ ساڑھے تین کروڑ ایکڑ ہے، اس کا ۵ فیصدی حصہ قابل زراعت ہے اور ۴۰ فیصدی حصہ میں چراگاہیں وغیرہ ہیں۔ پھل دار درختوں کی تعداد ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ سے زیادہ ہے (۱۹۵۸ء سار لینڈ کے علاوہ) ۱,۳۶,۰۰۰ ایکڑ علاقہ میں انگور لگائے جاتے ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں انگور کی شراب کی پیداوار ۲۸ لاکھ ہیکٹولٹر تھی، اور ۱۹۵۹ء میں ۳۳ لاکھ۔ ۱۹۵۸ء میں ۹۷,۰۰۰ ہیکٹولٹر انگور کی شراب اور ۷,۴۷,۰۰۰ بوتلیں سیکٹ شراب کی درآمد کی گئیں۔ اس کے باوجود بھی وفاقی جمہوریہ دنیا میں سب سے زیادہ انگوری شراب درآمد کرنے والا ملک ہے۔

زراعتی پیداوار میں مویشی پالنے کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں

کل غذائی پیداوار (۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن) کا تقریباً

تین چوتھائی حصہ مویشی پالنے کے ذریعہ حاصل ہوا تھا۔

قطعاعات کے مالکان کافی حد تک خود زمین

کے مالک ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں وفاقی جمہوریہ میں

(ہیمبرگ، برین اور سار لینڈ کے علاوہ) تقریباً

۱۷ لاکھ ۴۰ ہزار زرعی قطعاعات پر ۳۷ لاکھ لوگ

کام کر رہے تھے۔

مویشیوں کی تعداد

دسمبر ۱۹۵۸

(ہزاروں میں)

گھوڑے	۹۰۷
گائے بیل	۱۲,۰۶۵
دودھ دینے والی گائے	۵,۵۶۱
خنزیر	۱۲,۶۵۲
مرغیاں، پرندے	۶۱,۳۶۹

دیوار آہنی

جرمانہا جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک کے
جابر حکمرانوں نے اپنے اور وفاقی جمہوریہ کے
درمیان اس جگہ قائم کی.....



..... اور جس نے جرمنی کو
شمال سے جنوب تک دو حصوں
میں تقسیم کیا ہوا ہے



پاسٹراس، برلن، میں مہاجرین کے عارضی رہائشی مکانات
برلن مارین فیلڈ کے ایک ہنگامی کیمپ میں



کاشت کی اہم قسمیں (۱۹۵۸ء)

فیصدی	بویا ہوا رقبہ		قسم
	ایکر	ہیکٹ	
۶۱.۲	۲۱,۳۵,۰۰۰	۲۹,۱۵,۰۰۰	غذ (خصوصاً ری اور گیہوں)
۲۳.۲	۲۶,۳۶,۰۰۰	۱۸,۸۰,۰۰۰	زیر زمین ترکاریاں (خصوصاً آلو)
۱۴.۴	۲۲,۵۹,۰۰۰	۹,۹۵,۰۰۰	چارہ کے پودے
۳.۰	۵,۹۸,۰۰۰	۲,۳۲,۰۰۰	دوسرے پودے
۱۰۰	۱۹۸,۳۴,۰۰۰	۸۰,۳۲,۰۰۰	کل میزان

اس کے علاوہ ۶ لاکھ ۳۰ ہزار افراد ان قطعات پر جزوی طور پر کام کرتے تھے اور تقریباً ۹ لاکھ وقتاً فوقتاً روزانہ کی اجرت کے حساب سے کام کرنے والوں کی تعداد ۶,۵۱,۰۰۰ تھی۔ ۲,۳۰,۰۰۰ کھیتوں میں عورتیں کام کرتی تھیں۔

۱۹۴۵ء سے جون ۱۹۵۹ء تک ۱۰,۰۰,۰۰۰ نوآباد کار قطعات جن کا رقبہ ۱۲,۵۰,۰۰۰ ایکڑ ہوتا تھا مہاجر کاشتکاروں کے لئے قائم کئے گئے۔ ان میں بہت سی زمینیں ۵ ایکڑ سے کم کی تھیں۔ دیہات سے شہر اور صنعتوں کی طرف جانے کے رجحان کو روکنے کے لئے زمینوں پر کام کرنے والوں کی سماجی اور اقتصادی زندگی کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ ۱۹۵۰ء/۶۵۱ سے ۱۹۵۷ء/۶۵۸ تک کے عرصہ میں زمینوں پر کام کرنے والوں کی تعداد (کل وقت کام کرنے کے حساب سے) تقریباً ۱۰ لاکھ کم ہو گئی (یعنی تقریباً ۲۷ فیصدی)۔ ۱۹۵۹ء میں ۳۹,۲۰۰ لوگ (۲۰۵ فیصدی) زمینوں کو چھوڑ کر دوسرے کاموں پر لگ گئے۔

اس کمی کو زمینوں پر مشینوں کا استعمال کر کے پورا کیا جائیگا۔ اب ایسے لوگوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے جو کام کرتے تو شہروں میں ہیں مگر رہتے یا تو دیہات میں یا شہر کے قریب جوار میں ہیں۔ اس وجہ سے اب ایسی تجاویز کو ترقی دینے کی طرف دھیان دیا جا رہا ہے جن کے تحت گاؤں کی وضع کے رہائشی علاقے قائم کئے جاسکیں۔

وفاقی جمہوریہ کی زراعت میں مشینوں کا استعمال تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے اور اس پر روپیہ بھی زیادہ صرف کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۵۸ء کے اختتام تک ۷ لاکھ سے زیادہ ٹریکٹر استعمال میں تھے۔ ۱۹۵۸ء

کی فصل کتنے کے وقت ۲۵ ہزار
کاٹنے اور گاہنے کی مشینیں تھیں
(۱۹۴۹ء میں صرف ۱۳۹
تھیں)۔

جرمن زراعت کی سوسائٹی
(Deutsche Landwirt-
schafts-Gesellschaft

DLG) — سات سال

سے علم زراعت اور اس پر عمل
کے درمیان رابطہ قائم کئے ہوئے
ہے اور اس سوسائٹی نے
زراعت اور پیداوار غذا کو
بہت ترقی دی ہے۔ زراعت



دنیا میں ۳۵ کروڑ خاندان زراعت میں لگے
ہوئے ہیں۔ ۲۵ کروڑ کے پاس صرف ایک بیلچہ
یا کڑھی کا ہل ہے۔ ۹ کروڑ کے پاس ایک لوہے
کا ہل اور صرف ایک کروڑ کے پاس ایک ٹریکٹر
یا مشین سے چلنے والا ہل ہے +
دنیا کی ترکاریوں کی کل پیداوار کا پانچواں حصہ
وبالی آفات کی نذر ہو جاتا ہے +
۱۸۳۰ء میں امریکہ میں ۴ آدمیوں کی غذا
فراہم کرنے کے لئے ایک زراعتی مزدور کی ضرورت
ہوتی تھی، ۱۹۳۰ء میں ۱۰ آدمیوں کے لئے
اور ۱۹۵۶ء میں ۲۰ کے لئے +

کے میدان میں زراعتی طریق کار کو بہتر بنانے میں
۴۰۰۰ کروڑ جرمن مارک دیا۔ ۹۵۰ کروڑ ڈالر یا
۳۳۰ کروڑ پاؤنڈ کی رقم صرف کی گئی ہے۔ یکم
جولائی ۱۹۵۷ء کو زراعتی پٹوں کی کل مالیت کا
تخمینہ ۹۳۰ کروڑ جرمن مارک دیا۔ ۲۲۰ کروڑ ڈالر
یا ۸۰ کروڑ پاؤنڈ تھا۔ اگر سگہ کی قیمت کے گرجانے
کو حساب میں شامل نہ کیا جائے تو یہ رقم ماقبل
جنگ سے ۵۰ فیصدی زیادہ ہوتی ہے۔ ۱۹۵۹ء
میں "منصوبہ گرین" کے تحت زراعت کو امداد اور
قرضوں کی شکل میں ۱۹۰ کروڑ جرمن مارک دیا

زراعتی سرگرمیوں پر اخراجات (۱۹۵۶ء/۵۷ء)

(کردڑوں میں)			
پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	
۱۹۰۸	۵۵۰۳	۲۳۲۰۳	خاندان کے لوگوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کی اجرتیں
۳۰۱	۸۰۷	۳۶۰۷	سماجی بیجے
۸۰۷	۲۲۰۲	۱۰۳۰۲	بازار سے خریدی ہوئی کھاد
۱۹۰۲	۵۳۰۸	۲۲۵۰۹	خریدا ہوا چارہ
۱۲۰۱	۲۵۰۱	۱۸۹۰۳	عمارتوں اور مشینوں کی دیکھ بھال مرمت
۱۲۰۹	۳۶۰۱	۱۵۱۰۷	مشینوں کی خرید
۸۰۰	۲۲۰۳	۹۳۰۸	ٹیکس، محصول، قرضوں پر سود کی ادائیگی
۱۷۰۷	۲۹۰۵	۲۰۷۰۷	متفرقات
۱۰۵۰۵	۲۹۵۰۲	۱,۲۳۹,۰۸	کل میزان

۳۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم ملی۔ ۱۹۵۹ء/۶۰ء میں زراعتی پیداوار کی فروخت سے تقریباً ۱,۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۶۰ کروڑ ڈالر یا ۱۶۰ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم وصول ہوئی۔

جنگ سے قبل ہر شخص روزانہ خوراک کے ذریعہ ... ۳ حرارہ حاصل کرتا تھا۔ اب پھر تقریباً اتنی ہی مقدار ہونے لگی ہے گوکہ صرف گھریلو پیداوار اس کے لئے ابھی کافی نہیں ہے۔ ۱۹۳۸ء میں بئڈ کے علاقہ میں ہر سواشخص کے لئے ۹۴ ایچڑ

کھیتوں کے اوسط رقبے

ایچڑ	بیکٹر	جرمنی
۱۸۰۹	۷۰۶	جرمنی
۲۸۰۷	۱۱۰۶	فرانس
۳۷۰۸	۱۵۰۲	ڈنمارک
۱۱۱۰۹	۲۵۰۳	برطانیہ
۱۹۲۰۰	۷۸۰۵	امریکہ

کا قابل کاشت رقبہ تھا، ۱۹۵۶ء میں صرف ۶۷ ایچڑ رہ گیا۔ دیوار آہنی نے جو جرمنی کے وسط میں سے گزرتی ہے۔ ۱۹۳۷ء کی جرمن رائش کی زراعتی زمین کا ۲۸ فیصدی حصہ اور قابل کاشت زمین کا ۵۵ فیصدی حصہ مغرب سے علیحدہ کر دیا

پیداوار

سالانہ اوسط	رسی	گیہوں	جو	جئی	آلو	چقندر
۱۹۵۱-۵۸	۲۵۰۳	۳۰۰۰	۲۷۰۸	۲۵۰۵	۲۸۰۱	۳۶۰۰۱

۱۰۰ کلوگرام فی ہیکٹر

گیا ہے، اور اس دیوار کے اُس پار آبادی صرف ۲۷ فیصدی رہ گئی ہے۔ ملک کا جو حصہ الگ کر دیا گیا ہے وہاں ۵۵ فیصدی غلہ، ۵۷ فیصدی

آلو اور ۶۷ فیصدی چھدر پیدا ہوتا تھا۔ وفاقی جمہوریہ میں بیشتر زراعتی کاروبار چھوٹے یا درمیانی درجے کے پیمانہ پر ہیں، انکے لئے حالات کے کچھت بدل جانے پر زراعتی بہتری کے لئے اقدامات لینا بڑے زراعتی کاروباروں کی نسبت زیادہ مشکل ثابت ہوا۔ اس سبب کے باوجود بھی وفاقی جمہوریہ اپنے ہی ذرائع سے غلہ کی ضروریات کا ۷۷ فیصدی حصہ، گوشت کا ۹۰ فیصدی حصہ اور چربی تیل کا ۲۵ فیصدی پیدا کر رہی ہے۔ غذا کی یہ صورت حال نسبتاً اطمینان بخش ہے اور اس کی وجہ یہ ہے

۲۴ اشیا خوردنی کی ضروریات وہ حصہ جو وفاقی علاقہ میں پیدا ہوتا ہے (۱۹۵۷/۵۸)

فیصدی	اشیا
۱۰۰	دودھ
۱۰۰	آلو
۹۸	ری
۹۲	مکھن
۹۱	گوشت
۸۷	چربی (گوشت سے)
۸۱	تازہ پھل
۷۷	ترکاریاں
۵۸	گیہوں
۷۰	دیگر غلے
۵۷	انڈے
۲۶	کھانے کے تیل
۶	بناسپتی

کہ جرمن زراعتی پیداوار میں نہایت معقول اضافہ کیا جا چکا ہے۔ اندازہ ہو کہ غذا کی کل ضروریات کا صرف ۲۵ سے ۳۰ فیصدی حصہ دوسرے ملکوں سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں غذائی صنعت میں اوسطاً ۲۰.۳۰ لوگ لگے ہوئے تھے جس میں تقریباً ۲۰ فیصدی عورتیں تھیں۔ اس وقت تقریباً ۶.۲۰ غلے متعلقہ کاروبار تھے جن کی کل بکری کی رقم تقریباً ۷۰۰ کروڑ جرمن مارک (۶۲ کروڑ ڈالر یا ۲۳ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔

وفاقی علاقہ کے ایک چوتھائی سے زیادہ سے (تقریباً ۷۰ لاکھ ایکڑ رقبہ) لکڑی حاصل کی جاتی ہے، اس رقبہ میں دو تہائی کے قریب درخت صنوبری قسم کے ہیں۔ سب سے زیادہ جنگلات ہیس رھائن لینڈ پالائی نیت، بادن ورٹمبرگ اور باویریا میں واقع ہیں۔ جنگلاتی علاقہ ۷۰۰۰۰ افراد کی کاروباروں کے ہاتھ میں ہے لیکن جنگلوں کی تقریباً نصف تعداد صرف ۱۹۰۰ تجارتیوں کے پاس ہے جن میں سے ہر ایک کے پاس ۱۲۵۰ ایکڑ یا اس سے زیادہ کا علاقہ ہے۔ ۳۰ فیصدی جنگلات بند ریاستوں اور تعلقوں کے قبضہ میں ہیں اور ۲۲ فیصدی نجی ملکیت میں ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں درختوں اور لکڑی کی فروخت سے ۱۶ کروڑ جرمن مارک (۲ کروڑ ڈالر یا ۱۳ کروڑ پاؤنڈ)

۱۹۵۵ء میں دنیا کے تمام سمندروں سے تقریباً
۲ کروڑ ۷۷ لاکھ ٹن مچھلی پکڑی گئی۔ مچھلی
پکڑنے والے مالک میں جاپان سب سے
اول ہے۔

۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۷ء تک کے عرصہ میں تقریباً
۷۵ کروڑ ۷۷ لاکھ ایچڑ زمین پر دوبارہ درخت لگائے
گئے جس پر ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۸۰ لاکھ
ڈالر یا ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) صرف ہوئے۔

بچ سمندر اور کنارے پر ماہی گیری کے ۲۲۰۰

کاروبار ہیں جس میں ۱۳۰۰ لوگ کام پر لگے ہوئے ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں تقریباً ۶۷۷ کروڑ ۶۷ لاکھ مچھلی
جس کی مالیت ۲۸ کروڑ ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۷ کروڑ ڈالر یا ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی
تھی پکڑی گئی۔ سب سے زیادہ مچھلی بحیرہ شمالی سے حاصل کی جاتی ہے، یہاں جتنی مچھلی پکڑی جاتی ہے
اس کی نصف سے زیادہ مقدار ہیزنگ مچھلی کی ہوتی ہے۔ کچھ مچھلی شمالی اوقیانوس سے حاصل کی جاتی ہے
خصوصاً آئس لینڈ کے قریب سے۔ مچھلی کی کل ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۱۹۵۸ء میں ۷۰۰ کروڑ ۷۰ لاکھ
مچھلی درآمد کرنی پڑی تھی۔

صنعت (تعمیرات اور سداوار قوت کے علاوہ)

۲۵ اقتصادی سرگرمیوں اور قومی آمدنی کے بڑھاؤ میں صنعتوں کو بہت دخل ہے۔ سب سے پہلے تو
لوگوں کو دھندے ملتے ہیں اور پھر صنعت ہی کی بدولت اشیائے برآمد پیدا کی جاتی ہیں، جب تک
آہنی دیوار کے اس پار واقع زرعی علاقے واپس نہیں مل جاتے ہیں یہ اشیائے برآمد ہی ہیں
جن سے جرمن لوگوں کی ضروریات زندگی کا انتظام ممکن ہے۔

اپنے بیشتر مغربی یورپی ہمسایہ ممالک کی طرح جرمنی بھی ایک صنعتی ملک ہے۔ ۱۹۵۸ء میں
۷۰۰ کروڑ ۷۰ لاکھ لوگ جس میں ۷۰۰ کروڑ ۵۹ لاکھ مزدور شامل ہیں ایسے صنعتی کاروباروں میں لگے
ہوئے تھے، جن میں ۱۰ یا ۱۰ سے زیادہ ملازم ہوں۔ اسکے یہ معنی ہوتے کہ وفاقی جمہوریہ میں ہر روز گا
لوگوں کے ۳۲ فیصدی لوگوں کا تعلق صنعت سے تھا۔ اس میں ۲۰ کروڑ ۹۰ لاکھ عورتیں تھیں۔ ۱۹۵۸ء
میں صنعتی ملازموں کو ۳۹ کروڑ ۹۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۹۳ کروڑ ڈالر یا ۳۳ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم تنخواہوں
اور اجرتوں کی مدد میں ادا کی گئی۔

ستمبر ۱۹۵۸ء میں سب ملاکر ۹۰ کروڑ ۸۰ لاکھ صنعتی کاروبار چل رہے تھے، ان میں سے ایک فیصدی

وفاتی جمہوریہ کی صنعتیں (۱۹۵۸ء)

(دس یا دس سے زیادہ اشخاص پر مشتمل کارخانے۔ تعمیرات اور رفاہ عام سے متعلقہ صنعتوں کے علاوہ)

برقی رقم	کاروبار کی کل رقم	برقی رقم	دگر دگر دس میں		برقی رقم	کاروبار کی کل رقم	تعداد ملازمین	تعداد کارخانہ جات	قسم صنعت
			ڈالر	ڈالر					
پاؤنڈ	پاؤنڈ								
۱۲۷۵	۷۹,۹	۹,۰۷۷	۲,۳۳۸	۱,۷۱,۱	۹۳۰	۶۱۳	۶۳۰	کان کنی
۳۳۷۸	۲,۱۸,۶۳	۹۷۵۵	۶,۱۱,۳۳	۲۵,۶۷۶	۲۵,۶۷۶	۵۹۳	۱,۵۷۰	لوہے اور دیگر دھاتوں کی پیداوار
۱۰,۹۷۶	۳,۵۳,۶۳	۳,۰۶,۷۸	۹,۹۳۱	۱۳,۸۸۶	۲۱,۶۶۶	۱,۵۰۳	۵,۹۹۰	فولاد، پستیں، بھری جہاز، گاڑیاں
۲۸۶۳	۲,۵۹,۶۳	۱,۳,۵۶۳	۷,۲۶۶	۵,۲۸۶	۳۰,۵۰۲	۱,۲۸۹	۷,۵۳۰	برقی سامان، نفیس آلات اور چشمہ جات
۲۷۸	۸۰۶	۷۷۸	۲۳۱	۳۳۶	۱,۰۱۳	۵۷	۹۶۰	فولاد اور فولاد کی چادر کی، دھاتیں
۳۷۱	۳,۶۵,۶۹	۱,۳۱,۷۸	۷,۲۳۰	۵,۵۳۷	۳۱,۲۶۳	۶۳۳	۳,۰۵۰	آلات موسیقی، سامان کھیل، نقلی زیورات
۶۷۳	۸۱,۷۸	۱,۷۷۶	۲,۲۸۷	۷,۳۷۸	۹,۶۱۰	۳۱۶	۵,۹۳۰	کیمیائی اشیاء، معدنی تیل، ربڑ اور دیگر اشیاء
۵۶۳	۱,۳۸,۷۹	۱۳,۷۵	۳۸۹	۶۰,۶۹	۱۶,۳۳۶	۶۳۷	۹,۸۶۰	آرہ کشی کے کارخانے، برقی اور لکڑی کے سامان، کھانے اور پینے کی
۲۷۷	۳۵	۷۷۷	۹۸۱	۳۲,۶۲	۲,۱۲,۶۱	۱۷۵	۱,۶۱۰
۱۱,۷۱	۱,۷۷,۷۶	۳۱,۷۱	۲,۹۷۲	۱,۳۰,۷۵	۲۰,۸۸۶	۹,۰۷	۸,۱۳۰
۳۷۵	۲,۸۲,۶۲	۱۲,۷۷	۷۹۰	۵۳,۷۵	۳۳,۱۸۶	۲۶۷	۶,۸۳۰
۲۸۷	۱۹,۰۷,۷۸	۸,۰۳,۰۶	۵۳,۲۵,۷۱	۲۳,۷۵,۶۲	۲۲۳,۶۵,۶۶	۷,۳۰۰	۵۲,۰۰۰

اعداد شمار لگ بھگ ہونے کی وجہ سے بھرتے ہیں۔ کل سال بھر کی اوسط

۲۵ بڑے پیمانے کے کاروبار تھے جن میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ لوگ ملازم تھے۔ ۶ فیصدی درمیان ۲۵ درجہ کے (۲۰۰ سے ۹۹۹ ملازمین) اور ۲۸ فیصدی چھوٹے درجہ کے (۱۰ سے ۱۹۹ ملازمین) سب سے چھوٹے درجہ کے صنعتی کاروبار جس میں ۱۰ سے کم ملازمین تھے، کل کاروباروں کے ۲۴ فیصدی تھے، گوکہ ملازموں کی تعداد اور بکری کے لحاظ سے صنعتی میدان میں ان کا حصہ صرف ۲ فیصدی ہوتا تھا۔ صنعتوں میں لگے ہوئے کل لوگوں کے ۸۰ فیصدی لوگ ایسے کارخانوں میں کام کرتے ہیں جن میں ۱۰ سے زیادہ ملازمین ہیں۔ اس وقت صنعتوں میں ارتکاز کا عمل جاری ہے گوکہ یہ بنیادی صنعتوں اور اشیاء بنانے کے ابتدائی مرحلوں تک ہی محدود ہے۔ بکری کے اصولوں اور آمدنی ٹیکس کی اصلاحات اور کارخانوں کی نوعیت مقرر کرنے کے قانون کی مدد سے اس عمل کا تدارک ہو جانا چاہیے۔

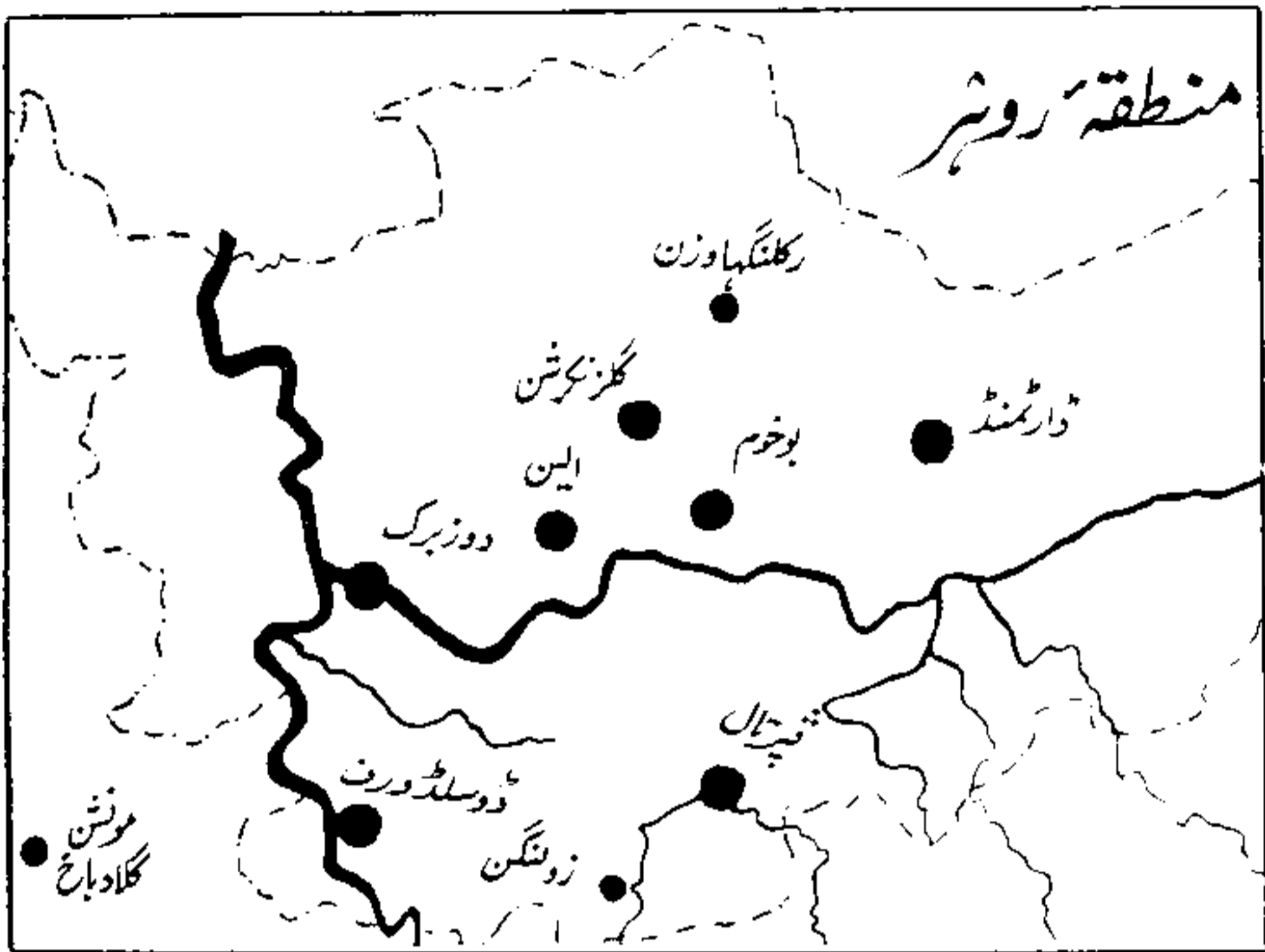
دہائی جمہوریہ کی صنعتی پیداوار میں زیادہ اہمیت اشیاء بنانے کی صنعتوں کو دی جاتی ہے۔ ۱۹۵۸ء میں صنعت کے اس شعبہ کی پیداوار کل صنعتی پیداوار کی ۸۸ فیصدی ہوتی تھی جس کی تقسیم یوں تھی: بنیادی سامان ۲۳ فیصدی، سرمایہ کے طور پر لگانے کا سامان ۳ فیصدی، فروخت کے لئے اشیاء ۱۹ فیصدی، سامان خورد و نوش اور تعیش ۱۶ فیصدی، صنعتی اشیاء کا تقریباً ۶ فیصدی حصہ کان کنی سے حاصل ہوا تھا، ۲ فیصدی قوت پیدا کرنے کی صنعت سے اور ۲ فیصدی تعمیرات کی صنعت سے۔ اگر ۱۹۵۸ء میں صنعتوں میں لگے ہوئے لوگوں کی تعداد کے حساب سے دیکھا جائے تو دہائی

جمہوریہ کی سب سے اہم صنعتوں میں بھاری صنعتوں میں (یعنی کوئلہ، لوہا اور فولاد) کے بعد میں بنانے کی پارچہ بانی کی اور بجلی کے سامان کی صنعتیں آتی ہیں جن میں علی الترتیب ۱۱، ۵، ۸ اور لوگ لگے ہوئے ہیں۔ دوسری قابل ذکر صنعتیں یہ ہیں: کیمیاوی صنعت (۵ فیصدی) 'کارپا' بنانا (۵ فیصدی) 'لباس کی صنعت' (۳ فیصدی) اور 'تھوڑے اور مٹی کے سامان بنانے کی صنعت' (۳ فیصدی)۔

صنعتی پیداوار میں اضافہ

سالانہ اوسط (۱۹۳۶ء کے لئے ۱۰۰ تصور کیجئے)	۱۹۵۰	۱۹۵۸
کان کنی	۱۰.۲	۱۵.۲
بنیادی سامان پیداوار	۱۰.۲	۲۱.۰
سرمایہ کے طور پر لگانے کا سامان	۱۱.۳	۳۰.۶
بکری کا سامان	۱۱.۳	۲۰.۹
غذا، کانی چارہ وغیرہ	۱۰.۸	۲۱.۹
تعمیرات	۱۱.۰	۲۰.۳
قوت کی پیداوار	۱۸.۲	۳۴.۲
تمام صنعتوں کی اوسط	۱۱.۱	۲۳.۲

صنعتی سرگرمیوں میں رہائش۔ روہر کا علاقہ



اور جنوب مغربی جرمنی کا کچھ سب سے آگے ہیں۔ شمالی جرمن ساحلی علاقہ میں بھی صنعت رفتہ رفتہ ترقی کرتی جا رہی ہے۔ سخت کونڈہ بشریت شمالی رہائش و بسٹ فیلیا میں نکالا جاتا ہے، وہاں لوہے اور فولاد کے سب سے زیادہ کارخانے واقع ہیں۔

۱۹۵۸ء میں اس ریاست میں ۲۸ لاکھ لوگ ایسے صنعتی کارخانوں میں کام کر رہے ہیں جن میں دس یا دس سے زیادہ لوگ کام کرتے تھے۔ اسی سال میں روئر اور آخن کے علاقوں میں واقع ۱۵۰ کانوں میں سے ۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ٹن سخت کونڈہ دستیاب ہوا۔

وفاتی جمہوریہ - پیداوار اور اشیاء سازی (۱۹۵۸)

سخت کونڈہ	۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ ٹن
بھورا کونڈہ	۹ کروڑ ۳۵ لاکھ ٹن
پوٹاش (بغیر صاف کیا ہوا)	۱ کروڑ ۶۴ لاکھ ٹن
تھچا لوٹ	۱ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن
دوسری کچی دھاتیں	۲۲ لاکھ ٹن
معدنی تیل	۴۳ لاکھ ٹن
موٹر گاڑیاں	۱۱۰۰۰۰
ٹرک، لاریاں وغیرہ	۳۱۳۰۰۰
موٹر سائیکل، سکوتر	۱۲۰۰۰
ریڈیو سیٹ	۳۰۰۰۰
بجلی کے لیمپ	۸۰۵۰۰۰

نومبر ۱۹۵۷ء میں رہائن لینڈ کے بھورے کوئلے کے علاقہ کی مغربی حد پر چوتھی دیوہیکل کھدائی کی مشین نصب کی گئی۔ اس مشین کے چلنے کے راستہ کی لمبائی ۳۱۲ فٹ ہے۔ یہ مشین ایک دن میں ۱,۳۰,۰۰۰ مکعب گز کوئلہ اٹھا سکتی ہے۔ اس مشین کو چلانے میں صرف ۸ آدمی درکار ہوتے ہیں۔ اس کے ساز و سامان میں ۵ ٹیلیوژن سیٹ بھی شامل ہیں۔ جن کی مدد سے کام پزیرائی رکھی جاتی ہے۔

اس کی قیمت: تقریباً ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۲۱ لاکھ ۳۰ ہزار پاؤنڈ)

یہ مقدار "یورپ کی کوئلہ اور فولاد کی انجمن" کے چھ ملکوں کی کل کوئلہ کی مقدار کی ۵۴ فیصدی ہوتی ہے۔ روزانہ پیداوار کی رفتار تقریباً ۴,۰۰,۰۰۰ ٹن ہے۔

روہر کی کانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد ۴,۸۰,۰۰۰ ہے۔ اس میں سے ۳,۰۰,۰۰۰ لاکھ کانوں کے اندر اور باقی سطح پر کام کرتے ہیں۔ کوئلہ کی درآمد تقریباً بالکل ختم کر دی گئی ہے۔ کوئلہ کی قیمت کا جرمنی کی تقریباً کل ختم

کی پیداوار کی قیمتوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ کل کوئلہ کی تقریباً نصف مقدار صنعتوں اور ان سے متعلقہ کاروباروں میں صرف ہوتی ہے۔ ایک کافی مقدار کیمیاوی صنعت میں استعمال ہوتی ہے۔ کوئلہ استعمال کرنیوالوں میں غیر مالک کو برآمد کرنے والے، گھریلو اور نجی خریدار (۱۰ فیصدی) اور ریل اور ریل در سائل کے محکمے (۹ فیصدی) شامل ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں کوئلہ کی کل مقدار برآمد کروڑ ۱۰ لاکھ سے زیادہ تھی اور درآمد کی مقدار کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن جس میں بیشتر مقدار امریکہ سے منگائی گئی تھی۔

بھورے کوئلہ کی کل پیداوار ۱۹۵۸ء میں ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تھی۔ کل مقدار کا تقریباً ۲/۵ حصہ رہائن لینڈ سے دستیاب ہوتا ہے۔ صرف ۱۹۵۷ء ہی میں تقریباً ۳۱۰ کروڑ مکعب فٹ کا سطحی رقبہ صاف کیا گیا تھا۔

۱۹۵۷ء میں کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھروں اور بجلی پیدا کرنیوالی صنعتی مشینوں نے ۲,۰۰۰ کلواٹ گھنٹوں کے برابر بجلی پیدا کی۔ کولون کے علاقہ میں ایندھن اور صنعت کے مابین اس نوع کا تعاون بہت ترقی کر گیا ہے۔

مغربی جرمنی کی بھٹیوں میں ۱۹۵۸ء میں تقریباً ۷۰ لاکھ ٹن درآمدی بیشتر سوئڈن سے) اور کروڑ ۲۵ لاکھ ٹن ملک کی کانوں سے نکالا ہوا کچا لوہا صاف کیا گیا اسی سال ۲ کروڑ ۲۸ لاکھ ٹن کچی فولاد

۱۹۵۷ء میں مغربی دنیا نے تقریباً ۲۳ کروڑ ٹن کچا لوہا پیدا کیا۔ امریکہ نے ۱۰ کروڑ ۳۰ لاکھ کوئلہ اور لوہے کے گروہ " کے ممالک نے ۵ کروڑ ۹۸ لاکھ، مغربی ممالک کے ممالک نے ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ، جس میں سے روس نے ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن۔

کچے فولاد کی پیداوار (۱۹۵۷ء)
یورپ کی کل مقدار - ۱۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن جس میں:

سوئیٹ یونین ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن
وفاقی جمہوریہ ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ ٹن
برطانیہ ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن
فرانس ۱ کروڑ ۳۱ لاکھ ٹن
۱۹۵۹ء میں مقدار ۲ کروڑ ۵۸ لاکھ ٹن تھی۔

پیدا کی گئی۔ اس مقدار کی بدولت جو
”یورپی کونڈہ اور فولاد کے ممالک“ کی
کل پیدا کردہ مقدار کی ۳۹ فیصدی ہوتی
ہے۔ وفاقی جمہوریہ سب سے اول ہوئی۔
صنعتی بحری کی کل مالیت ۱۹۵۹ء میں
تقریباً ۳۰۰ کروڑ جرمن مارک رہا
۵۳۵ کروڑ ڈالر یا ۱۹۳۰ کروڑ ڈالر
ہوتی تھی اس میں صرف ایسے صنعتی کارخانے
شامل ہیں جن میں دس یا دس سے زیادہ
کام کر رہے ہوں۔ اس رقم میں دس اور
کا حصہ ۳۳۷ کروڑ جرمن مارک رہا، ۸۱
کروڑ ڈالر یا ۲۹ کروڑ پاؤنڈ تھا۔ ۱۹۵۸ء
میں دس اور کی مالیت اس سے کھیلے سال
کی نسبت ۹ فیصدی زیادہ تھی۔ ساختہ
جرمنی کے الفاظ نے دنیا بھر میں دوبارہ
اہمیت حاصل کر لی ہے۔

جہاز سازی، قیمتی پتھر، نفیس میکانیکی
آلات، سامان فوٹوگرافی، چشمے، آلات سونے
گاڑیاں اور مشینیں بنانے کی صنعتوں میں
دس اور سے متعلق بہت سرگرمیاں جاری
ہیں۔

ٹریڈ مارک کے حقوق کے تحفظ کے
ختم ہو جانے کی وجہ سے صنعت کو کافی
دھکا لگا رہے تاہم جرمنی نے ادویات کی
تحتیق اور پیداوار میں اپنی پہلی سی



صنعت میں دساور کا حصہ

(۱۹۵۸ء)

(دساور کی بجری کا کل بجری سے تناسب)

فیصدی	
۵۳.۳	۱۔ جہاز سازی
۳۶.۱	۲۔ نفیس آلات اور دیکھنے سے متعلق آلات
۲۲.۳	چشمے بنانے کی صنعت
۲۲.۴	فوٹو گرافی اور فلم بنانا
۳۷.۶	گھنٹے اور گھڑیاں
۲۳.۰	۳۔ آلات موسیقی اور کھلونے وغیرہ
۲۰.۸	بڑے قسم کے آلات موسیقی
۵.۲	چھوٹے قسم کے آلات موسیقی
۶۳.۸	قیمتی پتھر
۳۶.۰	۴۔ گاڑیاں
۳۳.۳	موٹر گاڑیاں
۳۰.۷	۵۔ مشینری

بین الاقوامی شہرت دوبارہ حاصل کر لی ہے۔ بہت سے جرمن ٹریڈ مارک دنیا بھر میں شہرت کے حامل ہیں۔

تقریباً ۵,۰۰,۰۰۰ غیر ملکی ڈاکٹر دفاتی جمہوریہ میں

تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۹۵۹ء میں دفاتی جمہوریہ جہاز سازی

میں دنیا میں تیسرے درجہ پر تھی، برطانیہ اور جاپان پہلے اور دوسرے درجہ پر تھے۔ اس سال دفاتی

جمہوریہ نے صرف ملک کے استعمال کے لئے ۲۸ جہاز

پالی میں اٹارے جن کی بار برداری کی کل گنجائش

۲۸,۰۰۰ ٹن تھی۔ اور دوسرے ممالک کیلئے ۱۰۵ جہاز

جن کی کل گنجائش ۶,۵۰,۰۰۰ ٹن تھی۔ ۱۹۵۹ء میں

۲۰,۰۰,۰۰۰ ٹن کی گنجائش کے جہاز تیار ہوئے۔

جہاز سازی کی صنعت کو جنگ کے زمانہ میں سخت نقصان پہنچا تھا مگر ۱۹۴۸ء سے اس صنعت

نے بہت سرعت کے ساتھ ترقی کی۔ اس ترقی اور دوسرے واقعات کو دیکھ کر غیر ملکی مبصروں نے "جرمن

اقتصادی معجزہ" کا ذکر کیا ہے۔ جرمنوں کا اپنا خیال ہے کہ یہ رائے صحیح نہیں ہے۔ جرمنی کے لوگ جانتے

ہیں کہ مارشل پلان کے تحت امداد ملنے اور یورپ میں بین الاقوامی تعاون پیدا ہونے سے ہی ۱۹۴۹ء

اہم جہاز ساز ممالک کے پاس جو فرمائشات موجود ہیں

(۱۹۵۷ء)

۱۰۰ ٹن سے زیادہ گنجائش کے جہازوں کی تعداد	فیصدی	ہزار ٹن میں	ملک
۲۹۵	۱۶.۶	۵,۷۳۴	برطانیہ
۵۱۷	۱۵.۷	۵,۵۲۴	دفاتی جمہوریہ
۲۹۶	۱۴.۷	۵,۰۷۹	جاپان
۲۵۰	۱۰.۹	۳,۷۵۹	سوڈن
۱۹۰	۶.۹	۲,۳۹۵	ہالینڈ
۱۳۶	۶.۳	۲,۲۱۳	فرانس

عدلائد کے جہاز رانی کے اعداد و شمار کے مطابق۔

میں جنگ سے تباہ شدہ جرمن صنعتوں میں ایک بار پھر زندگی کے آثار پیدا ہونے لگے تب سے زندہ رہنے کی قوت ارادگی اور مل جل کر کام کرنے کی کوششوں کی بدولت جرمن صنعتوں کو یورپ میں بطور اہم ذریعہ رسد اپنی دیرینہ اہمیت دوبارہ حاصل ہو گئی۔ اور ساتھ ساتھ جرمنی کو اپنی پیداوار کے لئے منڈیاں بھی واپس مل گئیں۔ ۱۹۵۹ء میں اوسط صنعتی پیداوار ۱۹۵۰ء کے مقابلہ میں ۲۲۵ فیصدی ہو گئی یعنی اس عرصہ میں صنعتی پیداوار میں ۱۲۵ فیصدی کی حد تک اضافہ ہو گیا۔ تعمیر نو کے اس عرصہ میں یہ بھی ہوا کہ کسی نہ کسی شعبہ میں خصوصاً قوت کی پیداوار میں، کمی محسوس کی گئی، لیکن اس نوعیت کی مشکلات کا باہمی مساعی سے کامیابی کیساتھ مقابلہ کیا گیا، کئی حالات میں انہیں دور کرنے

دنیا بھر میں موٹر گاڑیوں کی پیداوار ۱۹۵۶ء میں ۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ گاڑیاں - وفاقی جمہوریہ کادینیا میں دوسرا درجہ تھا۔

موٹر گاڑیاں (۱۹۵۹ء کے پہلے ۶ ماہ میں) :-

امریکہ (فروخت ہوئیں) ۳۳،۰۰۰،۰۰۰

وفاقی جمہوریہ ۶،۵۱،۰۰۰

برطانیہ ۵،۰۰،۰۰۰

فرانس ۵،۶۵،۸۰۰

موٹر ٹرک، لاریاں وغیرہ (۱۹۵۷ء) :-

امریکہ (فروخت ہوئیں) ۱۰،۹۹،۰۰۰

برطانیہ ۲،۸۸،۰۰۰

وفاقی جمہوریہ ۲،۵۳،۰۰۰

۱۹۳۸ء سے ۱۹۵۷ء تک لیورکیوسن میں واقع بائیر کے رنگسازی کے کارخانے نے ۱۳۵ کروڑ ۵۲ لاکھ جرمن مارک (یا ۳۳ کروڑ ۶۵ لاکھ ڈالر یا ۳۴ کروڑ ۳۷ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم آلات اور مشینیں بڑھانے میں نکالی۔ اس رقم میں سے ۸ کروڑ جرمن مارک (یا ۸ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۶۸ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم دارالتجربے بنانے میں صرف ہوئی تھی۔ سائنسی تحقیقات کے لئے ۱۹۵۷ء میں اس کارخانے نے ۸ کروڑ ۲۳ لاکھ جرمن مارک (یا ۸ کروڑ ۹۶ لاکھ ڈالر یا ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف کی۔ یہ رقم کل بجری کی ۲۰۵ فیصدی ہوتی تھی جس کی رقم ۱۸۵ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۴ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۱۵ کروڑ ۷۵ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

کے لئے سرمایہ کے واسطے امداد وغیرہ دی گئیں۔ مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ صنعت میں اتنی لچک موجود تھی کہ وہ اپنی گنجائش کو بڑھتی ہوئی مانگ سے مطابقت میں لاسکتی تھی۔

دنیا کی کیمیاوی پیداوار

جرمنی کا حصہ فیصدی	کروڑوں میں		۱۹۳۸ء
	پاؤنڈ	ڈالر	
۲۱-۹	۳۷۰	۱۰۳۰	۱۹۳۸ء
۵-۲	۱،۵۳	۲،۳۱۰	۱۹۵۲ء
۶-۱	۱،۸۸۰	۶،۰۹۰	۱۹۵۶ء

دنیا کی کیمیاوی دساور

جرمنی کا حصہ فیصدی	کردوں میں		
	پاؤنڈ	ڈالر	
۲۴/۳	۳۳	۱۲۳	۶۱۹۳۸
۱۰/۸	۱۳۳	۲۰۲	۶۱۹۵۲
۱۲/۲	۱۸۳	۶۲۰	۶۱۹۵۶

۱۹۵۶ء کے موسم خزاں میں بہت سے لوگوں کو یہ خوف ہوا کہ جرمن اقتصادی زندگی میں ضرورت سے زیادہ "حدت" پیدا ہو جائے۔ اس سے مراد ہوتی ہے صنعتی امکانات پر ضرورت سے زیادہ بار پڑنا، خصوصاً سرمایہ کے طور پر استعمال ہونے والے سامان کے معاملہ میں۔ تاہم ۱۹۵۰ء سے منڈی کے انفرادی شعبوں میں اضافہ صرف عارضی طور پر ہی دیکھا گیا۔ ۱۹۵۶ء کے موسم گرما میں ہی تجارت کے سازگار حالات میں تبدیلی ہونی شروع ہو گئی۔ تب سے صنعتوں کو وسیع کرنے کا عمل سست کر دیا گیا ہے حالانکہ جاری ضرور ہے۔ ۱۹۵۷ء کے اختتام پر دنیا کی اقتصادی سرگرمیوں میں انخطاطی عمل کا اثر مغربی جرمنی پر بھی پڑا، خصوصاً امریکہ میں بعد از جنگ اقتصادی پس گردی کے تیسرے حملہ کا اور اس دور میں کچھ سامان کی قیمتوں کے گرجانے کا۔ بہر حال دنیا کی آبادی میں اضافہ اور تکنیکی سائنس میں ترقی ہوتے رہنے کی وجہ سے اقتصادی حالات سازگار رہنے کی امید قائم رہی۔ اس کے علاوہ سرکاری اور نجی تعمیرات کے کام میں وسعت کی وجہ سے تجارت کی اندرونی حالت بھی اچھی رہی۔ ۱۹۶۰ء کے بہار کے موسم میں ایک بار پھر شعبہ میں اقتصادی گرم بازاری شروع ہوئی، چنانچہ وفاقی حکومت کو ملک میں زرعی مقدار کے اضافہ کے خطرہ کے خلاف اقدامات لینے پڑے۔

مغربی جرمنی کی اقتصادی ترقی جرمنی کی جہاں کی

لین دین کی پالیسی (soziale Markt-wirtschaft) کی مرہون منت ہے۔ اس پالیسی کے معنی یہ ہیں کہ نجی شرکت اور اجتماعی ترقی کا خیال رکھتے ہوئے منڈیوں کو کاروبار کے سلسلہ میں پوری پوری آزادی ہونی چاہیے۔

قانون اساسی کی رُود سے نجی کاروبار کرنے اور

فاکس واگن موٹر کاروں کے کارخانہ کی
۱۹۵۷ء میں پوری ۲۰۰ کروڑ جرمن مارک
دیا ۴۸ کروڑ ڈالر یا ۷۱ کروڑ پاؤنڈ
سے زیادہ کی مالیت کی تھی۔ اس میں
برآمد کی رقم ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک
دیا ۲۴ کروڑ ڈالر یا ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ
پاؤنڈ سے زیادہ کی تھی۔

بحری جہاز تیار کرنے والے
خاص خاص ممالک

طن	۱۹۵۷ء
۱۷۰۰۰۰	جاپان
۱۲۰۰۰۰	برطانیہ
۱۲۰۰۰۰	دلفانی جمہوریہ

۱۹۵۶ء میں تجارتی جہازوں کی سامان لیجانے کی کل جگہ
(کل دنیا، سوویٹ بلاک کے ممالک کے علاوہ):
۶۶،۷۳،۷۰۰ طن (۸۳۷۱ جہاز)

جہاز سازی کی صنعت میں برآمد کی گنجائش
(۱۹۵۶ء)

جاپان	۱۲،۳۱،۸۲۰	طن
دلفانی جمہوریہ	۶،۲۰،۶۳۱	
برطانیہ	۳،۲،۶۷۷	
سوڈن	۲،۲۴،۰۹۰	

اور ملکیت رکھنے کے حقوق محفوظ ہیں، تاہم ان

دونوں انفرادی حقوق کے استعمال میں اجتماعی پابندیوں کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ ذاتی زمین، قدرتی
ذخائر اور ذرائع پیداوار قانون کی رو سے مناسب معاوضہ کی ادائیگی کے بعد نجی ملکیت سے مشترک ملکیت
میں منتقل کئے جاسکتے ہیں۔

اجتماعی لین دین کی پالیسی کی وجہ سے
جرمن حکومت کو اقتصادی معاملات میں
ضابطہ قائم رکھنا ہوتا ہے۔ اسکے معنی یہ ہوئے
کہ حکومت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حالات
قائم رکھے جن کے تحت لین دین کا عمل ہوتا
ہے۔ حکومت صرف ان ہی حالات میں دخل
دیتی ہے جب وہ دیکھے کہ کسی مخصوص شعبہ
میں اجتماعی لین دین کی پالیسی نہیں چلتی
دکھائی دے رہی یا اجتماعی نقطہ نظر سے
اس شعبہ میں اس پالیسی کی ہمت افزائی
نہیں ہو رہی ہے لیکن ایسی صورت میں
بھی کاروباری آزادی کے اصول پر جہاں
تک ممکن ہوتا عمل کیا جاتا ہے۔



پروفیسر ڈوگ اربارڈ
دلفانی وزیر برائے اقتصادیات

تحقیق اور ترقی کے کاموں پر اخراجات کے کچھ اعداد و شمار (۱۹۵۳ء)					
فیصدی	کل بجری		خرچ		فرم کا نام
	کروڑوں میں	ڈالر	کروڑوں میں	ڈالر	
۵۰۳	۹۰۶	۲۶۰۸	۲۵	۱۰۲۳	Farbwerke Hochst A.G.
۳۰۳	۳۳	۹۰۲	۲۱	۲۲۶	Veren Glanz- stoff-Fabr. A.G.
۲۰۸	۸۰۹	۲۵	۲۳	۱۰۱۹	Badische Am- lin- und Soda- Fabriken A.G.

اس اقتصادی پالیسی کو کامیاب بنانے کی غرض سے اقتصادی معاملات میں منصوبہ بندی جو جنگ کی ایک میراث تھی وفاقی جمہوریہ میں ختم کر دی گئی، یہ اس وقت کیا گیا جبکہ دور رس اصلاحات نہ عمل میں لائی گئیں شروع شروع میں حکومت کے دخل کی ضرورت صرف ان ہی انفرادی شعبوں میں محسوس ہوئی (مثلاً مکانات

بنانے کی صنعت میں) جن میں ایسے دخل کے بغیر مانگ اور رسد میں توازن قائم نہ ہو سکتا تھا۔ اب چونکہ حالات میں استحکام پیدا ہوتا جا رہا ہے تو حکومت کا یہ دخل بھی رفتہ رفتہ کم کیا جا رہا ہے۔ جون ۱۹۶۰ء میں ملک کے قانون ساز اداروں نے کچھ قوانین منظور کئے جن کا مقصد حکومت کی مدد سے بنائے جانے والے مکانات کی تعمیر کے منصوبوں پر سے پابندیاں ہٹانا اور چائے رہائش اور کرایہ داری سے متعلق شہری حقوق قائم کرنا ہے۔ اجتماعی لین دین کی پالیسی صنعت میں مشکلات کے رفع کئے جانے (خاص طور پر کوئلہ اور لوہے کی صنعتوں میں) اور نئے نئے لوگوں کے صنعت کی طرف مائل ہونے، ان سب کے باوجود بھی اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وفاقی جمہوریہ کا مغربی دنیا کی صنعت پر تکیہ رہا ہے۔ وہ اقتصادی علاقہ جو جرمن رہائش کے لئے کافی حد تک استحکام کا ضامن تھا، دیوار آہنی نے علیحدہ کر دیا ہے۔ وفاقی جمہوریہ

کو جس میں فی مربع کلومیٹر ۲۱۳ (فی مربع میل ۵۴۰) نفوس ہیں ہمیشہ ایک بڑی حد تک دنیا کی تجارت کا سہارا لینا ہوگا۔ اسی وجہ سے وفاقی جمہوریہ کی ہر ممکن کوشش ہے کہ بیرونی تجارت میں آسانیاں فراہم کرے، ایک اجتماعی منڈی قائم کرے، اور کسٹم، تجارت اور سگہ کی اتحادی انجمنیں قائم کرے۔ اندرونی معاملات میں اسکی مساعی یہ ہیں کہ پیداوار کی عقلی اصول پر تنظیم کرے تاکہ بین الاقوامی لحاظ سے بھی اس کی مقابله کی طاقت میں وسعت حاصل ہو۔

EREN JAHER DEUTSCHEN MARK.



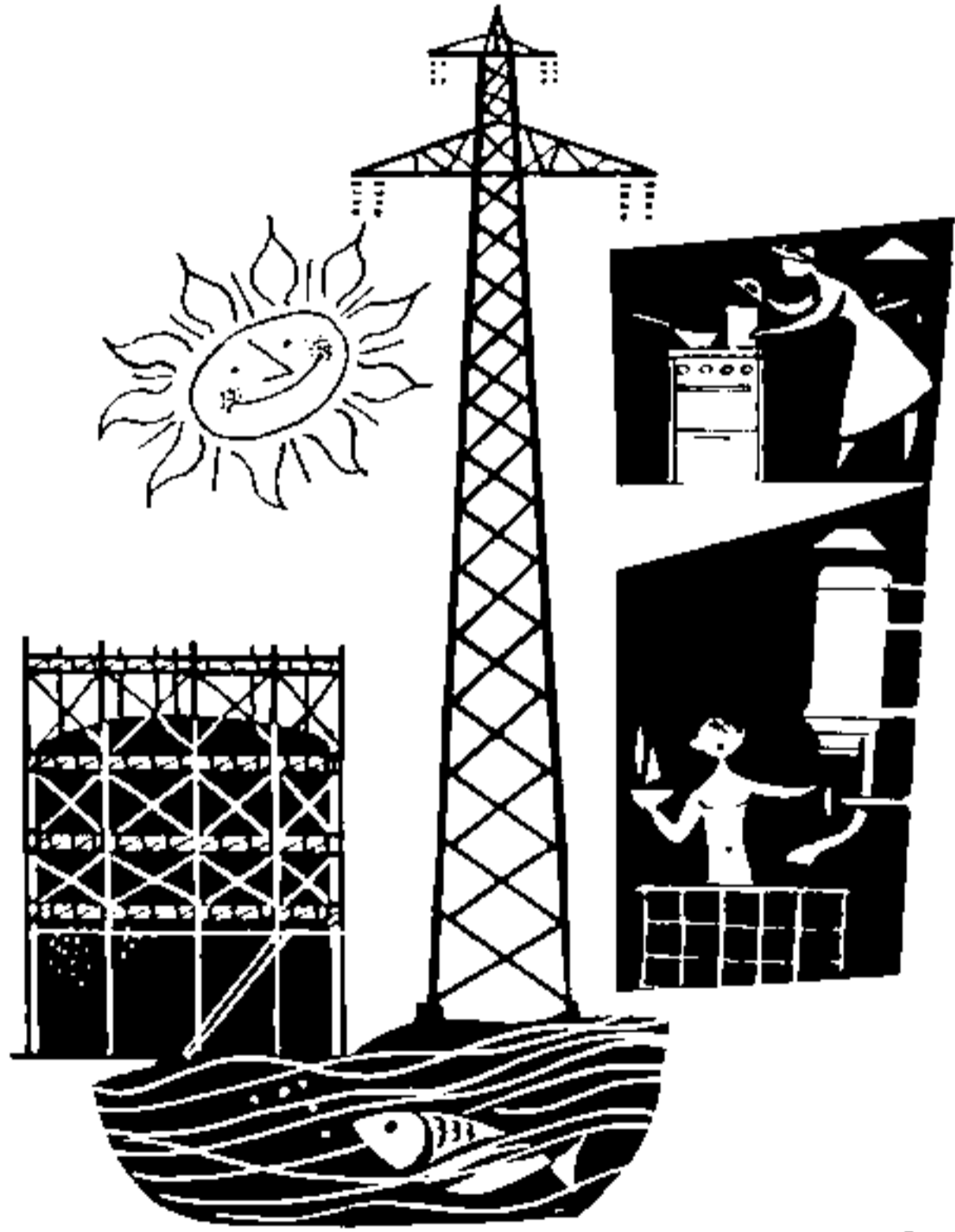


قوت کی پیداوار اور تقسیم

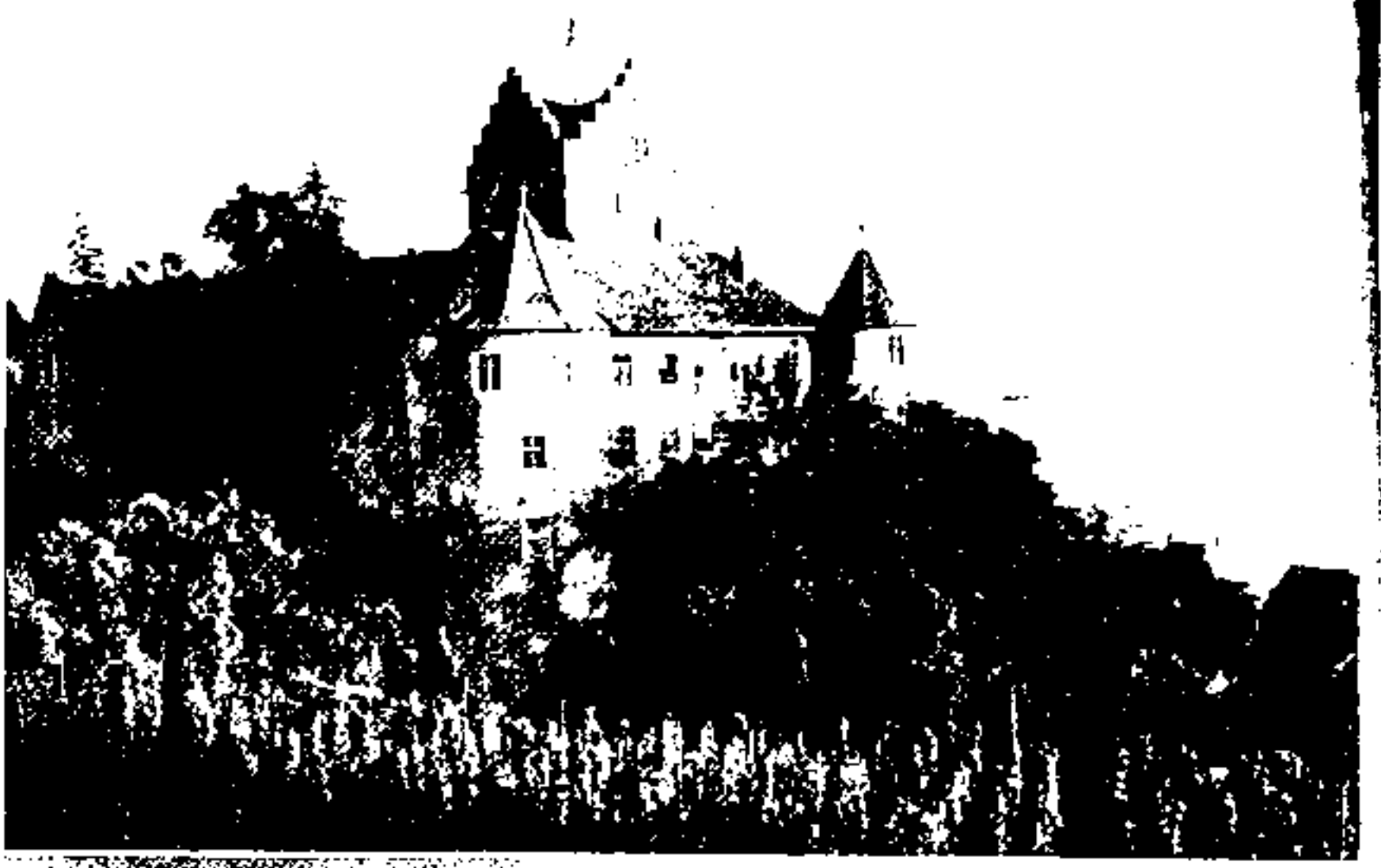
۲۶ عوام کے استعمال کے لئے قوت ایسے ادارے پیدا کرتے ہیں جن کو سرمایہ یا تو حکومت کی طرف سے ملتا ہے یا نجی کاروباریوں سے صنعتی کارخانے بھی اپنے استعمال کیلئے اپنے کارخانوں ہی میں قوت پیدا کرتے ہیں۔ قوت کسی بھی شکل میں پیدا کی جائے (پانی، بجلی اور گیس) اس پر حکومت کی نگرداشت ہوتی ہے۔ قوت کا سب سے اہم ذریعہ کوئلہ ہے۔ خواہ اس کو سیدھا جلا کر استعمال کیا جائے خواہ گیس کی شکل میں یا اس سے بجلی پیدا کی جائے۔

*
برطانیہ کے بعد یورپ میں دفاتی جمہوریہ ہی میں قوت کا سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ نی کس آبادی کے لحاظ سے دفاتی جمہوریہ میں قوت کا استعمال برطانیہ اور بلجیم کے بعد تیسرا ہے۔

۱۹۵۶ء میں بجلی بنانے میں آبی قوت کا حصہ ۱۵ فیصدی تھا۔ دفاتی علاقہ کے جنوبی حصہ میں جہاں پانی کی طاقت سے چلنے والے بجلی گھر واقع ہیں۔ بہت سی ریل گاڑیاں بجلی سے چلنی شروع ہو گئی ہیں۔



ساتویں صدی کی عمارت شلوس
میر شبرگ جس کو سولہویں صدی میں
اصلی حالت پر لایا گیا۔ یہاں سے
بھیل کانسٹینس کا نظارہ دکھائی
دیتا ہے۔ آخری اسٹوفینی بادشاہ
کا زادان یہیں سے اٹلی روانہ ہوا تھا



فریڈنشاٹ کی پروٹسٹنٹ گرجا
(۱۶۰۱ء - ۱۶۱۳ء) سے بلیک فارسٹ
کا نظارہ۔

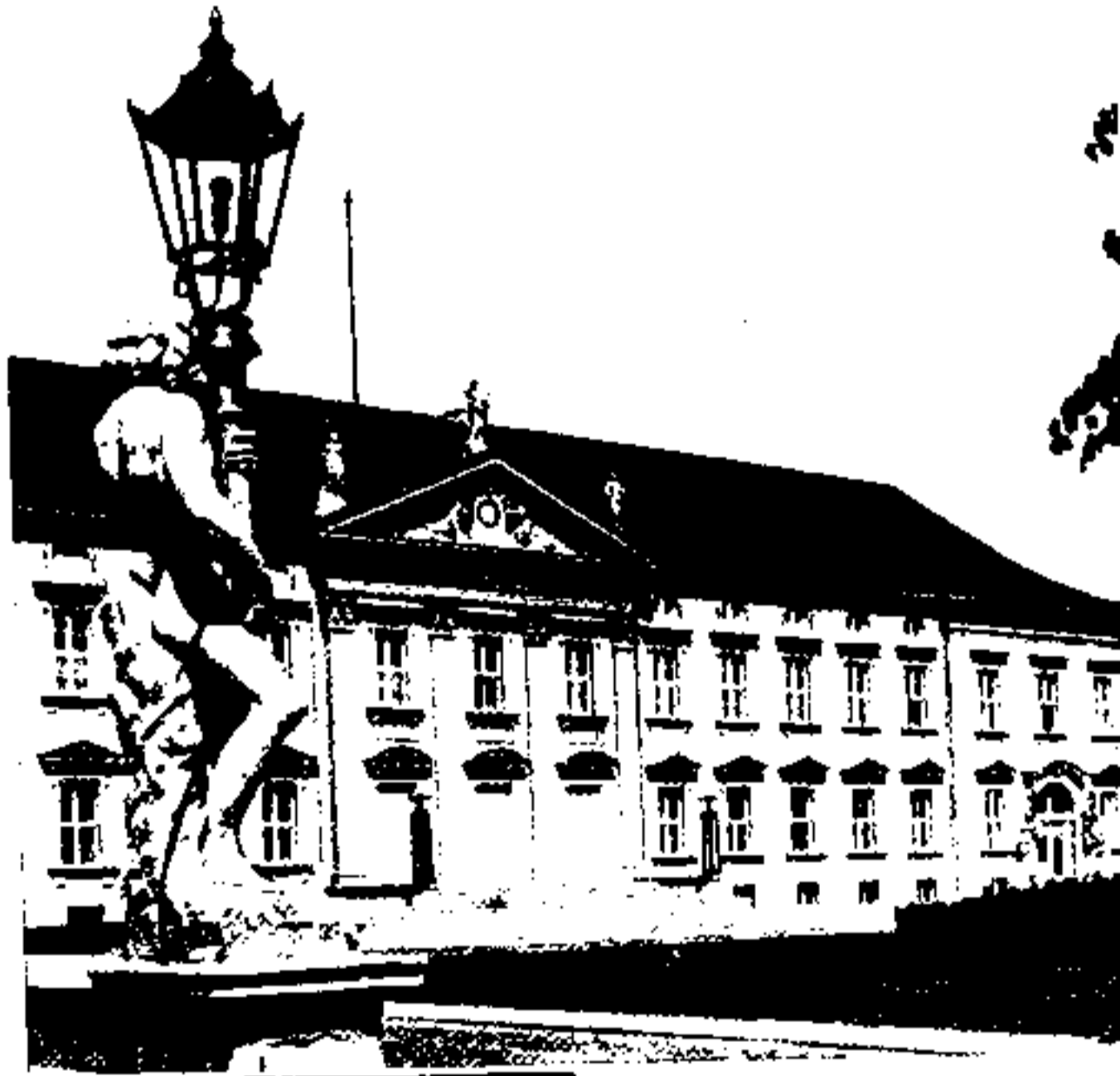
باروک طرز تعمیر کا ایک مکان
جو کبھی پالائی نیت کے ایک
زمین کی رہائش تھا اور جس
میں اب شلوس داخن ہانم
کے سردا بے ہیں



زارا الحکومت برلن



برینڈنبرگ دروازہ جسے لیننگ ہٹس نے
۱۷۸۸ء - ۱۷۹۱ء میں
تعمیر کیا



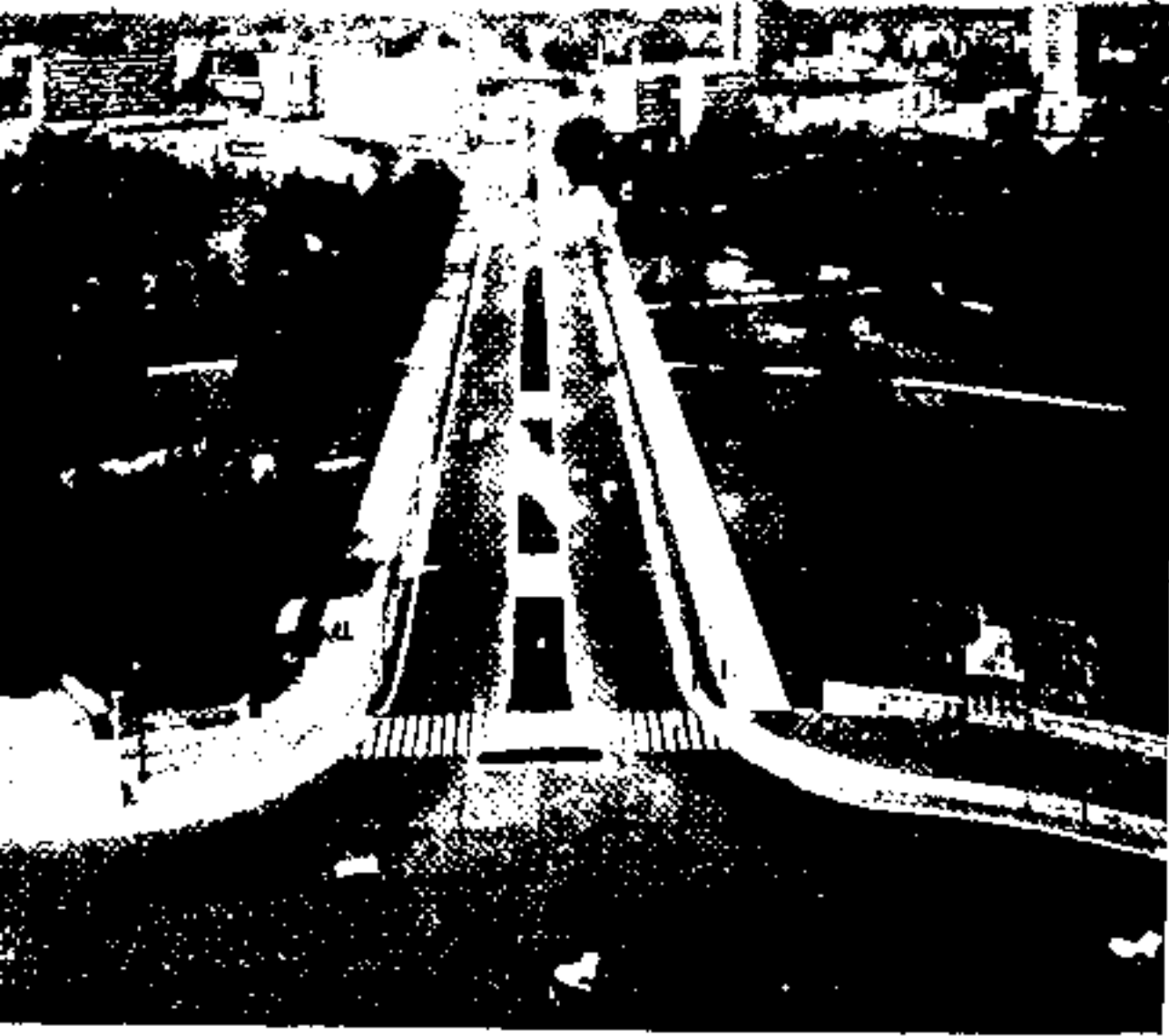
شلوس بیل ویو کی عمارت جو ۱۷۸۵ء میں
فریڈرک اعظم کے زمانہ میں تعمیر ہوئی
اور اب برلن میں صدر وفائی
کی رہائش گاہ ہے



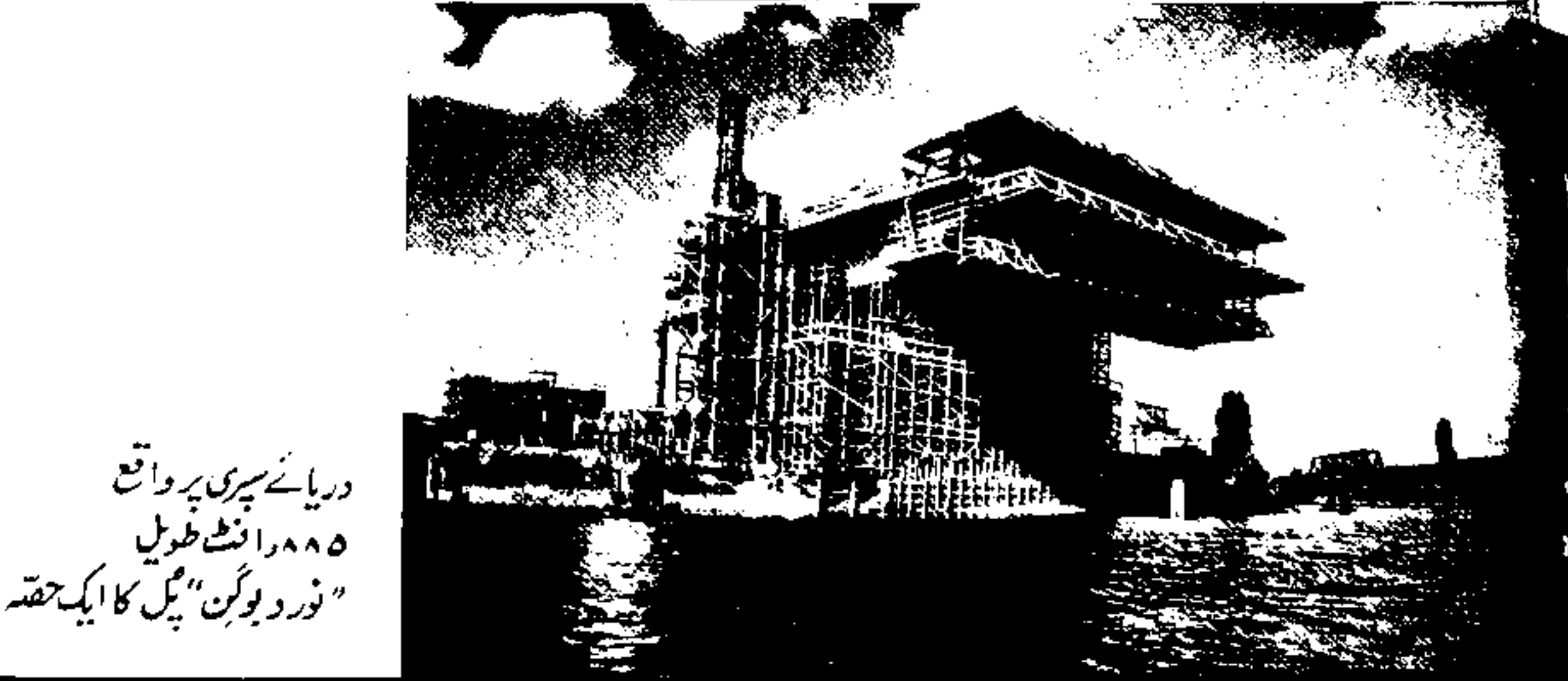
بصر و لہلم گر جا جو
۱۸۹۵ء - ۱۸۹۹ء میں
موجیٹر نے تعمیر کی
اور اب ویران پڑی ہوئی ہے

دارالحکومت برلن

دارالحکومت کے مغرب میں واقع
ہاول جھیل پر لوگ گرمیوں کی
تعطیلات گزار رہے ہیں



برلن کے ہنسا علاقہ کا نظارہ
”فنج مینار“ سے



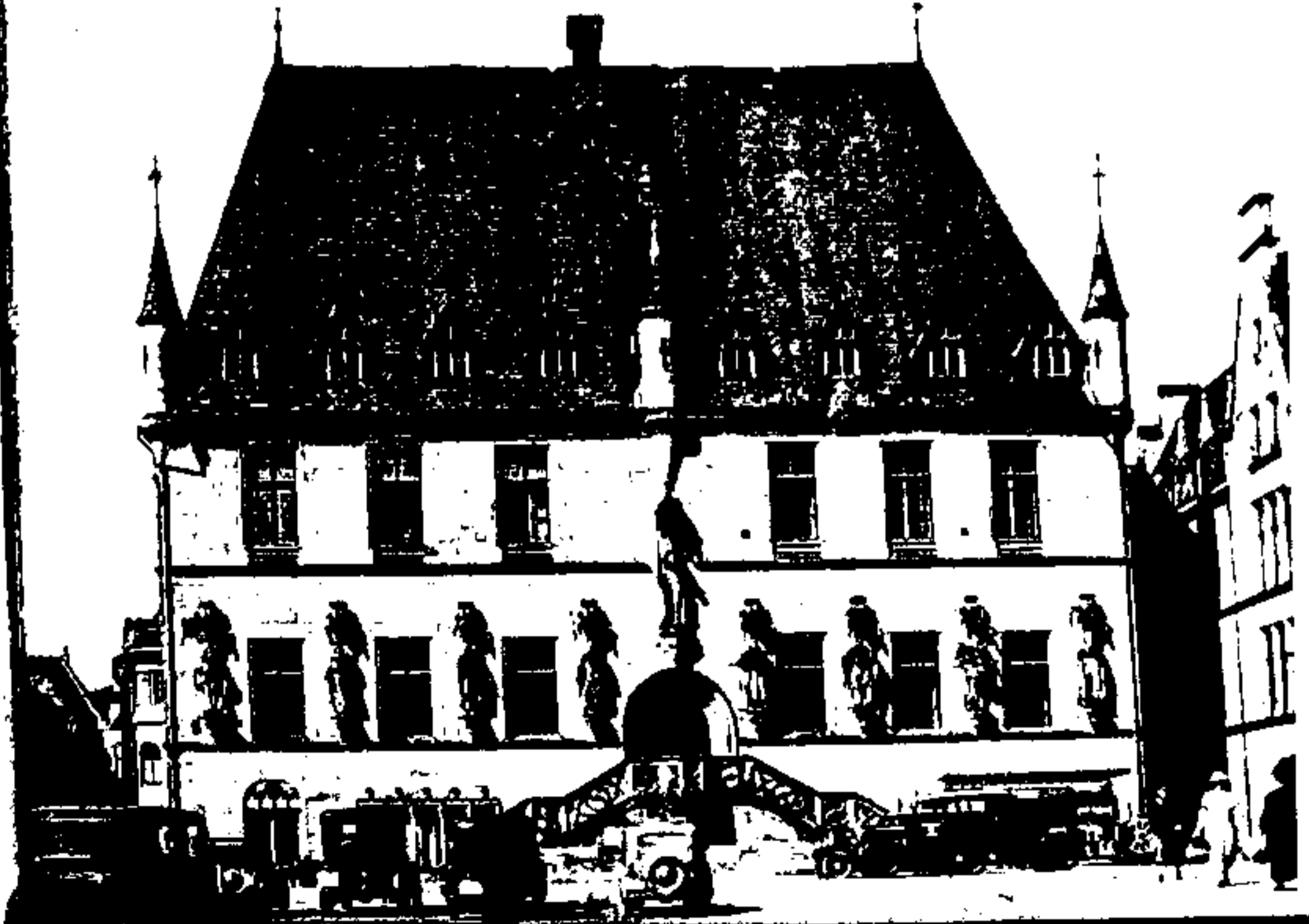
دریائے سپری پر واقع
۸۸۵ فٹ طویل
”نوردبوگن“ پل کا ایک حصہ



بریسلاؤ کا ٹاؤن ہال
(چودھویں سے سوٹھویں صدی)

دریائے نیکار پر واقع شہر ایسلنگن کا ٹاؤن ہال جو پندرھویں
صدی میں تعمیر ہوا۔ ۱۸۵۶ء کے بعد اس میں مزید منزلوں
کا اضافہ کیا گیا۔

اوسا بردک کا ٹاؤن ہال (۱۳۸۷ء - ۱۵۱۲ء)



برطانیہ میں ۱۹۷۵ء سے صرف ایٹمی توانائی تیار کرنے کے امکانات پر غور کیا جائے گا۔

۱۹۵۵ء میں یورپ میں توانائی کا استعمال کارکولہ کے خرچ کے حساب سے) : ۷۳ کروڑ ٹن۔ اس میں دفائی جمہوریہ کا حصہ : ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن۔

مشرقی بلاک کے ممالک میں ۱۹۳۷ء اور ۱۹۵۵ء کے عرصہ میں قوت کے خرچ میں ۱۵۸ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ دنیا کے کل خرچ میں ان کا حصہ ۱۶ فیصدی سے بڑھ کر ۲۲.۵ فیصدی ہو گیا۔ باقی دنیا میں اسی عرصہ میں اضافہ کی شرح ۶۷ فیصدی تھی۔

یہاں کی بنی ہوئی بجلی کورہاؤن ویسٹ فیڈیا کے صنعتی علاقہ تک میں لیجا یا گیا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں ۵۰۰ کروڑ کلوواٹ گھنٹوں کے برابر بجلی صرف کی گئی جس کا دو تہائی حصہ صرف صنعتوں میں کام آیا۔ یہ مقدار دنیا کی کل پیداوار کی ۵ فیصدی ہوتی تھی۔ بجلی کی مانگ اوسطاً ۸ فیصدی سالانہ کی شرح سے بڑھتی جا رہی ہے۔ گیس کی ۴ سے ۵ فیصدی اور پانی سے پیدا شدہ طاقت کی ۳ فیصدی۔ ۱۹۵۵ء میں بجلی کی پیداوار میں ۲۰ لاکھ کلوواٹ گھنٹوں کا اضافہ کیا گیا۔ بجلی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کی بڑی لائن ۲۰۰۰ کلومیٹر (یا ۱۲۰۰ میل سے زیادہ) لمبی ہے۔ روٹر کو سار اور برلن سے ملانے والی گیس کے پائپ کی لائن ۳۰۰۰ کلومیٹر (یا ۸۰۰ میل) سے زیادہ لمبی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں گیس کی کل پیداوار ۲۲۰۰ کروڑ مکعب میٹر (۷۷،۸۰۰ کروڑ مکعب فٹ) تھی۔ اس پیداوار کی ۸۵ فیصدی

مقدار صنعت اور تجارت میں استعمال ہوئی اور گھر لو استعمال میں محض ۱۵ فیصدی صرف ہوئی حالانکہ گیس کے چوٹھے بجلی کے چوٹھوں سے کہیں زیادہ استعمال میں ہیں۔ گیس بیشتر کانوں ہی کے نزدیک آسانی

توانائی کی پیداوار (۱۹۵۹ء)

کروڑ کلوواٹ گھنٹوں میں:	
۹۱۰۰	سخت کونڈ اور بھورے کونڈ سے
۱۱۰۰	پانی کے ذریعہ
۱۰۲۰۰	میزان

توت کا سالانہ خرچ (۱۹۵۶ء)

بھی	صنعت	اکائی	
۶	۵۷	کلو واٹ گھنٹہ
۲	۲۳	مکعب فٹ
۷	۷	مکعب فٹ

سے بنائی جاتی ہے اور صرف ساتواں حصہ گیس کے کارخانوں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔
 ”یورپی کونسل اور لوہے کی برادری نے فولاد اور گیس کے باہمی تعلق کی وجہ سے ان کے معاملات کو بین الاقوامی رقبہ دیا ہوا ہے۔“

*

وفاقی علاقہ میں وہ بنیادی شے جس کو سب سے زیادہ خطرہ لاحق ہے پانی ہے۔ کچھ علاقوں میں تو آبادی اور صنعت میں اضافہ کی وجہ سے یہ شے بہت ہی نایاب ہو گئی ہے۔ سطحی پانی سے کل ضروریات کا صرف نصف حصہ پورا ہوتا ہے اور صنعتی علاقوں میں سطح روز بروز تیزی سے جاری ہے۔ نلوں کے ذریعہ ہر سال ۱۰۰۶۰۰ کروڑ مکعب فٹ پانی لیا جاتا ہے اور ۱۴۱۰۰ مکعب فٹ پانی صنعتی کارخانے خود اپنے کھودے ہوئے کنوؤں سے لیتے ہیں۔

مستند میں چلے جانے اور زمین میں جذب ہونے والے پانی کی مقدار ہر سال ۵۰۰۰۰ کروڑ مکعب فٹ ہوتی ہے۔ صرف ۵-۶ فیصدی حصہ یعنی ۵۰۰۰۰ لاکھ کروڑ مکعب فٹ آبپاشی کیلئے استعمال میں آتا ہے۔



دستکار پال

جرمن دستکاریوں کی قدامت کا ثبوت اس کی گرجاؤں، غیر مذہبی عمارات اور صناعی کے ۲۷ لاقعداد نمونوں سے ملتا ہے۔ صدیوں تک بازار میں صرف ہاتھ سے بنے ہوئے ظروف بکے رہے پھر وہ زمانہ آیا جب دستکاریوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں صنعتی پیداوار سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اگر بڑے صنعتی کارخانوں کے سامنے دستکاری کارخانوں کو فراموش کر دیا گیا۔ لیکن جب چھوٹی چھوٹی مشینیں دستیاب ہونے لگیں تو اہم دستکاریاں مقابلہ کرنے کے قابل ہو گئیں۔ ساتھ ساتھ تکنیکی ترقی سے نئی راہیں نکل آئیں اور نئی دستکاریاں پھولنے پھلنے لگیں۔

۱۹۶۰ء میں وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں ۵۰,۰۰۰ دستکاریوں کے کارخانے

چل رہے تھے جن میں صنعتی کاریگروں کی تعداد کے نصف کے برابر لوگ کام کر رہے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں

تمام دستکاریوں کی کل تجارتی بکری کی رقم

۵,۰۰۰ کروڑ جرمن مارک لیا ۱,۶۸۰ کروڑ

ڈالر یا ۶۰۰ کروڑ پاؤنڈ ہوتی تھی۔ اس

رقم کا تین چوتھائی سے زیادہ حصہ نئی پیداوار

مشینیں نصب کرنے اور مرمت وغیرہ سے متعلق

تھا اور صرف پانچواں حصہ دوسری جگہ بنائی

یون ڈرٹمبرگ میں ہر ایک گھر میں
اشیاء دستکاریوں میں کے ہوتے ہیں
یہ ہر ریاست سے زیادہ تعداد ہے۔
وفاقی جمہوریہ میں اوسط ۲۷ فی گھر ہے

دستکاریوں کے اعداد و شمار سے کچھ اقتباسات

ملازمین کی تعداد	کارخانوں کی تعداد	
۱۰۸۰۹۰۰	۱۰۱۰۳۰۰	درزی اور عورتوں اور مردوں کے لباس
۵۵۰۰۰	۵۱۰۳۰۰	جوتے بنانے والے
۲۸۰۶۰۰	۹۰۸۰۰	فخریہ بنانے والے
۵۰۰۰	۲۰۳۰۰	سناور اور حراف
۱۳۰۰۰	۴۰۱۰۰	ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے میلینڈ
۱۰۹۱۰۰۰	۳۲۰۶۰۰	قصائی
۲۰۳۰۳۰۰	۵۵۰۴۰۰	طبعی
۱۰۶۸۰۰۰	۵۱۰۳۰۰	تجام (عورتوں اور مردوں کے بال)
۱۰۴۰۰	۶۰۳۰۰	فوٹو گرافر
۹۰۹۰۰	۲۰۵۰۰	جلد ساز

غذا کے شعبوں میں (بھٹیائے، قصائی، حلوائی وغیرہ) سب سے زیادہ بھری کی رقم حاصل ہوتی ہے سب سے زیادہ ملازمین تعمیرات کے کاروبار کے شعبوں میں ہیں۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا دستکاریوں کے کارخانے وسیع تر ہوتے گئے۔ اس صدی کے آغاز پر ملازمین کی اوسط تعداد ۲ تھی، اب یہ ۵ ہو گئی ہے۔ پچھلی اعداد شماری کے وقت ۱۰۰۰ کاروبار ایسے تھے جن میں ۲۵ یا اس سے زیادہ لوگ کام کر رہے تھے۔ ساتھ ساتھ اکیلے شخص کے کاروباروں کی تعداد رفتہ رفتہ کم ہوتی جا رہی ہے۔

دستکاریاں

کل تجارتی بھری کی رقم (۱۹۵۵ء)			۳۱۔ مئی ۱۹۵۶ء کو	تمام دستکاریاں : تعمیرات کے کاروبار دھاتوں کے کاروبار غذا..... لباس، پارچہ بانی، چمڑا بڑھتی کا کام
(کرڈوں میں)			ملازمین کی تعداد (ہزاروں میں)	
پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک		
۴۱۰	۱۱۴۰	۴۶۶۰	۳۶۲۵	
۱۰۰	۲۸۰	۱۱۶۰	۱۲۵۶	
۱۱۰	۳۰۰	۱۲۸۰	۷۹۸	
۱۱۰	۳۲۰	۱۳۵۰	۴۹۷	
۳۰	۸۰	۳۲۰	۴۱۳	
۳۰	۹۰	۳۶۰	۳۱۳	

دستکاریوں کی اہمیت بحیثیت ایک ذریعہ تعلیم کے بہت زیادہ ہے۔ وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں ماہر کاریگر اپنے کارخانوں میں تقریباً ۶۰۰۰ شاگردوں کو بیک وقت تربیت دیتے ہیں، یعنی صنعتوں کی نسبت دو گنے لوگوں کو۔ ہر سال تقریباً ۸۰۰۰ تربیت یافتہ شاگرد (Gesellen) امتحانوں میں شرکت کرتے ہیں، ان میں سے کچھ تعداد تربیت یافتہ کام کرنیوالوں کی حیثیت سے صنعتوں میں ملازمت حاصل کرتی ہے۔ ۳۰۰۰ سے زیادہ کاریگر ہر سال ماہر فن کی سند حاصل کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ انہیں اپنا دستکاری کاروبار شروع کرنے کا قانونی حق حاصل ہو جاتا ہے۔



عمارت سازی اور تعمیر مکانات

۲۸ جنگ ختم ہونے کے بعد تجارت کے دوسرے شعبوں کی طرح، مثلاً دستکاریوں کی صنعت میں عمارت سازی میں بھی مشینوں کی مدد سے کام لیا جانے لگا۔ ۱۹۵۸ء کے وسط میں عمارت سازی کی تجارت میں تقریباً ۲۰,۳۰۰ اکتکریٹ ملانے کی مشینیں، ۴۵,۸۰۰ سامان اٹھانے کی مشینیں اور ۳۶,۶۰۰ ٹرک اور ٹریکٹر استعمال ہو رہے تھے۔ گھومنے والے دمکلوں، چلنے والی پٹیوں اور اسی قسم کی دیگر چیزوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ان کے علاوہ تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ عمارت سازی کی بڑی فرموں کی اہمیت ان فرموں سے زیادہ ہوتی جا رہی ہے جن میں دستکاری کی مدد سے کام ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء کے وسط میں عمارت سازی کے تقریباً ۵۹,۲۶۰ کاروبار تھے جن میں سے تقریباً ۲,۶۵۰ کاروباروں میں سویا سو سے زیادہ لوگ کام کر رہے تھے۔

عمارت سازی میں مشینوں کا استعمال اور اس کی عقلی اصولوں پر تنظیم اس تجارت کی گرم بازاری کیلئے ایک ضروری شرط ہے اور اس کا نتیجہ بھی ہے جو گزشتہ چند سالوں سے وفاقی جمہوریہ میں موجود ہے جنگ میں جو نقصانات ہوئے ہیں اس کو دیکھتے ہوئے عمارت سازی کو فروغ حاصل ہونے سے لوگوں کی ذہنی اعتبار سے بہت اچھا اثر پڑا ہے۔

جنگ ختم ہونے تک ۲۳ لاکھ مسکن، یعنی پچھلے میزان کا تقریباً ۲۲ فیصدی حصہ ناقابل رہائش ہو چکے تھے۔ (EEC) نے کچھ تحقیقات کی تھیں جن سے یہ معلوم ہوا تھا کہ فرانس میں یہ تناسب ۳ فیصدی تھا، بلینڈ اور اٹلی میں ۴ فیصدی اور بلجیم اور برطانیہ میں ۲ فیصدی)۔ ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۹ء کے درمیان ۵۰ لاکھ سے زیادہ

۱۹۵۸ء کے اختتام پر عمارت سازی کی تجارت میں ۲۱... لوگ لگے ہوئے تھے۔ ۱۹۵۶ء میں اس تجارت کی کل پکری کی رقم ۲,۳۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۵۰ کروڑ ڈالر) یا ۲۰۰ کروڑ پاؤنڈ تھی۔

مکانات کی قلت سب سے زیادہ سپرگ اور لوور سیکسٹی میں ہے۔ وہاں ایک مسکن میں ۱۰۳ گھرانے رہتے ہیں۔

جائے رہائشیں از سر نو تعمیر کی گئیں جن میں اکروڑ ۷۰ لاکھ سے اکروڑ ۸۰ لاکھ لوگ آباد ہوئے۔ ۱۹۵۰ء کے اختتام پر وفاقی جمہوریہ کی آبادی کے فی ہزار شخص کیلئے ۹۴ نئے تعمیر شدہ مسکن تھے۔

۱۹۵۰ء سے نئے مکانات بنانے پر ۹۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۰ کروڑ

مکانات کی تعمیر اور اس کے لئے سرمایہ

تعداد	رقم	مکانات کی تعمیر اور اس کے لئے سرمایہ	مکانات
۵	۵,۲۹,۰۰۰	۲۹	۲۹
۵	۵,۰۵۰,۰۰۰	۲۱	۲۱
۵	۵,۱۹,۵۵	۲۲	۲۲
۵	۵,۲۳,۰۰۰	۲۲	۲۲
۵	۵,۲۱,۰۰۰	۲۳	۲۳
۵	۵,۳۳,۰۰۰	۲۳	۲۳
۵	۵,۱۹,۵۳	۲۲	۲۲
۵	۵,۱۹,۵۳	۲۲	۲۲
۵	۵,۱۹,۵۳	۲۲	۲۲
۵	۵,۱۹,۵۳	۲۲	۲۲
۵	۵,۱۹,۵۱	۲۲	۲۲
۵	۵,۱۹,۵۰	۲۲	۲۲
۵	۵,۲۹,۰۰۰	۲۹	۲۹

ڈالر یا ۷۶۵ کروڑ پاؤنڈ کی رقم صرف ہو چکی ہے۔ اس رقم کا صرف ۳۳ فیصدی حصہ سرکار سے حاصل ہوا، ۲۰ فیصدی سرمایہ کی منڈی سے اور باقی کا حصہ مالکان نے خود لگایا۔ سرمایہ کی منڈی سے حاصل کی ہوئی رقم میں ہر سال اضافہ ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۹ء میں اس ذریعہ سے حاصل کی ہوئی رقم کل لاگت کی نصف ہو گئی تھی۔

مکانات کی تعمیر زیادہ تر حکومت سے امداد پانے والے منصوبوں سے متعلقہ ہوتی ہے۔

ان منصوبوں میں ایسے مکانات آتے ہیں جن کے لئے حکومت آسان قسطوں پر اور کم شرح سود پر قرضے دیتی ہے، اور اس طرح ان کے کرائے بھی کم رہنے کی وجہ سے

سکھ کی اصلاحات کے زمانہ (۱۹۵۸ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء تک تعمیرات کے نجی نجی بینکوں نے ۵۱۴ کروڑ جرمن مارک یا ۱۲۲ کروڑ ڈالر یا ۳۳ کروڑ پونڈ کی رقم لوگوں کو اپنے مکانات بنانے کے واسطے فراہم کی۔

۵ ۵ ۵

یورپ میں ۱۹۵۸ء میں تقریباً ۳۸ لاکھ مکانات بنائے گئے۔ ہر سال ۷ لاکھ مکانات نئی ضروریات کے تحت ۱۰ لاکھ پرانے مکانات کی جگہ بنائے جاتے ہیں۔

ایسے مکانات عام لوگوں کی دسترس میں ہوتے ہیں۔ مکانات بنانے سے متعلقہ پہلے قانون کی رو سے ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۶ء تک کے عرصہ میں اس طرح کے ۲۰ لاکھ مکانات بنائے جانے تھے لیکن دراصل مکانات بننے اس سے بھی زیادہ۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۱ء تک کے عرصہ میں ۱۸ لاکھ مزید مکانات بنانے کا منصوبہ ہے۔

شروع کے چند سالوں میں بیشتر

تیار شدہ مکانات میں کمرے بہت کم تھے۔ اب جو مکانات بن رہے ہیں وہ زیادہ کشادہ ہیں۔ ۵۹ میں کل نئے مکانات کے ۶۷ فیصدی میں چار یا چار کمروں سے زیادہ (باورچی خانہ سمیت) ہیں۔



گھر اور گھرانے

۲۹

۱۹۵۰ء کی مکانات شماری کے اعداد سے معلوم ہوا تھا کہ وفاقی جمہوریہ میں اُس وقت ۹۴ لاکھ ۲۰ ہزار معیاری گھر تھے جن میں ۳ کروڑ ۸۹ لاکھ ۷۰ ہزار کمرے تھے (مع باورچی خانوں کے) ان میں ایک کروڑ ۳۶ لاکھ ۳۰ ہزار گھرانے رہتے تھے جن کے کل افراد کی مجموعی تعداد ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ۷۰ ہزار ہوتی تھی۔ گویا وفاقی علاقہ میں ہر دو گھروں میں سے ایک گھر میں دو خاندان رہتے تھے۔

۱۹۵۶ء میں دوبارہ مکانات شماری ہوئی جس سے ۱۹۵۰ء میں شروع کی ہوئی مکانات بنانے کی تجاویز کی کامیابی کا ثبوت ملا۔ ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کو وفاقی جمہوریہ میں اکروڑ ۲۷ لاکھ ۳۰ ہزار معیاری

گھر تھے جن میں اکروڑ ۵۶ لاکھ ۶۰ ہزار گھرانے رہتے تھے۔ اب بھی گھرانوں کی تعداد گھروں سے زیادہ تھی لیکن اب چار میں سے ایک گھر میں دو گھرانے تھے۔ رہنے کے کمروں کی تعداد (مع باورچی خانوں کے) بڑھ کر ۴ کروڑ ۸۵ لاکھ ۷۰ ہزار ہو گئی تھی اور رہنے والوں کی تعداد ۴ کروڑ ۷۹ لاکھ ۹۰ ہزار۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ اوسطاً ہر فرد کے لئے ایک کمرہ موجود تھا۔ اکروڑ ۵۹ لاکھ ۶۰ ہزار گھرانوں کے ۲۹ فیصدی اپنے ذاتی گھروں میں رہتے تھے۔ ۵۰۔۳۰ فیصدی کرایہ دار تھے اور ۲۰۔۷۰ فیصدی نے دوسرے کرایہ داروں سے جگہ کرایہ پر لی ہوئی تھی۔

ستمبر ۱۹۵۶ء میں مذکورہ بالا "معیاری" مکانات کے علاوہ تقریباً ۸۴،۰۰۰ گھر ایسے بھی تھے جو "ہنگامی"



۱۰۲

قسم کے تھے اور جن میں ۵,۳۱,۰۰۰ گھرنے بسے ہوئے تھے۔ ۴۵,۰۰۰ کے قریب گھرانے خیموں، اقامت ۲۹
گاہوں اور ہوٹلوں وغیرہ میں رہ رہے تھے۔

۱۹۵۷ء کے اختتام پر وفاقی جمہوریہ میں تقریباً ۳۵ لاکھ گھر تھے۔ اس تعداد کے
باوجود مکانوں کی کمی پوری نہیں ہو پائی تھی اور اس وقت بھی تقریباً ۲۰ لاکھ مزید گھروں کی ضرورت
محسوس کی جا رہی تھی۔

وفاقی حکومت کا ارادہ ہے کہ آئندہ سالوں میں بھی تعمیر مکانات کی موجودہ شرح (سالانہ ۵ لاکھ
گھروں سے زیادہ) کو برقرار رکھے تاہم چونکہ ہر سال نئے گھرانے آباد ہونے اور نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک
ریپبلک سے مہاجرین کے آنے کی وجہ سے مزید مکانوں کی ضرورت پیدا ہوتی رہتی ہے، اور اس طرح
نئے مکانات کی تعمیر سے کل کمی کا صرف ایک حصہ ہی پورا ہو سکتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر یہ کہا جاسکتا
ہے کہ تعمیر مکانات کی تجارت کی سرگرمیاں کئی سال تک جاری رہیں گی، گوکہ امید کی جاتی ہے کہ چار
سال کے عرصہ میں مکانات کی کمی پوری ہو سکیں گی۔

تجارت

۳۰ اس باب میں "تجارت" سے مراد صرف اشیاء اور سامان کی خرید و فروخت ہے۔ چنانچہ اس
ضمن میں اس قسم کی تجارت کا ذکر نہیں آتا جیسی صنعت و حرفت میں لگے ہوئے لوگ کر رہے ہوں۔
۱۹۵۸ء میں ملک کی تمام اقتصادی سرگرمیوں کی پیداواری مالیت (خالص قومی پیداوار
بلحاظ قیمت) میں تجارت کا حصہ ۱۳.۷ فیصدی سے زیادہ تھا۔

بجری کے ٹکیس کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۵۷ء میں اشیاء کی تھوک اور خوردہ
بجری کی کل تجارتی رقم ۲۱,۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵,۰۲۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۹۳,۷۰۰ کروڑ ۲۰
لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ گذشتہ چند سالوں میں اس رقم میں اضافہ ہونے کی ایک وجہ قیمتوں میں اضافہ
چھوٹے پیمانہ پر کاروبار خوردہ تجارت کا خاصہ ہے۔ ۱۹۵۷ء میں کل ۵ لاکھ کاروباروں
کے ۷۲.۸ فیصدی کی تجارتی بجری کی رقم صرف ۱۰ لاکھ جرمن مارک (۲۳,۸۱۰ ڈالر یا ۸,۵۰۰ پاؤنڈ)
ہوتی تھی اور ۲۳.۲ فیصدی کی ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲,۳۸,۰۰۰ ڈالر یا ۸۵۰,۰۰۰
پاؤنڈ) تک۔ خوردہ فروشوں میں صرف ان فیصدی بجری کی رقم کے لحاظ سے "لکھپتی" تھے۔ تاہم
خوردہ تجارت میں کل بجری کی رقم کا ۱۱.۷ فیصدی حصہ ان کے ذریعہ حاصل ہوتا تھا، یہ کل رقم
۱۰۵



۵۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۰۰ کروڑ ڈالر
یا ۶۲ کروڑ پاؤنڈ ہوتی تھی۔ تھوک تجارتیوں
میں بکری کی رقم کے لحاظ سے ۱۳ فیصدی نکھتی
تھے اور کل رقم ۸۲.۳ فیصدی ان کے ہاتھوں
میں تھا۔ خوردہ اور تھوک تجارت میں کاروبار
کو وسعت دینے کی طرف رجحان نمایاں طور پر
بڑھنا جا رہا ہے۔

۱۹۵۰ء میں کل تجارتی ملازمین کے تقریباً

۲۵ فیصدی وہ لوگ تھے جو کاروباروں کے
مالک تھے یا ان کے خاندان کے افراد تھے جو کاروبار
میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ ملک کی اندرونی
تجارت میں خاندان کے افراد پر مشتمل کاروبار
عموماً دیکھے نہیں آتے ہیں۔ چنانچہ خوردہ تاجر،
مثلاً دستکاریوں سے متعلقہ کاروباری متوسط

طبقہ کی سیاسیات میں پیش پیش رہتے ہیں۔

اسکے برخلاف نئی وضع کی تجارت میں رفتہ رفتہ اہمیت حاصل کرتی جا رہی ہیں، مثلاً خوردہ کی
دکانیں اور گودام، امداد باہمی کے اصولوں پر چلنے والے کاروبار، اور ایسی دکانیں جن میں سب قسم کی
چیزیں خوردہ دستیاب ہو سکتی ہوں۔ تجارتی ملازمین میں ۲۳ فیصدی تعداد عورتوں کی ہے، خوردہ
کی تجارت میں تو ان کی تعداد نصف سے بھی زیادہ ہے۔

۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۳ء کے درمیان اشیائے خورد و نوش کی ایسی دکانوں سے جن کی شاخیں نہیں

تھیں کل بکری کی رقم میں ۳۹ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اس کے مقابلہ میں شاخوں والی دکانوں کی کل
بکری کی رقم میں ۲۵۲ فیصدی کا اضافہ ہوا، امداد باہمی کی دکانوں میں ۸۰ فیصدی کا اور گوداموں
کے غذائی شعبوں میں اضافہ ۳۹۳ فیصدی کی حد تک پہنچ گیا تھا۔ دکان داری میں نئی نئی اختراعات
تیزی سے پیدا ہوتی جا رہی ہیں مثلاً ایسی دکانیں قائم ہو رہی ہیں جہاں گاہک خود اشیاء چھانٹ کر
قیمت مشین میں ڈال دیں۔ ایک سال کے اندر اس قسم کی دوکانوں کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے۔

تجارت میں کل پیداوار کی مالیت ۱۹۵۶ء میں ۲۰۰ کروڑ
جرمن مارک (۲۰۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۷ء میں ۲۰۰ کروڑ ڈالر

فردوں کی تعداد	۱۹۵۶ء	۱۹۵۷ء
ملازمین کی تعداد	۲۲,۰۰,۰۰۰	۲۲,۰۰,۰۰۰
ان ملازمین میں سے وہ جو خوردہ تجارت سے تعلق رکھتے تھے	۲۲,۰۰,۰۰۰	۲۲,۰۰,۰۰۰

کے ذریعہ اشیاء کی فروخت اور قسطوں میں قیمت کی ادائیگی
کے طریقے بھی عام ہوتے جا رہے ہیں۔ روزمرہ کی ضرورتیں
کے کاروبار کے... ۵۰ لاکھوں نے اپنے تھوک فروشوں
سے ملکر خوردہ کی ایسی دکانیں قائم کر لی ہیں جہاں ہر چیز
دستیاب ہو سکتی ہے۔ خرید و فروخت کے طریقوں میں
آسانیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء
کے درمیان خوردہ تجارت کی کل بچری کی رقم... ۱۱ کروڑ
جرمن مارک (یا ۲۶۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر) یا ۹۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) سے بڑھ کر ۶۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۱۹ کروڑ ڈالر) یا ۵۷۸ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) ہو گئی۔

۱۹۵۵ء کے اخیر میں وفاقی جمہوریہ کی خوردہ تجارت کی کل رقم میں ہرچھ جرمن مارک میں سے ایک جرمن
مارک (امریکہ میں ہر تین ڈالر میں سے ایک ڈالر) کی خرید قسطوں میں ادائیگی کے طریقہ پر کی ہوئی تھی۔ ستمبر ۵
کے ختم ہونے پر قرض پر خوردہ فروخت کئے ہوئے سامان کی کل مالیت ۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۲ کروڑ ۲
لاکھ ڈالر) یا ۲۳ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ قرض اور قسطوں پر خرید کرنیوالوں کی پیشوں کے لحاظ سے تقسیم یوں ہے:
۵۵ سے ۶۰ فیصدی مزدور لوگ ۱۱ سے ۱۳ فیصدی پیش پانمولے اور ۱۱ فیصدی دفاتر میں کام کرنے والے
(Angestellte)۔ جو سامان سب سے زیادہ قسطوں پر خرید گیا ان میں موٹر گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں
(۲۱ فیصدی) موٹر ٹرک اور لاریاں (۱۹ فیصدی) کپڑا اور بنے ہوئے لباس (۱۷ فیصدی) اور فرنیچر
(۱۴ فیصدی) شامل ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں قرض پر خریدی ہوئی اشیاء کی کل مالیت کل تجارتی بچری کی رقم کی
صرف ۱۳ فیصدی تھی۔

۱۹۵۰ء میں خوردہ فروخت کی کل ۲,۰۰,۰۰,۰۰۰ دکانوں کی نصف تعداد اشیائے خورد و نوش کی دکانوں
کی تھی۔ اس تعداد میں صرف خورد و نوش کی چیزوں کی ۲,۰۰,۰۰,۰۰۰ دکانیں ہی نہیں بلکہ ایسی بھی دکانیں شامل
ہیں جہاں اور متعلقہ چیزیں بھی فروخت ہوتی تھیں۔ غذا کی خوردہ فروخت کی کل تجارتی رقم ۱۹۵۷ء میں
۲۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر) یا ۱۸ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔
کپڑے اور جوتوں کی ۲,۰۰,۰۰,۰۰۰ دکانیں ہیں، ۶۰,۰۰,۰۰۰ جوتے بنانے والے اور تقریباً ۲,۰۰,۰۰,۰۰۰ عورتوں
اور مردوں کے لباس تیار کرنے والے ہیں۔ تھوک اور غیر ملکی تجارت کی کل تجارتی بچری کی رقم ۱۹۵۸ء میں
۱۲,۰۰,۰۰,۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر) یا ۱۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اقتصادی شعبہ میں

۳۰ اس تجارت کی اہمیت دوسرے درجہ پر ہے۔

تھوک دسوری ہو پارکل دساور کا تقریباً ۳۰ فیصدی ہے۔ غیر ملکی تجارت کی کل تجارتی بحری کی رقم (یعنی تجارت اور صنعت کی کل برآمد اور درآمد) ۱۹۵۸ء میں ۶,۸۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۲۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۵۷۹ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

خارجی تجارت

۳۱ جنگ کے خاتمہ پر جرمنی کی فوجی طاقت بالکل ختم ہو گئی اور ملک کے حالات ابتر ہو گئے۔ اس کا وفاقی جمہوریہ کے سامان اور ایشیا کی آمدورفت پر بہت گہرا اثر پڑا۔ ملک کے اندر ہی جرمنی کی تقسیم اور مغربی برلن کی علیحدگی کی وجہ سے اس قسم کی آمدورفت پر کڑی پابندیاں عائد ہیں۔

حالانکہ DM-Ost کے زر کے علاقہ (یعنی نام نہاد DDR اور برلن کے سوویت مقبوضہ علاقہ) کیساتھ اقتصادی تعلقات "خانی" زمرہ میں آتے ہیں، تب بھی ان پر غیر مالک سے تعلقات کی نسبت زیادہ ہی پابندیاں ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان تعلقات کی نوعیت ایک دو پہلو نظم و نسق کے ساتھ اشیاء کے تبادلے کی سی ہے۔ اس علاقہ کیساتھ تجارت کے بارے میں نکلے باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

برلن کیساتھ تجارت کا ذکر اس کتاب کے اس حصہ میں ہے جہاں مغربی برلن کے بارے میں دوسری معلومات درج ہیں۔ تاہم اس موقع پر مغربی برلن کی خارجی تجارت کو وفاقی جمہوریہ کی خارجی تجارت کا حصہ تصور کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح جب تک سارلینڈ صرف سیاسی طور پر ملحق کیا گیا تھا سارلینڈ کیساتھ تجارت مغربی جرمنی کی خارجہ تجارت کا حصہ سمجھی جاتی تھی۔ جرمنی میں دوسرے ممالک کی مقیم افواج کی طرف سے خدمات اور سامان وغیرہ کا نقل و حمل اقتصادی زندگی کا ایک الگ پہلو ہے۔ ۱۹۵۷ء میں اس نئے خارجہ زر کی آمدنی ۲۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۲۳ کروڑ پاؤنڈ) ہوئی تھی۔ اسکے برخلاف ۱۹۵۶ء میں جہاز رانی میں خسارہ کی مالیت تقریباً ۵۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۷ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۶ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے زائد پیداوار کے زراعتی علاقوں کے ہاتھ سے نکل جانے کے باعث مغربی جرمنی کا انحصار خاص طور پر درآمد پر ہے۔ شروع شروع درآمد کی ادائیگی کچھ آسان کام نہ تھا۔ ۱۹۵۰ء میں بھی درآمد بآمد میں خسارہ ۳۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا جیسے جنگ کے بعد سے چند سالوں میں امریکی امداد کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ امداد عطیوں اور طویل مدت کے قرضوں کی شکل میں دی گئی۔ ۱۹۴۸ء سے جو امداد دی گئی وہ زیادہ تر مارشل پلان

امریکی امداد یکم جولائی ۱۹۴۵ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۶ء تک :
 ۵۶۶ کروڑ ڈالر یا ۲۰۵۹ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) اس
 میں سے اقتصادی امداد کی رقم ۳۹۱۰ کروڑ ڈالر یا
 ۳۹۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ تھی اور فوجی امداد کی رقم ۱۸۵۶
 کروڑ ڈالر یا ۶۶۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ تھی۔ یورپ کا حصہ :
 ۳۵۸۴ کروڑ ڈالر یا ۲۸۱ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) اس
 میں اقتصادی مقاصد کے لئے ۲۳۵۹ کروڑ ڈالر یا
 ۸۴۸ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم تھی۔

برطانیہ :

۶۸۰ کروڑ ڈالر یا ۲۴۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ)

فرانس :

۵۵۰ کروڑ ڈالر یا ۱۹۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ)

وفاقی جمہوریہ :

۳۹۰ کروڑ ڈالر یا ۱۳۹ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ)

مانحت دی گئی۔ اس امداد کے ذریعہ ہی جرمنی اپنی
 اقتصادی حالت کو سدھار سکا۔

۱۹۵۹ء میں وفاقی جمہوریہ کا دنیا کی درآمدی
 تجارت میں امریکہ اور برطانیہ کے بعد تیسرا درجہ تھا
 اس کا حصہ ۸.۲ فیصدی تھا۔ دنیا کی درآمدی تجارت
 میں وفاقی جمہوریہ کا حصہ ۹.۶ فیصدی تھا اور
 امریکہ کے بعد اس کا دوسرا درجہ تھا۔ وفاقی جمہوریہ
 اب جرمن رالٹس کے ۱۹۴۹ء کے امن کے زمانہ
 کی سطح پر آگئی ہے۔

خارجی تجارت میں وفاقی جمہوریہ کے فقاراً
 میں سب سے اہم گروہ ان ممالک کا ہے جو وفاقی
 جمہوریہ کی طرح یورپی او ایس کی یونین
 (EPU) کے رکن ہیں۔ ان میں یہ ممالک
 شامل ہیں : ہسپانیہ، فن لینڈ، یوگوسلاویہ
 اور مشرقی بلاک کے ممالک کے علاوہ تمام یورپی
 ممالک (معدنیہ سمندر پار کے علاقوں کے)
 اسٹرننگ علاقہ کے غیر یورپی ممبر، اور انڈونیشیا
 کمبوڈیا، لاؤس اور ویت نام۔ ۱۹۵۸ء میں
 وفاقی جمہوریہ میں کل خریداریوں کا ۶۳ فیصدی
 حصہ اور بچری کا ۷ فیصدی حصہ ان ہی ممالک
 کے ساتھ ہوا۔ اس کے علاوہ وفاقی جمہوریہ
 ہی E.P.U. میں سب سے زیادہ زری
 ساکھ کا ملک تھا۔

۱۹۵۸ء سے وفاقی جمہوریہ کی خارجی تجارت
 میں یورپی معاہدہ زر (E.C.A) نے EPU

کل دنیا کی تجارت (۱۹۵۸ء) :
 ۱۹۴۰۰ کروڑ ڈالر یا ۰۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ
 دنیا کی تجارت میں حصہ (۱۹۵۸ء) :

فیصدی

برطانیہ ۱۰.۲

وفاقی جمہوریہ ۸.۲

فرانس ۵.۵

دنیا کی درآمد میں حصہ (۱۹۱۳ء) :

برطانیہ ۶.۱

جرمن رالٹس ۱۲.۹

دنیا کی درآمد میں حصہ (۱۹۱۳ء) :

برطانیہ ۱۳.۰

امریکہ ۱۳.۴

جرمن رالٹس ۱۳.۱

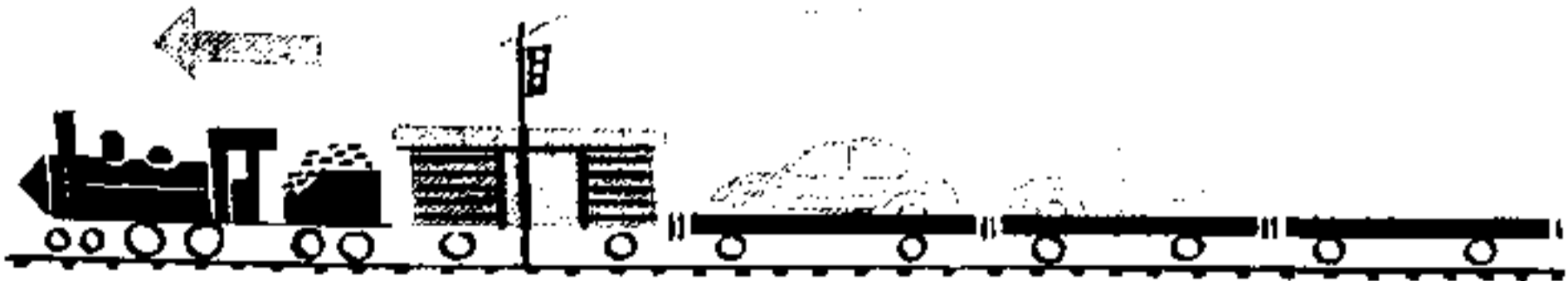
۱۹۵۵ء میں مالیت کے حساب سے دنیا کی تجارت
 ۱۹۳۷ء کی نسبت ساڑھے تین گنی تھی۔ مقدار کے حساب
 سے اس میں صرف تقریباً نصف کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی
 وجہ یہ تھی کہ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۵۵ء تک بیشتر اشیاء
 کی قیمتیں دو گنی ہو گئی تھیں۔

درآمد کی مالیت - وفاقی جمہوریہ معہ مغربی برلن ۱۹۵۸ء

کردوں میں			کردوں میں		
پونڈ	ڈالر	جرمن مارک	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک
۸۰	۲۲۰	۹۳۰			
۱۸۰	۵۱۰	۳,۱۴۰			
			۱۵۰۳	۴۲۰۳	۱۸۰
			۱۲۰۸	۳۴۰۵	۱۵۰
			۱۵۰۳	۴۲۰۹	۱۸۰
			۱۳۰۶	۳۴۰۶	۱۶۰

کی جگہ لے لی ہے۔ وفاقی جمہوریہ کے علاوہ یہ ممالک ECA کے ممبر ہیں: برطانیہ، فرانس، تینوں پینلو ممالک، اٹلی، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، آسٹریا اور پرتگال۔ اس حصہ میں ECA کا کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ یہ معاملات ۱۹۵۸ء کی تجارت سے متعلق ہیں۔

”محدود تبادلہ زر کے علاقہ“ میں EPU کے ذریعہ حسابات چکانے والے ممالک کے علاوہ یہ بھی شامل ہیں: ایسے ممالک جو جرمن مارک کے تبادلہ کی انجمن کے ممبر ہیں اور ایسے ممالک بھی جن کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ ادائیگی نہیں ہے۔ اول الذکر ممالک میں خاص خاص یہ ہیں: ارجنٹائن، ہسپانیہ، برازیل، فن لینڈ، یوگوسلاویہ، مصر، جاپان اور ایران۔ ان ممالک سے وفاقی جمہوریہ نے ۱۹۵۸ء میں اپنی کل درآمد کا ۱۱ فیصدی حصہ حاصل کیا اور برآمد کا ۱۲ فیصدی حصہ اپنی ممالک کو کیا۔



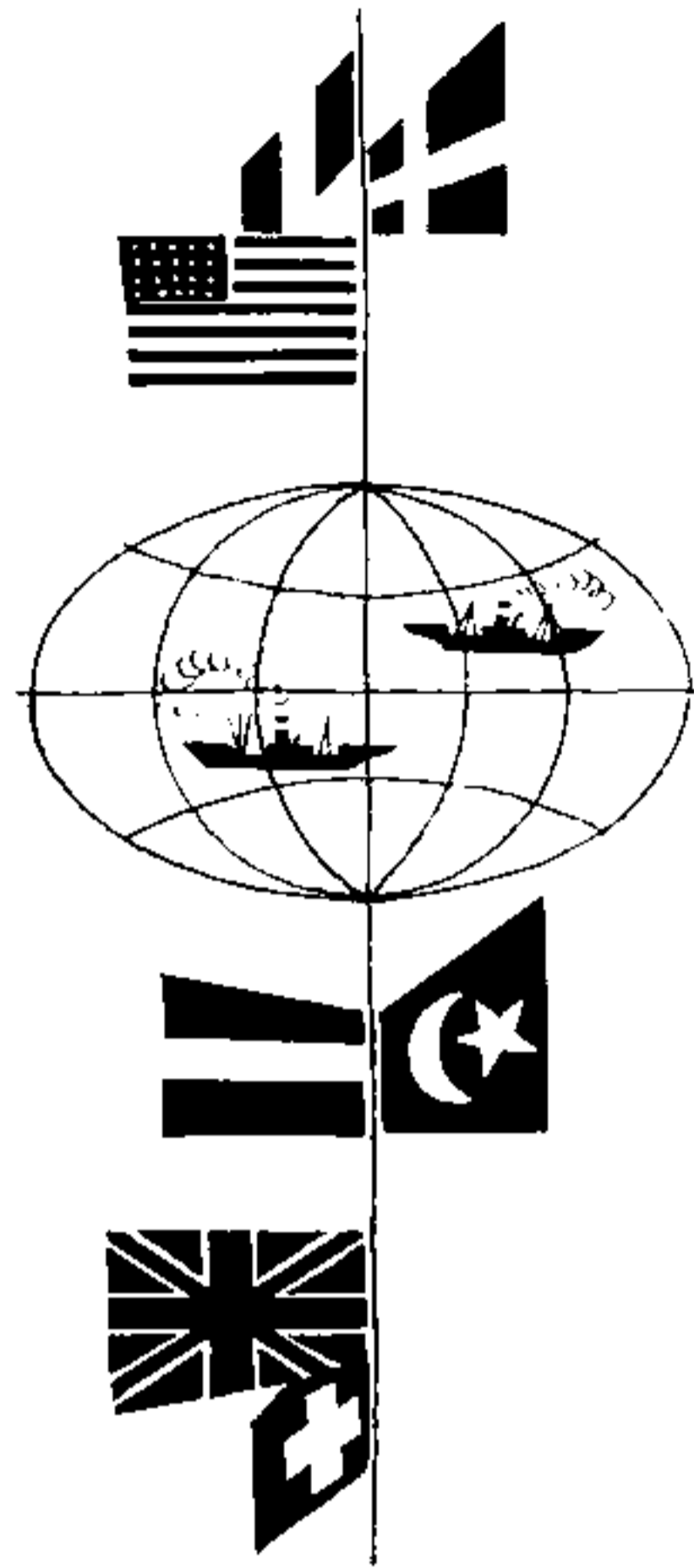
دفاقی جمہوریہ مع مغربی برلن

کردار میں		جرمن-رک	پاؤنڈ	
نمبر	نمبر			
۲۲۰۶	۸۰۰۳	۴۰۰		مشینری
۵۰۰۲	۱۲۱	۵۹۰		موٹر گاڑیوں، جہاز وغیرہ
۳۵۱۷	۱۰۰۰۱	۲۲۰		کیمیا کی صنعت کا خام مال اور شیار
۲۵۰۲	۷۵۰۸	۳۲۰		بجلی سے چلنے والے آسے
۱۷	۶۷۰۵	۳۰۰		کوئلہ سب قسم
۲۵۰۲	۷۷	۳۲۰		وہ در اس سے ہونی معمولی اشیاء
۲۰۰۲	۵۶۰۱	۲۲۰		لوہے کے خوردن، ٹن کی چادریں اور معمولی دھاتوں کا سامان
۱۵۰۲	۳۳۰۱	۱۸۰		پرچہ بانی کا خام مال اور شیار
۱۰۰۵	۲۵۰۱	۱۰۰		نفس در عینی آلات، گھنٹے اور گھڑیوں
۱۰۰	۶۷۰۸	۷۰		غیر آہنی دھاتیں اور شیار
۱۰۰	۱۱۷۰۸	۵۰۰		دیگر سامان
	۸۸۰۰۳	۳۷۰۰		میزن

”محدود تبادلہ زر“ کے ممالک کے دوسرے گروہ کے ساتھ، یعنی ایسے ممالک کے ساتھ جن سے ادائیگیوں کے کوئی معاہدے نہ تھے، تجارت اور بھی کم رہی۔ اس گروہ کے خاص خاص ملک روس، اسرائیل، چین، تھائی لینڈ، لبنان اور شام ہیں۔

۱۹۵۸ء میں ان ”محدود تبادلہ زر“ کے ممالک کے ساتھ تجارت میں برآمد کی مالیت درآمد سے ۸۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۰۲ کروڑ ۳ لاکھ ڈالر یا ۷۲ کروڑ ۳ لاکھ پاؤنڈ) زیادہ تھی۔ یہ سال غیر محدود تبادلہ زر کے ممالک کے ساتھ تجارت میں برآمد کی مالیت درآمد سے ۲۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۶ کروڑ ۷ لاکھ ڈالر یا ۲۳ کروڑ ۸ لاکھ پاؤنڈ) کم تھی۔

ایسے ممالک میں جن کے مابین تبادلہ زر غیر محدود ہے بر اعظم امریکہ کے بیشتر ممالک ماسوائے کینیڈا، برازیل، یوراگوئے اور پیراگوئے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر ممالک لائبریا اور فلپائن ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں دفاقی جمہوریہ نے اپنی کل درآمد کا ۲۵ فیصدی حصہ ان ممالک سے حاصل کیا اور ان کو اپنی درآمد کا صرف ۱۲ فیصدی حصہ دساور کیا۔ جرمنی کی بیرونی اقتصادیات کا سب سے اہم مسئلہ امریکہ اور کینیڈا کے ساتھ تجارت میں برآمد اور درآمد کے فرق میں جمود کا ہے۔



دفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کی خارجی تجارت کا ڈھانچہ اب تقریباً وہی ہو گیا ہے جو جنگ سے پہلے جرمن ریش کا تھا۔ جرمنی کی درآمدی تجارت میں ایشیائے خورد و نوش کافی اہمیت رکھتی ہیں۔ ۱۹۴۵ء کے بعد کے چند سالوں میں تو خاص طور پر یہ کیفیت تھی مشرق میں واقع زائد خوراک کے علاقوں کے دوسری طاقتوں کی محکومیت میں چلے جانے کی وجہ سے جرمنی کا زرعتی علاقہ کم ہو گیا اور دوسری طرف دفاقی علاقہ میں ایک کروڑ دس لاکھ زائد نفوس آجانے کی وجہ سے خوراک کی مانگ بڑھ گئی۔ اس کے باوجود کل درآمدی خوراک کا حصہ جو ۱۹۵۰ء میں ۲۴ فیصدی تھا، ۱۹۵۸ء میں صرف ۳ فیصدی رہ گیا۔ ۱۹۵۸ء میں غلہ بلحاظ قیمت درآمد کا ۳۵ فیصدی تھا۔

صنعتی سامان ۱۹۵۸ء میں ۲۱۴۰ کروڑ جرمن

مارک (یا ۵۱۰ کروڑ ڈالر یا ۱۸۲ کروڑ پاؤنڈ) کی مالیت کا درآمد کیا گیا۔ خام مال کی درآمد کا حصہ سب سے زیادہ یعنی ۲۴ فیصدی ہے۔ خام مال میں سب سے زیادہ مالیت پارچہ بانی سے متعلقہ سامان کی ہے جن میں سوت اور اون سب سے زیادہ ہیں

خارجی تجارت کی تقسیم (۱۹۵۸ء)

برآمد فیصدی		درآمد فیصدی		
۲۰۴	۹۷۳	۳۰۷۲	۶۸۰۹	خوراک
				تجارت اور صنعت
	۴۰۶		۲۴۷۷	خام مال
	۱۰۰۵		۱۶۰۹	لصفت تیار اشیاء
	۸۲۰۲		۲۷۰۳	تیار اشیاء



لیونبرگ میں کروں نامی
کارخانہ مشروبات جو ۱۳۸۶ء
میں تعمیر ہوا

(اوپر بائیں)
باد پائرمونٹ میں واقع
گر پارک

رائسرسی جو برف گاریوں کی
دوڑ کے مقابلوں کے لئے
مشہور ہے

جرمن مشرقی علاقے یولستانی نظم و نسق کے تحت

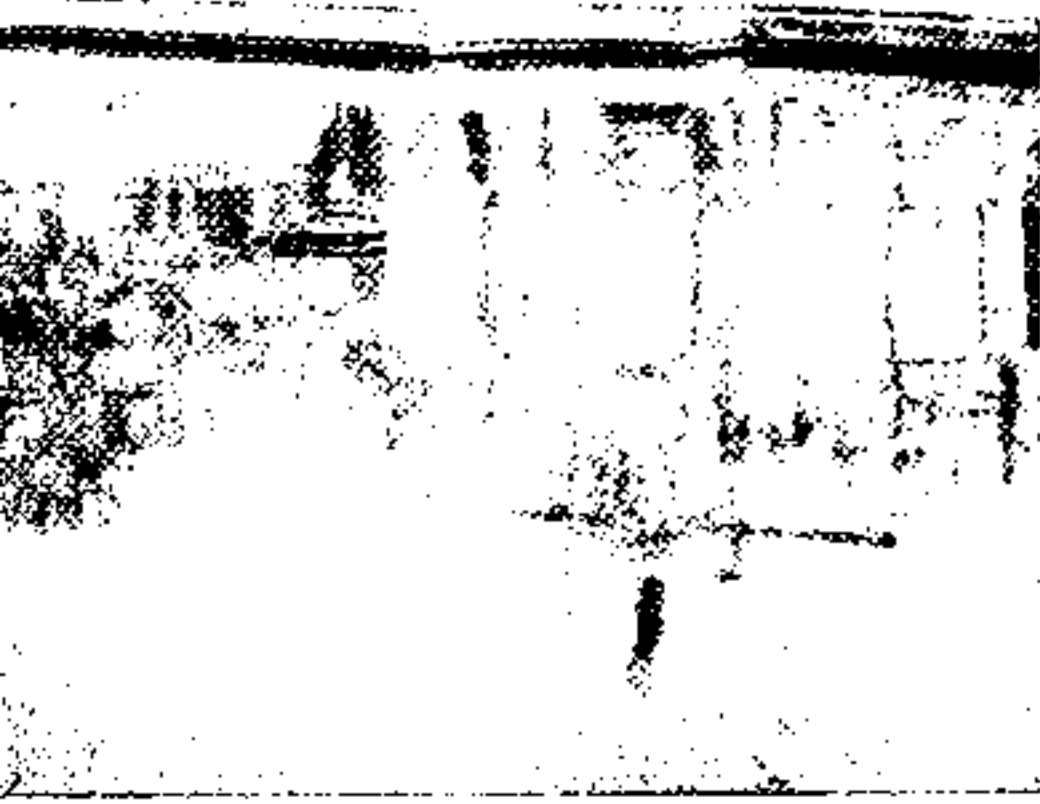
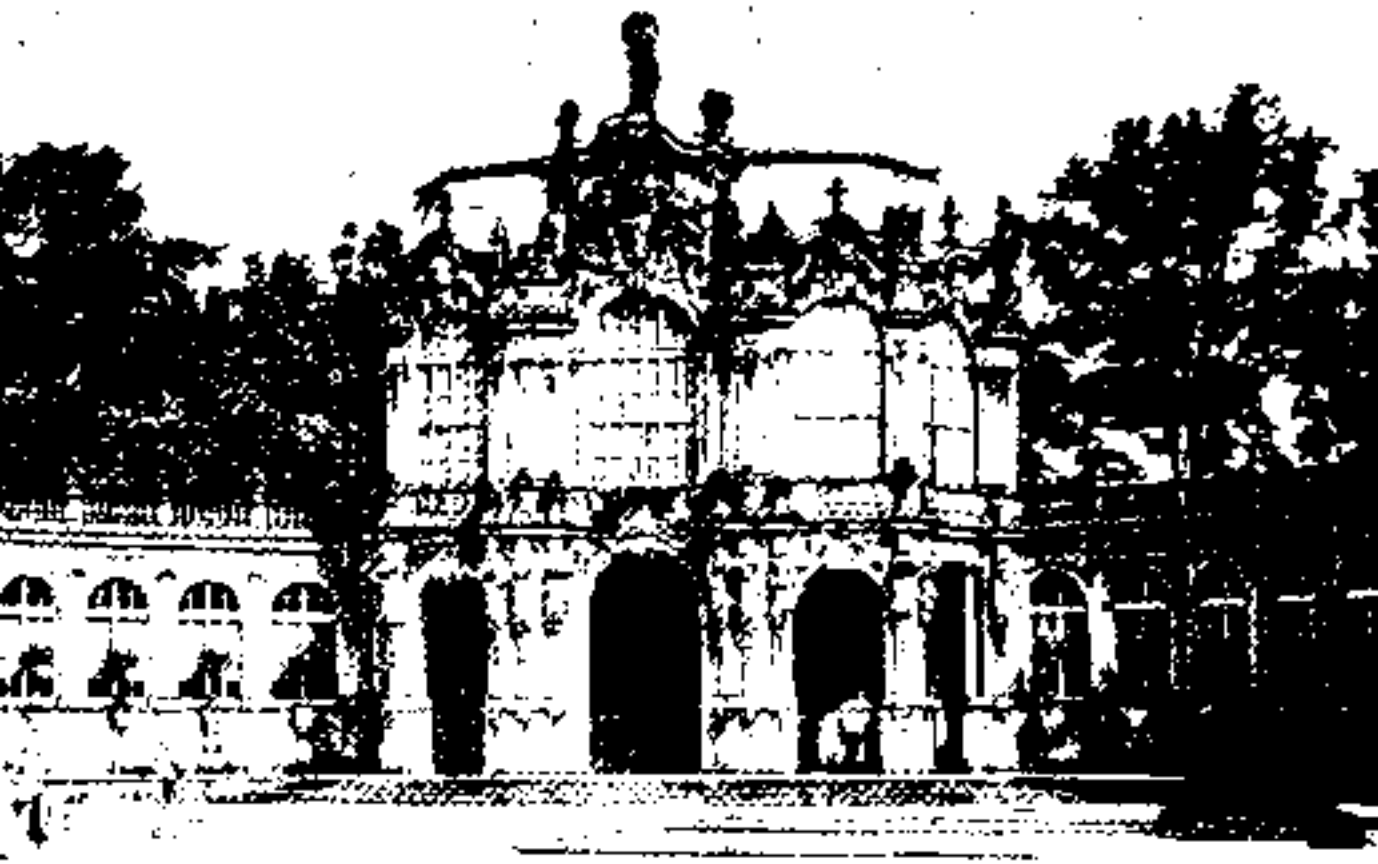
(دائیں) لوزسلیسیا میں آسریہاڑوں پر موسم سرما کا
آخری دور۔

(درمیان میں) ہندنبرگ اپرسلسیا میں واقع ڈوٹرزمارک
نامی صفارخانے جو ۱۳۰۰ء میں تعمیر ہوئے۔

(نیچے) شٹلن میں "ہاکن چوہرہ" جو ۱۹۱۱ء میں دریائے اوڈر کے
پشتہ پر تعمیر ہوا۔ (پشتہ ۱۵۵۰ء-۱۵۷۰ء میں تعمیر ہوا تھا)
تصویر میں سرکاری عمارت اور عجائب خانہ ہیں۔



وسطی جرمنی



ڈریڈن میں واقع زونگر کی شاہ نشین جے
۱۷۱۳ء - ۱۷۲۲ء میں
ڈینیئل پاپلین نے تعمیر کیا تھا۔



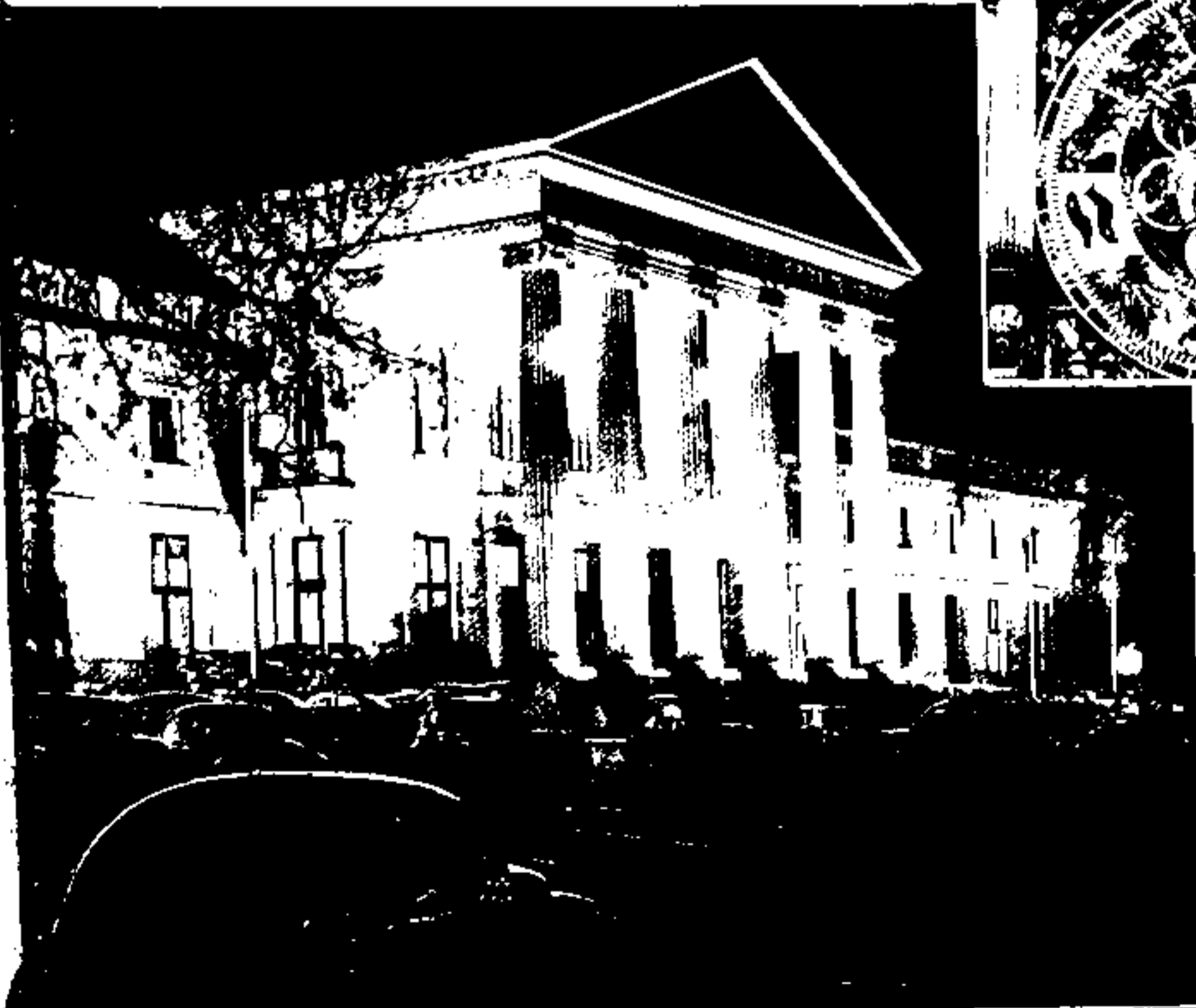
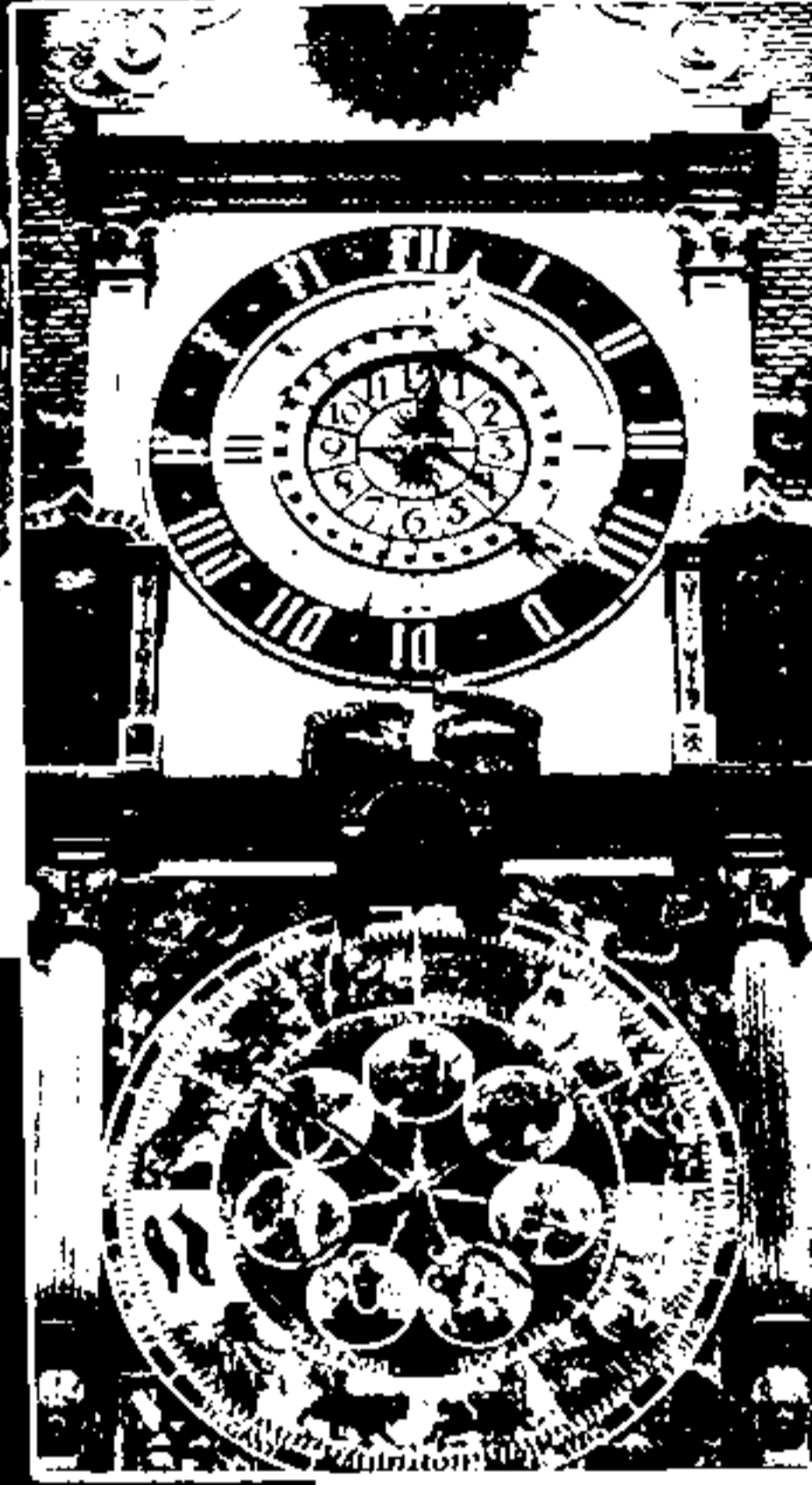
لیپزگ کا قدیم ٹاؤن ہال
جسے ۱۵۵۶ء میں ہارڈوینس کوٹر نامی
برگوماسٹر نے تعمیر کیا تھا

پوسڈام کے باہر سیس سوکا قلعہ۔
۱۷۲۵ء - ۱۷۲۷ء میں فریڈرک اعظم کے
دور میں نوبلسڈورف نے تعمیر کیا

دریائے نیکار پر واقع شہر
ایسلنگن میں سینٹ
ڈائومینی آس کی گرجا۔
دونوں میناروں کو ملانے
والا پل پندرہویں صدی
میں بنا تھا۔



ہائل برون کے ٹاؤن ہال کے چھج پر بنا ہوا گھڑیاں جو
۱۵۸۰ - ۱۵۸۲ء میں تعمیر ہوا تھا۔



ڈانز بادن میں واقع
"یکوس میٹیاں" نامی
عمارت رات کے وقت
(۱۹۰۴ء میں تعمیر ہوئی)

سخت کوئلہ کی درآمد کی مقدار ۱۹۵۸ء میں اکر ڈ ۶۲ لاکھ ٹن تھی، اس میں اکر ڈ ۱۳ لاکھ ٹن ۳۱ امریکہ سے درآمد کیا گیا۔ معدنی تیل کی درآمد میں بھی بہت اضافہ ہوا۔ دیگر اہم خام مال دھاتیں ربر اور لکڑی ہیں۔ نصف تیار اور تیار شدہ ایشیا کی مقدار بھی بڑھ گئی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں کل درآمد میں انکا حصہ ۴۷.۵ فیصدی تھا۔ کوئلہ اور لوہے کی مشترکہ منڈی کے کھل جانے اور درآمد میں آسانیاں فراہم کرنے کی پالیسی سے ایسی اشیاء کی درآمد کو فروغ ہوا ہے۔ اس وقت ان کی درآمد میں ۹۱.۵ فیصدی "آزاد" ہے جو تناسب یورپ میں سب سے زیادہ ہے۔ سرکاری تجارت سمیت، جس کا تعلق بیشتر طور پر زرعی سامان اور اشیاء سے ہے، درآمد ۸۰ فیصدی کی حد تک "آزاد" کر دی گئی ہے۔

۱۹۵۹ء میں درآمد کی کل مالیت ۳۵۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۵۰ کروڑ ڈالر یا ۳۰۴ کروڑ ۳ لاکھ پاؤنڈ) تھی اور درآمد کی کل مالیت ۴۱۲۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۹۰ کروڑ ڈالر یا ۳۵۰ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ گویا اس سال درآمد برآمد سے ۵۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳ کروڑ ڈالر یا ۴۵ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) زیادہ تھی۔ ادائیگیوں کے فرق کے لئے وفاقی جمہوریہ کو فاضل برآمد پر تکیہ کرنا ہوتا ہے۔ ملک کو لندن کے معاہدہ قرض اور اسرائیل کے ساتھ عہد نامہ کے عائد کردہ فرائض سے بھی سبکدوشی حاصل کرنی ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ سامان اسلحہ بھی درآمد کرنا ہوتا ہے۔

وفاقی جمہوریہ کے دسویں سال میں بیشتر حصہ صنعتی پیداوار کا ہے۔ وفاقی جمہوریہ کی صنعت کا ڈھانچہ اس قسم کا ہے کہ یہ مال تیار شدہ اشیاء سے متعلق ہوتا ہے۔ ایسی اشیاء کل برآمدی مال کی تقریباً نصف ہوتی ہیں۔ عموماً زور ایسی اشیاء پر دیا جاتا ہے جو خاص صنعتی قسم کی ہوتی ہیں اور جنہیں ہنرمند کاری بناتے ہیں۔ ۱۹۵۸ء کی نسبت درآمد میں جو اضافہ ۱۹۵۹ء میں ہوا۔ اس میں بیشتر مال لوہے کا سامان، جہاز، پارچہ بانی، مشینیں، موٹر گاڑیاں اور کیمیاوی پیداوار کا تھا۔

۱۹۵۹ء میں وفاقی جمہوریہ کے سب سے بڑے خریدار اور سب سے بڑے ذریعہ رسد یورپی ممالک تھے۔ برآمد میں ان کا حصہ ۶۰.۸ فیصدی اور درآمد میں ۵۸ فیصدی تھا۔ سب سے زیادہ درآمد امریکہ سے ہوئی جو تقریباً ۱۳ فیصدی تھی اور اس کے بعد ہالینڈ آتا تھا۔ جرمنی کے خریداروں میں سب سے بڑا امریکہ تھا جہاں کل درآمد کا ۱۹ فیصدی حصہ گیا اور اس کے بعد ہالینڈ (۸ فیصدی) فرانس (۷ فیصدی)۔ بلجیم اور لکسمبرگ، اٹلی، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ، آسٹریا، ڈنمارک، درآمد اور برآمد دونوں میں کثیر حصہ لیتے رہے ہیں۔

خارجی تجارت (۱۹۵۹ء)

دفاقی جمہوریہ مع مغربی برلن

دفاقی جمہوریہ سے برآمد				دفاقی جمہوریہ میں درآمد				نام ملک رسمند بازار مقبوضات (کے علاوہ)
فیصدی	کروڑوں میں			فیصدی	کروڑوں میں			
	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک		پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	
۹۰۲	۳۲۰۱	۸۹۰۹	۳۷۷۰۶	۱۲۰۸	۳۸۰۹	۱۰۸۰۹	۳۵۷۰۶	امریکہ
۸۰۳	۲۹۰۵	۸۲۰۵	۳۳۶۰۵	۸۰۷	۲۶۰۶	۷۲۰۳	۳۱۲۰۳	ہالینڈ
۵۰۳	۱۸۰۷	۵۲۰۳	۲۲۰۰۲	۶۰۱	۱۸۰۵	۵۱۰۹	۲۱۸۰۲	فرانس
۷۰۲	۲۵۰۲	۷۰۰۷	۲۹۷۰۰	۷۰۸	۲۳۰۵	۶۵۰۷	۲۷۶۰۱	آلی
۳۰۰	۱۳۰۱	۳۹۰۶	۱۶۶۰۱	۳۰۶	۱۳۰۹	۳۸۰۸	۱۶۳۰۰	بجیم اور لکسمبرگ
۵۰۲	۱۹۰۳	۵۳۰۳	۲۲۸۰۵	۳۰۳	۱۳۰۰	۳۶۰۵	۱۵۳۰۳	برطانیہ
۶۰۰	۲۱۰۲	۵۹۰۳	۲۳۸۰۹	۵۰۰	۱۵۰۱	۳۲۰۳	۱۷۷۰۶	سویڈن
۵۰۹	۲۰۰۵	۵۷۰۳	۲۳۰۰۸	۳۰۰	۱۲۰۲	۳۲۰۱	۱۳۳۰۲	سوئٹزرلینڈ

Aslam Hussain



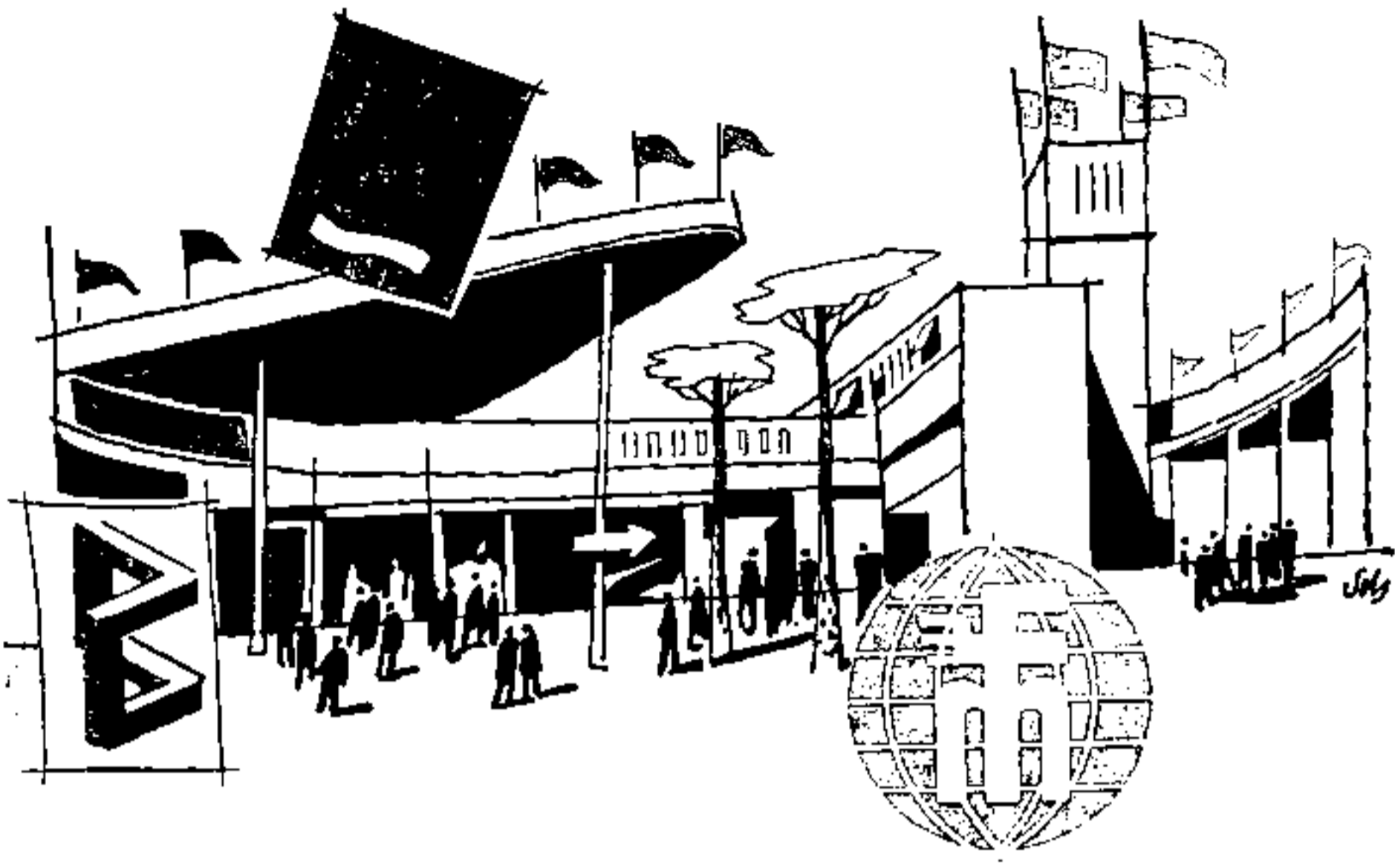
علاقوں کے مابین تجارت

علاقوں کے مابین تجارت سے مراد ہے مغربی جرمن مارک اور مشرقی جرمن مارک کے زری علاقوں کے درمیان سامان اور اشیاء کی آمد و رفت کو یا مغربی جرمنی اور وسطی جرمنی کے درمیان تجارت۔ جنگ سے پہلے یہ اندرونی تجارت کافی کثیر تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں علاقوں کے درمیان اقتصادی رشتہ بہت گہرا تھا۔ اندازہ ہے کہ اس وقت یہ تجارت ۲۰ کروڑ سے لیکر ۵۰ کروڑ رائش مارک کی مالیت تک پہنچ چکی تھی۔ ۱۹۴۵ء میں سیاسی صورت حالات کی بنا پر یہ تجارت ختم ہو گئی۔

۱۹۴۸ء میں رائش مارک کا کل زری علاقہ دو حصوں میں منقسم ہو گیا یعنی وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کا علاقہ مغربی (DM-West) کازی علاقہ ہو گیا اور نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک اور مشرقی برلن کا علاقہ مشرقی (DM East) کا علاقہ ہو گیا۔ ۱۹۵۰ء سے دونوں علاقوں کے درمیان تجارتی معاہدوں میں سامان اور اشیاء کی نہرستیں بنائی جانے لگیں۔ گذشتہ چند سالوں میں بھی ان تمام نہرستوں کے کئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے لیکن ۱۹۵۳ء سے تجارت کی اشیاء کی مقدار میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ معاہدہ ۱۹۵۹ء کیلئے ضابطہ تھا۔ اس کی رو سے ایک علاقہ کو دوسرے علاقہ میں ۱۱۔۲ کروڑ جرمن مارک (مشرقی یا مغربی) کی مالیت کا سامان بھیجنا تھا۔ وفاقی جمہوریہ میں جو سامان درآمد ہوتا ہے اس میں بیشتر حصہ بھورے رنگ کا کچا کوئلہ، معدنی تیل، کیمیاوی پیداوار اور پارچہ ہانی کے سامان کا ہوتا ہے دوسرے علاقہ میں جو سامان درآمد ہوتا ہے اس میں خاص خاص چیزیں لوہے اور فولاد کا سامان، مشینری، کیمیاوی پیداوار دیگر دھاتوں کا سامان اور اشیائے خورد و نوش ہوتی ہیں۔

علاقوں کے مابین تجارتی خدمات کے علاقوں

سال	جرمنی				مغربی برلن				وفاقی جمہوریہ				سال
	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	میان	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	میان	پاؤنڈ	ڈالر	جرمن مارک	میان	
۱۹۵۵	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۵۵
۱۹۵۶	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۵۶
۱۹۵۷	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۵۷
۱۹۵۸	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۵۸
۱۹۵۹	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۵۹
۱۹۶۰	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۰
۱۹۶۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۱
۱۹۶۲	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۲
۱۹۶۳	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۳
۱۹۶۴	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۴
۱۹۶۵	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۵
۱۹۶۶	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۶
۱۹۶۷	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۷
۱۹۶۸	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۸
۱۹۶۹	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۶۹
۱۹۷۰	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۰
۱۹۷۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۱
۱۹۷۲	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۲
۱۹۷۳	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۳
۱۹۷۴	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۴
۱۹۷۵	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۵
۱۹۷۶	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۶
۱۹۷۷	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۷
۱۹۷۸	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۸
۱۹۷۹	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۷۹
۱۹۸۰	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۳۲۳	۵۱۲۲۱	۲۳	۱۲۱	۱۹۸۰



میلے اور نمائشیں

۳۳ جرمنی کو روایاتی میلوں کا ملک کہنا بے جا نہ ہوگا۔ صدیوں سے لیزگ کا میلہ بین الاقوامی میلوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا رہا ہے۔ چند مثالوں کے علاوہ، صرف پہلی عالمگیر جنگ کے بعد ہی چند دوسرے ممالک نے بین الاقوامی میلوں میں دلچسپی کا اظہار کیا اور ان ملکوں کے میلوں نے جلد ہی ہمہ گیر اہمیت حاصل کر لی۔

جرمنی کی تقسیم ہو جانے کی وجہ سے لیزگ کو مغربی جرمنی کے سامان کی مارکیٹ کی حیثیت سے بہت نقصان پہنچا۔ تاہم نمائشیں اور میلے چونکہ تجارت کی فروغ میں ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے بند کر دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے، دوسری عالمی جنگ کے بعد سے وفاقی جمہوریہ میں انفرادی میلوں اور ایسے میلوں کو بہت فروغ ہوا جو پہلے لیزگ کے میلے کے سامنے حقیر سمجھے جاتے تھے مگر بعد میں اہمیت حاصل کر گئے۔

ہانوز کا میلہ جو پہلے محض برآمد کو فروغ دینے کے لئے منعقد ہوتا تھا، ترقی کر کے جرمن صنعت کے میلے کی حیثیت حاصل کر گیا اور اپنی وسعت کی وجہ سے بین الاقوامی طور پر مشہور ہو گیا۔ اس میلے کو جتنی ترقی حاصل ہوئی ہے کسی اور میلے کو نہیں ہوئی۔ اس میلے میں زیادہ زور ایسی صنعتوں پر دیا جاتا ہے جن کا تعلق پیداواری اشیاء سے ہو حالانکہ چینی اور شیشہ اور زیورات کی صنعتیں بھی اس میلے میں

اپنی اشیاء کی نمائش کرتی ہیں۔ دوسری طرف فرائیکھورٹ کے میلے نے اپنی روایات قائم رکھتے ہوئے ۳۳۳ بھی خاصی ترقی کر لی ہے۔ اس میلے میں زیادہ زور خرچ کی جانے والی اشیاء پر دیا جاتا ہے۔ کولون کے میلے میں تو ان اشیاء پر اور بھی زیادہ زور دیا جاتا ہے یہاں جن چیزوں کی نمائش ہوتی ہے ان میں گھڑا کی کاسا مان، لوہے کے برتن، فرنیچر اور پوشاک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مخصوص نوعیت کی نمائشوں اور میلوں کی حیرت انگیز ترقی کی وجہ یہ ہے کہ تقریباً ہر قسم کے سامان کی خوبی میں مستقل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ عام میلوں اور نمائشوں کے ساتھ ساتھ ایسی نمائشیں بھی منعقد ہوتی ہیں جن میں صرف ایک ہی قسم کا سامان ہوتا ہے مثلاً ہانوفر میں ہونیوالی یورپی مشینری اور اوزاروں کی نمائش، فرائیکھورٹ کی بین الاقوامی موٹر کی نمائش اور سمور کے لباس کی نمائش اور کولون کی PHO TOKINA اور ANUGA نمائشیں جن میں اشیائے خورد و نوش اور سامان تعیش کی نمائش کی جاتی ہے۔ جرمن زرعی انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالی نمائشوں میں زراعت کے بہترین طریقوں اور مویشیوں کے بہترین نمونوں کو پیش کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی کے صنعتی علاقوں میں بھی خصوصی قسم کی نمائشیں کی جانے لگی ہیں جو صرف ایک قسم کی چیز سے متعلق ہوتی ہیں جیسے نورمبرگ میں کھلونوں کی نمائش اور آئن باخ میں چمڑے کے سامان کی نمائش۔ ان شہروں میں بھی جہاں نمائشیں روایاتی طور پر منعقد ہوتی چلی آرہی ہیں اب خصوصی نمائشیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہونے لگی ہیں۔ صرف ایک مثال یہ ہے کہ ڈوسلدورف کے DRUPA نامی بین الاقوامی خصوصی میلے میں طباعت اور کاغذ کی صنعت کی نمائش ہوتی ہے، اس کے مصنوعی سامان کے میلے میں مصنوعی سامان کی صنعت کی اشیاء دکھائی جاتی ہیں، فیشن کے میلے میں عورتوں کے لباس کی نمائش ہوتی ہے اور جوتے کی نمائشیں اسی صنعت کی اشیاء دیکھنے میں آتی ہیں۔ میلوں اور نمائشوں کے ذریعہ ان اشیاء کی مانگ تمام دنیا میں پیدا ہو گئی ہے۔

۱۹۵۸ء میں تقریباً ۵۰ نمائشیں اور میلے منعقد ہوئے جن میں ۴۷ میں دوسرے ملکوں نے بھی حصہ لیا۔ جس طرح ان میلوں میں جو دوسرے ملکوں میں ہوتے ہیں اور جن میں دفاتی جمہوریہ حصہ لیتی ہے، ان میلوں میں اور نمائشوں میں بھی جرمنی کی ان تجارتی سرگرمیوں کی ایک رنگارنگ تصویر سامنے آجاتی ہے جن میں جرمنی دوسری قوموں کے دوش بدوش مصروف ہے۔

ذرائع آمدورفت اور خبررسانی

۳۴

جرمنی میں جو مسافروں کی آمدورفت، باربرداری اور ترسیل پیغامات کے ذرائع کا جال پھیلا ہوا ہے وہ یورپ میں سب سے زیادہ وسیع ہے۔ ۱۹۵۰ء میں ۱۲ لاکھ لوگ تجارتی آمدورفت کے سلسلہ میں لگے ہوئے تھے، ان میں سے ۲۵ فیصدی وفاقی ریلوے میں کام کر رہے تھے جو جرمنی کا سب سے بڑا ذریعہ آمدورفت ہے اور ۲۴ فیصدی اشخاص وفاقی محکمہ ڈاک میں ملازم تھے۔ یہ دونوں محکمے ٹراموں اور بسوں کے محکموں کی طرح تجارتی طریقوں پر چلائے جاتے ہیں۔ وفاقی محکمہ ڈاک کے فرائض گونا گوں ہیں۔ کل ترسیل پیغامات کی ذمہ داری کے علاوہ اس کے فرائض میں زرعی معاملات، بینکوں اور بچتوں سے متعلق کچھ کام بھی شامل ہے۔ اسے مسافروں کی آمدورفت کا انتظام بھی کرنا ہوتا ہے اور اس کا تمام کام اسی کے ہاتھوں میں ہے۔ اس محکمہ کے پاس ۲۵۰۰۰ موٹر گاڑیاں وغیرہ ہیں اور اس طرح یورپ میں اس کی شہری ذریعہ آمدورفت کی سب سے بڑی ملکیت ہے۔

۱۹۵۸ء میں وفاقی جمہوریہ میں ۶۸۰ کروڑ لوگوں نے ریلوں، ٹراموں اور بسوں کے ذریعہ سفر کیا۔ ان میں ٹرام سے سفر کرنے والوں کی تعداد ۳۲ کروڑ تھی۔ ۳۸ لاکھ لوگ روز تقریباً ۲۳ ہزار مسافری ریلوں میں سفر کرتے تھے جہاں تک وفاقی جمہوریہ میں باربرداری کا تعلق ہے ۱۹۵۹ء میں محکمہ ریل کے ذریعہ تقریباً ۵۳ فیصدی اندرونی بحری شاہراہوں کے ذریعہ ۲۹ فیصدی اور طویل مسافت

وفاقی ریلوے کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد کے صرف ایک تہائی پورا کرایہ ادا کرتے ہیں۔ ۶۲ کروڑ ۷۰ لاکھ لوگ (تقریباً ۵۰ فیصدی) مزدوروں کے رعایتی ٹکٹوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ۱۵ فیصدی ٹکٹ اسکول کے بچوں کے لئے جاری ہوتے ہیں۔

ریلوے (سار لینڈ کے علاوہ)

وفاقی ریلوے کی لائنوں کی کل لمبائی
بحری لائنوں کی کل لمبائی
مساکنات و اراضیات اور کارخانوں کی مالیت
ریلوے کی آمدنی (۱۹۵۸ء)
وفاقی ریلوے کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد سالانہ
تعداد ملازمین (۱۹۵۸ء)

دریائے رہائن میں بین الاقوامی جہاز رانی

(یکم جنوری ۱۹۵۷ء)

لدائی کی بجائش : ۷۱۰ کروڑ ٹن (۸۰ کروڑ چھوٹے ٹن)

کرداروں میں		فیصدی	کل جہاز رانی کی تقسیم :
چھوٹے ٹن	ٹن		
۳۰۵	۳۰۲	۶۵.۲	ڈینمارک
۲۰۲	۲۰۲	۳۱.۰	وفاقی جمہوریہ
۱۰۰	۰۰۹	۱۳.۲	ہیلم
۰۰۶	۰۰۵	۰.۸	فرانس
۰۰۳	۰۰۳	۰.۴	سوئٹزرلینڈ

۷۱۰ کروڑ ٹن سے چلنے والے جہازوں کا حصہ ۳۰۰ کروڑ ٹن ہے۔

طے کر نیوالی موٹر لاریوں کے ذریعہ ۸ فیصدی (ٹن میل) سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا گیا۔ جو سامان ریل اور انڈونی آبی شاہراہوں کے ذریعہ لایا جانے لایا جاتا ہے اس کا بیشتر حصہ روہر اور بالائی رہائن کے علاقوں میں ہوتا ہے جہاں کان کنی اور دھاتوں کو پگھلانے کی صنعت واقع ہے۔ وفاقی جمہوریہ کی سب سے زیادہ اہم آبی شاہراہیں روہر اور ایڈن کے درمیان نہروں کا جال اور دریائے رہائن اور اسکے معاونین ہیں جو جہاز رانی میں یورپ کے سب سے زیادہ مصروف علاقے ہیں۔ رہائن۔ مین۔ ڈینیوب کی نہر کے مکمل ہوجانے کے بعد بحیرہ شمالی سے بحیرہ اسود تک ضخیم جہاز رانی کیلئے راستہ کھل جائیگا۔ وفاقی جرمنی کی حدود میں اس کی ۲۲۱ میل کی لمبائی ہوگی اور اسپر ۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵ کروڑ ۷ لاکھ ڈالر یا ۱۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی لاگت آئے گی۔ دریائے رہائن میں جہاز رانی کی وسعت اپنی ماقبل جنگ کی حد تک پہنچ چکی ہے لیکن اس جہاز رانی میں مصروف جہازوں میں سے صرف ۳۷ فیصدی موٹر سے چلنے والے ہیں۔ حالانکہ سوئٹزرلینڈی رہائن کے جہازوں میں ۷۲ فیصدی موٹر سے چلتے ہیں۔ یورپ میں اندرونی بندرگاہوں پر سب سے بڑی تعمیرات دریائے رہائن پر واقع دوسبرگ میں ہیں۔

جرمن جہاز ران کمپنیاں ایک بار پھر دنیا کے ان علاقوں میں کام کرنے لگی ہیں جہاں پہلے مصروف عمل تھیں۔ ۱۹۵۷ء میں ان کمپنیوں کے ملاحوں کی تعداد ۳۷۰۰۰ تھی۔ ۱۹۵۷ء میں جرمن بندرگاہوں میں آنیوالے جہازوں کی کل تعداد کے ایک تہائی جہاز وفاقی علاقہ میں رجسٹر کئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد برطانوی جہازوں کی تعداد (۹ فیصدی) تھی۔ خاص خاص بندرگاہیں ہمبرگ اور برمین کی ہیں

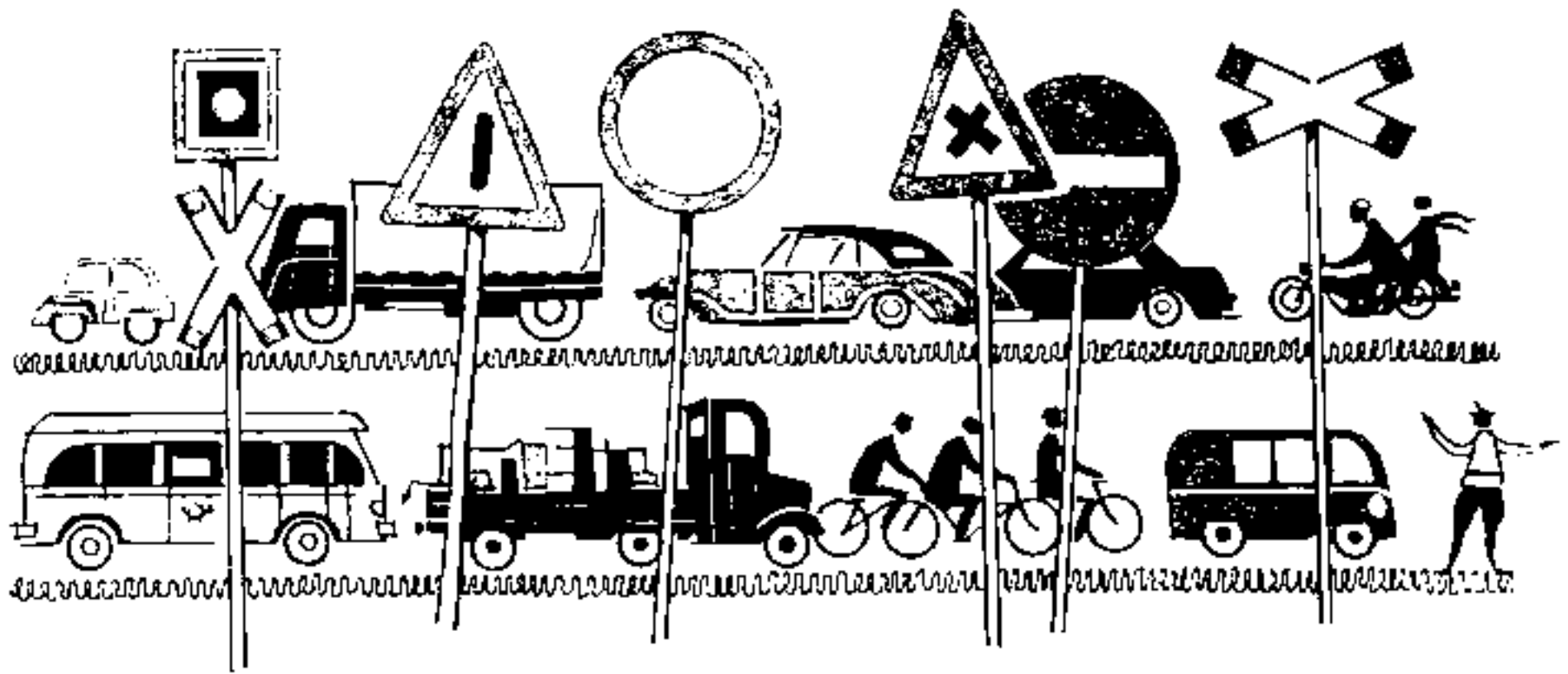
جہازوں کی آمد و رفت

۲۰۱۳	سمندر میں چلنے والے بار برداری کے جہاز
۲۹۸۰۰۰	یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو
۳۹۸	کل گنجائش ٹن میں
۷۲۸۷	اس میں سے ۱۰۰ ٹن سے کم کی گنجائش والے
۵۹۲	ازدک ملک میں چلنے والے جہاز
۱۹۶۳	کل گنجائش ٹن میں
۲۰۰۰	مسافری جہاز جو اوپر شامل نہیں کئے گئے
۲۰۰۰	ترم اندرون بندرگاہوں میں جو سونا آیا گیا
۲۰۰۰	اندرون جہاز رانی کی شمار ہونے کی لمبائی
۲۰۰۰	اس میں نہروں کی لمبائی
۲۰۰۰	جرمنی میں۔ ڈائن میں جس کا صد پر جہاز رانی ہو سکتی ہے

جرمن بندرگاہوں پر کل آنے والے سامان کا ۳۳ فیصدی حصہ ہمبرگ اور ۲۴ فیصدی حصہ بریمین سے گزرتا ہے۔ اسکے بعد ایڈن اور لیوبک کا شمار آتا ہے۔ ان بندرگاہوں پر سامان اتارنے چڑھانے کی جدید ترین مشینیں نصب ہیں اور اب یہ بندرگاہیں ایک بار پھر رڈ ٹرمیم، ایمسٹرڈیم اور انٹیورپ کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ تجارتی بیڑہ کی از سر نو تعمیر کے کام میں کافی ترقی حاصل ہو چکی ہے۔ جنگ کے خاتمہ تک یہ بیڑہ کچھ تو ضائع ہو چکا تھا اور باقی فاتح قوموں کے قبضہ میں آ گیا تھا۔ تجارتی بیڑہ کی ترقی کا ثبوت یہ ہے کہ اس کی آمدنی جو ۱۹۵۰ء میں ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر) یا ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ تھی، ۱۹۵۵ء میں بڑھ کر ۱۵ کروڑ ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر) یا ۱۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ ہو گئی۔

جرمنی میں رجسٹر شدہ اور جرمنی میں سے گذرنے والی موٹر گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ کا جرمنی کی سڑکوں پر براہ راست اثر پڑا۔ سڑکوں کی سطح پر گنجائش سے زیادہ بار پڑ رہا ہے، خصوصاً بھاری لاریوں اور سڑکوں کی وجہ سے۔ چنانچہ حکومت نے سڑکوں کی تعمیر کا ایک دس سالہ منصوبہ

یکم ستمبر ۱۹۵۷ء کو تمام دنیا کے تجارتی بیڑہ میں ۲۰۰۵۰۰ جہاز تھے۔ ان کی کل گنجائش ۱۰ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن تھی۔ ان جہازوں میں ۴ کروڑ ۸۳ لاکھ ٹن (۶ کروڑ ۳۳ لاکھ چھوٹے ٹن) کا وزن لیا جاسکتا تھا۔ دنیا کے تجارتی بیڑوں میں دو تہائی بہرہ ریا کا شمار دسواں تھا۔



تیار کیا ہے۔ ۱۹۶۷ء کے آخر تک ۶,۹۵۹ میل کی سڑکوں کی مرمت اور توسیع کی جانی ہے اور ۶۲ میل کی نئی سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں۔ ساتھ ساتھ موٹروں کی چلنے والی مخصوص شاہراہوں کی مجموعی لمبائی تقریباً دو گنی ہو جائیگی۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو ان شاہراہوں کی مجموعی لمبائی ۱,۴۹۶ میل تھی۔ منصوبہ کے مطابق ان شاہراہوں کو ایمپیرچ، بختنیش، آخن، بال وغیرہ کے ذریعہ دیگر ہمسایہ ممالک کی شاہراہوں کے جال کے ساتھ ملا دیا جائیگا۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۶۷ء تک وفاقی جمہوریہ میں اکروٹر موٹر گاڑیاں لاریاں وغیرہ ہوں گی۔ Autobahn شاہراہ کے فرانکفورٹ ماہنامہ حصہ پرچوس گھنٹوں میں ۳۵,۰۰۰ گاڑیاں تک جسٹ ہو چکی ہیں۔ وفاقی وزارت مالیات کا تخمینہ ہے کہ سڑکوں کی تعمیر کے لئے لگنے دس سال میں ۵,۵۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳.۹۱ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۴۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم درکار ہوگی۔

سڑکوں پر گاڑیوں وغیرہ کی آمد و رفت

میل	۸۳,۶۳۶
میل	۱,۳۹۶
میل	۳۵,۰۰۰
میل	۱۹,۰۰۰
میل	۲۹,۰۰۰
میل	۵,۰۰۰
میل	۴,۰۰۰
میل	۴۲,۰۰۰
میل	۳۳,۰۰۰
میل	۱,۳۹۶
میل	۳۳,۰۰۰

اس میں سے طویل شاہراہوں کی تعمیر پر ۲۲۴ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹۱ کروڑ ۳ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوگی، اور اول اور دوسرے درجہ کی سڑکوں کے لئے ۲۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۹ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱ کروڑ ۳ لاکھ پاؤنڈ) تعلقوں کے ذریعہ سڑکیں بنائے جانے پر ۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۴۶ کروڑ ۲ لاکھ پاؤنڈ یا ۷۰ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) سے زیادہ صرفت کا تخمینہ ہے۔ ۱۱۴ چھوٹی سڑکوں پر جن کی کل لمبائی ۱،۹۷۵ میل ہوگی، ۳۴۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۲ کروڑ ۱ لاکھ ڈالر یا ۲۹ کروڑ ۳ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم خرچ ہوگی۔

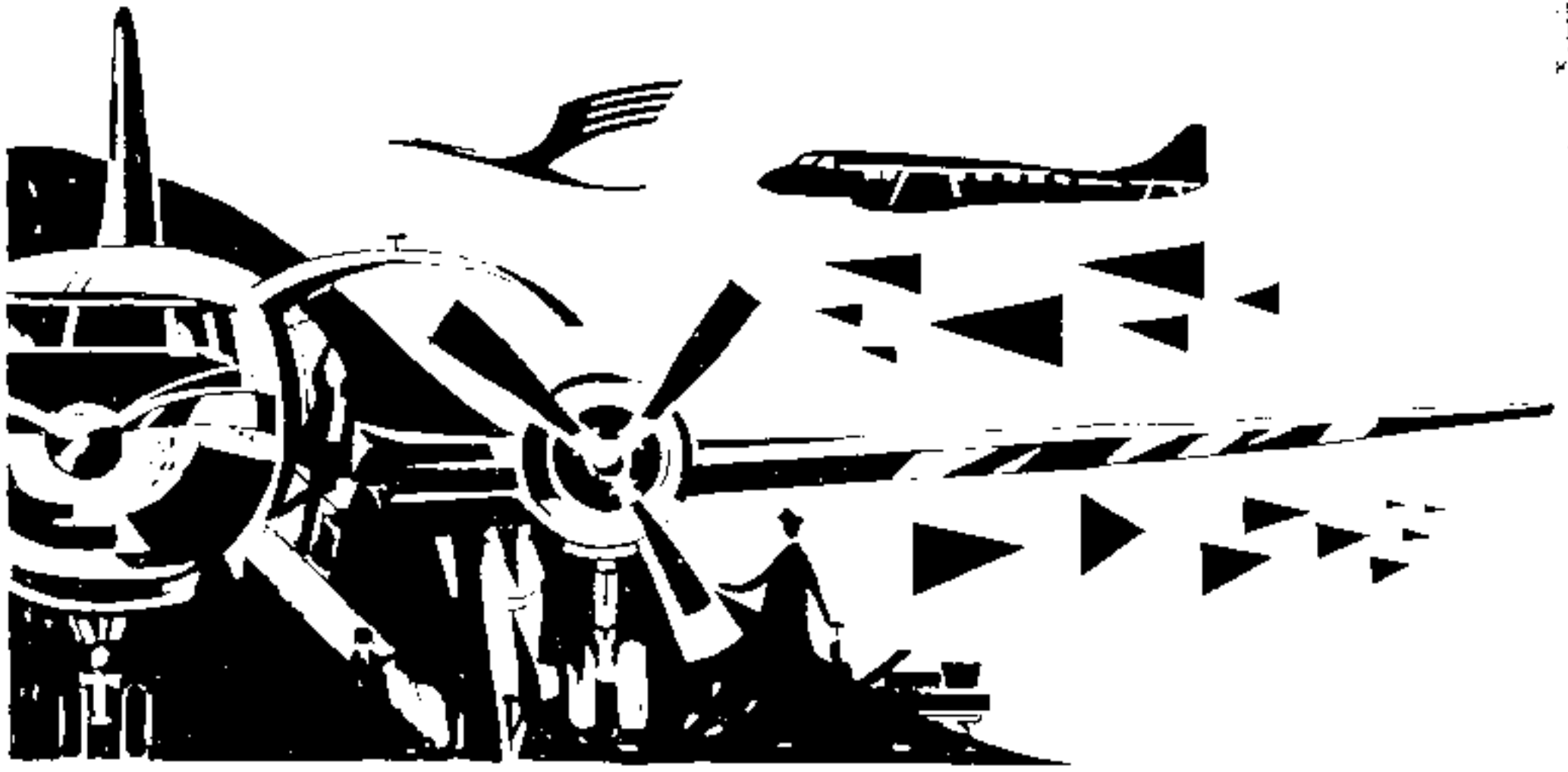
سڑکوں کی طرح دفائی ریلوے نے بھی ایک دس سالہ منصوبہ تیار کیا ہے جس کے مطابق ریلوے میں ۲،۶۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۱۹ کروڑ ڈالر یا ۲۲۱ کروڑ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم لگائی جائیگی۔ اس رقم میں سے ۷۸۲ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۶۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) جنگ سے پہنچے ہوئے نقصانات اور موجودہ کمی کو پورا کرنے پر صرف ہوں گے۔ ایک اندازہ کے مطابق ۱۹۳۰ء میں سڑکوں سمیت ذرائع آمد و رفت اور حمل و نقل کی کل مالیت ۵،۲۰۰ کروڑ رائس مارک تھی۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۹ء تک

آٹو بان سڑک کے ایک کھومیٹر کے محضے کے بنانے پر ۲۵ لاکھ جرمن مارک (یا ۵،۹۵،۲۳۰ ڈالر یا ۳،۵۹،۳۰۰ پاؤنڈ) کی رقم کی لاگت آتی ہے۔ اس کو اچھی حالت میں رکھنے پر ۱۳،۰۰۰ جرمن مارک (یا ۲،۸۵۷ ڈالر یا ۱،۲۰۰ پاؤنڈ) سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

امریکہ ۱۹۱۰ء میں کی سڑکوں کے ایک جان کی تعمیر شروع کرنا ہے۔ اس پر ۱۳ سال کے عرصہ میں ۳،۸۰۰ کروڑ ڈالر یا ۳۵۷ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ کے خرچ کا تخمینہ ہے۔

امریکہ میں ۱۹۳۰ء میں ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ موٹر گاڑیوں وغیرہ کو لائسنس جاری کئے تھے۔ ۱۹۵۰ء میں تعداد ۴ کروڑ تھی اور ۱۹۵۹ء کے آخر میں ۵ کروڑ ۷۰ لاکھ۔ اندازہ ہے کہ لائسنسوں کی تعداد ۱۹۶۷ء تک ۸ کروڑ ہو جائے گی۔ ۱۹۵۹ء کے آخر میں امریکہ میں لائسنس یافتہ موٹر گاڑیوں وغیرہ کی تعداد تھام دنیا کی تعداد کی نصف تھی۔

دفائی جمہوریہ میں ہر روز ایک ہزار نئی موٹر گاڑیاں سڑک پر آتی ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو موٹر گاڑیوں وغیرہ کی تعداد ۲ لاکھ تھی۔ اسکے برخلاف ۱۹۳۶ء میں انکی تعداد ۵ لاکھ ۳۰ ہزار تھی۔ دوسری طرف نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک میں موٹر گاڑیوں کی تعداد ۱۹۵۵ء میں ۹۰ ہزار تک ہی پہنچی تھی۔ نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک میں ۱۹۵۶ء میں آبادی کے فی ایک ہزار اشخاص کے پاس صرف ۵ گاڑیاں تھیں اور دفائی جمہوریہ میں ۶۵ (۱۹۵۹ء میں)۔ فرانکفورٹ، برلین اور میونخ میں تعداد سب سے زیادہ تھی، یعنی ۱۰۷ اور ۱۰۱ علی الترتیب گاڑیاں۔



تقریباً ۵۱ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۲۲ کروڑ ڈالر یا ۳۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ان ذرائع پر لگائی گئی۔ اس رقم میں سے ۲۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر جرمن مارک (یا ۳۸۴ کروڑ ڈالر یا ۱۳۶ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم وفاتی ریلوے پر لگائی گئی، ۳۳ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۰ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تجارتی ذرائع حاصل و نقل پر صرف ہوئے، ۲۱۰ کروڑ جرمن مارک

ڈاک اور تار وغیرہ

۳,۷۳,۰۰۰	وفاتی محکمہ ڈاک کے ملازمین کی تعداد یکم جنوری ۱۹۵۸ء کو
۸۱,۰۰۰,۰۰۰	ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کی لائنوں کی مجموعی لمبائی (۳۱ - دسمبر ۱۹۵۷ء کو)
۱۰	ٹیلیفون فی سواستیخ میں (۳۱ - دسمبر ۱۹۵۹ء)
۷۰۰	خطروہ کی تعداد ۱۹۵۹ء میں
۳۷	پرستیور کی تعداد ۱۹۵۹ء میں
۷۹	تختہ تہ ہوئی گئے ۱۹۵۹ء میں
۳۹	مقامی و غیر ملکی ٹیلیفون پر گفتگو ۱۹۵۹ء میں
۷۵	ڈائریس کے سٹنس ایکم فروری ۱۹۶۰ء کو
۳۹	ٹیلی ویژن کے لائسنس یکم فروری ۱۹۶۰ء کو

یا ۵۰ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۷۰ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم وفاتی آبی شاہراہوں پر اور ۶۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۶ کروڑ ڈالر یا ۵۵ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم جہاز رانی پر صرف کی گئی۔

Lufthansa ہوائی کمپنی کے قیام سے وفاتی جمہوریہ نے دوبارہ بین الاقوامی ہوائی سفر میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ دس سال تک برلن، بریمن، ڈوسلدورف، فرانکفورٹ - بر - مین، کولون - بون، ہیمبرگ، ہانوفر، میونخ، نورمبرگ اور سٹوٹ گارٹ کے ہوائی اڈے بیرونی ممالک

کی ہوائی کمپنیاں استعمال کرتی رہیں۔
 ۱۹۵۹ء میں دفاتی جمہوریہ کے ہوائی اوڈے
 (مغربی برلن سمیت) ... ۵۲,۶۲,۰۰۰ مسافروں
 کو لے جانے اور لانے میں استعمال ہوئے جن کے
 لئے جہازوں نے ۳,۶,۲۰۰ اڑائیں کیں۔
 ۶۵,۵۰۰ ٹن وزن کا سامان اور ۱,۰۰,۰۰۰
 ٹن وزن کی ڈاک لائی اور لے جانی گئی۔
 ہوائی کمپنیاں ایسی ہیں جنکے جہاز اپنی باقاعدہ
 پروازوں میں فرانکفورٹ پر ضرور ٹھہرتے ہیں
 ۱۹۵۸ء کے آخر تک Lufthansa ہوائی

رہنشی کے دس گھنٹوں کے دوران ہر دو منٹ پر ایک ہوائی
 جہاز دفاتی جمہوریہ کے دس ہوائی اڈوں میں سے ایک
 سے پرواز کرتا ہے۔

دنیا کی ہوائی آمد رفت ۱۹۵۷ء میں ۸ کروڑ ۷۰ لاکھ مسافر
 ۸۵ کروڑ ۲۰ لاکھ میل کی ہوائی مسافت پر

۱۹۵۰ء کے آخر میں تمام دنیا کی ہوائی کمپنیوں کے ۲۷۵۰ طیارے
 استعمال میں تھے۔ اس تعداد کے ۷۵۰ طیارے کینیڈا اور
 امریکہ کی کمپنیوں کی ملکیت تھے اور ۷۷۲ یورپی کمپنیوں
 کے تھے۔

کمپنی کے جہاز ۵۴,۳۰۸ میل کے راستوں پر

پرواز کرتے تھے۔ اس کمپنی کے بارہ "Super-Constellation" جہاز شمالی اور جنوبی امریکہ تک اور
 مشرق کے کچھ ممالک تک پرواز کرتے ہیں۔ "Convair" اور "Vickers Viscount" جہاز یورپ میں پرواز کرتے ہیں اور دوسری جگہوں کے علاوہ لندن، پیرس، میڈرڈ، بسن، زوریچ،
 وی آنا اور کوپن ہیگن جاتے ہیں۔ مارچ ۱۹۶۰ء میں اس ہوائی کمپنی نے فرانکفورٹ - برلین سے امریکہ
 تک جیٹ طیاروں کی پرواز بھی شروع کر دی۔

۳۵ جرمنی بحیثیت سیاحوں کے ملک کے

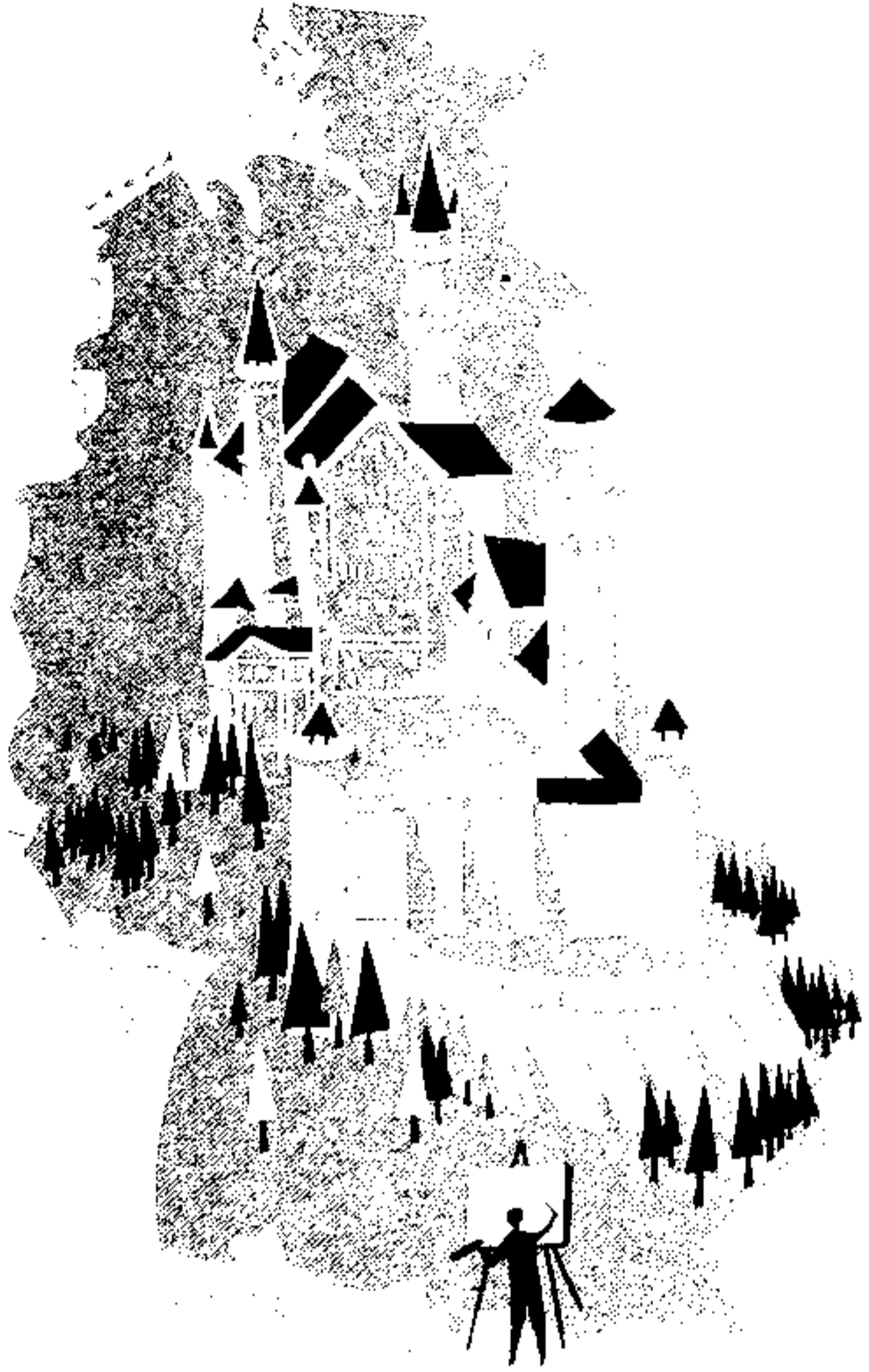
جرمنی میں سیاحوں کے لئے دلچسپی کے بہت سامان ہیں، اور ساتھ ہی یہاں کی اقتصادی زندگی
 اور ذرائع آمد و رفت بہت ترقی حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک سفر کا تعلق ہے صدیوں سے جرمنی
 کو یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل رہی ہے۔ دوسرے ممالک سے سیاحوں کو جرمنی آنے کی دعوت
 دینے کے لئے "جرمنی چلو خواہ کوئی موسم ہو" کا نعرہ یوں صحیح ہے کہ جرمنی کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے موسم
 بہار مارچ سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت بادوں کی زیریں علاقوں میں 'کالٹنس جھیل کے چاروں طرف'
 برگسٹراس اور تولش کے پہاڑوں کے جنوبی حصوں میں درختوں پر کونپلیس پھوٹی شروع ہو جاتی ہیں اور خند
 ہی ہفتوں کے اندر اندر ملک کا وہ حصہ جو آپس کے پہاڑوں کے شمال میں واقع ہے ایک بہت وسیع
 یا اس میں جرمنی سے باہر جانے یا ملک میں آنے اور جرمنی سے گزرنے والی ڈاک شامل ہے۔

۱۹۵۹ء میں یہ جوں نے جتنی زمیں بسر کیں سر میں غیر ملکیتوں کی تعداد جن غیر ملکیتوں نے زمیں بسر کیں :		۲ کروڑ ۰ لاکھ ۱ کروڑ ۳ لاکھ
شمالی جرمنی بحیرہ بالٹک اور بحیرہ روم سے آئے ہوئے سوویت اور فرانسیسی کے آئے ہوئے بڑے ٹوٹی ہوئے		۱۶ لاکھ ۳۰ لاکھ ۳۰ لاکھ ۱۰ لاکھ
۱۹۵۸ء کے موسم گرما میں جو زمیں بسر کیں :		کل تعداد
معدنی چشموں پر سمندر کے نزدیک دوسرے تفریحی مقامات (Bathing resorts) بڑے شہروں میں مستحق سیاحی مقامات پر		۲ کروڑ ۵ لاکھ ۱۲ لاکھ ۳۹ لاکھ ۲ کروڑ ۵ لاکھ ۱ کروڑ ۹ لاکھ
روس سے مہنگے کے سدا میں آتی ۱۹۵۹ء میں سرزمین اور طعمہ کی درمیانی جگہیں ان میں لقمہ لقمہ کھانا سمیت ہسٹری اور پارکوں میں ۱۹۵۹ء ہسٹری اور پارکوں میں ۱۹۵۹ء		۱۹ کروڑ ۲۰ لاکھ جرمن روپے ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ جرمن روپے ۳۰ لاکھ ۲۲ لاکھ ۱۵ لاکھ ۵ لاکھ

چمن بن جاتا ہے۔ موسم گرما میں گرمی شدت کی نہیں ہوتی اور اس کے بعد موسم خزاں جب آتا ہے تو موسم میں تبدیلی کا احساس نہیں ہوتا۔ موسم خزاں میں انگور آمارے جاتے ہیں اور عیش و نشاط سے پر جشن منائے جاتے ہیں۔ اس وقت سرزمین جرمنی کے جنگلات کی کل زنگار نگینی نظروں کے سامنے آجاتی ہے اور آئینس کے پہاڑوں میں برف کے کھیلوں کے لئے اکتوبر یا نومبر کے مہینہ سے نہایت موزوں موسم شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً Zugspitzeplatt کے کوہستانی علاقہ میں جہاں جرمنی کا سب سے بڑا کوہستانی ہوٹل Schneefernerhaus ۶۵۶۲ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

معدنی چشموں اور دیگر صحت افزا مقامات، موسم گرما کی تعطیلات گزارنے کے مقامات اور موسم سزا کے کھیلوں کے مرکزوں میں ہر سال لاکھوں جرمنوں کے علاوہ دنیا بھر سے دوسرے لوگ بھی آتے ہیں۔ ۲۴ معدنی چشموں میں سے خاص خاص وائزبادن، نوہلم، بادن بادن، ڈرخائم، ولڈنگن، کسنگن، رائخن ہال، اون باسن، بڑیخ، پرمونٹ، شوالباخ اور نندورف میں واقع ہیں۔ ہیلی گولینڈ، سلٹ اور نارڈرنی کے بحیرہ شمالی میں واقع جزیرے، روگن اور لوز ڈوم کے بحیرہ بالٹک میں واقع

جزیرے (جو نام نہاد جرمن
ڈیموکراٹیک ریپبلک میں واقع
ہیں) 'بھیل کائنٹس جو
جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا
کے درمیان واقع ہے، یگرلنی
شیم سٹی اور کورنگسی، یہ سب
علاقے دوسرے ممالک میں
مشہور ہیں۔ پہاڑوں میں
دراشین فلز کا پہاڑ جو - Sie-
bengebirge (سات
پہاڑیاں) کے سلسلہ میں
واقع ہے اور لون کے سامنے
ہے، صرف ۶۶۰ فٹ بلند
ہے مگر یورپ بھر میں سب سے
زیادہ اسی پہاڑ پر لوگ چڑھتے
ہیں۔ ہر سال یہاں تقریباً
۳ لاکھ لوگ سیر کرنے آتے
ہیں۔ دیگر مشہور پہاڑوں



میں ہارز کے سلسلہ میں بروکن ہے جو اب نام نہاد جرمن ڈیموکراٹیک ریپبلک میں ہے، بلیک فارسٹ میں
واقع فیلڈ برگ اور آلپس میں واقع زگس پیٹز اور واٹن میں بھی مشہور پہاڑوں میں سے ہیں۔
۱۹۵۹ء کے موسم گرما میں وفاقی جمہوریہ میں باہر سے آنیوالے لوگوں سے جو غیر ملکی سکہ میں کل آمدنی
ہوئی اس کی رقم ذرائع آمدورفت کی آمدنی کے علاوہ ۸۹ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۴۵ کروڑ ۵۰
لاکھ ڈالر یا ۱۶ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اندرون ملک کی سیاحتی کی کل رقم ۱۹۵۷ء میں اندازاً ۹۰۰ کروڑ
جرمن مارک (یا ۲۱۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۷۶ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ جرمنی سے باہر جانے والوں کی
تعداد بھی جرمنی میں آنیوالے لوگوں سے کم نہیں ہے۔ جرمنی اور دوسرے ملکوں کے درمیان لوگوں کی آمدورفت

جون ۱۹۵۷ء میں ہالینڈ، بلجیم اور جرمنی کے آر پار جانے کے مقام کے ذریعہ جو آخن کے باہر واقع ہے ۲۰ لاکھ سے زیادہ لوگ دفاتی جمہوریہ میں داخل ہوئے۔

۱۹۵۷ء کے پہلے ۷ ماہ میں ۱۲,۹۳,۰۰۰ موٹر گاڑیوں ۱۲,۸۳,۰۰۰ موٹر سائیکلوں نے دفاتی جمہوریہ کے سیر کے مقامات میں داخل ہونے کے لئے سرحد پار کی۔

دفاتی جرمن ریلوے کے کولون سے بانوفز کے راستہ پر تیز رفتاری کے ڈبے چلتے ہیں جن کی رفتار ۱۳۰ کلومیٹر (۸۰ میل) فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

دفاتی جمہوریہ میں سیر و سیاحت کے سلسلہ میں سفر کرنے پر ۱۹۵۶ء میں ۱۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۰۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر) یا ۱۱۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم صرف کی گئی۔ یہ رقم ترقی آمدنی کا ۸۷ فیصدی حصہ ہوتی تھی، ۱۹۲۸ء میں اس کا حصہ ۸۷ فیصدی تھا۔

۱۹۵۷ء میں تقریباً ۲۰ لاکھ غیر ملکی سیاحوں نے آٹلی کا سفر کیا ان کی وجہ سے آٹلی کو غیر ملکی زر حاصل ہوا اسکی رقم کا اندازہ ۳۳ کروڑ پیرا یا ۲۲ کروڑ جرمن مارک یا ۵۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ ہے۔ ان سیاحوں میں جرمنوں کی تعداد نمایاں تھی۔

سے جو فائدہ ہوتے ہیں انکا اندازہ کسی اعداد و شمار کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا۔

۱۹۵۹ء میں موسم گرما میں جو راتیں جرمنی میں بسر کی گئیں ان کی کل تعداد تقریباً ۸ کروڑ ۶ لاکھ ہے۔ چھوٹے چھوٹے شہروں اور ایسے صحت افزا مقامات پر بھی جن کے ناموں سے سیاح واقف ہیں ۵ لاکھ راتیں سالانہ بسر کرنے کے انتظامات موجود ہیں۔

مثلاً ویسٹ لینڈ جو جزیرہ سلٹ میں واقع ہے اور باویریا میں اوبرسٹڈورف۔ ۱۹۵۸ء میں برلن میں سیاحوں کی بسر کی ہوئی راتوں کی تعداد ۱۱ لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی، کل تعداد

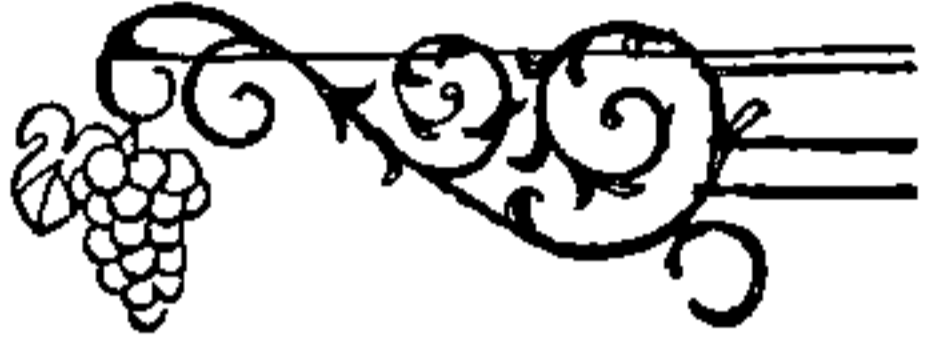
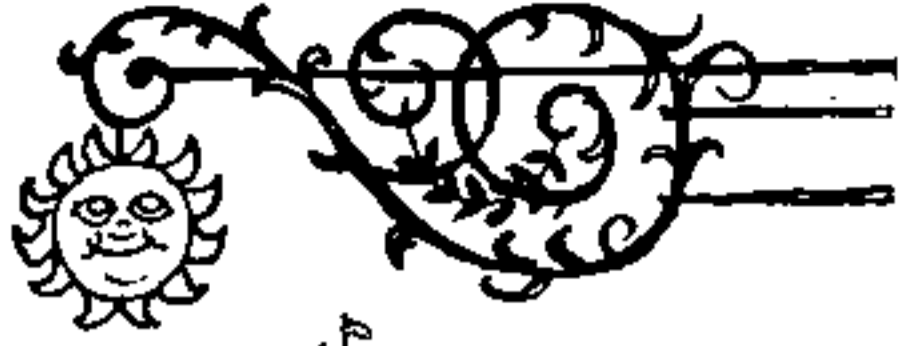
۱۱ لاکھ ۹۰ ہزار تھی۔ اس تعداد میں غیر ملکی سیاحوں کا حصہ ۸۷ فیصدی تھا۔ ۱۹۵۹ء میں کل راتوں میں ۱۵ لاکھ راتیں شمالی امریکہ سے آئے ہوئے لوگوں نے بسر کیں ۱۱ لاکھ

برطانوی لوگوں نے اور ۱۵ لاکھ بلجیم اور لکسمبرگ کے لوگوں نے صحت افزا مقامات میں جس مقام پر غیر ملکی سیاحوں نے سب سے زیادہ راتیں بسر کیں وہ بادن بادن تھا۔ ان سیاحوں کی تعداد ۱۵ لاکھ ۵۰ ہزار تھی اور آنے کا مقصد

خاص طور پر گٹھیا کا علاج تھا۔ اس کے بعد بادن نو بائم کا شمار آتا ہے جو قلب اور دوران خون سے متعلقہ امراض کے معالج کے لئے مشہور ہے۔

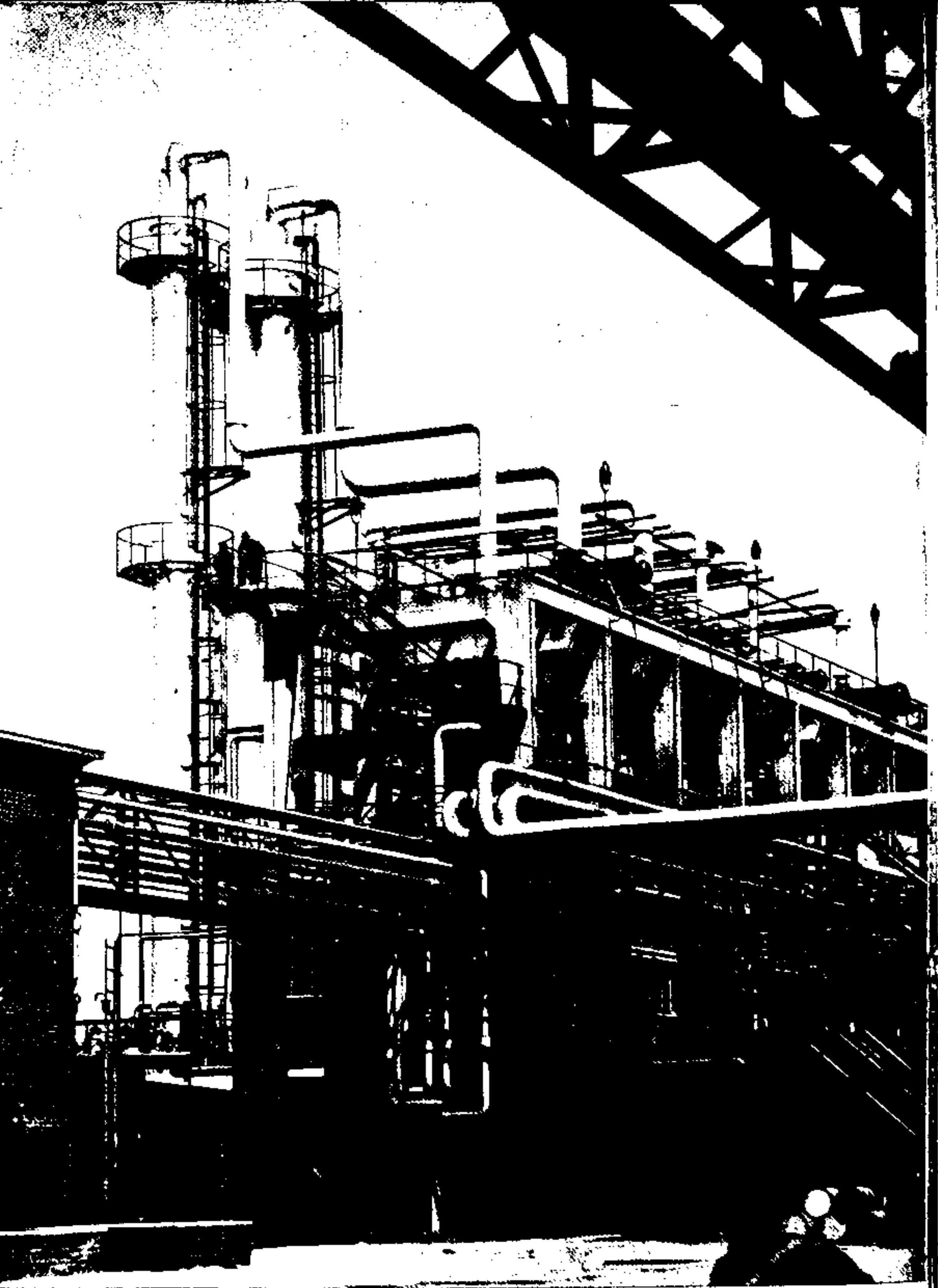
جرمن سیاحی کے سب سے بڑے ادارہ (Deutsche Zentrale für Fremden-verkehr) کی دوسرے گیارہ ممالک میں سترہ شاخیں واقع ہیں جنہیں سیاحی کے اطلاعاتی دفاتر

کہتے ہیں۔ آمدورفت میں سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے ۱۹۵۳ء سے اب تک کئی ملکوں کے ساتھ ویزا کی پابندی ہٹالی گئی ہے، ان میں سے کئی ممالک نے تو اس سلسلہ میں پیش قدمی بھی نہیں کی تھی۔ آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، فرانس، بلجیم، الینڈ اور لکسمبرگ کیلئے تو پاسپورٹ تک کی بھی ضرورت نہیں ہے۔



جرمنی کی مہمان نوازی کا چرچا مسافروں میں گذشتہ چند سالوں سے اب پھر ہونے لگا ہے تقریباً ہر گاؤں میں صاف کمرے مل سکتے ہیں جن میں ایک رات رہنے کے لئے صرف ۴ جرمن مارک (یا ۹۵ امریکن سینٹ یا ۶ شلنگ ۸ پیس) یا اس سے زیادہ دینے ہوتے ہیں بڑے ہوٹلوں میں حسب منشاء سے ۲۰ جرمن مارک (یا ۱ ڈالر ۹۰ سینٹ سے ۴ ڈالر ۷۰ سینٹ یا ۱۳ شلنگ ۷ پیس سے اپاؤنڈ ۴ شلنگ) تک دینے ہوتے ہیں۔ گاؤں اور شہر میں ایک وقت کے اچھے کھانے کی قیمت عموماً ۳ جرمن مارک (یا ۲۱ امریکی سینٹ یا ۵ شلنگ) ہوتی ہے۔

ریل کے سفر میں جدید اور آرام دہ ذرائع استعمال کئے جا رہے ہیں۔ تیز رفتار ریل کے ڈبے، ڈیزل سے چلنے والی گاڑیاں، نئی وضع کے ایک بستر والے سونے کے کمرے، نئی اور انتہائی تیز رفتار ایکسپریس گاڑیاں، ایسی گاڑیاں جس میں سے باہر کے نظاروں سے باسانی لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے، کھانے کی گاڑیوں میں انواع اقسام کے کھانے، ہرٹیشن پر کھانے کا انتظام، یہ سب سہولتیں ایسی ہیں جو دوسرے ممالک کا باسانی مقابلہ کر سکتی ہیں۔ تعطیلات گزارنے والے ایسے لوگوں کے لئے جن کے پاس دام زیادہ نہ ہوں تعطیلاتی ایکسپریس گاڑیاں ہیں جن میں درجہ دوئم کی سستی مگر آرام دہ گدلی جگہیں ہیں جن کو دراز ہونے کے لئے ایک چھوٹی سی کوچ میں باسانی تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ سفر کی مقرر کی ہوئی قیمت میں سفر، رہائش اور تمام دوسرے معمولی اخراجات شامل ہوتے



ارڈنگن میں واقع بائیر کے کارخانہ جات کا ایک حصہ

Marfat.com

گیتا نخت میں ایک بڑے
پائپ کے اندر سے بجلی گھر
کا نظارہ

ڈورمانگن فیکٹری میں
مصنوعی ریشم
کا شعبہ

۳۵ ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں ۱۰۰۰۰ ایسی جگہیں ہیں جہاں ریل جاتی ہے، اس کے علاوہ ۱۴۰۰۰ ایسی جگہیں ہیں جہاں کرایہ کی موٹریں اور بسیں۔ ریل کے ذریعہ سفر کے علاوہ سفر کی باقی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جدید قسم کی تیز رفتار موٹر گاڑیاں اور وفاقی ریلوے اور وفاقی محکمہ ڈاک کی اپنی باقاعدہ بسیں بھی ہیں جو آٹوبان اور دوسری طویل سڑکوں پر چلتی ہیں۔ یہ سڑکیں ملک میں ایک جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں اور ان کی دیکھ بھال نہایت خوش اسلوبی سے کی جاتی ہے۔ جرمن سیاحتی کمپنی اور یورپی بس کمپنی ایک دوسرے کیساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ آٹوبان سڑکوں پر مسافروں کی سہولت کے لئے ٹیلیفون، پٹرول، سٹیشن اور آرام گاہیں ہیں۔

اسٹیم اور دخانی کشتیاں ایک بار پھر رہائش، موسل، مین، نیکار اور ویسے کے دریاؤں میں چلنی شروع ہو گئی ہیں۔ رہائش میں چلنے والے تیز رفتار اسٹیموں میں ڈائریس ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں۔ باورینی جھیلوں اور جھیل کانٹنس میں بھی اسٹیم، دخانی کشتیاں اور ایسی کشتیاں چلتی ہیں جن میں سوئٹزرلینڈ چلنے والی موٹر گاڑیاں لے جانی جاتی ہیں۔ تعطیلات گزارنے کے کسی مقامات پر پڑاؤ ڈالنے کے لئے جگہیں بنی ہوئی ہیں جہاں موٹریں کھڑی کرنے کے لئے بھی انتظام ہے۔ نوجوان سیاحوں کے لئے ۷۰ سے زیادہ اقامت گاہیں ہیں۔ جرمن ہوائی کمپنی Lutthansa کے قیام کے بعد سے وفاقی جمہوریہ دنیا کی ہوائی مسافرت میں بھی حصہ لے رہی ہے۔

قلیل ذرائع کے لوگوں کے لئے تفریح کا سامان مہیا کرنے کی کوششوں میں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اسکولوں کی تعطیلات اس طرح رکھی جانے لگی ہیں کہ بہار اور خزاں کے موسم میں سستے کرایوں پر سفر کیا جاسکے اور اس مد میں پہلے سے کہیں زیادہ آسانیاں فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہے کہ گرمیوں کے موسم میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر ایک حد تک قابو پایا جاسکتا ہے گزشتہ چند

سالوں سے یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ موسم سرما میں دوسرے ممالک سے آنے والے سیاح صحت افزا مقامات پر معالجہ کی خاطر زیادہ آ رہے ہیں۔

۳۶

ملک کے مصارف کی تقسیم (۱۹۵۹ء میں)

فیصد	میزان
۴۰.۰	وفاق (بند)
۲۲.۳	باروں کی مساوی تقسیم
۴۰.۰	ریاستیں (مع ہمبرگ، برہمن اور مغربی برہمن)
۲.۰	تعلقہ
۱.۰	میزان

Address:
Deutsche Zentrale für Fremdenverkehr, Frankfurt-on-Main,
Beethovenstrasse 69

۱۲۹

(ملکی نظم نسق اور ماحول : دیکھئے صفحہ ۱۳۰)

ملکی نظم و نسق کے مصارف (۱۹۵۹)

پونڈ	گرندوں میں ڈالر	جرمن مارک
۷۹۰۹	۲۲۵۰۳	۹۳۰
۱۳۴۰۳	۲۵۳۰۴	۱۰۶۳۰
۱۹۰۶	۷۵۰۲	۲۳۰
۳۷۰۲	۱۰۵۰۶	۴۲۰
۱۳۱	۳۶۹۰۶	۱۰۵۳۰
۲۳۰۱	۶۲۰۲	۲۶۰
۱۰۰	۳۰۰۲	۱۳۰
۱۷۹۰۶	۵۲۲۰۳	۱۰۷۹۰
۶۵۰۲	۱۹۶۰۵	۶۳۰
۵۵۹۰۲	۱۸۶۲۰۲	۷۰۷۹۰

گزشتہ چند قرون میں تمام مہذب ممالک میں ملکی نظم و نسق سے متعلقہ حکام کے فرائض بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس

ملکی نظم و نسق اور بحال

کی وجہ یہ ہے کہ ملک پر شہریوں کی ذمہ داری اور ملک پر شہریوں کے حقوق کے مفہوم میں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ جرمنی میں یہ رجحان دو عالمی جنگوں کی وجہ سے خاص طور پر نمایاں ہے کیونکہ ان جنگوں سے ایسے نتائج پیدا ہوئے جن کی وجہ سے ملک کے خزانہ پر بہت بار پڑا۔

عوامی امور کے سرانجام دینے میں ایک اصول کا خیال رکھا جاتا ہے وہ یہ کہ کوشش کی جاتی

ہے کہ جس حد تک ممکن ہو تمام امور نظامت کی سب سے نچلی سطح پر طے پائیں یعنی تعلقوں تک محدود رہیں۔ ان امور کی ایک بڑی تعداد ریاستوں کے حوالہ کر دی جاتی ہے۔ ہنسیائی شہروں کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے، جہاں قومی اور تعلقوں کے میزانیے اس حد تک ایک دوسرے میں ضم کر دیئے گئے ہیں کہ وہ تقریباً ایک ہو کر رہ گئے ہیں۔

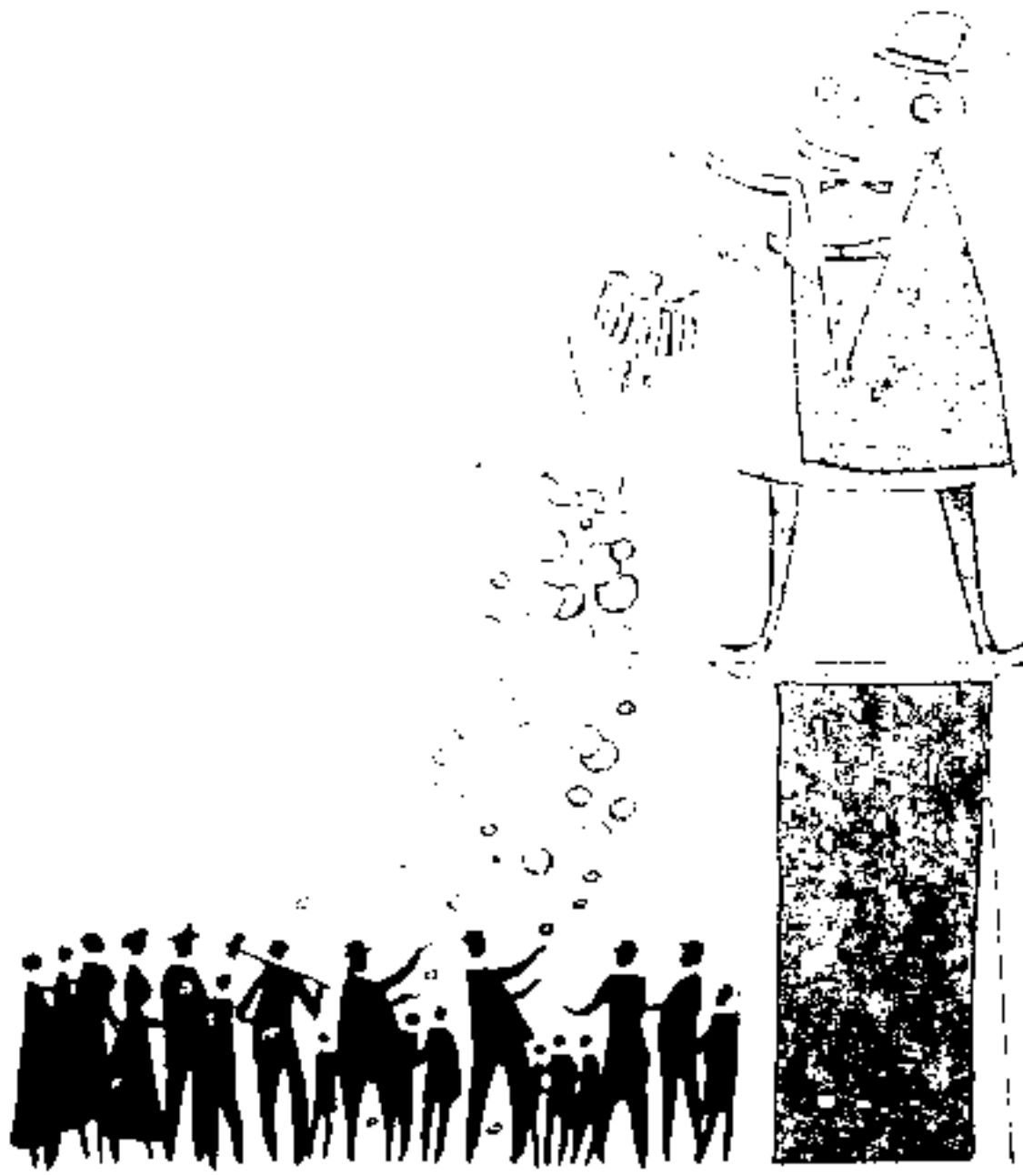


یہی مغربی برلن پر صادق آتا ہے جس کو ۴- جنوری ۱۹۵۲ء کے قانون کی رو سے وفاقی جمہوریہ کے مالیاتی نظام میں شامل کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ مغربی برلن کے مصارف ان حسابات میں شامل ہیں اور بھی ایسے معاملات ہیں جو دونوں یعنی قومی اور تعلقوں کی سرگرمیوں سے متعلقہ ہیں مثلاً فلاح و بہبود اور صحت، سڑکوں کی تعمیر اور ثقافتی امور، چنانچہ ایسے معاملات پر مصارف ملکی نظم و نسق کی مختلف سطحوں پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ ایسے معاملات تعداد میں بہت قلیل ہیں۔ گو کہ یہ مالی اعتبار سے بہت اہم ہوتے ہیں۔ جو سب سے اعلیٰ سطح پر طے ہوتے ہیں یعنی جن کا تعلق بند سے ہوتا ہے۔ بند کی ذمہ داریوں میں دفاع اور وفاقی جمہوریہ میں مقیم NATO کی افواج کے اخراجات کی ذمہ داری بھی شامل ہے اسکے علاوہ بند کے ذمہ جنگ کے نتائج سے پیدا شدہ صورت حالات اور چند دیگر سماجی معاملات کی دیکھ بھال بھی ہے۔

یہ ضروری ہے کہ کسی ایک بھی سطح پر طے ہونے والے امور کے لئے آمدنی کا ذریعہ ہو۔ یہ ذریعہ ٹیکسوں سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم سے قبل تعلقوں، ریاستوں اور جرمن رائٹس میں ہر ایک کو ملک کے مالی بار کا ایک ایک تہائی حصہ برداشت کرنا ہوتا تھا۔ اس کے بعد جرمن رائٹس کے حصہ میں اضافہ ہو گیا اور ۱۹۴۹ء سے بند کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئیں کیونکہ جنگ سے پیدا ہونے والے حالات کا بوجھ بڑھ گیا۔

۱۹۵۸ء تک بند کی کل ذرائع آمدنی کا ۵۴٪ فیصدی حصہ ٹیکسوں سے حاصل ہونے لگا اور اسکے علاوہ ۴٪ فیصدی حصہ باروں کی مساوی تقسیم کے سلسلہ میں جانے لگا جس کا مقصد مہاجرین کی بحالی تھا، یہ کام بند کی سطح پر ہوتا تھا۔

بند کی آمدنی کے اہم براہ راست ذرائع بکری ٹیکس، کسٹم، اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء پر ٹیکس ہیں۔ یکم اپریل ۱۹۵۸ء سے بند کو آمدنی اور کارپوریشن ٹیکسوں کی کل رقم کا ۳۵٪ فیصدی حصہ



ملکی نظم و نسق میں عملوں کی تعداد

ہزاروں میں	۲۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء
۱۱۳۴۰	دوئی علاقہ میں ریح مغربی برلن، اس تعداد میں مندرجہ ذیل کی ملازمت میں:
۱۱۰
۵۸۰
۲۶۰
۹۰
۱۲۰

حاصل ہونے لگا ہے۔ ان ٹیکسوں پر دونوں بندا اور ریاستوں کا حق ہے۔

۱۹۵۸ء میں ریاستوں کو (ریح ہنسیائی شہروں اور مغربی برلن کے) ٹیکسوں سے کل آمدنی کے ۲۹.۴ فیصدی حصہ پر حق حاصل تھا۔ آمدنی اور کارپوریشن ٹیکسوں میں حصہ دار ہونے کے علاوہ ریاستوں کے املاکی ٹیکس، آمدورفت ٹیکس اور بریڈ ٹیکس سے بھی آمدنی ہوتی ہے۔ اپنی کل آمدنی میں سے ریاستوں کو خود اپنی ضروریات بھی پوری کرنی ہوتی ہیں اور تعلقوں کے ان اخراجات کی ذمہ داری بھی یعنی ہوتی ہے جس کے وہ خود کفیل نہیں ہو سکتے ہیں۔ تعلقوں کی آمدنی کے اہم ذرائع تجارتی منافعوں اور زمین کی خرید و فروخت پر ٹیکس ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں اول الذکر ٹیکس کا حصہ ملک کے کل ٹیکسوں کی رقم کا ۸ فیصدی ہوتا تھا، ۱۹۵۸ء میں اس کا تناسب ۱۰ فیصدی ہو گیا۔

جب مغربی جرمنی میں ریاستوں کا قیام عمل میں آیا اس وقت اس بات کا خیال رکھنا پڑا کہ ہر ریاست کی برابر کی نسبت سے آمدنی ممکن نہیں ہو سکتی تھی۔ زیادہ مالدار ریاستوں مثلاً شمالی رائن ویسٹ فیلیا اور بادن ورٹمبرگ کی ریاستوں کے ساتھ ساتھ اسی ریاستیں بھی تھیں جن کی ٹیکسوں سے آمدنی قلیل ہوتی تھی مثلاً شلیز وگ ہولسٹائن، لوزر سیسنی اور رائن لینڈ پالائی نیت۔ چنانچہ اب مالی مقاصد کیلئے "افقی مساوات" کے اصول پر عمل کیا جاتا ہے۔

چونکہ تعلقوں کی اپنی آمدنی ان کی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو ریاستوں سے باقاعدہ امداد اور قرضے ملتے رہتے ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں تعلقوں کو کل ٹیکسوں کا صرف ۱۲.۴ فیصدی حصہ مل رہا تھا۔ ریاستوں کی طرف سے امدادی رقمیں تعلقوں کو یا تو عام مالی نظام کے تحت ملتی ہیں یا خاص انتظام کے ذریعہ۔ ۱۹۴۹ء میں تعلقوں کے کل اخراجات کا ۲۹ فیصدی حصہ ان امدادی رقوم سے پورا ہوتا تھا۔ لیکن جب سے مالی حالت بہتر ہو گئی ہے اور تعلقوں کے میزانیے یکجا کر دیئے گئے ہیں تب سے یہ تناسب

ٹیکسوں کے حسابات (۱۹۵۸ء)

فیصدی	لاکھوں میں		جرمن مارک	آمدنی اس طرح تقسیم ہوئی:
	پاؤنڈ	ڈالر		
۵۴.۷۱	۲۵	۷۰	۲۹۲	بند
۲۹.۰۳	۱۲	۳۸	۱۵۹	ریاستیں
۱۳.۱۳	۶	۱۶	۶۷	تعلقے
۴.۱۱	۲	۵	۲۲	باروں کی مساوی تقسیم کی رقم
۰۰	۲۶	۱۲۹	۵۲۰	میزان

علاہتی شہروں اور مغربی برلن سمیت۔

کم ہو گیا ہے، ۱۹۵۸ء میں یہ تناسب ۱۹ فیصدی رہ گیا تھا۔

ملکی نظم و نسق کی ایک اہم شاخ باروں کی مساوی تقسیم ہے۔ اس اصول پر مہاجرین کی موجودگی اور جنگ سے پیدا شدہ تباہ حالیوں کی وجہ سے عمل کیا جاتا ہے۔ اس میں کل رقم بند کے کل میزانیہ میں شامل کی جاتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں بند باروں کی مساوی تقسیم، ریاستوں اور تعلقوں (مع مغربی برلن) کے براہ راست اخراجات کی کل رقم اندازاً ۸۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۷ کروڑ ڈالر یا ۶۶۳ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ قومی اخراجات کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ سماجی معاملات پر مہاجرین میں جنگ کے پیدا شدہ حالات کا دغیہ بھی شامل ہے۔ درحقیقت کل میزانیہ کی نصف رقم دفاع، جنگ کے پیدا شدہ باروں اور دوسری

ریاستوں کی آمدنیوں میں توازن (۱۹۵۹ء)

پاؤنڈ	کروڑوں میں		جرمن مارک	یہ ریاستیں رقم کالتی ہیں:
	ڈالر	پاؤنڈ		
۳۰۲۷	۱۱۷۹۳	۲۹۷۷۳	۲۹۷۷۳	شمال۔ ہائن ویسٹ فیلین
۱۰۲۶	۳۰۵۷	۱۳۰۸۸	۱۳۰۸۸	ہائن ویسٹ برگ
۱۰۲۷	۱۰۳۳	۵۰۵۷	۵۰۵۷	ہینس
۲۰۶۸	۷۰۵۷	۳۰۵۸	۳۰۵۸	ہیمبرگ
۱۰۲۶	۰۱۸	۰۷۷	۰۷۷	ہرمین
۲۰۱۶	۶۰۱۰	۲۵۰۲۵	۲۵۰۲۵	ان ریاستوں کو رقمیں ملتی ہیں:
۲۰۱۹	۶۰۱۹	۲۵۰۸۲	۲۵۰۸۲	شیلڈ برگ ہونٹسٹائن
۲۰۲۳	۶۰۷۱	۲۷۰۹۷	۲۷۰۹۷	لوڈویگسٹن
۱۰۹۷	۵۰۵۸	۲۳۰۲۹	۲۳۰۲۹	روڈن لینڈ پارلائی ٹیٹ
				ہاویریا

وفاقی مصارف

فیصدی	پاؤنڈ	کروڑوں میں ڈالر	جرمن مارک	...
۳۰.۲۳	۱۰۲۲۳	۲۸۶	۱۲۰۱۲۷	...
۱۲.۰۲	۲۳۱۵	۱۲۳۱۸	۵۲۳۱۹	...
۸.۱۴	۲۸۱۳	۶۹۱۲	۳۳۲.۴	...
۶.۲	۲۱۲۳	۵۹۱۳	۲۳۵۱۶	...
۷.۲	۲۳۱۵	۲۸۶	۲۸۷۱۹	...
۶۵.۲	۲۳۱۲	۶۱۷۱۸	۳۰۵۹۲۱۹	...
۵.۰۰	۱۰۲۲۳	۲۸۶	۱۲۰۱۲۷	...
۸.۰۱	۲۳۱۲	۶۱۷۱۸	۳۰۵۹۲۱۹	...
۲.۲۸	۱۰۲۲۳	۲۸۶	۱۲۰۱۲۷	...
۲.۱۵	۱۰۲۲۳	۲۸۶	۱۲۰۱۲۷	...
۶.۰۱	۲۳۱۲	۶۱۷۱۸	۳۰۵۹۲۱۹	...
۵.۰۵	۱۹۱۹	۵۵۱۷	۲۳۲۱۱	...
۲.۲۸	۹۱۳	۲۶۱۲	۱۱۰۰۸	...
۳.۲۳	۱۱۱۲	۳۱۱۳	۱۳۱۱۲	...
۵.۱۵	۱۸۱۵	۵۱۱۷	۲۱۷۱۱	...
-۷.۲	-۲۳۱۲	-۶۱۷۱۸	-۳۰۵۹۲۱۹	...
۱۰۰	۳۳۸۱۳	۹۲۷۱۳	۳,۹۷۸۱۵	...

سماجی سرگرمیوں پر صرف ہوئی۔

ٹیکسوں کی شرح میں تبدیلیاں ہونے کی بعد بھی ٹیکسوں کا بار اور دو جنگوں کی وجہ سے پیدا شدہ ذمہ داریوں کا بوجھ دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ۱۹۵۱ء سے یہ بار قومی پیداوار میں اضافہ کی نسبت زیادہ ہی ہو گیا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں یہ بار فی کس تقریباً ۱,۴۰۰ جرمن مارک (یا ۳۳۳ ڈالر یا ۱۱۹ پاؤنڈ) تھا اور اس طرح جرمنی کے لوگ مغربی دنیا میں سب سے زیادہ شرح سے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں کل قومی آمدنی کا ۱۱.۸ فیصدی حصہ ٹیکسوں اور سماجی اخراجات میں جاتا تھا ۱۹۵۹ء میں یہ نسبت ۲۲ فیصدی تک پہنچ گئی تھی۔

۱۹۲۹ء میں وفاقی علاقہ میں ٹیکسوں سے آمدنی کی کل رقم تقریباً ۲,۰۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا

وفاقی ٹیکس (۱۹۵۹ء)

نمبر	نوع	نرخ	میزان
۱	پانچویں	۵%	۱۰۰
۲	چھٹے	۱۰%	۱۰۰
۳	ساتھ	۱۵%	۱۰۰
۴	آٹھ	۲۰%	۱۰۰
۵	نواں	۲۵%	۱۰۰
۶	دسواں	۳۰%	۱۰۰
۷	گیارہواں	۳۵%	۱۰۰
۸	بارہواں	۴۰%	۱۰۰
۹	تیرہواں	۴۵%	۱۰۰
۱۰	چودھواں	۵۰%	۱۰۰
۱۱	پندرہواں	۵۵%	۱۰۰
۱۲	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۱۳	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۱۴	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۱۵	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۱۶	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۱۷	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۱۸	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۱۹	سولہواں	۶۰%	۱۰۰
۲۰	سولہواں	۶۰%	۱۰۰

۳۷۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۷۰ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ تھی۔ ۱۹۵۹ء میں کل رقم ۶۰۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۵۴ کروڑ ڈالر یا ۵۱۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) ہو گئی۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ فی کس سالانہ رقم ۳۰۷ جرمن مارک سے بڑھ کر ۲۳۱ جرمن مارک (یا ۹ ڈالر سے ۲۹۵ ڈالر یا ۳۵ پاؤنڈ سے ۱۰۵ پاؤنڈ) ہو گئی۔ ۱۹۵۹ء کے مالی سال میں ٹیکسوں سے بند اور ریاستوں کی آمدنی ۲۹۲۵ کروڑ

تعلقوں کی آمدنی ٹیکسوں سے (۱۹۵۹ء)

نوع	جرمن مارک	میزان
تجارتی ٹیکس	۵۰۵	۳۸
زمینوں اور جائیداد پر ٹیکس	۲۰۵	۳۶۰
مستحق ٹیکس	۵۲۰	۳۶۰
میزان	۹۳۰	۳۶۰

خاص خاص ٹیکسوں کی کل آمدنی سے نسبت
(۱۹۵۸ء)

فیصدی	
۳۲.۳	آمدنی پر ٹیکس: کل رقم مندرجہ بالا میں شامل: قابل ٹیکس آمدنی اور کارپوریشن ٹیکس (۱۹۵۸ء) اجرتوں پر ٹیکس
۳۳.۳	کل بکری پر ٹیکس
۱۴.۶	کشم اور اشیائے خرچ پر ٹیکس
۱۰.۳	تجارتی منافعوں پر ٹیکس
۸۲.۶	کل آمدنی میں حصہ

۷۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۸۲ کروڑ ڈالر یا ۳۱۸ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی، یعنی ۱۹۵۸ء کی نسبت
۷ فیصدی زیادہ۔ اس کے علاوہ ۲۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ
جرمن مارک (یا ۵۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹ کروڑ
پاؤنڈ) کی رقم جو باروں کی مادی تقسیم کی مد میں
بقایا چلی آ رہی تھی وصول ہوئی۔

ٹیکسوں سے آمدنی میں سب سے زیادہ رقم
آمدنی ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکسوں سے حاصل ہوئی
جسے یعنی تقریباً ۳۱ فیصدی مالی سال ۱۹۵۹ء میں
یہ رقم تقریباً ۱,۹۹۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۹۹
کروڑ ڈالر یا ۶۹ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

آمدنی پر ٹیکس کی شرح آمدنی کے کل رقم کے حساب سے بڑھتی ہے اور کارپوریشن ٹیکس کی شرح ایک ہی
رہتی ہے۔ آمدنی ٹیکس کی سب سے زیادہ شرح ۶۰.۵ فیصدی ہے (اس میں کلیسانی ٹیکس بھی شامل ہے)

ٹیکسوں اور سماجی جمیہ کے چندوں کی کل رقم کی قومی پیداوار سے نسبت

مالی سال	کل قومی پیداوار	سرکاری شعبوں کی آمدنی ٹیکسوں سے	ٹیکسوں اور سماجی جمیہ کے چندوں سے آمدنی	تیسرے کالم کی نسبت پہلے کالم سے
	۱	۲	۳	۴
	کروڑوں میں	کروڑوں میں	کروڑوں میں	
	پاؤنڈ	پاؤنڈ	پاؤنڈ	
۱۹۵۲	۳,۳۱۴.۱	۸۰۹.۵	۱,۰۵۶.۹	۳۱.۹
۱۹۵۳	۳,۵۵۶.۵	۸۴۴.۲	۱,۱۲۶.۲	۳۲.۲
۱۹۵۴	۳,۸۱۴.۵	۹۳۴.۶	۱,۲۳۵.۵	۳۲.۳
۱۹۵۵	۳,۳۵۶.۴	۱,۰۳۹.۴	۱,۳۴۵.۴	۳۱.۶
۱۹۵۶	۳,۸۰۱.۱	۱,۱۲۰.۳	۱,۵۱۹.۴	۳۱.۶
۱۹۵۷	۵,۰۲۶.۳	۱,۲۰۱	۱,۶۶۲.۶	۳۱.۹
۱۹۵۸	۵,۵۲۲.۸	۱,۲۸۵.۵	۱,۷۴۳.۲	۳۲.۱
۱۹۵۹	۵,۸۲۶.۲	۱,۲۹۱.۲	۱,۸۵۴.۵	۳۰.۵

ماہ مغربی برلن

۱۳۶

۱۹۵۸ء میں بھری کی کل رقم ۵۰۰ کروڑ جرمن مارک ڈالر یا
 ۱۳،۷۰۰ کروڑ ڈالر یا ۳،۸۹۰ کروڑ پاؤنڈ تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے:
 صنعتوں میں ۲۵،۳۰۰ کروڑ جرمن مارک ڈالر یا ۶،۰۰۰ کروڑ ڈالر یا ۱،۵۰۰
 کروڑ پاؤنڈ، تھکن تجارت میں ۳،۰۰۰ کروڑ جرمن مارک ڈالر یا
 ۳،۲۰۰ کروڑ ڈالر یا ۸۰۰ کروڑ پاؤنڈ، خوردہ تجارت میں ۶۰۰
 کروڑ جرمن مارک ڈالر یا ۷۰۰ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ پاؤنڈ، اور
 صنعت و حرفت میں ۳،۳۰۰ کروڑ جرمن مارک ڈالر یا ۵۰۰ کروڑ
 ڈالر یا ۳۷۰ کروڑ پاؤنڈ۔

کمپنیوں کے منافعوں پر ٹیکس منافع
 حاصل کرنیوالوں کی کل آمدنی پر ٹیکس
 کے علاوہ ہوتا ہے۔

یکم جنوری ۱۹۵۸ء سے شادی شدہ
 لوگوں کی آمدنیوں پر ٹیکس مساواتی اصول
 پر لیا جانے لگا ہے۔ خاوند اور بیوی دونوں
 کی آمدنیاں جوڑ کر ٹیکس دونوں برابر کے
 حصوں پر الگ الگ لگایا جاتا ہے۔ اس
 طرح ٹیکس کی تدریجی شرح میں جو ۵۳

فیصدی تک پہنچ جاتی ہے، شادی شدہ لوگوں کے لئے کافی تخفیف ہو جاتی ہے، ٹیکسوں کے نظم و نسق
 میں آسانی کی خاطر قواعد میں یہ شامل ہے کہ غیر شادی شدہ لوگوں پر جن کی سالانہ آمدنی ۸،۰۰۰ جرمن مارک
 (یا ۱،۹۰۵ ڈالر یا ۶۸۰ پاؤنڈ) تک ہو، ۲۰ فیصدی کی سیدھی ساوھی شرح سے ٹیکس لگایا جائے، اس
 طرح آئندہ ٹیکس ادا کرنے والے لوگوں کی ۹۰ فیصدی تعداد اپنی کل آمدنی پر ۲۰ فیصدی کی شرح سے
 ٹیکس ادا کر نیگے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۵۲ء سے ٹیکسوں کی ضخامت میں ۵۰ کروڑ جرمن مارک
 (یا ۲۵۰ کروڑ ڈالر یا ۸۹ کروڑ پاؤنڈ) کی کمی واقع ہو گئی ہے۔

آمدنی پر ٹیکسوں کے بعد کل بھری پر ٹیکس کا شمار آتا ہے، کل آمدنی سے اس کی نسبت ۲۳٪

فیصدی ہے۔ اس کی رقم مالی سال ۱۹۵۹ء میں
 ۳۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۵۵ کروڑ لاکھ
 ڈالر یا ۲۵ کروڑ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ بھری پر
 ٹیکس کا یہ گراں بار سامان کی بہم رسانی اور کالوں
 کے دوسرے شعبوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ٹیکسوں
 کی شرح کی بنیاد "کل پہلو" اصول پر ہے۔

۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۹ء تک ٹیکسوں سے آمدنی
 ۲،۹۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۰۵ کروڑ لاکھ ڈالر

۱۳۷

قومی پیداوار سے ٹیکسوں کے باروں کی
 نسبت

فیصدی	(۱۹۵۶ء)
۱۷.۰	بھری
۲۱.۶	ملکی
۲۲.۳	تعمیرات
۲۲.۷	فرائض
۲۳.۹	وفاق جمہوریہ
۲۵.۰	پائینڈ

یہ کل قومی پیداوار بلحاظ مروجہ قیمتوں کے ممالک وہ ہیں
 جن کا تعلق یورپی کونسل اور تولاد کی انجمن سے ہے۔

۳۶ یا ۲۴۹ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) سے بڑھ کر ۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۵۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۵۱۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) ہو گئی، یہ اضافہ ۱۰۰ فیصدی سے زیادہ ہوا۔ اس لحاظ سے دفاتی جمہوریہ کا شمار آزاد دنیا میں سب سے اول ہے، دوسرے درجہ پر فرانس ہے جہاں اضافہ ۴۰ فیصدی ہوا۔

دوسرے ممالک کے برخلاف جرمنی میں تعلیم، سائنسی اور تحقیقاتی سرگرمیوں اور تعلیم بالغان کی ذمہ داری تقریباً کلیتہ طور پر سرکار کی ہے، چنانچہ ان پر اخراجات ٹیکسوں سے حاصل شدہ آمدنی میں سے پورے کئے جاتے ہیں۔ لیکن کل میزانیہ میں سے ان پر خرچ نسبتاً قلیل ہوتا ہے اور اسکولوں اور یونیورسٹیوں کو رمتوں کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف ناگزیر اخراجات ہی کئے گئے مثلاً تربیتی اور سائنسی سامان خریدنے پر، دیگر ضروریات پر اگلے چند سالوں میں رقم خرچ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

۱۹۵۷ء میں تعلیم پر کل خرچ ۷۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۶۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔ اس میں سے ۵۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف اسکولوں پر ہی صرف ہوئی۔ سائنسی اداروں، خصوصاً یونیورسٹی کے درجہ کے اداروں پر صرف ۹۸ کروڑ ۴۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوئی۔ کل ذمہ دار حلقوں کا خیال یہ ہے کہ اس رقم میں اضافہ کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ ایسا کرنے سے ہی یہ ممکن ہو گا کہ جرمنی اپنی ذمہ داری اور سائنسی مہارت خصوصی کے معیار کو قائم رکھے تاکہ وہ یورپی اداروں میں اپنی عملی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکے، اپنے موجودہ معیار زندگی کو برقرار رکھ سکے اور دوسرے ممالک کو زیادہ سے زیادہ سامان برآمد کر سکے۔



منفامی حکومتوں کے قرضے اور رائج

اس دور میں حکومتیں قرضے عام طور پر لیا کرتی ہیں۔ لیکن وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کی ۳۷ منفامی حکومتوں کے اندرونی قرضوں کی ایک خاص حیثیت ہے۔ ۳۱۔ مارچ ۱۹۵۹ء کو ان کے قرضوں کی کل رقم ۶۰.۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۷.۹ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۳۲۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اس رقم میں بند کے قرضے، باروں کی مساوی تقسیم کا فنڈ اور ریاستوں اور تعلقوں کے آپس کے لین دین کی رقمیں شامل نہیں ہیں۔ ان اندرونی قرضوں کی ایک بیشتر رقم خارجی قرضوں کی رقم کی طرح رائج کی حکومت سے ورثہ میں ملی ہے جس کو پہلی جنگ کے تاوان اور دوسری جنگ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے اتنی رقم قرضوں پر حاصل کرنی پڑی تھی جتنی ٹیکسوں کے بعد بھی درکار تھی۔

۱۹۴۸ء کی اصلاحات زر کا یہ اثر ہوا کہ کچھ عرصہ کے لئے رائج اور ریاست پرشاکے قرضے تحلیل ہو گئے۔ عارضی بچت کی رقم کو مساوی تقسیم کی رقم مانا گیا۔ مرکزی بینکی نظام اور ایسے دوسرے اداروں اور بیمہ کمپنیوں اور تعمیراتی انجمنوں کے اثاثے بڑھ کر اتنے ہو گئے کہ اصلاحات کے دوران میں از سر نو قیمت لگائے ہوئے دعوؤں وغیرہ کو پورا کر سکے۔ رائج کے قرضوں کو مبادلوں کے حسابات میں شامل نہیں کیا

گیا۔ چنانچہ حکومت کے اندرونی قرضوں کی ۶۰.۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۴۷.۹ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۳۲۵ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) کی کل رقم میں سے ۲.۳۳ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۵۹ کروڑ ۳۰ لاکھ

ڈالر یا ۱۹۸ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ان اداروں کے بند اور ریاستوں کے اوپر مساوی تقسیم کے دعوؤں کی ہے۔ اگر اس رقم میں باروں کی مساوی تقسیم کے فنڈ کے لئے محافظ سرمایہ کی رقم بھی شامل کر دی جائے تو ان اداروں کے کل دعوؤں کی قیمت ۲.۵۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۳۱۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) یعنی اندرونی قرضوں کی کل رقم کا دو تہائی ہو جاتی ہے۔ باروں کی مساوی تقسیم کے فنڈ کی کل رقم ۲۴ کروڑ جرمن مارک (یا ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۲۰ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

۷۔ اس وقت خارجی قرضوں کی کل رقم ۹۳ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۲۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۹ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ان قرضوں کا ذکر اگلے باب میں کیا گیا ہے۔

حکومتوں کے قرضوں کی باقی رقم
۵۱۰ کروڑ جرمن مارک یا ۳۶۲ کروڑ
۴۰ لاکھ ڈالر یا ۱۲۸ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ
ہے۔ تقریباً یہ کل رقم ان قرضوں کی ہے
جو ۱۹۴۸ء کی اصلاحات زر کے بعد سے
روپیہ لگانے کے مقصد کے لئے وجود
میں آئے۔

گر جرمن ریش کے خذف کل دعویٰ کی ادائیگی کی جائے، تو
۸۰۰۰۰ کروڑ جرمن مارک یا ۱۹۰۰۰ کروڑ ڈالر یا ۶۸۰۰
کروڑ پاؤنڈ کی رقم درکار ہوگی۔

۱۹۵۵ء کے آغاز میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قومی قرضوں
کی کل رقم ۳۰۰ کروڑ ڈالر یا ۷۰۰۰ کروڑ جرمن مارک
یا ۳۰۰ کروڑ پاؤنڈ تھی۔

اس کے علاوہ حکومتوں کے

تعمیر مکانات کی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور ایسے دوسرے کاموں کے لئے جن کا تعلق جنگ کے پیدائشہ
نقصانات کی تلافی سے تھا، قرضوں کی رقم ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو تقریباً ۴۸۰ کروڑ جرمن مارک یا
۳۵۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۱۲۵ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ تھی۔

وفاتی جمہوریہ کو جرمن ریش سے ورثہ میں ۴۰،۵۰۰ کروڑ جرمن ریش مارک کی رقم کے
قرضوں کا بار ملا۔ اس میں ریش حکومت کے سڑکوں اور ڈاک کے محکموں کے قرضے بھی شامل تھے۔
ان قرضوں کی ادائیگی کا بندوبست ایک ایسے قانون کے تحت کیا گیا ہے جس کا مقصد جنگ سے
پیدا ہونے والے کل معاملات کا کلی فیصلہ کرنا ہے۔ کسی قرضوں کی منسوخی اور باقی قرضوں کی از سر
مالیت لگانے کے بعد کل رقم ۸۰۰ کروڑ جرمن مارک یا ۲۲۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۵۳ کروڑ
۱۰ لاکھ پاؤنڈ بچتی ہے۔ یہ رقم ۲۵ سال کے عرصہ میں ادا کر دی جائے گی۔

اندرونی قرضوں کی وسعت اور نوعیت کا جائزہ لینے سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ ان قرضوں
سے اندرونی استحکام کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا۔ تاہم ان حسابات میں ریش کے خلاف ان دعویٰ
کی کل رقم شامل نہیں ہیں جن کے وثیقے نہیں تھے۔ ان تمام دعویٰ کی کل مالیت ۴۰،۰۰۰ کروڑ ریش
مارک ہوتی تھی۔ ۱/۲ فیصدی شرح کی نئی مالیت کی رو سے یہ رقم ۲،۶۰۰ کروڑ جرمن مارک یا
۶۱۹ کروڑ ڈالر یا ۲۲۱ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ ہوتی ہے۔

ملک کے قرضہ کے صحیح اعداد و شمار لگانے جا چکے ہیں گو کہ بند، ریاستوں اور تعلقوں کی
املاک کے اعداد و شمار مکمل نہیں ہیں۔ بند کے ۱۹۵۹ء کے میزانہ سے منسلک بند کی املاک کی فہرست کی
رو سے اس کے کل اثاثہ کی مالیت ۳،۶۹۰ کروڑ جرمن مارک یا ۸۷۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۳۱۳ کروڑ

۸۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔ خصوصی اثاثوں (یعنی ERP کے خصوصی اثاثے، باروں کی مسامی تقسیم کا نند اور ۳۷ وفاقی ریلوے اور ڈاک کے محکموں کے اثاثے) کی مالیت ۲,۷۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۵۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۲۳۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔ تاہم اس فہرست میں جائداد منقولہ اور غیر منقولہ مثلاً وفاقی آٹو بان اور دوسری سڑکوں، آبی شاہراہوں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان املاک کی مالیت کا تخمینہ کبھی لگایا ہی نہیں گیا۔ موٹروں کے لئے شاہراہوں کی مالیت تقریباً ۵۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۴۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے، اور دیگر اہم وفاقی سڑکوں کی ۷۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۶۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ)۔ آبی شاہراہوں اور ان سے متعلقہ منصوبہ کی مالیت کا تخمینہ از سر نو لگایا جا رہا ہے۔ کل وفاقی اثاثہ کی مالیت کا تخمینہ ۶,۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱,۶۴۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۵۸۶ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔

۳۱۔ مارچ ۱۹۵۶ کو ERP کے کل اثاثہ کی مالیت ۶۶۶ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۵۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۵۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ہنڈیوں پر سو حاصل ہونے سے ہر سال اس میں تقریباً ۲۳ کروڑ جرمن مارک (یا ۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔



پہلی جنگ عظیم کے بعد جب زر کی قیمت گر گئی تو ۱۹۲۳ء میں جرمن رائش میں Reichsmark کا سکہ رائج کیا گیا۔ دوسری جنگ کے خاتمہ تک اس کی تقریباً تمام قیمت ضائع ہو چکی تھی۔ دس سال کے عرصہ میں صرف نوٹوں کی گردش ہی ۶۳۰ کروڑ رائش مارک سے بڑھ کر ۷۲۵ کروڑ رائش مارک ہو گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۳۸ء میں Deutsche Mark (جرمن مارک) رائج کرنا پڑا جو پچیس رائش مارک کی شکل میں تھیں ان کی قیمت میں ۹۳/۵ فیصدی سے لیکر ۹ فیصدی تک کی کمی واقع ہو گئی۔ بین الاقوامی زر کے فنڈ نے ڈالر کے ساتھ شرح مبادلہ ۱۰۰/۳۰ مقرر کی۔ ۱۹۴۹ء میں جب یورپ کے سکوں کی قیمت گر گئی تو یہ شرح ۱۰۰/۳۳۸ ہو گئی۔

یکم اگست ۱۹۵۷ء تک Bank deutscher Länder نوٹ جاری کیا کرتا تھا۔ یہ بینک وقت باند کا بینک بھی تھا۔ بعد ازاں یہ کام وفاقی بینک Bundesbank نے اپنے ذمہ لے لیا اور ریاستوں کے مرکزی بینکوں کی حیثیت اس بینک کی شاخوں کی ہو گئی ہے۔ جون ۱۹۶۰ء میں Bundesbank کا سرمایہ محفوظ سونے اور سکوں کی شکل میں تقریباً ۲،۷۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر) یا ۲۳۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔ اس میں سونا ۵۰ ادا کروڑ جرمن مارک (یا ۶۷ کروڑ ڈالر) یا ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) کی مالیت کا تھا۔

وفاقی بینک کے علاوہ کئی دوسرے

بینکی ادارے ہیں جو مخصوص فرائض انجام دے رہے ہیں مثلاً تعمیر نو کے لئے قرضہ دینے والا ادارہ

(Kreditanstalt für Wieder-

aufbau) جس کی حیثیت E.C.A.

سے رسد کے سلسلہ میں ایک زرعی مرکز کی سی

ہے، باروں کی مساوی تقسیم کا بینک (جلاوطنوں

اور جنگ سے نقصانات اٹھائے ہوئے لوگوں

کے لئے) جرمن منتقلی بینک، جرمن قریہ واری

بینک، صنعتی قرضوں کا بینک، اور زرعی رہائش

دنیا کے سکوں کی قیمت خرید بینک کی

دست ۱۹۵۶ء تک) فیصدی

۳۳/۳

۳۱/۸

۲۹/۲

۲۸/۳

۲۶/۶

۲۶/۳

۱۵/۷

۱۵/۰

۱۳/۲

۱۱/۳

۷/۳

۵/۳

زر بھروسہ گروسٹش اور بھروسہ جمع

دوست کے لئے، ۱۹۳۰ء اور ۱۹۵۰ء فیڈنگ کے ایک مارک میں ۱۰۰ فیڈنگ ہوتے ہیں، ان کے ساتھ ساتھ ۲۰۱ اور ۵ جرمن مارک کے لئے۔

بینک نوٹ: ۱۰۰، ۲۰، ۱۰، ۵ اور ۱۰۰ جرمن مارک کے۔

گروسٹش ۱۹۵۹ء کے اختتام پر: ۲۰۳۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

✦ ✦ ✦

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

۱۹۵۹ء کے اختتام پر ۲۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۸۷ کروڑ ڈالر یا ۱۲۰ کروڑ ڈالر) اور ۱۹۵۰ء کے اختتام پر ۱۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (۲۰۵۶ کروڑ ڈالر یا ۱۰۰ کروڑ ڈالر) یا ڈیڑھ ٹریلین ڈالر کے لئے مختلف شکلوں میں ۹۵۹ کے اختتام پر: سال بھر پیک، ڈاکٹرنے کے پیک، ہینڈریں وغیرہ۔

✦ ✦ ✦

کادفتر۔ مدت تک جرمنی کے گزشتہ بینکی نظام کے ماہرین رائٹس کے تین بڑے بینکوں کی کمی محسوس کرتے رہے یعنی the Commerzbank اور the Deutsche Bank, the Dresdner Bank کی۔ یہ بینک ۱۹۴۵ء میں بند ہو گئے تھے لیکن کئی مختلف شکلیں اختیار کرنے کے بعد یہ دوبارہ قائم ہو گئے ہیں Deutsche Mark کو ملک میں اور ملک کے باہر اعتماد حاصل ہونے کی وجہ سے چند ہی سال کے عرصہ میں یہ سکہ ساکھ دار ہو گیا ہے اور اسکی بین الاقوامی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ جہاں بھی بین الاقوامی مالیات کا تعلق ہوتا ہے، جرمن مارک کی قیمت اس کی مقررہ قیمت کے تقریباً برابر لگائی جاتی ہے۔ یورپی عہد نامہ زر کے ملکوں میں اس کو سب سے ساکھ دار سکہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ ۱۹۴۹ء سے وسط ۱۹۵۶ء تک جرمن مارک کی قوت خرید میں صرف ۵۰٪ فیصدی کمی واقع ہوئی۔ ۱۹۵۷ء کے آغاز پر وفاقی حکومت نے جرمنی میں سونے کی کھلی تجارت کی اجازت دیدی تھی۔ یہ ۲۳ سال کے عرصہ میں پہلی مرتبہ کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ابھی تک کسی بڑے پیمانہ پر سربایہ کی سونے میں تبدیلی کا واقعہ ظہور میں نہیں

آیہے۔

خود دفاتی جمہوریہ میں پس انداز
کی ہوئی رقموں پر لوگ اعتماد رکھتے ہیں
۳۔ اپریل ۱۹۶۰ء کو بچت کی ہوئی
جمع رقموں کی کل مقدار ۴۷۰ کروڑ
جرمن مارک (یا ۱۳۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر
یا ۳۰۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ستمبر ۱۹۶۰ء
کے اخیر میں شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ
آبادی کے ۴۲ فیصدی لوگ رقمیں پس انداز



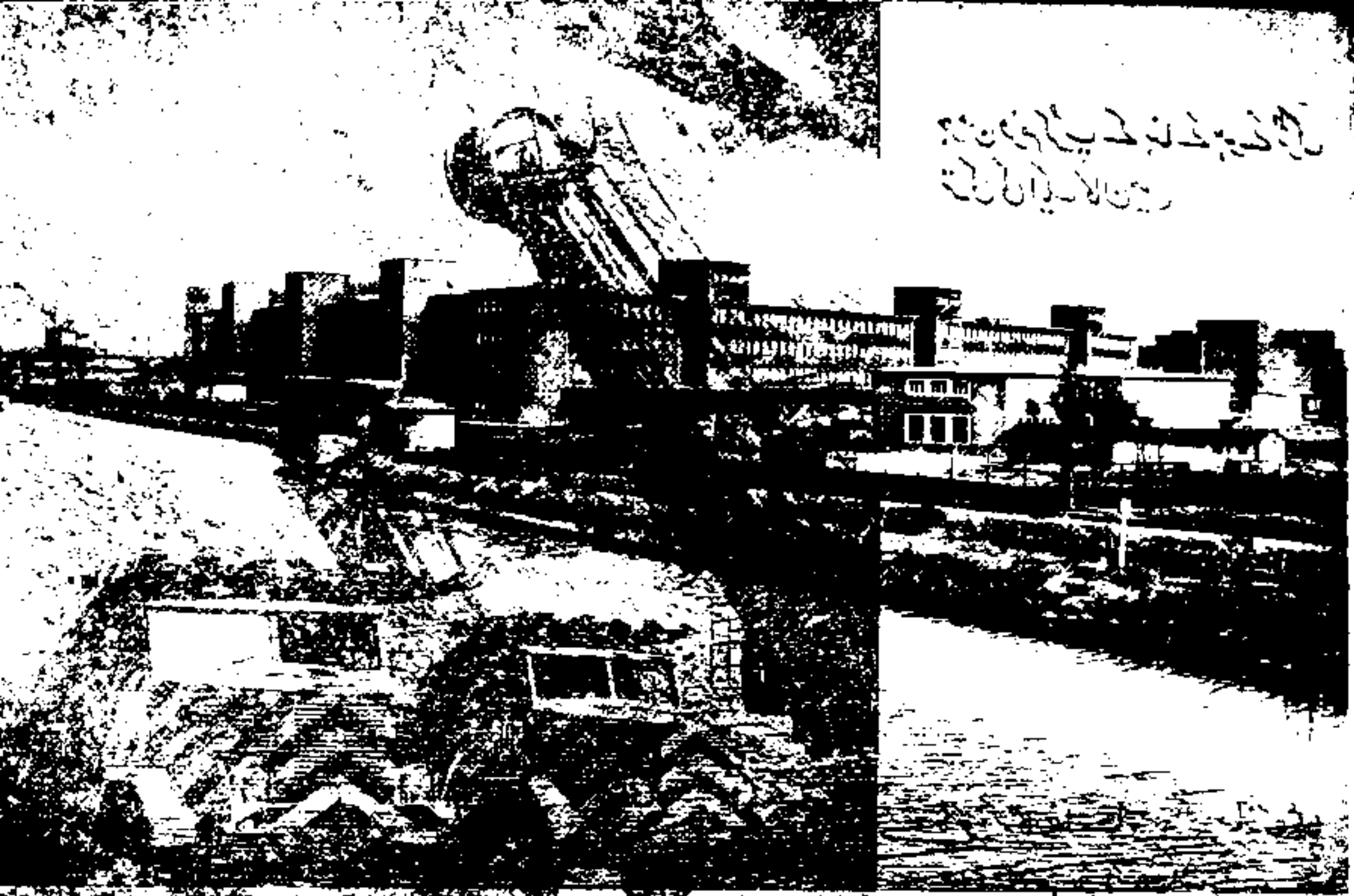
کر کے جمع کرتے تھے۔ لوزیکسنی میں ۱۹۵۷ء کے اختتام پر ہر ایک سیونگ بینک میں
اوسطاً رقم فی کس ۶۵۰ جرمن مارک (یا ۱۵۵ ڈالر یا ۵۵ پاؤنڈ) ہوتی تھی حالانکہ
۱۹۵۵ء کے اختتام پر سیونگ بینک کے حسابوں کے صرف ۳۰ فیصدی سے بھی کم
لیے تھے جن میں ۳۰۰ جرمن مارک (یا ۷۱ ڈالر یا ۲۶ پاؤنڈ) سے زیادہ رقم تھی۔

*

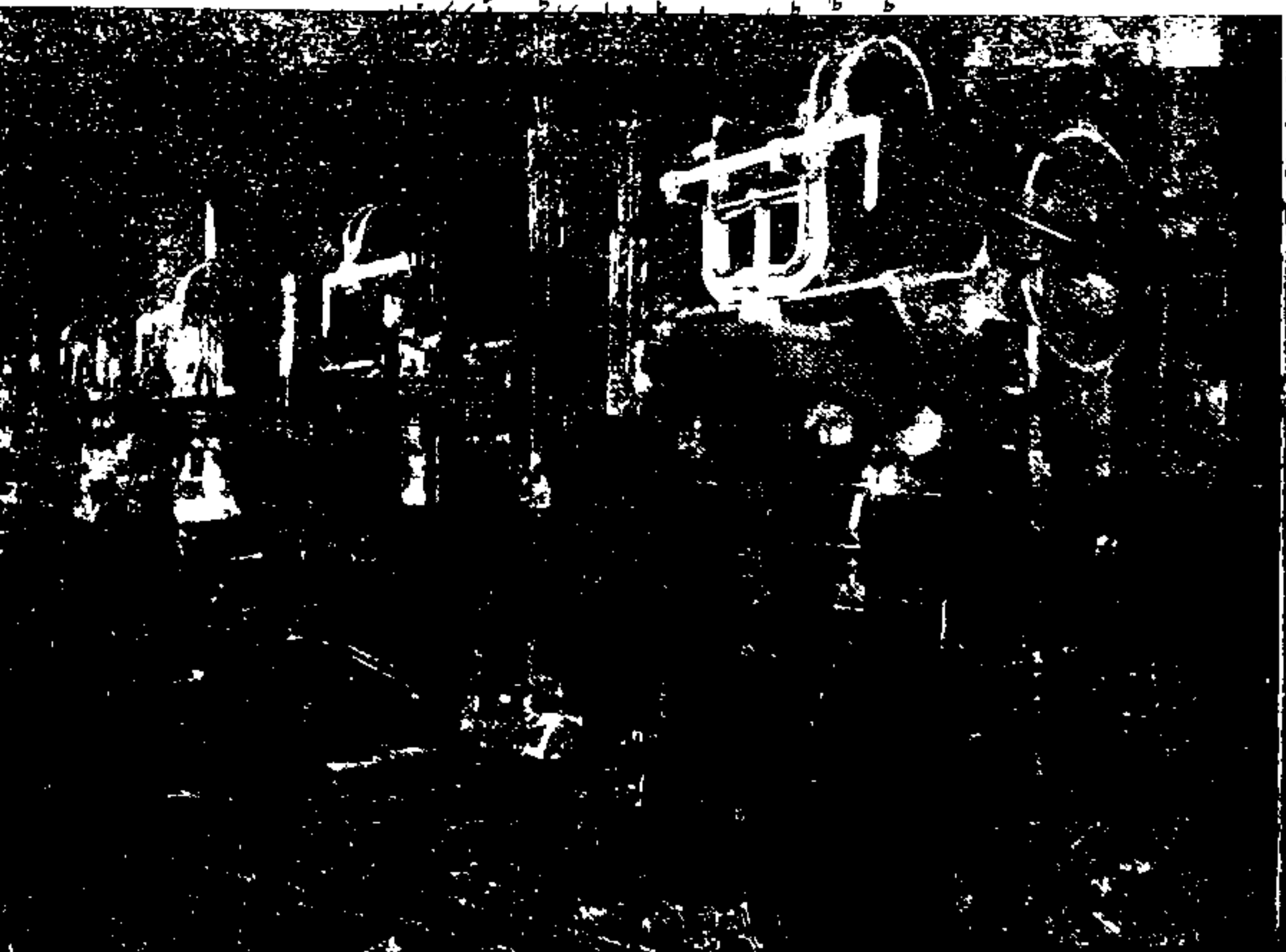
دفاتی جمہوریہ میں سرمایہ کی کمی ہے۔ صرف وہی سرمائے ۶ فیصدی

شرح سود سے کم پر حاصل ہو سکتے ہیں جو سرکاری اداروں کے خصوصی فنڈ سے مل سکتے ہوں مثلاً مکانات بنانے
کے لئے یا کان کنی کی صنعت میں لگانے کے لئے۔ دفاتی بینک نے شرح کٹوتی کے بارے میں ایک لچک دار
حکمت عملی اختیار کی ہوئی ہے۔ جون ۱۹۶۰ء میں اس کی شرح ۵ فیصدی تھی۔ ۱۹۵۷ء کے اختتام پر
وہ رقم جو تعمیر نو کے منصوبوں کو پورا کرنے کے استعمال میں آ رہی تھی تقریباً ۸۰ کروڑ جرمن مارک (یا
۳۱۱۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۱۱۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ یہ رقم صنعت، تجارت، ہزارعت، بینکوں
اور سمیہ کمپنیوں میں لگی ہوئی تھی۔ عہد نامہ قرضہ جات لندن کی رو سے ۱۹۵۷ء کے آغاز پر جرمن قرضہ کی کل
مقدار تقریباً ۲۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۹۷ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۱۰۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ اس میں
وہ رقم بھی شامل کرنا ضروری ہے جو اسرائیل عہد نامہ کی رو سے اور انفرادی ادائیگیوں کی وجہ سے وہاں
ہوتی ہے، یہ رقم ۷۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۵۹ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔

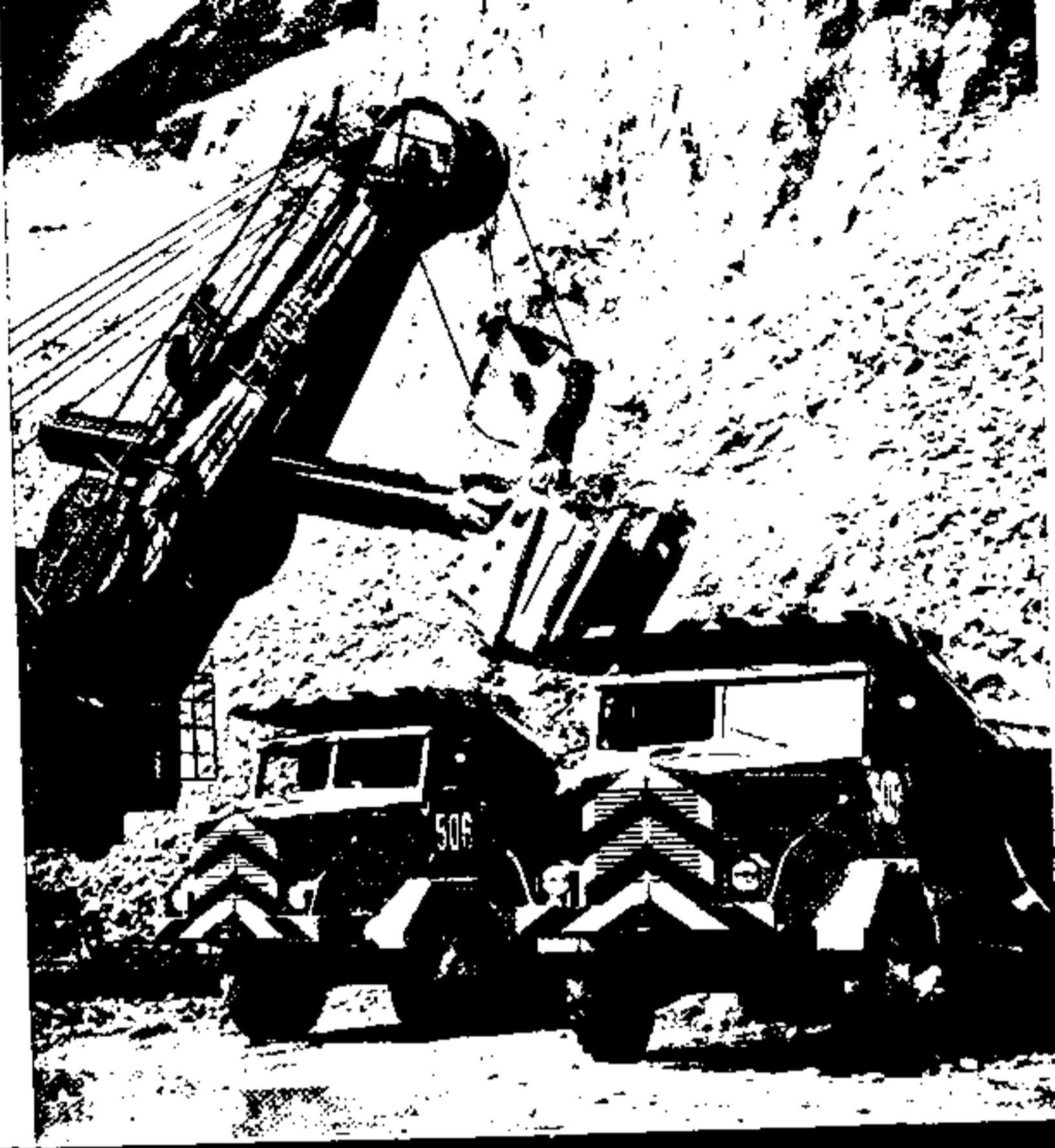
رہائے گریہ کے لیے یہاں ہوں نہ؟
زمین الہیہ ان کے لئے



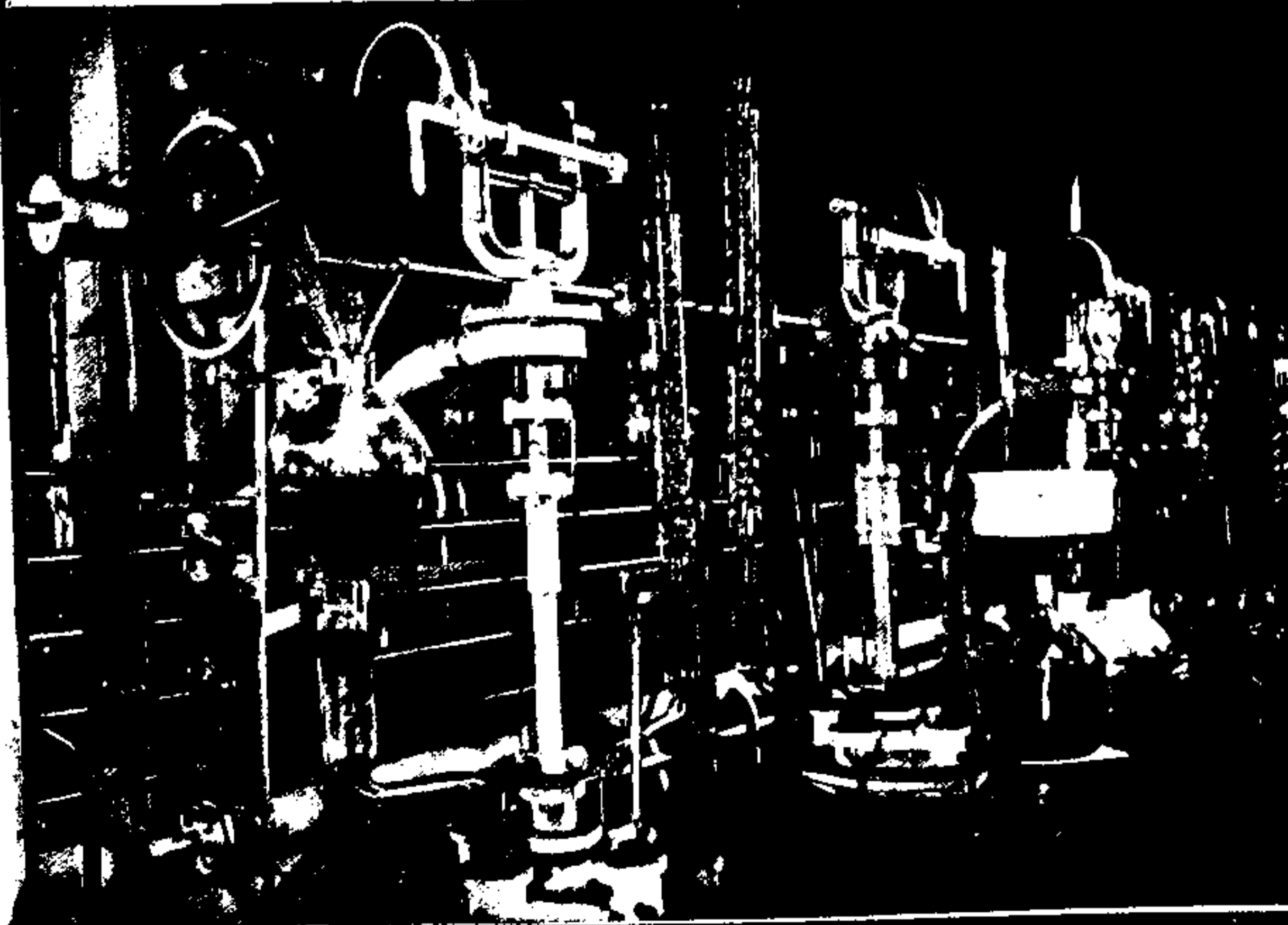
ہانوفر میں کانسی ٹینٹل نامی ربرٹ کا کارخانہ



جرمن فریم کرپ کے بنائے ہوئے ترکی
ترکی کی ایک کان میں



بایر کے کارخانہ جات رنگ سازی میں
چینی کی سنی ہوئی بائلمشین



۳۸ اس کے علاوہ "سوئٹزرلینڈی ہنڈی پٹالی" کی رقم ہے جو ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر یا ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) ہے۔ بیرونی قرضوں کی کل رقم میں بئند کا حصہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو ۹۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۱۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۷۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔

وفاقی جمہوریہ پر دوسرے ممالک کا قرضہ موجودہ حکومت کے طریقہ کار کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسکا سبب بڑی حد تک رائٹس کا دور اور جنگ کا لازمی نتیجہ ہے۔ وفاقی جمہوریہ بین الاقوامی اعتبار سے جرمن رائٹس کے ان حصوں کی قانونی نشاندگی کرتی ہے جو فی الوقت وفاقی حکومت کے زیرِ تحت نہیں ہیں۔ وفاقی حکومت اس امر سے پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کو بھی قبول کرتی ہے اور ۱۹۹۴ء تک۔ رائٹس کے تمام قرضوں کو چکاویگی۔ چنانچہ وفاقی جمہوریہ ایشیائے برآمد کی دس اور کوترقی دینے کی از بس کوشش کر رہی ہے اسکی یہ کوشش صرف ذاتی مفاد ہی کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس میں بیرونی قرضوں کا مفاد بھی مضمر ہے۔ جرمنی میں بیرونی املاک کی مالیت اس وقت تقریباً ۹۰۰ کروڑ سے ۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۱۴ کروڑ سے ۲۸۵ کروڑ ڈالر یا ۷۶ کروڑ پاؤنڈ) تک ہے۔ اس میں ۴۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۹۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۳۴ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم نجی سرمایہ کے طور پر لگی ہوئی ہے۔ جرمنوں کی نجی ملکیت کے اثاثوں کی مالیت جو دوسرے ممالک میں ہیں، خواہ وہ ضبط کر لئے گئے ہوں اور کسی طریقہ سے حاصل کر لئے گئے ہوں، تقریباً ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۳۸ کروڑ ۱۰ لاکھ



ڈالر یا ۸۵ کروڑ پاؤنڈ) ہے۔

وفاتی جمہوریہ میں اس وقت تقریباً
۱۳۰۰۰ بینک، سیوننگ بینک اور دوسرے

لیسے ادارے کام کر رہے ہیں۔ برمن ،
ڈوسلڈورف ، فرانکفورٹ میں ہمبرگ

ہانوفر، میونخ اور سٹوٹ گارٹ میں صرف
ہیں۔ ۱۹۵۷ء کے ختم نام پر تمسکات کی کل

مالیت ۲۶۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۳۱
کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۳۳۱ کروڑ ۹۰ لاکھ

پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۶ء میں تقریباً ۱۰۵ کروڑ
۸۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ

ڈالر یا ۹ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم حصائص پر منافعوں میں تقسیم ہوئی۔ مئی ۱۹۶۰ء صرفوں میں حصائص

پر منافعوں کی اوسط شرح ۳۷.۱۱ تھی۔ مبادلہ کی شرحوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے خالص
منافع کچھ کم ہو گیا ہے۔

امریکی مشترک سرمایہ کی کمپنیوں (علاوہ بینکوں اور بیمہ کمپنیوں
کے) کا روباری سرمایہ کی کل رقم ۱۹۵۷ء کے آغاز میں ۱۰۸۲۰
کروڑ ڈالر یا ۳۸۶۴ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۶ء میں
ان کمپنیوں نے ۲۹۸۰ کروڑ ڈالر یا ۱۰۶۳ کروڑ ۳۰ لاکھ
پاؤنڈ کی رقم پیداوار کے نئے سامان نصب کرنے پر لگائی
تھی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ کاروبار کو وسعت دینے کی
سرگرمیوں پر جو ۳۵۱۰ کروڑ ڈالر یا ۳۵۳ کروڑ
۶۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم لگائی گئی تھی۔ اس میں سے ۲۴۵۰
کروڑ ڈالر یا ۸۷۵ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم کاروباری
اداروں نے اپنے ہی ذرائع سے حاصل کی تھی مثلاً سرمایہ
محفوظ سے یا غیر منقسم شدہ منافعوں سے۔

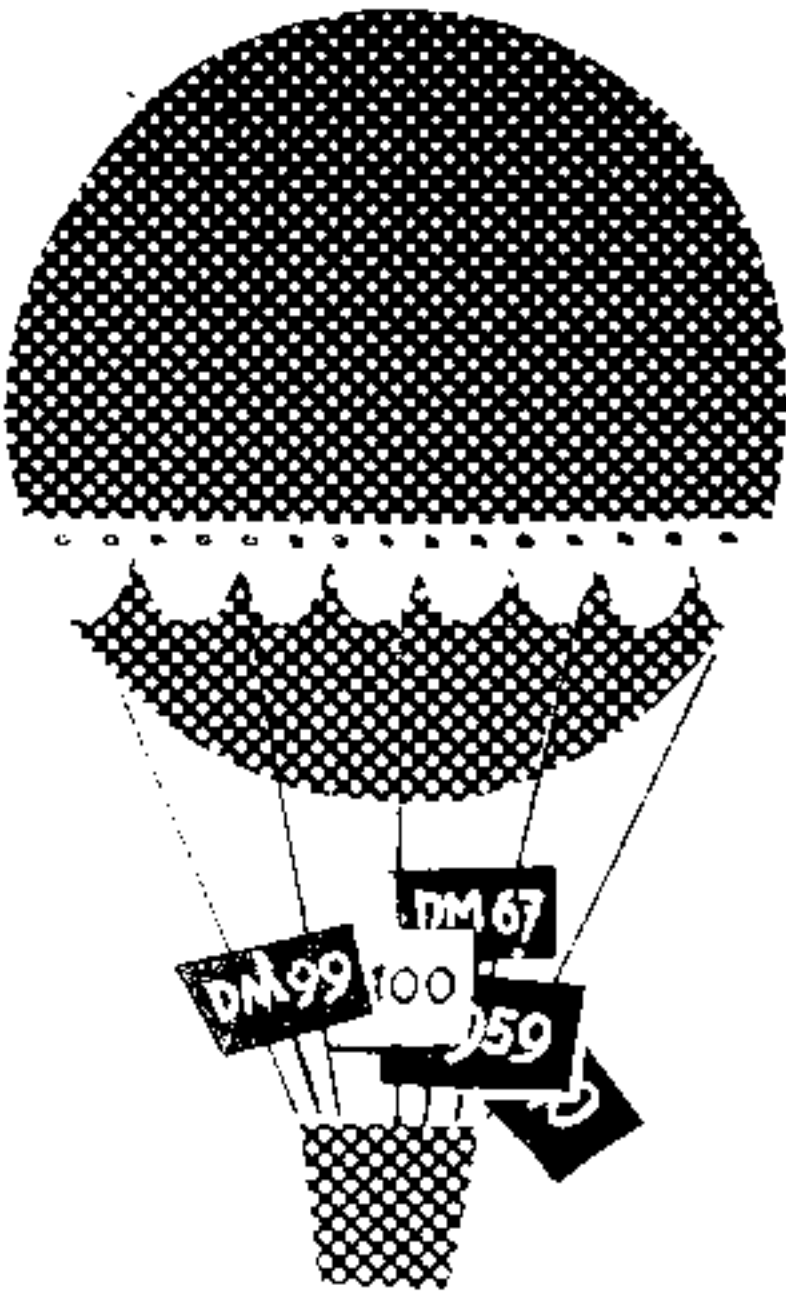


قیمتیں

۳۹

دنیا کے تقریباً سب ہی ممالک میں موجود قیمتیں جنگ سے پہلے کے زمانہ کی نسبت اب کہیں زیادہ ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں، اگر ۱۹۳۸ء کو ۱۰۰ فرض کر لیا جائے تو مارچ ۱۹۶۰ء میں روزمرہ کی اشیاء کی قیمتوں کی اوسط ۱۹۲ اٹھی، یعنی جنگ سے قبل کی قیمتوں سے ۱۰/۹ زیادہ۔ گزشتہ سات سال کے عرصہ میں اضافہ ۱۲ فیصدی ہوا ہے۔

قیمتوں میں اضافے یکساں نہیں ہوئے ہیں۔ ۱۹۵۰ء سے جو اضافے ہوئے ہیں، وہ روشنی، بجلی، سفر اور کھانے پینے کی چیزوں اور خدمات میں زیادہ ہوئے ہیں اور تعلیم، تفریح، مکانوں کے کرائے، صفائی اور گھریلو سامان کی قیمتوں میں کم۔ جہاں تک مشروبات، تمباکو اور پوشاک کا تعلق ہے ان میں سے چند چیزوں کی قیمتیں ۱۹۵۰ء کی نسبت کچھ کم ہی ہیں۔



تاہم ۱۹۵۵ء کے اواخر سے قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف ہے۔ سلحہ بندی اور روزگاروں کی بہت کم کی وجہ سے اجرتیں بڑھ ہی جاتی ہیں چنانچہ قیمتوں میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ اقتصادی پالیسی سے متعلق جو اقدامات وفاقی حکومت اور وفاقی بینک نے لئے ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ اجرتوں سے قیمتیں اور اور قیمتوں سے اجرتیں بڑھنے کا سلسلہ قائم نہ ہو جائے۔ چند شعبوں میں قیمتوں کے اضافہ کے باوجود

گزشتہ ۱۵ سال کے عرصہ میں بہن سہن کے اخراجات میں تقریباً ۳۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ مارک جو سونے کے مارک سے رائس مارک بنا اور پھر ڈو بیج مارک ہوا، اپنی دو تہائی قیمت کھو چکا ہے



قیمتوں میں تغیرات

۱۹۵۹ء کا مقابلہ:		
۱۹۳۸ء (۱۰۰ =)	۱۹۵۰ء (۱۰۰ =)	
۱۳۸	۲۰۶	اشیائے خورد و نوش
۸۵	۲۲۸	مشروبات درمیا کو
۱۲۲	۱۲۵	کپڑے
۱۲۲	۱۹۲	جہلی، روشنی
۲	۱۸۸	تعمیراتی سامان
۱۰۵	۱۹۱	مواصلت
۱۱۵	۸۲	سنگین
۱۲۳	۱۶۵	تعمیر و ترمیم
۱۳۰	۵۵	سہولتیں
۱۳۰	۱۸۸	معیاری زندگی مجموعی طور پر

یہ چار ملازمت پیشہ افراد پر مشتمل اوسط درجہ کے گھرانے کے معیار زندگی کا اشاریہ قیمت۔

وفاقی جمہوریہ میں ۱۹۵۰ء سے مجموعی طور پر اضافہ بیشتر یورپی اور غیر یورپی ممالک کی نسبت کم ہی ہوا ہے۔ قیمتوں میں اضافوں کی بڑی حد تک آمدنی میں اضافوں سے تلافی ہوتی رہی ہے۔ ایک معمولی قسم کے سوٹ کے لئے ایک جرمن صنعتی کاریگر کو ۱۹۳۸ء میں اپنی ۶۲.۵ گھنٹوں کی اجرت کے برابر قیمت دینی ہوتی تھی اور کوریا کے بحران کے دور میں (۱۹۵۱ء) ۸۳.۵ گھنٹوں کے برابر ۱۹۵۶ء میں اسے ۶۰ گھنٹوں کی اجرت سے زیادہ رقم نہیں دینی ہوتی تھی۔ کام پر پہن کر جانے کے جوتوں کے ایک جوڑے کیلئے ۱۹۳۸ء میں ۱۴.۵ گھنٹوں

کی اجرت، ۱۹۵۱ء میں ۱۹ گھنٹوں اور ۱۹۵۶ء میں صرف ۱۱ گھنٹوں کی اجرت کی قیمت درکار ہوتی تھی۔

خوراک کی قیمتیں (۱۹۵۰ء کو ۱۰۰ فرض کئے گئے)
۱۹۵۸ء میں:

۱۶۰	ناروے
۱۶۶	برطانیہ
۱۶۲	سوڈن
۱۶۱	آسٹریا
۱۵۵	فرانس
۱۳۳	ہالینڈ
۱۲۸	وفاقی جمہوریہ
۱۲۶	آلی
۱۲۳	بلجیم
۱۱۶	امریکہ
۱۱۰	سوئٹزرلینڈ

یورپ میں خوراک کی موجودہ قیمتیں ۱۹۵۹ء کی نسبت ڈیڑھ گنی ہیں اور قیمت کی ترقی زیادہ گنی۔ اس لحاظ سے ۱۹۳۵ء کے لئے ہالینڈ میں ڈالر کی قیمت جہاں تک خوراک کا تعلق ہے، صرف ۴ سینٹ زیادہ شلنگ ۱۱ پینس رہ گئی ہے اور کیتوں کے لئے ۵۵ سینٹ زیادہ شلنگ ۶ پینس۔

روزمرہ کے اخراجات میں اضافہ ۱۹۵۲ سے ۱۹۵۹	
نصدی	
۵۰۶	سوئٹزرلینڈ
۸۰۷	آسٹریا
۱۰۰۰	دفاقی جمہوریہ
۱۰۰۰	امریکہ
۳۰۱۳	اطلی
۲۰۱۸	سوئیڈن
۲۳۰۵	برطانیہ
۲۶۰۵	فرانس

۱۹۵۵ء	۱۹۳۸ء	ایک گزشتی کے اخراجات
۵۰۱۲	۱۷۰	ایک کلوگرام گوشت
۵۰۵۳	۳۲۶۸	ایک کلوگرام مساج
۰۰۷۳	۰۰۳۳	ایک کلوگرام بکاج
۰۰۳۱	۰۰۹۳	ایک کلوگرام آلو
۷۰۰۰	۳۰۱۹	ایک کلوگرام سکن

دفاقی جمہوریہ کی اکروڑ ۱۰ لاکھ گزشتیوں روزمرہ ۸ اکروڑ جرمن مارک (۳۴ اکروڑ ۳ لاکھ ڈالر یا اکروڑ ۵ لاکھ پاؤنڈ) کی شرح لرتی ہیں۔

آبادی کے فی کس حساب سے انفرادی ماہانہ آمدنی میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ آمدنی ۱۹۵۰ء میں ۲۱۲ جرمن مارک یا ۱۵۰ ڈالر یا ۱۸ پاؤنڈ تھی اور ۱۹۵۹ء میں بڑھ کر ۳۹۳ جرمن مارک (یا ۹۵ ڈالر یا ۳۳ پاؤنڈ) ہو گئی۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ جس عرصہ میں آمدنی میں اضافہ ۸۶ فیصدی ہوا اُس عرصہ میں گرانی صرف ۲۱٪ (فیصدی) بڑھی۔



سماجی زندگی

سماجی نظام

۴۰ جرمنی کے سماجی نظام میں انیسویں صدی کے صنعتی انقلاب آنے پر تیزی کے ساتھ تبدیلیاں ہونی شروع ہوئیں۔ آزاد پیشہ افراد کی تعداد رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی اور دوسری طرف سرکاری نوکروں، دفتری ملازموں اور سب سے زیادہ مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ ۱۸۸۲ء سے ۱۹۳۹ء تک کے دوران میں علاقہ رائس میں آزاد پیشہ لوگوں کا کل آبادی سے تناسب ۳۶.۹ فیصدی سے گر کر ۱۳.۸ فیصدی رہ گیا۔ ۱۹۵۰ء میں وفاقی علاقہ میں یہ تناسب ۱۴.۵ فیصدی تھا (۱۹۵۸ء میں ۱۰.۹ فیصدی)۔ زراعت جو ۷۰ سال پہلے کان کنی اور دستکاری کی طرح ایک اہم ذریعہ ملازمت تھی، ۱۹۳۹ء میں رائس کے کل علاقہ میں برسر روزگار لوگوں کے صرف ۲۵ فیصدی کو ملازمت مہیا کر سکتی تھی اور ۱۹۵۰ء میں صرف ۳۲.۲ فیصدی کو۔ ۱۸۸۲ء میں یہ تناسب ۴۲.۲ فیصدی تھا۔ ۱۸۸۲ء میں آبادی کا ۴۰ فیصدی حصہ زراعت پیشہ تھا۔ ۱۹۳۹ء میں یہ صرف ۱۷.۷ فیصدی آبادی کا ذریعہ معاش رہ گیا اور ۱۹۵۸ء میں یہ وفاقی علاقہ میں صرف ۱۱.۴ فیصدی کا۔ دوسری طرف تجارت، مالیات، بیمہ اور نقل و حمل کا کام کرنے والوں کا تناسب مع ان کے خاندان کے ۱۸۸۲ء کے ۹.۶ فیصدی سے بڑھ کر ۱۹۳۹ء میں ۱۵.۶ فیصدی ہو گیا۔ (۱۹۵۰ء میں وفاقی علاقہ میں یہ ۱۴.۲ فیصدی تھا) اور خدمات عامہ کا ۸.۸ فیصدی سے ترقی کر کے ۱۳.۶ فیصدی ہو گیا (وفاقی علاقہ میں ۱۹۵۰ء میں یہ ۱۳.۵ فیصدی تھا)۔ صنعت، دستکاری اور تعمیرات میں مصروف لوگوں کا کل آبادی سے تناسب جو ۱۸۸۲ء میں ۳.۷ فیصدی تھا، ۱۹۳۹ء میں ۴۰ فیصدی سے زیادہ ہو گیا (۱۹۵۰ء میں وفاقی علاقہ میں بھی یہ تقریباً ۴۰ فیصدی تھا) سرکاری ملازمین (مع ان کے خاندانوں کے) کا تناسب ۱۸۸۲ء سے ۱۹۳۹ء تک کے ۵۷ سالوں کے عرصہ میں ۶.۸ فیصدی سے بڑھ کر ۱۹.۲ فیصدی ہو گیا۔ ۱۹۵۰ء میں یہ تناسب وفاقی علاقہ میں ۷.۸ فیصدی تھا۔

۱۸۷۱ء میں رائس کے علاقہ کی کل آبادی کا ۶۴ فیصدی حصہ دیہاتی علاقوں میں تھا۔ اسکے ۲۰ برخلاف ۱۹۵۹ء میں وفاقی علاقہ کی کل آبادی کا ۷۶ فیصدی حصہ شہروں میں رہتا تھا۔ دیہاتی آبادی کے شہروں میں منتقل ہو جانے سے آسودگی میں فرق آجاتا ہے اور ایک حد تک پابندیاں بھی بڑھ جاتی ہیں حالانکہ دوسری طرف اس سے محنت کی تقسیم کی وجہ سے تمام افراد کے معیار زندگی میں اضافہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔

آبادی کی اس از سر نو تقسیم کے ساتھ ساتھ، جو ایک طرح سے قدرتی طور پر ہو رہی تھی، تیس سال کے عرصہ کے اندر دو عالمی جنگیں بھی ہو گئیں۔ دونوں طرح ملک دیوالیہ کے خطرے سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں حق ملکیت کے قانون میں بنیادی تبدیلی ناگزیر ہو گئی۔ لہذا کئی عرصہ تک معیار زندگی کو مصنوعی ذرائع کی مدد سے پست رکھنا پڑا۔ وفاقی جمہوریہ میں معیار زندگی صرف اب ہی مغربی یورپ کے دوسرے بڑے ممالک کے برابر ہونا شروع ہوا ہے۔ کل قومی پیداوار جو ۱۹۵۰ء میں صرف ۷۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۱۰ کروڑ ڈالر یا ۸۲۵ کروڑ پاؤنڈ) تھی۔ ۱۹۵۹ء تک بڑھ کر ۲۴,۲۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵,۸۶۵ کروڑ ڈالر یا ۷۰ کروڑ لاکھ پاؤنڈ) ہو گئی اس کے یہ معنی ہوئے کہ موجودہ قیمتوں کے حساب سے فی کس رقم ۲۰۷۲ جرمن مارک (یا ۲۹۳ ڈالر یا ۷۶ پاؤنڈ) سے بڑھ کر ۲۳,۷۲۳ جرمن مارک (یا ۱۲۵ ڈالر یا ۳۰ پاؤنڈ) ہو گئی یا ۱۹۵۷ء کی قوت خرید کے حساب سے یہ رقم ۲,۳۱۱ جرمن مارک (یا ۵۷۲ ڈالر یا ۲۰۵ پاؤنڈ) سے بڑھ کر ۲,۱۲۸ جرمن مارک (یا ۹۹۱ ڈالر یا ۳۵۱ پاؤنڈ) ہو گئی۔

*

پہلی عالمی جنگ کے اختتام پر سرکاری ملازمین، جن میں ریلوے اور ڈاک کے ملازمین، استاد اور محبٹرٹ شامل تھے، اور جو کسی وقت سوسائٹی کے اعلیٰ رکن گئے جاتے تھے، حکومت کے ساتھ اپنی روایتی وفاداری کے بل پر کافی عرصہ تک اپنا تحفظ کرنے میں کامیاب رہے۔ لیکن اب سیاسی نظام میں تیزی کے ساتھ تبدیلی ہو چکی تھی اور ان کی وفاداری اب ان کے لئے ذریعہ ملامت بن کر رہ گئی۔ زندگی کے صحیح معیار اور اطمینان و سکون کی ضمانت ختم ہو جانے کی وجہ سے چاروں طرف سماجی زوال ظہور میں آنے لگا۔

دفتری ملازمین کا طبقہ ۱۹۲۰ء کے بعد ایک "نیادریانی طبقہ" گنا جانے لگا تھا۔ اس وقت اس

محلہ یہاں شہر سے مراد ۲۰۰۰ سے زیادہ آبادی کا علاقہ ہے۔

۴۰ طبقہ کو جرمن سوسائٹی کے ایک روایتی طبقہ کی حیثیت نہیں ہے بلکہ اس کو صرف ملازم پیشہ لوگوں کے ایک مرکزہ طبقہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیس لاکھ کے لگ بھگ دفتری ملازمین میں سب ہی قسم کے سیاسی سماجی اور اقتصادی خیالات کے حامل لوگ شامل ہیں۔ تمام دفتری ملازمین میں جو چیز مشترک ہے وہ ان کی دست نگرانی ہے۔ سماجی امتیاز اب ملکیت کے حساب سے نہیں بلکہ ملازمت کی نوعیت اور تنخواہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ معیار زندگی اور شہرت کا حصول اب کام کرنے کی صلاحیت اور آسانی کی نوعیت پر ہی مبنی ہے۔

اس "ملازم پیشہ" طبقہ کی تعداد (جس میں افسران، کلرک اور مزدور شامل ہیں) اب بادی کا ۸ فیصدی ہے۔ دفتری ملازمین اور اعلیٰ معیار زندگی والے مزدوروں میں امتیاز محض برائے نام ہے۔ مزدوروں اور دفتری ملازموں میں اگر کوئی فرق ہے تو صرف اس وجہ سے کہ مزدوروں میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ جہاں تک اقتصادی اور سماجی پالیسی کا تعلق ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ تمام لوگوں کی ضروریات زندگی پوری ہو سکیں۔ ۱۹۵۹ء میں کل رقم جو بطور تنخواہوں کے تقسیم کی گئی وہ ۱۰۳۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۲۸۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۸۷۸ کروڑ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ تھی صرف یہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اس طبقہ نے جس کی بقا مزدوری پر منحصر ہے، ملک کی اقتصادی زندگی میں کتنی اہمیت حاصل کی ہوئی ہے۔ اس رقم مذکورہ کے مقابلہ میں ان لوگوں کی آمدنی جنہوں نے خود اپنے کاروبار کھولے ہوئے تھے صرف ۵۶۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۳۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۳۷۳ کروڑ پاؤنڈ تھی۔

*

دفتری ملازمین کے ایک طبقہ نے سوسائٹی میں ایک باعزت جگہ حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ طبقہ میٹروپولیٹن علاقوں کے لوگ صنعتی میدان میں راہ نمائی کرتے ہیں۔

لوگوں کے ذہن میں اس احساس نے، جو خود بخود پیدا ہو گیا ہے کہ کسی شخص کی جائداد سے ہی اس کی سماجی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، ایک نئے طرز زندگی کی بنیاد ڈالی۔ بچت کی رقم کے علاوہ لوگ کھانے پینے، کپڑوں، موٹر کاروں اور ہر قسم کے گھریلو سامان کی مدد میں ہر سال زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔

*

ایک وسط درجے کے صنعتی مزدور کو اپنی روزمرہ کی خانگی ضروریات کے حصول کے لئے

۱۹۳۸ء میں — ۸ گھنٹے ۲۳ منٹ

۱۹۵۰ء میں — ۸ گھنٹے ۶ منٹ

۱۹۵۶ء میں — ۵ گھنٹے ۵۰ منٹ

کام کرنا پڑتا تھا۔

اس شرح ۱۹۵۶ء کے اختتام پر قوت خرید میں کام کے

وقت کے حساب سے ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں ۴۵ فیصدی

اور ۱۹۵۰ء کے مقابلہ میں ۳۷ فیصدی اضافہ ہوا۔

وسط ۱۹۵۶ء میں تنخواہوں کی شرح وسط ۱۹۵۰ء کے

مقابلہ میں مندرجہ ذیل ملحقہ ملکوں میں بڑھ کر ۱۰۰ سے

تہ ہو گئی :

وفاقی جمہوریہ ۱۳۲

فرانس ۱۳۰

سوئٹن ۱۲۵

امریکہ ۱۱۸

ہالینڈ ۱۰۹

برطانیہ ۱۰۷

بلجیم ۱۰۶

آئلی ۱۰۲

جرمن صنعتی انٹی میٹرو کے جمع کردہ اور شہ کے مشا

تنخواہوں میں اضافہ پیداوار کے اضافہ سے نسبتاً زیادہ

ہوا ہے۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۷ء کے آغاز تک تنخواہوں

میں ۶۲.۲ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ حالانکہ اس وقت

پیداوار میں اضافہ صرف ۷.۷ فیصدی ہوا

۱۹۵۰ء سے کاروباری رقم کے اعداد

وشمار میں کافی مقدار ایسے سامان کی شامل

ہے جو اس سے پہلے دستیاب نہیں ہوتا تھا

یہ صورت یہ بلا خوف تردید کہا جاسکتا

ہے کہ اب سماجی زندگی میں طرز زندگی

کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

اس طرح چار افراد پر مشتمل ایک

ملازم کے گھرانے کے اخراجات کا مطالعہ

کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۱۹۵۰ء سے

۱۹۵۹ء تک کے عرصہ میں اخراجات میں

اضافہ (۲۸۵ جرمن مارک یا ۶۸ ڈالر یا

۲۲ پاؤنڈ سے ۵۸۴ جرمن مارک یا ۱۴۰ ڈالر

یا ۵۰ پاؤنڈ) اتنا قیمتوں میں اضافہ کی

وجہ سے نہیں ہوا ہے جتنا چیزوں کی ننگ

کی وجہ سے ہوا ہے۔

اعداد و شماری کے اعتبار سے

ایسے گھرانے کی ماہوار آمدنی ۱۹۵۹ء میں

اوسطاً ۲۳۰.۸۰ جرمن مارک یا

۱۵۱.۳۹ ڈالر یا ۵۳ پاؤنڈ ۱۲ شلنگ

۴ پنس) ہوتی تھی اور اخراجات ۵۳۰.۵۳

جرمن مارک (یا ۱۳۰.۸۰ ڈالر یا ۴۹ پاؤنڈ ۱۲ شلنگ) ہوتے تھے۔ اس میں کھانے پینے صرف ۲۲۸.۲۳

جرمن مارک (یا ۵۳.۷۹ ڈالر یا ۱۹ پاؤنڈ ۸ شلنگ ۴ پنس) کا خرچ شامل ہے۔

”آزاد پیشہ“ لوگ درمیانہ درجہ کی حیثیت کے لوگوں کی طرح آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں اور

اس طبقہ کے کچھ افراد مثلاً ڈاکٹر، وکلاء وغیرہ نے ماقبل جنگ معیار زندگی حاصل کر لیا ہے۔

۲۰. مزدور طبقہ نے بھی اپنی جگہ اپنے معیار زندگی اور اپنی سماجی حالت کو بہتر بنا لیا ہے۔ ان کے تقریباً ایک تہائی اپنے مکان ہوتے ہیں۔ ۱۹۰۰ء تک کی بات ہے کہ ایک اعلیٰ عہدہ کا انسر ایک غیر تربیت یافتہ مزدور سے دس گنا زیادہ کماتا تھا۔ اب وہ صرف تین گنا ہی زیادہ کماتا ہے۔ آج ایک تربیت یافتہ مزدور کی کمائی ایک ایسے شخص کی کمائی سے کہیں زیادہ ہے جس نے تیرہ سال تک تو اسکول میں پڑھا ہو اور چار سال یونیورسٹی کی تعلیم میں بھی صرف کئے ہوں۔

یہاں یہ بتادینا بھی ضروری ہے کہ مزدوروں میں 'جیسا کہ نچلے متوسط طبقہ میں بھی کہنا صحیح ہوگا، ایک خاندان کی آمدنی ایک سے زیادہ ذرائع سے حاصل ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ایسے خاندان کا سماجی نظریہ اس خاندان کی نسبت زیادہ وسیع ہوتا ہے جس میں صرف ایک ہی کمائے والا ہو۔ ۱۹۵۰ء میں تمام انفرادی آمدنیوں کی ۸۰ فیصدی آمدنیاں صرف ۲۰۰ جرمن مارک (یا ۹۵ ڈالر یا ۳۳ پاؤنڈ) ماہوار ہونے سے ہم اس وقت کے معیار زندگی کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اسکے لئے ہمیں اس وقت کی اجرتوں میں اور رقمیں جمع کرنی چاہئیں جو مزدور لوگ جانوروں کو پالنے، باغبانی، چھوٹے موٹے کام کاج یا پنشن جیسے ذرائع کی مدد سے پیدا کر لے کرتے تھے۔

دیہاتی آبادی میں از سر نو سماجی گروہ بندی کے اثرات غیر نمایاں رہے۔ متوسط یا زیریں طبقہ میں زمین کا پٹہ اتنا مختصر ہے کہ اس میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ اس کی مزید تقسیم ہو سکے۔ تاکہ نئے آباد کار بسائے جاسکیں۔ نتیجہ کے طور پر کچھ مغربی جرمن ریاستوں میں جو زرعی اصلاحات کی گئیں ان سے دیہاتی زندگی کی سماجی ترکیب میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

۱۹۵۹ء میں اس سے پچھلے سال کی نسبت صنعت میں ۲۰ فیصدی زیادہ لوگ لگے ہوئے تھے، کل اجرتیں ۲۶ فیصدی زیادہ رہیں، اور کل تنخواہوں میں ۳۰ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ دوسری طرف کام کے گھنٹوں کی تعداد میں ۱۲ فیصدی کمی ہوئی۔

گزشتہ چند سالوں کے دوران میں اجرتوں کی شرح میں جو خوشگوار ترقی ہوئی ہے اس سے صنعتوں میں کام کرنے والے مرد مزدوروں کی کل اوسط اجرت پہلی دفعہ نومبر ۱۹۵۵ء میں ۱۰۰ جرمن مارک (یا ۸۰ ڈالر یا ۸ پاؤنڈ ۱۰ شلنگ اپنس) فی ہفتہ سے تجاوز کر گئی۔ یہ اوسط ۱۹۵۹ء میں ۱۲۲ جرمن مارک (یا ۲۸ ڈالر یا ۱۰ پاؤنڈ ۷ شلنگ ۲ پنس) تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے یہ معنی ہونے کہ وفاقی جمہوریہ میں ایک مزدور کو اوسطاً ۲۵۰ جرمن مارک (یا ۱۰ ڈالر یا ۳۸ پاؤنڈ) علیٰ وفاقی علاقہ میں، ایسے کاروبار جن میں دس یا دس سے زیادہ لوگ ملازم تھے۔

سے زیادہ ماہوار اجرت ملتی ہے۔

ملک کی عام اقتصادی خوش حالی پیش نظر ان لوگوں کی حالت جنہیں سماجی بیمہ کی اسکیم کے تحت پنشن یا سرکاری امداد ملتی تھی، ناقابل اطمینان رہی۔ لہذا، ۱۹۵۷ء کے موسم بہار میں پنشن کے قاعدوں میں جامع اصلاحات کی گئیں۔ ان اصلاحات کا مقصد یہ تھا کہ معذور لوگ عام معیار زندگی کی تبدیلیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں اور زیادہ پیداوار کے اثرات سے زیادہ فوائد حاصل کر سکیں۔ یہ مقصد پنشنوں کو پیداوار کی سطح کی مطابقت پر لاتے رہنے سے پورا ہو سکتا ہے۔

وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں کچھ تحقیقات کی گئیں جن سے یہ معلوم ہوا کہ ستمبر ۱۹۵۳ء میں ایسے لوگوں کی تعداد جنہیں ضعیفی کی پنشنیں یا سرکاری امدادی رقوم ملتی تھیں — ۱۰۳,۰۰۰ تھی۔ ان میں سے ۳۳,۰۰۰ دو یا دو سے زیادہ پنشنیں پاتے تھے۔ لیکن اگر پنشن صرف ایک ہی مل رہی ہو تب بھی اس سے کسی شخص کی مالی حالت کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اکثر لوگوں کی پنشن باقاعدہ آمدنی کے علاوہ ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر ان لوگوں پر صادق آتا ہے جنہیں جنگ کی وجہ سے جسمانی نقصانات پہنچنے پر پنشن مل رہی ہو۔

*

نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک سے آئے ہوئے مہاجرین اور تارکان وطن اب ایک الگ سماجی گروہ کی حیثیت نہیں رکھتے کیونکہ ان کا آبادی میں جذب کئے جانے کا عمل اب تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ گو کہ اس بات سے انکار نہیں کہ بہت سے مہاجرین کو سماج میں پہلے جیسا درجہ ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا ہے۔

ملک میں دوست قوموں کی فوجوں اور ان کے دفاتر کے عملہ کی موجودگی نے سماجی زندگی پر کوئی دُور رس اثر نہیں ڈالا ہے گو کہ آپس میں شادیاں کافی ہوئی ہیں۔ دوسری طرف برلن کی مغرب سے علیحدگی کے اثرات بہت گہرے ہوئے ہیں۔ پہلے کے بااثر طبقے جنہیں سفارتی حلقوں کا قرب حاصل تھا اور جو سماجی زندگی میں اور سیاسیات میں پیش رہتے تھے، اب منتخب طبقے نہیں رہے۔ بون جو ایک یونیورسٹی کا خوشناما شہر ہے اور سرکاری عہدہ داروں کا منظور نظر ہے، باوجود انتہائی کوششوں کے برلن کا نعم البدل ثابت نہیں ہو سکا ہے۔ ریاستوں کے دارالخلافوں کی

۴۰ سیاسی اہمیت بھی وہ نہیں رہی ہے۔ ہیمبرگ اور برین ہرچند ماقبل جنگ حالات پھر تازہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہوں مگر وہاں بھی قدیم روایات کے پرستاروں کے بیچ میں کچھ نئے نئے کاروباروں نے اہم جگہیں سنبھال لی ہیں۔ اس سب کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان "اعلیٰ طبقہ" کے لوگوں کے ہاتھوں سے اب ان کی پُرانی قیادت نکل گئی ہے۔ جو اپنی معاشرتی زندگی کے استحکام، اپنے مروجہ اخلاق اور اپنی چال ڈھال کے بارے میں بہت محتاط رہا کرتے تھے۔ یعنی وہ لوگ جو مہذب طبقہ سے تعلق رکھتے تھے یا عہدہ دار تھے جن پر حکومت کو اعتماد ہوا کرتا تھا۔

دو عالمی جنگوں کا اتنا فائدہ ضرور ہوا ہے کہ جرمن لوگ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ نسل انسانی پر اتنے مصائب ٹوٹنے کے بعد یہ ضروری ہے کہ اقوام آپس میں ہم آہنگی پیدا کریں۔ اس احساس کا پیدا ہونا سماجی زندگی کی از سر نو تنظیم کے عمل کو بغیر کسی حادثات کے جاری رہنے کی ضمانت ثابت ہونا چاہیے۔



اہم تجارتی انجمنیں

۴۱ سماجی پالیسی کے نقطہ نظر سے وفاقی جمہوریہ میں آجروں کا سب سے اہم نمائندہ ادارہ (Bundesevereinigung der deutschen Arbeitgeberverbände - BDA) یعنی "جرمن آجروں کی انجمن کا وفاقی ادارہ" ہے۔ اس ادارہ کے ممبران متعلقہ مزدوروں کی انجمنوں سے آجرتوں کی شرح طے کرنے کے لئے گفت و شنید کرتے ہیں۔ یہ ادارہ اپنے ممبروں کے ایسے مفاد پر نگاہ رکھتا ہے جو جس کا تعلق ایک سے زیادہ ریاست سے ہو یا ایک سے زیادہ صنعت سے متعلق ہو اور اہم بھی ہو۔ اس کے کل ۲۹ ممبر ادارے ہیں جن میں ۱۶ آجروں کی انجمنیں بھی شامل ہیں۔ اس کے صدر ڈاکٹر ہانس کانٹاشٹین پائسن ہیں۔

صنعت و تجارت کے ایوان آجروں کی صنعتی خود تنظیمی کا فرض انجام دیتے ہیں۔ ان کی تمام شاخوں میں ضلعوں کے کاروباری حلقوں کی نمائندگی ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں، اور یہ ایوان کاروباریوں کے مفادات کا خیال رکھتے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں ایسے ایوانوں کی تعداد ۸۱ ہے۔ ریاستی سطح پر یہ گروہوں کی شکل میں ایک دوسرے سے میل جول قائم کئے ہوئے ہیں اور وفاقی سطح پر "جرمن صنعتی اور تجارتی نمائندہ مجلس" (Deutscher Industrie- und Handelstag - DIHT) کی حیثیت سے۔ اس نمائندہ مجلس کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ان ۲۶ جرمن اور بین الاقوامی ایوانہائے تجارت کی نگرانی کرے جو بیرونی ممالک کیساتھ تجارت کو فروغ دینے کے لئے قائم کئے گئے ہیں (Auslandshandelskammern)۔ ان ایوانوں کی حیثیت آزاد انجمنوں کی سی ہے اور ان کے ماتحت وفاقی جمہوریہ اور دوسرے ممالک کے کاروباری حلقے آپس میں رابطہ قائم رکھتے ہیں۔

صنعتی آجروں کے صنعتی مفاد کی نمائندگی "جرمن صنعت کی وفاقی انجمن" (Bundesverband der deutschen Industrie e. V. - BDI) کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس انجمن میں ایسے بڑے بڑے صنعتی اداروں کی نمائندگی ہے جن کی تقریباً ۵۰ شاخیں ہیں اور جن سے ۹۰۰۰۰ سے زیادہ آجر متعلق ہیں۔ اس انجمن کی کمیٹیوں میں تجارتی پالیسی کے ہر اہم پہلو پر غور کیا جاتا ہے۔ "جرمن محقوک اور خارجی تجارت کی عام انجمن" (Gesamtverband des Gross- und Aussenhandels e. V.) محقوک بیوپاریوں اور دوسرے ممالک سے تجارت

جن آجروں کے گروہوں کا ذکر اس باب میں آیا ہے ان سب کو سچا کر کے "جرمن تجارتی کاروبار کی کمیٹی" (Gemeinschaftsausschuss der Deutschen gewerblichen Wirtschaft) قیام میں آئی۔ اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل انکے علاوہ بھی شامل ہیں:-

جرمن تجارتی نمائندوں اور تجارتی دلالوں کی یونین کی مرکزی انجمن۔
سڑکوں اور ذرائع آمد و رفت سے متعلق کاروباروں کی مرکزی انجمن۔

جرمن ہانسا کی انجمن
جرمنی کی اندونی جہاز رانی کی مرکزی کمیٹی
ہانسا کی ہونٹل اور ریسٹوران کی جرمن انجمن
ہانسا کی نجی بینک کی وفاقی یونین
ہیڈ کے دلالوں کی جرمن انجمن

کرنیوالوں کے عام اقتصادی مفاد کی نمائندگی کرتی ہے۔ خوردہ فروشوں نے علاقائی سطح پر مل کر "جرمن خوردہ تجارتیوں کی اعلیٰ انجمن" (Hauptgemeinschaft des deutschen Einzelhandels)

بنائی ہوئی ہے۔ خوردہ تجارت کرنیوالوں کے مفاد کی نگرانی کرنے کے علاوہ اس انجمن کا ایک خاص فرض یہ بھی ہے کہ خوردہ کاروباروں میں اصلاحات اور عقلی اصول پر تنظیم پیدا کرے۔ وفاقی علاقہ اور مغربی برلن کے دستکاریوں میں لگے ہوئے کاریگروں نے "جرمن دستکاریوں کی مرکزی انجمن" (Zentralverband

des deutschen Handwerks) قائم کی ہوئی ہے جس کا صدر مقام بون ہے۔ اس کے ممبروں میں دستکاریوں کے ایوان ہیں جو علاقائی سطح پر تمام دستکاریوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور مختلف شاخوں کی

مرکزی انجمنیں ہیں۔ اس طرح تمام ایوان اور مخصوص انجمنوں کے لئے یہ ادارہ چوٹی کے ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ دستکاریوں کی تقریباً ۱۲۰ قسمیں، ۵ خصوصی اداروں میں تقسیم کی ہوئی ہیں۔ زمانہ دراز سے سب سے

چھوٹی مخصوص اکائی "ہم پیشہ لوگوں کی برادری" چلی آرہی ہے۔ دستکاری کی ہر شاخ کے لئے ایک ایسی برادری ہر تحصیل میں قائم ہے۔ دستکاریوں میں سائنسی مطالعات اور تحقیقات کیلئے میونخ میں "جرمن دستکاریوں

کی درسگاہ" ہے۔ میونخ میں ہی جرمن دستکاریوں کا میلہ ہر موسم بہار میں منعقد ہوتا ہے۔ انجمنوں کے پتے (کچھ اور پتے صفحہ ۱۶۹ پر دیکھئے) :-

Bundesvereinigung der deutschen Arbeitgeberverbände, Köln, Hansaring 40-46;

Bundesverband der Deutschen Industrie e.V., Köln, Habsburger Ring 2-12;

Deutscher Industrie- und Handelstag, Bonn, Markt 26-32;

Gesamtverband des deutschen Groß- und Außenhandels, Bonn, Kaiser-Friedrich-Straße 13;

Hauptgemeinschaft des deutschen Einzelhandels e.V., Köln, Neumarkt 18 a;

Zentralverband des deutschen Handwerks, Bonn, Koblenzer Straße 133;

Verband öffentlicher Verkehrsbetriebe, Essen, Zweigertstraße 18;

۱۹۳۹ء میں ۱۶ مزدور انجمنوں اور صنعتی جماعتوں کے ۳۰ مندوبین کے فیصلہ کی رو ۴۲ سے "مزدور انجمنوں کی جرمن وفاق" (Deutscher Gewerkschaftsbund - DGB) کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے صدر ولی برچر ہیں۔ اہمیتاچی جلسہ میں جو قراردادیں منظور ہوئیں انکا مقصد یہ تھا کہ مزدور انجمنوں کا ایک متحدہ ادارہ قائم کیا جائے اور سیاسی اور دیگر عقائد سے قطع نظر ہر مزدور کو اس ادارہ میں اپنے پیشہ سے متعلق سماجی اور صنعتی مفاد کی نمائندگی حاصل ہو سکے۔

باوجود کوششوں کے ایک مشکل کا حل سمجھ میں نہ آسکا، یعنی دفاتر میں کام کرنے والے سفید پوش لوگوں کی اس ادارہ میں شمولیت کا۔ چنانچہ بہت سے ایسے کام کرنے والے "جرمن دفاتر میں کام کرنے والوں کی انجمن" (Deutsche Angestellten-Gewerkschaft - DAG) کے ہی ممبر بنے۔ سرکاری ملازموں کی سب سے بڑی انجمن (Deutscher Beamtenbund - DBB) ہے۔ اس انجمن کا سب سے اہم مقصد سرکاری ملازمین کے ان حقوق کا تحفظ ہے جو ان کو اسم آسامیاں حاصل کرنے پر حاصل ہیں۔ عیسائیوں کی مزدور انجمن (CGB) جو ۱۹۳۳ء کے بعد ختم کر دی گئی تھی ۱۹۵۵ء سے پھر وجود میں آگئی ہے۔ اس کے تقریباً دو لاکھ ممبر ہیں۔

DGB کا اہم ترین ترجمان مزدور انجمنوں کی کانگریس ہے جس کا ہر تیسرے سال اجلاس ہوتا ہے۔ اس کانگریس کی سرگرمیوں کی ذمہ داری ایک وفاق بورڈ پر ہے جس میں ۹ انتظامی ممبر اور ان ۱۶ انجمنوں کے صدر شامل ہیں جن پر (DGB) مشتمل ہے۔ DGB کے تقریباً ۶۳ لاکھ ممبر ہیں جن میں ۸۱٪ فیصدی مزدور، ۱۱ فیصدی دفاتر میں کام کرنے والے اور ۸٪ فیصدی سرکاری ملازمین ہیں۔ ممبروں میں سب سے زیادہ تعداد دھات کے مزدوروں کی انجمن (I.G. Metall) کے ممبروں کی ہے، یعنی ۷ لاکھ ۵۰ ہزار۔ اسکے بعد شمار خدمات عامہ، حمل و نقل اور آمدورفت کی انجمن (Gewerkschaft Öffentliche Dienste, Transport und Verkehr) کا ہے جس کے ۹ لاکھ پندرہ ہزار سات سو ممبر ہیں اور اس کے بعد کانوں میں کام کرنے والوں کی انجمن (I.G. Bergbau) کے ۵ لاکھ ۷۴ ہزار ممبر ہیں۔

DAG کے تقریباً ۲۳۸,۰۰۰ ممبر ہیں اور DBB کے لگ بھگ ۶۳۴,۰۰۰ - DGB میں سرکاری ملازمین کی تعداد تقریباً ۲,۶۹,۰۰۰ ہونے کے یہ معنی ہوتے کہ سرکاری ملازمین کی کل تعداد



کے تین چوتھائی مزدور انجمنی اداروں کے ممبر ہیں۔ دیگر دفاتر میں کام کرنے والوں کی کل تعداد کے ۲۵ فیصدی اور مزدوروں کی ۴۰ فیصدی تعداد اس طرح منظم ہے۔

انجمنیں اپنے ممبروں کی سماجی بہبودی کو فروغ دینا اپنا فرض اولین سمجھتی ہیں۔ چنانچہ ان کی کوشش یہی رہتی ہے کہ وہ مزدوروں، پنشن پائیولے اور ان کے خاندانوں کا معیار زندگی بڑھانے میں مدد دے سکیں اور قومی پیداوار کی تقسیم سماجی اصولوں پر ہو سکے۔ انکی سعی یہ بھی ہوتی ہے کہ مزدور کو انتظامی معاملات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کا موقع ملے۔ مزدور انجمنوں کے فرائض میں سپلاک اسکولوں اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔ اس سلسلہ میں جشن روہر کا ذکر بجا نہ ہوگا جس میں ہر سال لاکھوں اشخاص ریگینگ ہوئے شرکت کرنے آتے ہیں۔ DGB کے جدید وفاقی اسکولوں میں دی جانے والی تربیت اور تعمیراتی سرگرمیوں میں مزدور انجمنوں کی شرکت بھی قابل ذکر ہے۔

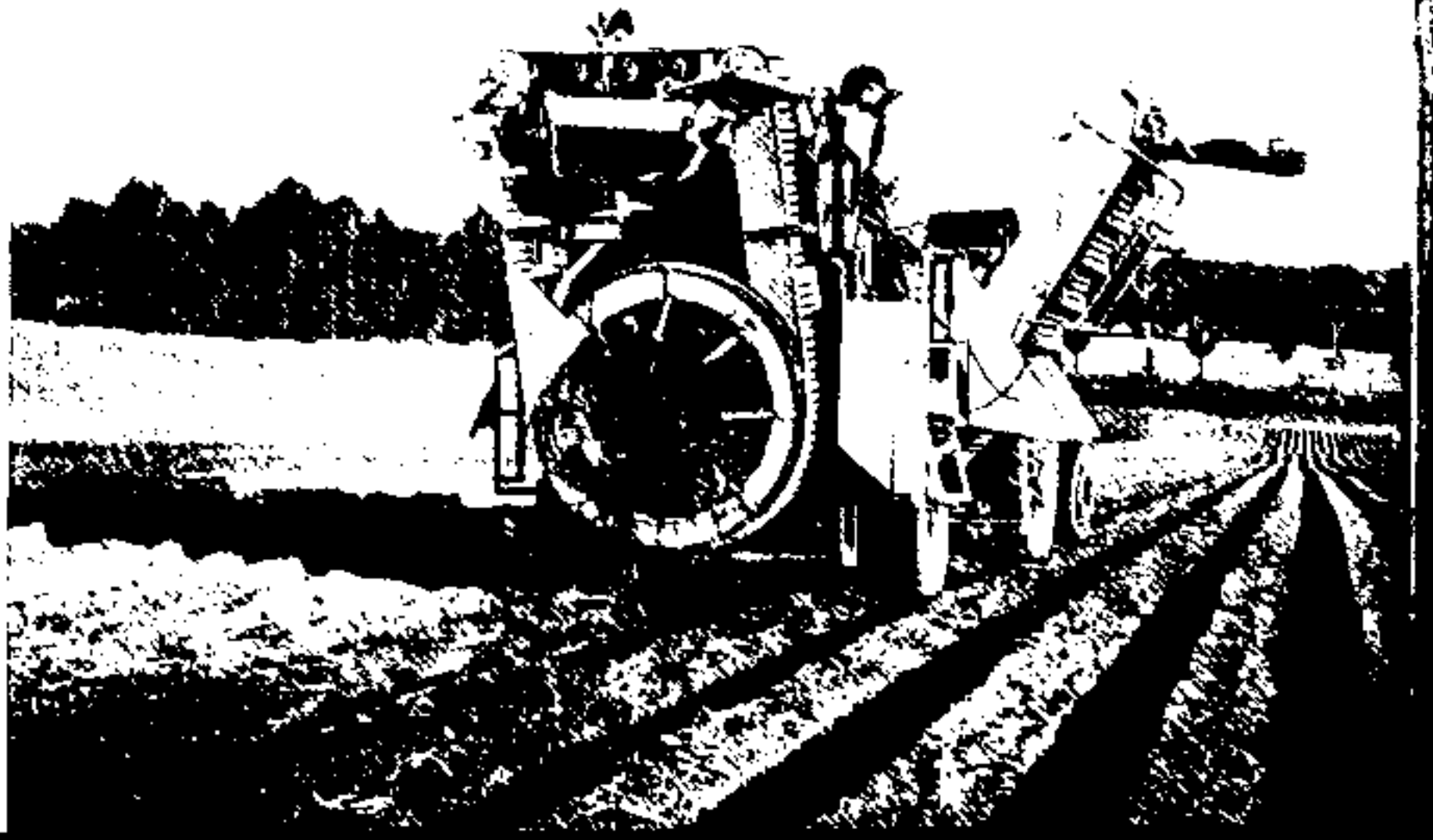
آئین میں جلسہ کی آزادی کی ضمانت کی ہوئی ہے اور اس آزادی سے مزدوروں کو یہ حق حاصل ہے

سولہ مزدور انجمنیں (T.U.) اور صنعتی مزدور انجمنیں (I.T.U.) جن پر مزدور انجمنوں کی جرمن وفاق (DGB) مشتمل ہے :-

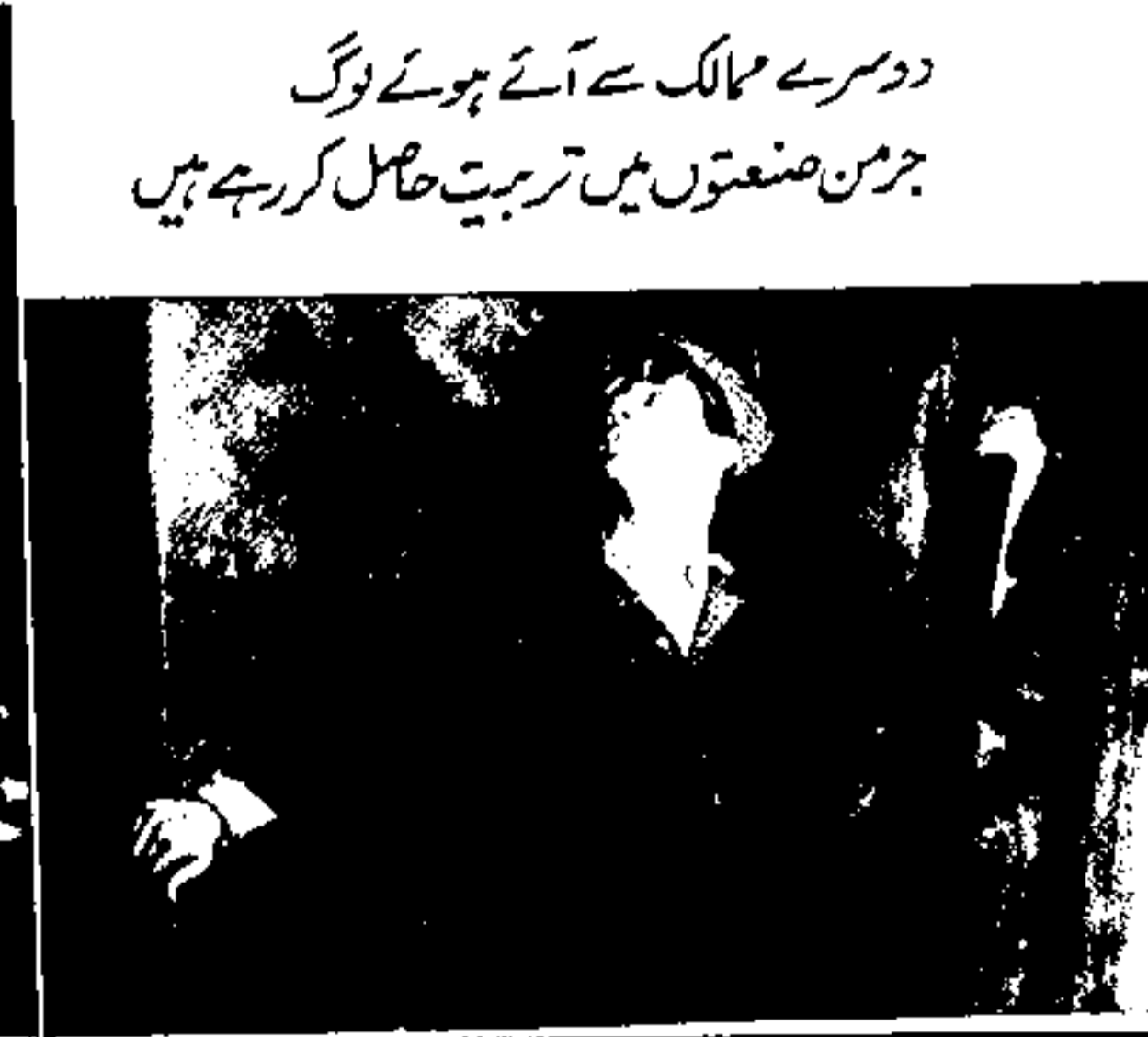
تعمیراتی اور پتھر اور مٹی کے ظروف کی صنعتیں (I.T.U.)	لکڑی (T.U.)
کان کنی (I.T.U.)	قنون (T.U.)
دواسازی اور کوزہ گری (I.T.U.)	چمڑا (T.U.)
کافر، طلبہ خدمت (I.T.U.)	دھات (I.T.U.)
ریپڑے میں کام کرنے والے (T.U.)	خوردہ نوش، ریسٹوران اور ہوٹل (T.U.)
انجمنی اور سائنس (T.U.)	خدمات عامہ، حمل و نقل اور آمدورفت (T.U.)
باغبانی، زراعت اور جنگلات (T.U.)	ڈاک (T.U.)
تجارت، بینک اور بیمہ (T.U.)	پارچہ بافی اور سوزن کاری (T.U.)

آئس لینڈ، لورسکینی
رہیمبرگ کے نزدیک،
کھیت سے ملحق مکان

دودھ دوہنے کا وقت



آلو کی کاشت کی
مشین



دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگ
جرمن صنعتوں میں تربیت حاصل کر رہے ہیں

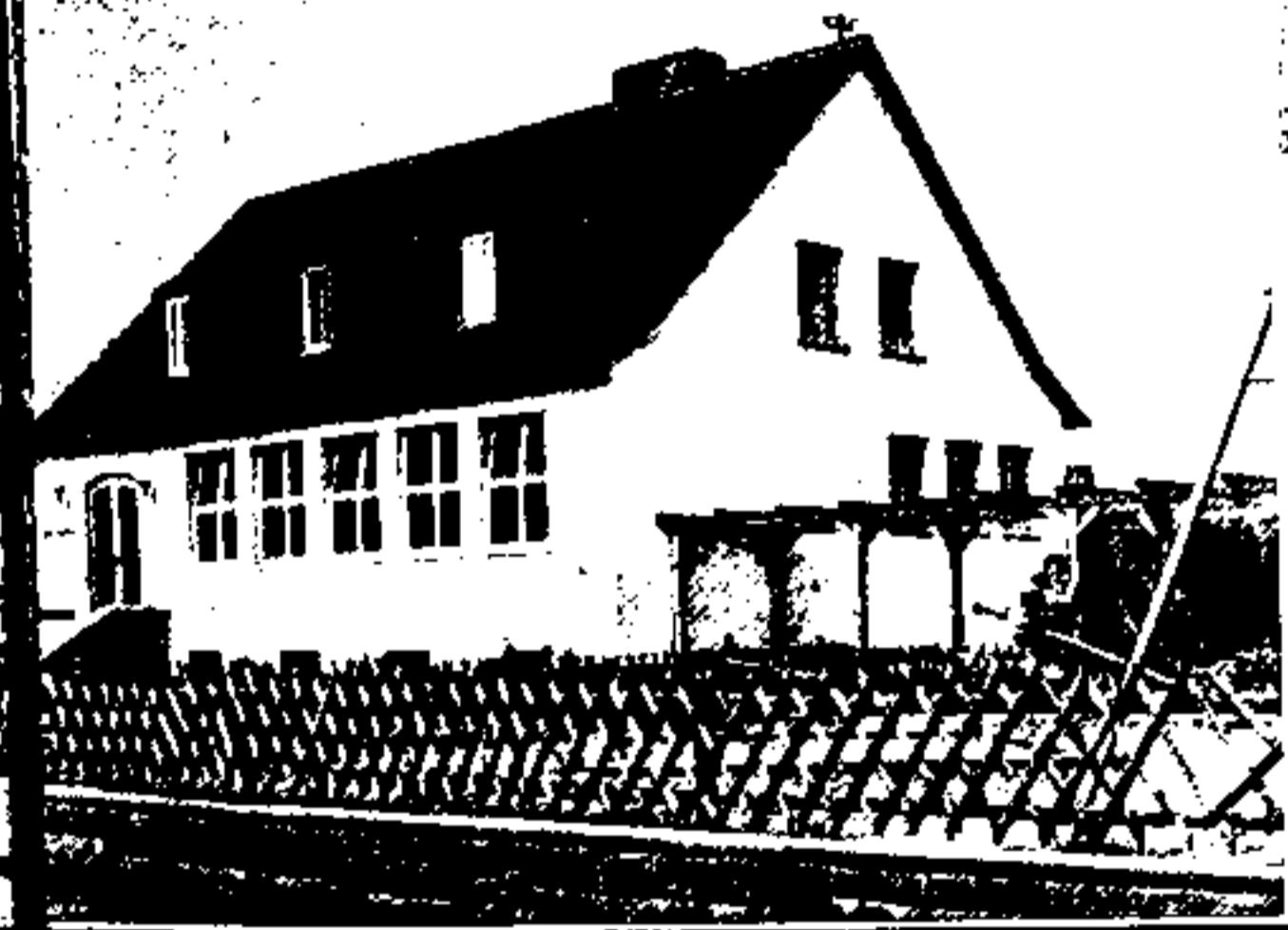


فوکس واگن موٹر کارخانہ
— ولفسبرگ میں —

موٹروں کے ڈھانچے
لگائے جا رہے ہیں

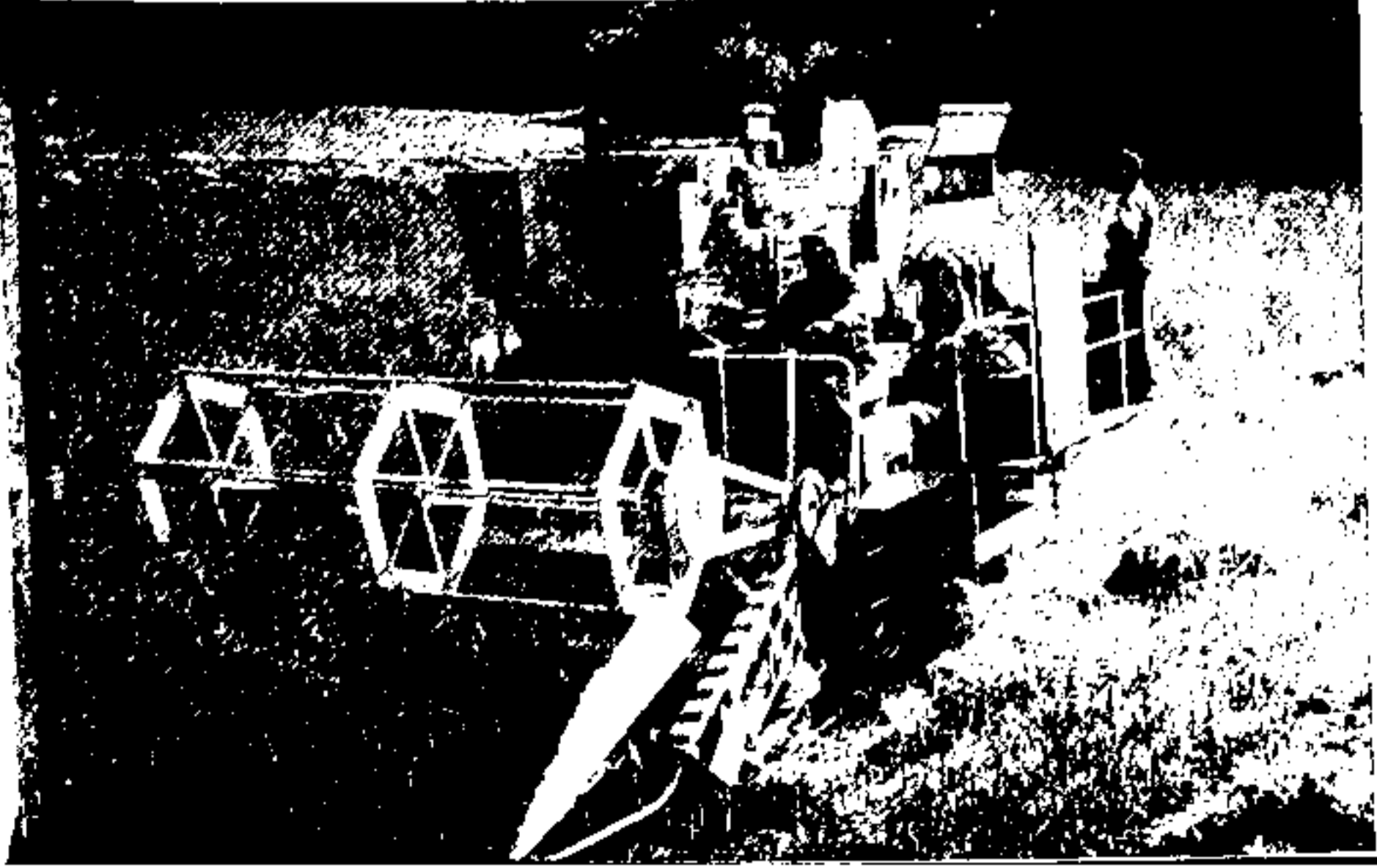
کارخانہ کا ایک منظر





دیہات میں آبادی کی کثرت دُور کرنے کے لئے
کھیت کے کھیت ٹولس کے علاقہ میں منتقل
کردیئے گئے ہیں

ہمیں میں گاؤں والوں کی برادری کا ایک مکان



کٹائی کرنے کی مشین سے
کام لیا جا رہا ہے

۴۲ کہ اپنے مشترکہ مفاد کا تحفظ بل بیٹھ کر کر سکیں اور اس طرح اپنی انجمنوں کیلئے سماجی زندگی میں باعزت جگہ بنالیں۔ مزدوروں کی سرگرمیاں صرف اسی وقت محدود ہو جاتی ہیں۔ جب حکومت کی قانون سازی کا سوال پیدا ہوتا ہو جو تمام ملک کی رضا پر مبنی ہوتی ہے۔ ۱۹۳۵ء سے مزدور ذمہ دارانہ روش پر چلتے رہے اور کمال انضباط سے کام لیتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ ۴ سال میں شاید ہی کوئی بڑا صنعتی تنازعہ ہوا ہو۔

اقتصادی زندگی میں میل جول

۴۳ جرمن سماجی پالیسی کی بہت سی اہم خصوصیات جنگ کے بعد وجود میں آئیں۔ ”سماجی منڈی کی اقتصادیات“ کے اصول میں شامل ہیں۔ اس امر کو ستمبر ۱۹۵۳ء اور ستمبر ۱۹۵۴ء کے بندلیتاغ کے انتخابات کے موقعوں پر آجروں، مزدوروں اور عوام نے یکساں طور پر قبول کیا تھا۔ چند ادارے ایسے ہیں جن کا فرض یہ ہے کہ سماجی پالیسی کی تشکیل میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں، یہ ادارے انتظامی عہدہ داروں، قانون سازوں اور خود مختار حلقوں کو مشورے دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ”درمیانی طبقہ“ کے ادارے، مزدور انجمنیں اور آجروں کی انجمنیں خاص طور پر سرگرم عمل رہتی ہیں۔ تاہم ’سوٹزر لینڈ‘ کے آئین کے برخلاف ان اداروں کی حیثیت یہ نہیں ہے کہ وہ جدید سوسائٹی کے تعمیری عناصر بن گئے ہوں جن کی سرگرمیاں قانون اساسی کا جزو ہیں۔ اس ”درمیانی طبقہ“ کو سب سے زیادہ تقویت دستکاریوں، خوردہ تجارت اور زراعت سے حاصل ہوتی ہے۔ زراعت میں جرمن دہقانوں کی انجمن ہے جس کے تقریباً ۱۰ لاکھ ممبر ہیں اور جرمن Raiffeisen-verband ہے جو ۲۲,۸۰۰ دیہاتی امداد باہمی کی انجمنوں کی نمائندگی کرتا ہے اور جس کے ۳۸ لاکھ ممبر ہیں۔ ”درمیانی طبقہ“ کے کام بچتی بینکوں، قرضہ دینے والی اور تعمیری انجمنوں اور علاقائی بینکوں سے نکلتے ہیں ان بینکوں کا سب سے بڑا ادارہ ”جرمن بچتی بینکوں اور لین دین کی انجمن“ ہے جس کی ۹,۳۰۰ شاخیں ہیں اور اس کی تحویل میں تقریباً ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ بچتی حسابات ہیں۔ اس ادارہ نے تقریباً ۴ لاکھ چھوٹے اور بڑے قرضے جاتا دیئے ہوئے ہیں۔ اس ادارہ کے علاوہ جرمن امداد باہمی کی انجمن ہے جس کا تعلق ۷۰۰ عوامی بینکوں اور تقریباً ۵۰۰ خوردہ تجارت کی امداد باہمی کی انجمنوں اور ان کے ممبروں سے ہے۔

اس کتاب میں دوسری جگہ دستکاریوں، مزدور انجمنوں اور آجروں کی انجمنوں کا ذکر ہے۔ ”جرمن خرچ کرنیوالوں کی امداد باہمی کی انجمنیں“ جن کے تقریباً ۲۴ لاکھ ممبر ہیں، مزدور انجمنوں کے دوش بدوش کام کرتی ہیں۔ یہ انجمنیں مرکزی خرید و فروخت کے انتظامات کرنے کے علاوہ اپنے پیداواری کارخانے بھی

نجی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور انتظامی امور میں اپنی رائے دینے کے مجاز ہیں، انکار یہ حق بل جل کرنے کے فیصلہ کرنے کے حق کے نام سے موسوم ہے۔ اس منشور کا نام Betriebsverfassungsgesetz ہے۔ یہی طرح سرکاری عہدہ داروں کو بھی Personalvertretungsgesetz کی رو سے یہ حق حاصل ہے۔ تمام نجی کاروباری اداروں کے لئے جو کم از کم پانچ، یا زراعت کے معاملہ میں دس، اشخاص پر مشتمل ہوں، یہ ضروری ہے کہ وہ ایک ایسی مجلس (Betriebsrat) قائم کریں جس کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ کاروبار کے اجتماعی پہلوؤں، عملہ سے متعلق مسائل اور اقتصادی معاملات میں اپنے ممبروں کے نظریوں کا اظہار کرے بشرطیکہ ان امور کا تعلق براہ راست مزدوروں سے ہو۔ مشترک سرمایہ کی کمپنیوں کی جماعت منظمہ میں ایک تہائی نشستیں مزدوروں کے لئے مخصوص ہیں اور کان کنی کی صنعت اور کچی دھات کو چھلا کر صاف کرنے کی صنعت میں مزدوروں کو نصف نشستیں حاصل ہیں۔ بھاری صنعتوں کی مجالس منظمہ میں مزدور ایک "نگران محنت" نامزد کرتے ہیں جو صنعت و تجارت کے اعلیٰ عہدہ داروں کے ساتھ مل جل کر کام کرتا ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ کاروبار کے افادی پہلوؤں پر بحیثیت مجموعی توجہ دے اور ساتھ ساتھ مجلس منظمہ کی طرف سے تمام معاملات کے اجتماعی پہلوؤں کی نگرانی کرے۔

تمام آزاد ممالک میں وفاقی جمہور یہ ہی ایسا ملک ہے جو "مزدوروں کے بل جل کر فیصلہ کرنے کے حق" کے اعتبار سے یکتا ہے۔ اس حق کی رو سے مزدور اپنے کاروباری اداروں کو چلانے کے سلسلہ میں اپنی رائے دینے کا مجاز ہے۔ بل جل کر فیصلہ کرنے کے طریق کار سے فریقین کے درمیان ایک ایسی خاطر خواہ صورت حال پیدا ہوگئی ہے جسے اجتماعی تنظیم کی ایک نمایاں خصوصیت قرار دیا جاسکتا ہے۔ انفرادی نظریوں اور تعمیری خیالات کے تبادلے آزادی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

بیمہ اور صلاح عامہ

بیمہ کا مقصد ضعیفی اور ناگہانی ضروریات کیلئے اسباب ہمتا کرنا ہے خواہ یہ اپنی مرضی سے کیا جائے خواہ لازماً۔ فلاح عامہ کے معنی یہ ہیں کہ حکومت ضرورت مندوں کو امداد پہنچانے کا انتظام کرے۔ ۱۸۸۱ء سے جرمنی کے سماجی قوانین تمثیلی قوانین کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ یہ قوانین صحت کے بیموں، حادثہ کے بیموں، ضعیف العمری اور معذوری کے بیموں اور دیگر مفادات کی ضمانت کرتے ہیں۔

دونوں جنگوں کے بعد بیموں کے پریمیم کی رقموں کی قیمتیں گر جانے کی وجہ سے بیمہ کرنے والوں کو تلخ تجربے

بیمہ اور ہیور (۱)

پاؤنڈ	کرڑوں میں جرمن مارک ڈالر	تعداد	
۳۲۸۰۱	۱,۱۹۸,۷۷	۵,۰۳۲,۷۲	۸۷۱
			بیمہ کے نجی ادارے جو ہند کی نگرانی میں ہیں : زندگی کے بیموں کی رقوم ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء کو (صرف جرمن کاروبار) اجتماعی صحت کے بیمے (ریگم مارچ ۱۹۵۹ء) : ضلعوں کی یاریا سٹی سطح پر (کمپنیاں اور انجینئرس) بیمہ کرنے والوں کی تعداد ۲,۶۱,۹۹,۰۰۰ حادثہ کے بیمے جو قانونی طور پر ضروری ہوں (۱۹۵۸ء) بیمہ کرنے والوں کی تعداد ۲,۵۷,۵۰,۰۰۰ جن حادثوں کے بیموں کی ادائیگی ہوئی (۱۹۵۷ء) ۲۸,۱۶,۵۰۰ معذوری کی پنشن اور بیماری کے دوران تنخواہ پاشیوالوں کی تعداد ۸,۹۱,۲۰۰ خرچ اجتماعی بیمے (ضعیف العمری اور معذوری) : بیمہ کرنے والوں کی تعداد (۱۹۵۸ء) ۱,۳۵,۰۰,۰۰۰ پنشنیں جو ادا ہوئیں (مارچ ۱۹۵۹ء) ۲۸,۹۲,۰۰۰ جواؤں اور رینڈوں کو پنشنوں کی تعداد (مارچ ۱۹۵۹ء) ۱۷,۲۸,۰۰۰ پنشنوں کی تعداد (مارچ ۱۹۵۹ء) ۵,۵۲,۰۰۰ پنشنیں جو معذوری کے بیموں سے ادا کی گئیں (۱۹۵۸ء) پنشنیں جو ملازمین کے بیموں کی رقوم سے ادا کی گئیں (۱۹۵۸ء) ۱۷,۶۵,۰۰۰ ملازمین کے بیموں کی رقوم سے جواؤں اور رینڈوں کی گئیں (۱۹۵۸ء) پنشنیں جو کان کنی میں ملازم لوگوں کے بیموں کی رقوم سے دا کی گئیں (اواخر اکتوبر ۱۹۵۸ء) ۶,۰۳,۰۰۰ ادائیگیاں جو کان کنی میں ملازم لوگوں کے بیموں کی رقوم سے کی گئیں (۱۹۵۷ء) ۱۲,۰۶
۱۴	۳۹,۰۲	۱۶۳,۷۸	
۶۸,۷۷	۱۹۲,۰۲	۸۰۷,۷۳	
۳۵,۰۱	۹۸,۰۳	۳۱۳	
۱۲,۰۶	۳۵,۰۲	۱۳۸	

ہوئے۔ اس کے باوجود وفاقی علاقہ اور مغربی برلن میں بیمہ نے پھر اہمیت حاصل کر لی ہے۔ ۱۹۵۹ء کے آخر میں زندگی کے نئے بیموں کی تعداد تقریباً ۳ کروڑ تھی جن کا کل پریمیم تقریباً ۵,۷۷ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۸۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۴۸۹ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتا تھا۔ اس رقم میں کچھ حصہ ٹیکسوں میں خاص تخفیف کا ہے۔

۱۹۳۸ء کی سکہ کے اصلاحات سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۶ء تک بیمہ کمپنیوں نے جو رقم منافع بخش کاموں پر لگائی ہوئی تھی وہ تقریباً ۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۶۹ کروڑ ڈالر یا ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پاؤنڈ)

ہوتی تھی۔ اس میں سے ۲۹ کروڑ جرمن مارک (یا
۶۹ کروڑ ڈالر یا ۲۳ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم
رہائشی مکانات کی تعمیر میں لگی ہوئی تھی۔ اجتماعی
بیمہ کی انفرادی شاخیں قومی بیمہ ہیں اور ایسا بیمہ
کرنا لازمی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں ۳۹ لاکھ
لوگوں کے بیماری کے بیمے ادا ہوئے تھے، ان میں
بیمار اور معذور دونوں شامل تھے۔ ۲۰ لاکھ
پنشن پانے والے اور بیمہ کئے ہوئے لوگوں کے
متعلقین ہسپتالوں میں علاج پارہے تھے۔

”یورپی اقتصادی انجمن“ کے ممالک میں وفاقی
جمہوریہ مزدور کو عیالت کے دوران سب سے زیادہ
نقد رقم ادا کرتی ہے۔ یہ رقم اس کی خالص اجرت
کی ۹۰ فیصدی ہوتی ہے۔

اس کے برخلاف دوسرے ممالک میں یہ رقم ہوتی ہے:
ہالینڈ میں ۸۰ فیصدی بلجیم میں ۶۰٪، فرانس میں ۵۰٪
سے ۶۶٪ اٹلی اور لکسمبرگ میں ۵۰ فیصدی؛

۶۹۰،۰۰۰ بیمہ شدہ لوگ اور ان کے متعلقین کو زچہ بچہ کے اخراجات ملے اور تھیز و تکفین کے
لئے ۳،۰۰۰،۰۰۰ رقمیں ادا کی گئیں۔

اس رقم میں اوسطاً ۳ فیصدی بیمہ کرنے والوں کا اپنا اور ۳ فیصدی آجروں کا حصہ ہے۔
اس طرح وفاقی جمہوریہ میں (مع مغربی برلن) ہر دو جرمنوں میں سے ایک شخص کا بیمہ ہے خواہ اس
نے خود اپنی مرضی سے کرایا ہو خواہ لازماً۔ بیمہ پر خرچ میں ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۶ء تک تقریباً ۳۶ فیصدی
کا اضافہ ہو گیا تھا چنانچہ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک بیماری کے بیموں کی جو کل رقم دستیاب ہو سکتی تھی،
اس میں کچھ کمی واقع ہو گئی تھی۔

حادثہ کا بیمہ قانوناً لازمی ہے اور ہر اس شخص کو کرنا ضروری ہے جو کسی اقرار نامہ کے تحت
ملازمت یا شاگردی کر رہا ہو۔ بیمہ کے خرچ میں آج بھی اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔ یہ حصہ بیمہ کرنے والے شخص کی
تنخواہ اور اس کی ملازمت میں ”خطرہ“ کی مناسبت سے ادا کیا جاتا ہے۔

معذوری اور ضعیف العمری کا بیمہ، یعنی کام کرنے والوں اور نوآموزوں کا لازمی بیمہ، اجتماعی
بیمہ کے نظام میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ بیمہ کی رقم ۶۵ سال کی عمر میں واجب الادا ہوتی ہے۔
چند حالات میں ادائیگی ۶۰ سال کی عمر سے ہی شروع ہو جاتی ہے یا معذوری کے آغاز سے۔ یکم مارچ ۱۹۵۷ء
سے بیمہ کی قسط اجرتوں کی ۱۳ فیصدی ہے جس کی ادائیگی میں مزدور اور آجروں کا حصہ ہوتا ہے ان
ملازمین کو جن کی اجرتیں ایک خاص رقم سے کم ہوتی ہیں۔ ملازمین کے بیمہ کی اسکیم کے ماتحت لازماً بیمہ کرنا
ہوتا ہے۔ کان کنی میں ملازم لوگوں کو بھی ایسی طرح اپنا مخصوص بیمہ Knappschaftsversicherung

لینا ہوتا ہے جو جرمنی میں سب سے پرانا بیمہ ہے۔ وفاقی جمہوریہ کے تقریباً ہر ساتویں یا آٹھویں فرد کو ۴۴ ان تینوں میں سے ایک قسم کی پنشن ملتی ہے۔ وفاقی جمہوریہ (مغربی برلن) میں مارچ ۱۹۵۹ء کے آخر میں مزدوروں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے پنشن بیموں کے نظام کے ماتحت تقریباً ۶۹ لاکھ ۳۰ ہزار لوگوں کو پنشنیں مل رہی تھیں۔ اس میں مزدوروں کی پنشنوں کی تعداد ۵۱ لاکھ ۷۰ ہزار تھی۔ ۱۹۵۹ء کے پہلے تین ماہ میں ان دونوں گروہ کے لوگوں کو ۳۲۶ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۷۸ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۲۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ادا کی گئی، جس میں مزدوروں کی پنشنوں کی رقم ۲۱۳ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۵۱ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۲۰ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔

*

وقت سے پہلے کام سے معذور ہو جانے کی سب سے بڑی وجہ دل کے عارضے ہیں۔ دونوں جنسوں کے تقریباً ۱۹ فیصدی لوگ ان عارضوں میں مبتلا ہیں۔ اس کے بعد 'مردوں میں' آسوں کی بیماریوں اور عورتوں میں دوران خون کی بیماریوں کا شمار آتا ہے، ان دونوں صورتوں میں نسبت ۱۴ فیصدی ہے، اپنے پنشنوں سے متعلق عارضوں کی وجہ سے کام سے الگ ہو جانے پر پنشنیں دینے جانے کی عمر کی اوسط مردوں میں ۵۷ سال اور عورتوں میں ۷۷ سال ہے۔ اس وقت جن مزدوروں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کو قومی بیمہ کی پنشن دی جا رہی ہے۔ ان میں صرف ایک تہائی ضعیف العمری کی پنشن مل رہی ہے۔ دو تہائی پنشنیں ان لوگوں کو مل رہی ہیں جو طویل العمری کی میعاد سے پہلے ہی عارضوں کے شکار ہو چکے ہیں۔

۱۹۵۷ء کے آغاز میں پنشن بیمہ سے متعلق معاملات میں از روئے قانون ترمیمیں کی گئیں پنشنوں پر سالانہ خرچ جو ۱۹۵۵ء میں ۷۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۶۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا ۱۹۵۹ء میں تقریباً ۱,۲۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۱,۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) ہو گیا۔ اب ارادہ یہ ہے کہ آئندہ پنشنوں کو پیداوار سے ہم آہنگ کر کے اجتماعی بیمہ کو اجرتوں کی سطح کے مطابق لے آیا جائے۔

*

۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء کو ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے ۱,۳۰۰,۰۰۰ لوگ (یعنی کل ملازم پیشہ لوگوں کے ۹ فیصدی) اپنے کاموں پر لگے ہوئے تھے۔

بیروزگاری کے بیمہ کی اسکیم کے ذریعہ جس کی رُو سے ایک خاص رقم سے کم اجرتیں پانے والے مزدوروں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کا لازمی بیمہ کرنا ہوتا ہے، بیروزگار لوگوں کو ایک مقررہ مدت تک کی بیروزگاری کے لئے تنخواہ ملتی ہے۔ اس قسم کے بیمہ کی رقم میں سے ملازمت دلانے والے دفاتر، امدادی کاموں اور ایسے اقدامات پر بھی رقمیں صرف کی جاتی ہیں جن کا مقصد لوگوں کو ملازمتیں مہیا کرنا اور رہنہ سہنا کرنا ہو۔ یکم مارچ ۱۹۵۷ء سے ملازما اور آجروں کی اپنی اجرتوں کا ایک ایک فیصدی حصہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے بیروزگار لوگوں کو جنہوں نے بیمے نہیں لئے ہوئے ہیں یا جن کے بیمے عرصہ دراز سے بیروزگار ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں، ان رقموں میں سے امداد ملتی ہے جو بیروزگاروں کی بہبودی کے لئے ہوتی ہیں۔

* * *

اجتماعی بیمہ کے کارناموں کے علاوہ جرمنی میں جنگ کی وجہ سے قائم کی ہوئی سماجی خدمات کی مساوی تقسیم کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔ ان مساعی کا مقصد یہ ہے کہ ان رقموں کو جو قومی چندوں سے جمع کی گئی ہو۔ ایسے لوگوں کی امداد پر صرف کیا جائے جن کو جنگ سے مالی نقصانات پہنچے ہیں۔ اس مقصد کیلئے ان قوانین سے کام لیا جاتا ہے جو جنگ کے ستم رسیدہ لوگوں کے بیمہ اور باروں کی مساوی تقسیم کے لئے خاص طور پر نافذ کئے گئے ہیں۔ ان دفاتی قوانین کے تحت جن کی رُو سے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ نادار لوگوں کی امداد کی جائے، ۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۸ء کو تقریباً ۳۴ لاکھ ۲۰ ہزار ستم رسیدہ لوگ پنشنیں یا معاوضے پارہے تھے۔ اس میں سالانہ خرچ تقریباً ۳۴ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۲۹ کروڑ پاؤنڈ) ہی ایسے لوگوں کے لئے جو اپنی ہی آمدنی یا املاک یا کسی اور ذریعہ سے اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہو سکتے یہ انتظام ہے کہ ان کو فلاح و بہبود کے اداروں کے ذریعہ امداد پہنچائی جائے۔ یہ امداد ریاستوں اور ضلعوں کے ذرائع سے دی جاتی ہے، اور اگر امداد کی ضرورت جنگ کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوئی ہے تو اس صورت میں اس امداد کا کثیر حصہ بند کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔ ”اندرونی“ اور ”بیرونی“ دیکھ بھال میں امتیاز رکھا جاتا ہے یعنی کچھ لوگوں کو گھروں میں اور کچھ کو اداروں میں پناہ دی جاتی ہے۔ دفاتی جمہوریہ میں (علاوہ سآرلینڈ اور مغربی برلن کے) مالی سال ۱۹۵۷ء - ۱۹۵۸ء میں اس قسم کی امداد پر فی کس آبادی پر ۵۰۔۲۶ جرمن مارک (یا ۶۰۳ ڈالر یا ۲۴ پاؤنڈ ۵ شلنگ پنس) کا خرچ پڑا اور مغربی برلن میں ۷۴۔۹۰ جرمن مارک (یا ۸۳۰ ڈالر یا ۶ پاؤنڈ ۵ شلنگ پنس) کا۔ تعلقوں میں

۷۔ باروں کی مساوی تقسیم کا ذکر دسویں باب میں ہے

اس مدیران کی آمدنی کا پانچواں حصہ صرف ہوا۔ وفاقی انتظامیہ عدالت نے نادار لوگوں کو امداد دینے کے ۴۴
 فرض کی توثیق کی ہوئی ہے۔

مجموعی طور پر، وفاقی علاقہ اور مغربی برلن میں ۱۹۵۳ء میں تقریباً ایک کروڑ ۳ لاکھ لوگوں
 کو ایک کروڑ ۳۹ لاکھ پینتیس اور دوسری امداد کی رقمیں مل رہی تھیں، ان میں بیماری کے سہمہ کی خدمات شامل
 نہیں ہیں (صفحہ ۱۵۵ دیکھئے)

سہمہ اور پیسہ (۳)

تعداد	کرداروں میں		تعداد
	جرمن مارک	ڈالر	
۱۳۹,۵۳,۰۰۰			بروز کاری کا سہمہ (یکم مارچ ۱۹۵۹ء): شرکت کرنیوالوں کی تعداد
۱۷,۹۶,۰۰۰			جن لوگوں کو لازمی سہمہ سے مستثنیٰ کیا گیا (۱۸۵۹ء)
۱۳۶۵	۴۰۶۶	۱۷۰۶۷	خرچ (مالی سال ۱۹۵۸-۱۹۵۹ء) بروز کاری میں اعانت (۱۹۵۸ء): پوری تنخواہ پانیوالے
۱۳۶۰۰۰			خرچ (مالی سال ۱۹۵۸-۱۹۵۹ء) اجتماعی خدمات جنگ کی وجہ سے پنشنوں کے ایسے دعویدار جنہوں نے نقصانات اٹھائے ہوئے تھے (۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو)
۳۶,۱۳,۰۰۰			اور یہی تعداد میں سے ایسے جو ۳۰ سے ۱۰۰ فیصدی تک اپنا ہونے لگے تھے
۱۳,۶۱,۰۰۰			جنگ کے ستم سیدگان کے لئے رقم میں سے خرچ (۱۹۵۸ء) جنگ کے نقصانات کے عوض پنشن پانیوالے باروں کی مساوی تقسیم کے قانون کے تحت ادائیگیاں (۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء تک)
۳۱۶۲	۸۷۶۳	۳۶۶۶۶	فلاح عامہ: مسلحہ تنخواہ پانیوالے (فلاح عامہ کی رقم سے)
۸,۰۰۰,۰۰۰			(مالی سال ۱۹۵۸-۱۹۵۹ء) جن لوگوں کو اداروں میں پناہ دی گئی (۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء)
۲۴۳۶۷	۶۸۲۰۲	۲,۸۶۵۶۴	فلاح عامہ پر خرچ (۱۹۵۸-۱۹۵۹ء)
۱۳۶۰۰۰			
۳,۵۳,۰۰۰			
۱۳۶۸	۳۵۶۹	۱۵۰۶۹	

علاقہ وفاقی علاقہ مغربی برلن میں وفاقی علاقہ

فلاح و بہبود کے اداروں کو
رضاکارانہ جمنوں سے مدد ملتی ہے۔ ان
جمنوں کے دس لاکھ سے زیادہ اعزاز
معاون ہیں جو جسمانی اور روحانی
تکالیف رفع کرنے میں مدد دیتے
ہیں۔ ان جمنوں نے ... ۱۰۰۰ ادارے
کھولے ہوئے ہیں جن میں معذوروں
وغیرہ کے لئے کل ... ۵ لاکھ ہیں

غیر ملکی امدادی اداروں نے
۱۹۴۶ء اور ۱۹۵۱ء کے درمیان
"Care" پارسل اور دیگر تحائف
بھیجے جن کی قیمت تقریباً ۷ کروڑ
جرمن مارک (یا ۱۶ کروڑ ۷ لاکھ ڈالر
یا ۶ کروڑ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ ان کا
شکر یہ ادا کرنے کی غرض سے جرمن
قوم کے شکرانہ کی ایک رسم معاصر

"فلاح و بہبود کی سرگرمیوں کی اعلیٰ جمنوں کی برادری عالمہ"
Arbeitsgemeinschaft der Spitzener-
bände der freien Wohlfahrtspflege

کے ممبر ادارے:

Innere Mission (رپورٹیشنٹ) جس کو اب "جرمنی
کی پروٹسٹنٹ میساکے فلاح و بہبود کے مرکز"

Hilfswerk der Evangelischen
Kirche in Deutschland کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔
Deutscher Caritasverband (دیکھو کتاب)

- جرمن خیریت جمن -

جرمن ریٹیکراسن -

Arbeiterwohlfahrt (مزدوروں کی فلاح کی جمن)۔

Deutscher paritätischer Wohlfahrts-
verband - جرمنی کی غیر فرقہ وارانہ فلاحی جمن -

جرمنی کے یہودیوں کے فلاح کی مرکزی جمن :-

مصنوعیوں کی تصاویر کی شکل میں منظم کی گئی۔

فرموں کے اجتماعی مصارف میں یہ شامل ہیں: لازمی اجتماعی بیمہ میں آجروں کے چنڈے،
ضعیف العمری اور بیماری کے بیمہ میں رضاکارانہ امداد، اور تعطیلات اور رخصت کے زمانہ میں تنخواہیں
اور اجرتیں۔ (اگلا باب دیکھئے)

۱۹۵۴ء سے خاندانی اخراجات کی مساوی تقسیم کے اصول پر بھی عمل کیا جا رہا ہے جس کی
رُو سے بچوں کے پرورش کے لئے الاؤنس دیئے جاتے ہیں۔ تیسرے بچے اور اس کے بعد ہر بچے کے لئے
۴۰ جرمن مارک (۹۰ ڈالر یا ۳۰ پاؤنڈ ۸ شلنگ) کا الاؤنس دیا جاتا ہے خواہ والدین کی آمدنی کتنی
ہی ہو۔ آج بھی اسی نوعیت کے الاؤنس دیتے ہیں، ۱۹۵۷ء میں آجروں نے اس میں ۵۵ کروڑ

جرمن مارک (یا ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۳ کروڑ ۶۸ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم کی ادائیگی کی۔
 وفاقی جمہوریہ میں اجتماعی خدمات کے دو مقاصد ہیں، اول یہ کہ مزدوروں کا تحفظ رہے
 اور انہیں ضعیفی میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا ہو، اور دوم دوسری جنگ عظیم اور ایک حد تک
 پہلی جنگ سے بھی جو حالات پیدا ہوئے ان کی تلافی ہو سکے۔ صرف وفاقی میزانیہ میں ہی مصارف کا
 ۳۱ فیصدی حصہ اجتماعی خدمات کے لئے وقف ہوتا ہے۔ ان خدمات سے متعلقہ آمدنی ۱۹۵۸ء
 میں ۲,۸۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۶۸۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر یا ۲۴۱ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) تک پہنچ
 چکی تھی۔ اس رقم میں آجروں اور ملازمین کے ۲,۲۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۳۸ کروڑ ڈالر یا ۱۸
 کروڑ پاؤنڈ) کی مالیت کے چندوں کی رقم شامل ہے۔ ۱۹۵۵ء میں وفاقی جمہوریہ کی اجتماعی
 خدمات کی مالیت ۲,۲۴۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۵۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ)
 تھی، اور ۱۹۵۹ء میں ۳,۳۰۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷۹۲ کروڑ ڈالر یا ۲۸۰ کروڑ پاؤنڈ)۔ ۱۹۵۳ء
 کی نسبت موخر الذکر رقم تقریباً ۷۰ فیصدی زیادہ ہے اور اسی عرصہ میں اجتماعی بیمہ کی کل رقم میں
 ۱۰۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔

صفحہ ۱۵۸ سے بقایا ہے :-

Hauptverwaltung der Deutschen Bundesbahn, Frankfurt am Main, Friedrich-Ebert-Anlage 43.
 Verwaltung der Reichsbahn für die Eisenbahnen e.V., Köln, Volksgartenstraße 34 a.
 Deutsche Luft Hansa, Gesellschaft, Köln, Claudiusstraße 11.
 Allgemeine Deutsche Luftverkehrsgesellschaft e.V., Stuttgart, Flughafen.
 Deutsche Versicherungsgesellschaft, Düsseldorf, Stromstraße 8.
 Deutsche Angestellten-Gewerkschaft, Hamburg 19, Holstenwall 1-5.
 Deutscher Bauernverband, Köln, Heisteraufentring 47-51.
 Deutscher Gewerkschaftsbund Deutschlands, Bonn, Beierstraße 141.

مزدوروں کا تحفظ اور ان کے لئے قوانین

۴۵

اجتماعی معاملات قانون اساسی کے عام اصولوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں ہے۔ تاہم، آئین دائر کے برخلاف، قانون اساسی میں اجتماعی اصول صریحاً طور پر مندرج نہیں ہیں۔ قانون اساسی میں اجتماعی ریاست کی تشریح تو ضرور کی گئی ہے اور اطلاق پر اجتماعی حق اور محدود اشتراکیت کا بھی ذکر ہے۔ لیکن جس اصول کا صریحاً خیال رکھا گیا ہے وہ صرف پیشہ ورانہ میل جول کی آزادی کا ہے۔ چنانچہ نہ تو اس میں اجرتیں چکانے کے حق کو اور نہ ہی ہڑتال کرنے کے حق کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ نہ ہی اجروں کے اس حق کو کہ وہ خود کارخانے بند کر کے مزدوروں کو کام سے باز رکھ سکیں چنانچہ گذشتہ قوانین کے برخلاف مزدوروں کے مسائل ایک حد تک مزدور انجمنوں اور اجرائیجمنوں کے مابین گفت و شنید سے ہی طے کئے جاتے ہیں۔ کاروبار میں مل جل کر فیصلہ کرنے کے اصول کے بارے میں بھی قانون اساسی میں بہت کم کہا گیا ہے، گو کہ مزدوروں کے مسائل کے بارے میں فیصلے آئینی طور پر قانون سازی کے ذریعہ ہی ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف قانون اساسی اس بات کی ضمانت کرتا ہے کہ ہر شخص کو حسبِ منشا کوئی پیشہ یا تجارت اختیار کرنے کی آزادی ہے اور وہ جس جگہ چاہے ملازمت اختیار کرے یا جس جگہ چاہے تعلیم حاصل کرے۔ اجرتوں کے معاہدوں سے متعلق قانون پہلے ہی موجود ہے اور اس کے تحت معاہدے لازماً عائد ہوتے ہیں۔

*

اصول تو ہفتہ میں ۴۸ گھنٹے کام کا ہے لیکن بہت سی فرموں نے اوقات کار کم کر دیئے ہیں۔ مئی ۱۹۶۰ء تک تقریباً ۳ لاکھ مزدوروں اور دیگر ملازمین اور ۱۳ لاکھ سرکاری ملازمین کے اوقات کار میں اجرتیں یا تنخواہیں کم کئے بغیر، کمی ہو چکی تھی۔ چنانچہ اس وقت کل ملازم پیشہ لوگوں کے ۶۷ فیصدی لوگ ہفتہ میں ۴۸ گھنٹے سے کم کام کرتے ہیں۔ مزدور انجمنوں کا خیال ہے کہ ملک کی اقتصادی ترقی کو دیکھتے ہوئے مستقبل قریب میں ہفتہ میں ۴۸ گھنٹے تک ہو جائیں گے اور جہاں تک ممکن ہو گا تنخواہیں اور اجرتیں وہی رہیں گی۔ بہت سے لوگ اپنی مرضی سے وقت سے زیادہ اتوار کے روز کام کرتے ہیں اور اس کے عوض انہیں قانوناً زیادہ اجرت ملتی ہے۔ ہر ملازم کو حق حاصل ہے کہ وہ مع تنخواہ چھٹیاں لے سکے، اتوار اور تعطیلات کے دنوں میں کام پر نہ جائے اور غیر مستحق علیحدگی اور کام کی وجہ سے خرابی صحت کے خلاف تحفظ کر سکے۔ مزدوروں اور بیمہ کے اداروں

۱۷۰

۴۵ کی طرف سے ایسی مجلسیں قائم ہیں جو ان حقوق کے تحفظ پر نگاہ رکھتی ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھتی ہیں کہ کام کرنے کی جگہ پر حفظانِ صحت کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں۔ مزدوروں کی مشاورتی مجلس اور عملہ کی مجلس کے ممبران کو علیحدگی کی صورت میں خاص نوٹس ملتا ہے۔ بڑی تعداد میں علیحدگیوں کے لئے خاص قاعدے اور قوانین ہوتے ہیں۔ حاملہ عورتوں کو (جن میں گھریلو خادماں بھی شامل ہیں) زچگی سے چھ ہفتہ پہلے اور چھ ہفتہ بعد کام نہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

*
محنت و مزدوری کی منڈی کی پالیسی کا تعین وفاقی وزیر محنت کی نگرانی میں محنت کے دفاتر اور بیروزگاری کے خلاف بیمہ کا وفاقی ادارہ کرتا ہے۔ اس ادارہ میں آجروں، اہلکاروں اور مزدوروں کی یکساں نمائندگی ہوتی ہے۔

محنت مزدوری کے دفاتر ہر دیہاتی اور شہری تعلقہ میں قائم ہیں اور ان کی کئی شاخیں بھی ہوتی ہیں۔ انکا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ ملازمت کے متلاشیوں کو وہاں بھیجیں جہاں ان کی بہت زیادہ ضرورت ہو۔ اس طرح ان کا یہ فرض بھی ہو جاتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو پیشوں سے متعلق معلومات اور ہدایات بھی ہم پہنچائیں۔ بیروزگاری کی صورت میں یہ دفاتر قوانین کے بموجب امداد دیتے ہیں۔ ملازمت سے متعلق تنازعات کا مزدور عدالتوں میں فیصلہ ہوتا ہے جہاں طرفین کے نمائندے بطور مشیروں کے موجود ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسی عدالت کا صدر کوئی جج ہی ہو، اور نہ ہی وکلاء کی موجودگی ضروری ہے۔ ریاستوں کی مزدور عدالتیں اپیل کا ایک ایسا ذریعہ ہیں جو دوسرے قانونی اداروں سے الگ تھلگ ہے۔ آخری اپیل کی عدالت کیسل میں واقع وفاقی مزدور عدالت ہے۔

*
اگر ۱۹۴۵ء کے بعد کے تعمیر نو کے ۱۳ سال کا جائزہ لیا جائے تو یہ بالکل واضح ہو جائیگا کہ آجروں اور مزدوروں دونوں ہی نے کارخانوں میں ایک اچھا ماحول پیدا کرنے کی کستی کاوش کی ہے تاکہ کام باہمی عزت کیساتھ انجام ہو۔ وقت کے تقاضے کے لحاظ سے دوسرے لوگوں کے ساتھ باعزت سلوک کرنے کی کوششوں میں صنعت و تجارت کا حصہ بہت بڑا ہے اور قانونی ضرورت سے کہیں زیادہ ہی ہے۔ صنعت میں اجتماعی مصارف کی رقم، جو ملازموں اور پنشن پائیوالوں کے لئے زائد آمدنی کا ذریعہ ہے، براہِ راست آمدنیوں کی تقریباً ۴۱ فیصدی ہوتی ہے۔ تقریباً ۱۵ فیصد

۴۵ رقم آجر خود بہم پہنچاتے ہیں۔ کچھ ٹری فرموں نے یہ انتظام کیا ہے کہ مزدوروں کو بھی ان کے منافع میں سے کچھ حصہ ملے۔ اس سب کا اثر یہ ہوا کہ تنازعات کی گنجائش نہیں رہی اور شافو و ناو رہی مزدور انجمنوں کو سخت اقدامات لینے کی نوبت آئی ہو۔

بہر صورت ایسی ہڑتالیں ہونا جن میں ہڑتالیوں کے رہنما صرف چند کاروباروں میں ہی یا ایک ہی کاروبار کی چند شاخوں میں ہڑتال کروائیں، یہ امر واضح کر دیتا ہے کہ آجروں اور سیاسی قوتوں میں لچک کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسروں کی ملازمت میں لوگوں کی تعداد لگ بھگ اکروڑ ۲۷ لاکھ ہے اس کے برخلاف ۱۹۵۹ میں ۵۵ کاروباروں میں ملازم ۲۱،۶۳۸ لوگوں نے ہڑتال کی، یہ تعداد کچھ زیادہ نہ ہوئی۔ یہی حال صنایع شدہ دنوں کا ہے جو اسی سال صرف ۶۱،۸۳۵ تھے اور اس کے برخلاف ۱۹۵۸ میں ۶۰۰،۸۰۰ تھے۔ ہڑتالیوں کی میعاد اوسطاً فی ہڑتالی ۱۹۵۸ میں ۳۰۹ دن تھی اور ۱۹۵۹ میں ۲۰۹ دن۔

عورتوں کی حیثیت

۴۶ دوسرے ممالک میں یہ مشہور ہے کہ جرمن عورت گھریلو زندگی بسر کرتی ہے اور ایک حد تک یہ اب بھی صحیح ہے۔ تاہم دوران جنگ میں اور اس کے بعد بھی بہت سی عورتوں کو اپنے گھروں سے باہر بھی کام کرنا پڑا اور بسا اوقات تو خاندان کی کفیل عورتیں ہی ہوتی تھیں۔ جنگ کے خاتمہ پر جب جرمن عورتوں کے شوہر واپس بھی آگئے تب بھی انہیں اپنے تباہ شدہ مال و متاع کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے کام کرتے رہنا پڑا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جرمن عورتوں کو اکثر اپنے خانگی دائرے سے باہر رہنا اور بیرونی سرگرمیوں میں مصروف رہنا پڑا۔ بہر حال اکثر عورتیں اس لئے کام نہیں کرتی ہیں کہ وہ ملازمت کا پیشہ اختیار کرنا چاہتی ہیں بلکہ وہ اپنے گھر اور خاندان کے مفاد کے لئے کام کرتی ہیں۔

اس کے دوش بدوش اور ممالک کی طرح دفاتی جمہوریہ میں بھی پرانی روایات بدل گئی ہیں اور اب زن و شوہر کے درمیان شرکت اور ساجھے کے تصور کو فروغ حاصل ہے۔ قانون اساسی کی رو سے دونوں جنسوں کو برابر کا درجہ حاصل ہے اور اس اصول کی کامیابی کا سہرا موجودہ نسل کی عورتوں کے سر ہے۔ جہاں تک خدماتِ عامہ کا تعلق ہے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق حاصل ہی ہیں، اور محنت مزدوری سے متعلقہ قوانین بھی مساوات کے ضامن ہیں۔ تاہم چند خاص قوانین ایسے بھی ہیں جن کا مقصد کام کرنے والی عورتوں کی حفاظت ہے، مثلاً زچگی کے موقع پر اسباب جہتیا کرنا اور رات



کے وقت کام کی ممانعت۔

تنخواہ کے بارے میں بھی مساوات کے اصول پر کامیابی کے ساتھ عمل ہو رہا ہے۔ وفاقی عدالت کے ایک فیصلہ کی رو سے اسی کام کے لئے عورتوں اور مردوں کو مساوی تنخواہ دینا لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں آج کل لوگ مزدور اجتماعوں سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

مکمل روزگاری کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ صنعت میں عورتوں کی مانگ پیدا ہو گئی، ۹۱ لاکھ عورتیں کچھ نہ کچھ کام کر رہی ہیں، اس تعداد میں خاندانوں میں ملازم افراد بھی شامل ہیں۔ زیادہ سے زیادہ عورتوں کو ایسے کاموں کے لئے تیار کرنے کا انتظام

کیا جا رہا ہے جن میں ہنز کا دخل ہو۔ فی الحال ۱۹۵۹ء میں صنعت میں ۲۰ لاکھ کام کرنے والی عورتوں میں سے ۷ لاکھ سے زیادہ محض مزدور تھیں۔ تجارت کے شعبوں میں ملازم عورتوں کی ایک تہائی تعداد دفاتر میں کام کر رہی ہے یا وہ اپنا کاروبار چلا رہی ہیں۔

وفاقی جمہوریہ کے کارباروں میں خود مختار عہدوں پر فائز لوگوں کی ۲۰ فیصدی سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔ مردوں کی تعداد ایسے شعبوں میں ۲۶ لاکھ ہے۔ خود مختار عہدوں پر ۷ لاکھ عورتوں میں ہر ۶ عورتوں میں صرف ایک شادی شدہ ہے۔

یونیورسٹیوں میں پڑھنے والی عورتوں کی تعداد جو ۱۹۰۹ء میں صرف ۵۰۰ تھی، ۱۹۶۰ء اور ۱۹۵۹ء بڑھ کر ۳۳,۹۷۹ ہو گئی۔ ۱۹۵۳ء میں یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم دینے والی عورتوں کی تعداد ۱۸۶ تھی، ان میں سے ۱۳۲ ثقافتی شعبوں میں، ۲۲ قدرتی سائنس کے شعبوں میں اور ۱۵ شعبہ ادویات میں تھیں۔

ملازمتوں میں عورتوں کا حصہ (۱۹۵۰ء)

فیصدی		فیصدی	
	گھر لو کام اور صحت اور زناہ عاتر سے	۳۸.۳	مزدور
۸۱.۷	متعلق کام کرنے والے	۳۲.۹	دفاتر کے ملازم
		۱۰.۷	سرکاری ملازم
۸۰.۳	زراعت میں لاکھ بٹائیوالے افراد خاندان		
۸.۷	یونیورسٹیوں اور کالجوں میں معلم	۷۳.۵	خیاط
۲۷.۰	اسکولوں میں معلم	۲۹.۲	کیمیائی صنعت میں کام کرنیوالے
۱.۹	جج		
۳.۱	دکٹار	۳۷.۳	نظم نسق سے متعلقہ اور دفاتر میں
۱۳.۳	ڈاکٹر	۷۸.۳	دوکانوں پر کام کرنیوالے

عورتیں اہم شہری آسامیوں پر بھی ہیں گو کہ بڑے عہدوں پر ان کی تعداد کم ہے۔ وفاقی آئینی عدالت، وفاقی عدالت اعلیٰ اور محنت کی وفاقی عدالت میں چارج عورتیں ہیں اور نظم نسق کی وفاقی عدالت کے ایک اعلیٰ ایوان کی صدر ایک عورت ہے۔ سب سے بڑی ریاست شمالی ریاست ولایت فیلیا میں ۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۴ء تک وزیر برائے امور ثقافتی ایک خاتون تھیں۔ ستمبر ۱۹۵۷ء کے بندلیتاغ کے انتخابات کے بعد ایک خاتون کو خاندانوں اور نوجوانوں سے متعلقہ وزارت میں اعلیٰ عہدہ پر فائز کیا گیا۔ موجودہ بندلیتاغ میں ۴۹ خواتین ہیں جو کل ممبروں کی تعداد کی ۹.۳ فیصد ہیں۔ حالانکہ یہ تناسب اس امر کا مظہر نہیں ہے کہ رائے دہندگان میں اکثریت عورتوں کی ہے۔ (اکروٹ ۹۳ لاکھ عورتیں بمقابلہ اکروٹ ۶۱ لاکھ مردوں کے) تاہم دوسرے ممالک کی پارلیمانوں کے

وفاقی انتظامیہ کے عہدوں میں

عورتوں کا حصہ (۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

فیصدی	عملہ	فیصدی	انصران
۶.۳	سب سے اعلیٰ عہدے	۱.۳	سب سے اعلیٰ عہدے
۳۱.۰	اعلیٰ عہدے	۲.۲	اعلیٰ عہدے
۶۶.۳	درمیانہ عہدے	۱۳.۴	درمیانہ عہدے
۷۵.۹	پھولے عہدے	۰.۷	پھولے عہدے

مقابلہ میں یہ زیادہ ہی ہے۔

یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلباء میں خواتین کی تعداد (موسم سربا ۶۰ - ۱۹۵۹ء)

علم و ادب	۱۹,۲۴۱
قانون اور اقتصادیات	۵,۴۸۰
قدرتی سائنس	۳,۴۱۲
علم طب	۱۰,۵۶۹
دوسرے شعبے	۴,۶۲۷

میزان: کل طلباء کی تعداد کا ۲۱.۶ فیصدی ۳۳,۹۷۹

مذکورہ ممالک سے آئے ہوئے طلباء کے

یہ امریوں بھی قابل ذکر ہے کہ ۱۹۵۷ء کے انتخابات کے موقع پر ۳,۵۵۶ مرد امیدواروں کے مقابلہ میں صرف ۳۲۷ عورتیں تھیں۔ جرمنی میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق ۱۹۱۹ء سے حاصل ہے۔

عورتوں کو جمہوریت کے طور پر لہقوں میں تربیت دینا ان کی اپنی ۷۰ انجمنوں کے ہاتھوں میں ہے۔ سب سے اہم انجمنیں یہ ہیں :-
جرمن کیتھولک عورتوں کی انجمن عالمہ
جرمنی کی مزدور انجیلی عورتوں کی انجمن
جرمنی کی غیر فرقہ دارانہ عورتوں کی انجمن عالمہ

عورتوں کی کئی انجمنیں آپس میں مل جل کر مشترکہ طور پر عورتوں کے مفادات کی نگہداشت کرتی ہیں۔ انہوں نے عورتوں کے مفادات سے متعلق مسائل کے بارے میں ایک دفتر اطلاعات بھی قائم کر رکھا ہے۔ عورتوں کی انجمنیں لوگوں کی نگاہوں میں قابلِ وقعت سمجھی جاتی ہیں اور حکام اور عوام سے متعلق ادارے ان کی رائے سے مستفید ہوتے ہیں۔ ان انجمنوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ عورتیں شہری مسائل اور ملکی معاملات میں تعاون کرنے کی اہل ہو سکیں۔

موجودہ سوسائٹی میں عورتوں کو مناسب جگہ دینے اور مساوات کے اصول پر ان کو عہدے دلانے کی غرض سے بندرستاغ کے ایسا پروفاقی وزارتِ داخلہ میں عورتوں کا ایک خاص محکمہ قائم کیا گیا ہے جس کی نگرانی ایک خاتون کرتی ہیں۔

آزاد ممالک میں نوجوان اپنے حالات کے مطابق آپس میں رابطہ قائم کرتے ہیں۔ چنانچہ جنگ کے خاتمہ پر نوجوانوں نے جو آپس میں میل جول قائم کیا اس کی سب سے اول توجہ یہ تھی کہ سب ہی تکالیف اٹھاتے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کی سستی چاہتے تھے اور دوسری وجہ بھوں کی یہ خواہش تھی کہ تعمیر نو کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں۔

اب نوجوانوں کے وسیع گروہ قائم ہیں جن کے ایک ہی جیسے عزائم ہیں اور یہی گروہ نوجوانوں سے متعلق تمام سرگرمیوں کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگ بھی ایسی کلبوں وغیرہ میں دلچسپی لیتے ہیں جن کا تعلق تفریحی مشاغل سے ہوتا ہے جیسے فوٹو گرافی، جسمانی تفریحی مشغلے، فلم کی کلبیں، الی

مجالس اور موسیقی کی انجمنیں۔
”جرمن نوجوانوں کا

وقاتی ادارہ“ باہمی تعاون کے اصول پر قائم ہے اور اس کے ۶۰ لاکھ سے زیادہ ممبر ہیں یہ گیارہ ریاستوں اور مغربی برلن کے نوجوانوں کے اداروں پر مشتمل ہے اور ان کے علاوہ اس میں ۱۴ دیگر نوجوانوں کے ادارے بھی شامل ہیں۔ اس ادارہ کا نصب العین یہ ہے کہ نوجوانوں کے لئے بہتر سماجی، اخلاقی اور ثقافتی زندگی بسر کرنا ممکن ہو سکے اور وہ جمہوریت اور بین الاقوامی





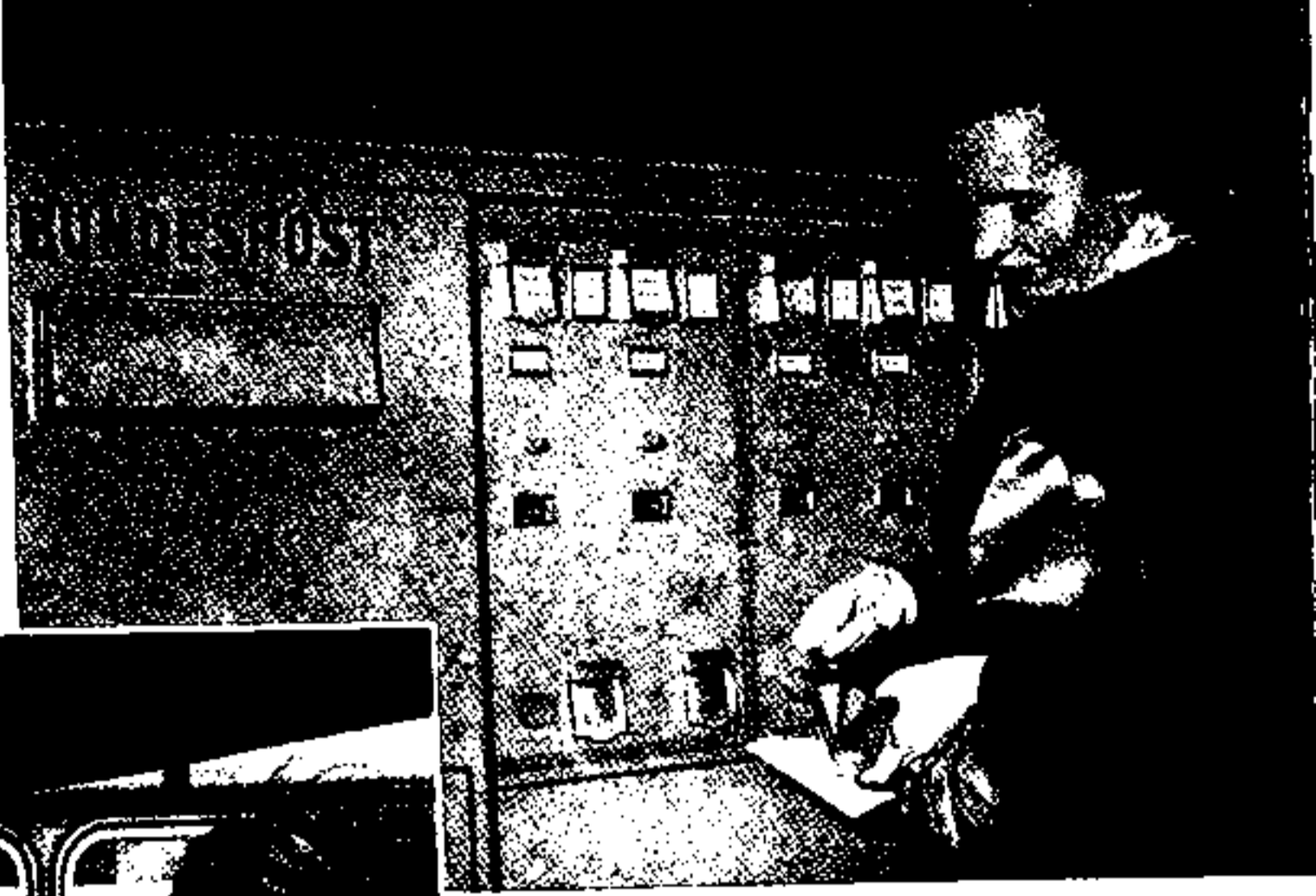
”فرا کھورٹ کراس“ جہاں پر کیسل - میں ڈامہ اور
کولون - ڈرڈ برگ کی آٹوبان سسٹمیں ملتی ہیں

دریائے ڈینیوب پر یوخن مشاں بند، یہ
وسطی یورپ میں بہتے پانی پر سب سے بڑا
سجلی گھر ہے

دریائے رمان پر واقع شہر ریگن کے نزدیک نویں وفاقی سڑک کا ایک حصہ
پیل کی شکل میں



وقائی
جرمن
ڈاک



ڈاک کے ٹکٹ مشینوں کے ذریعہ

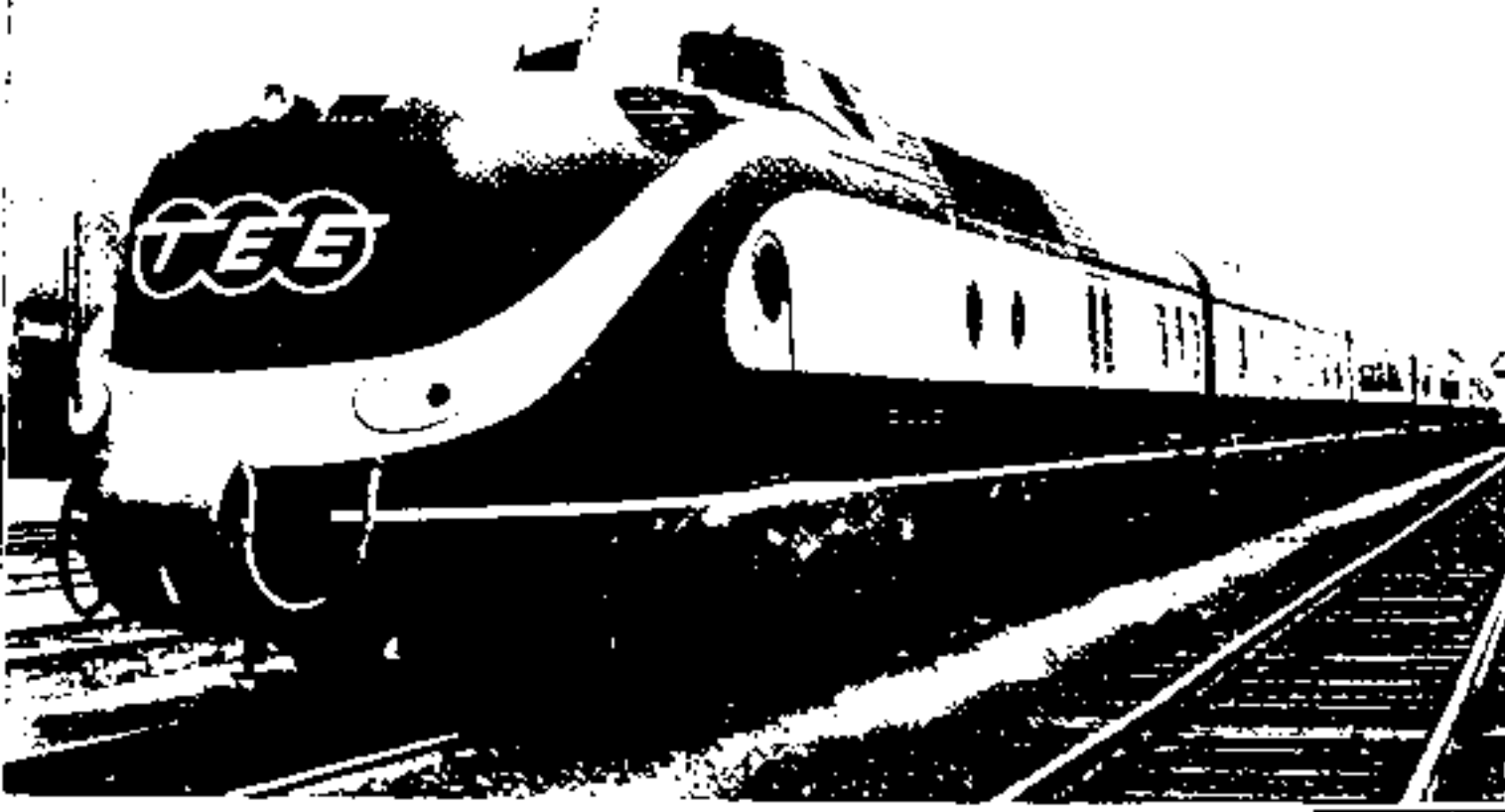
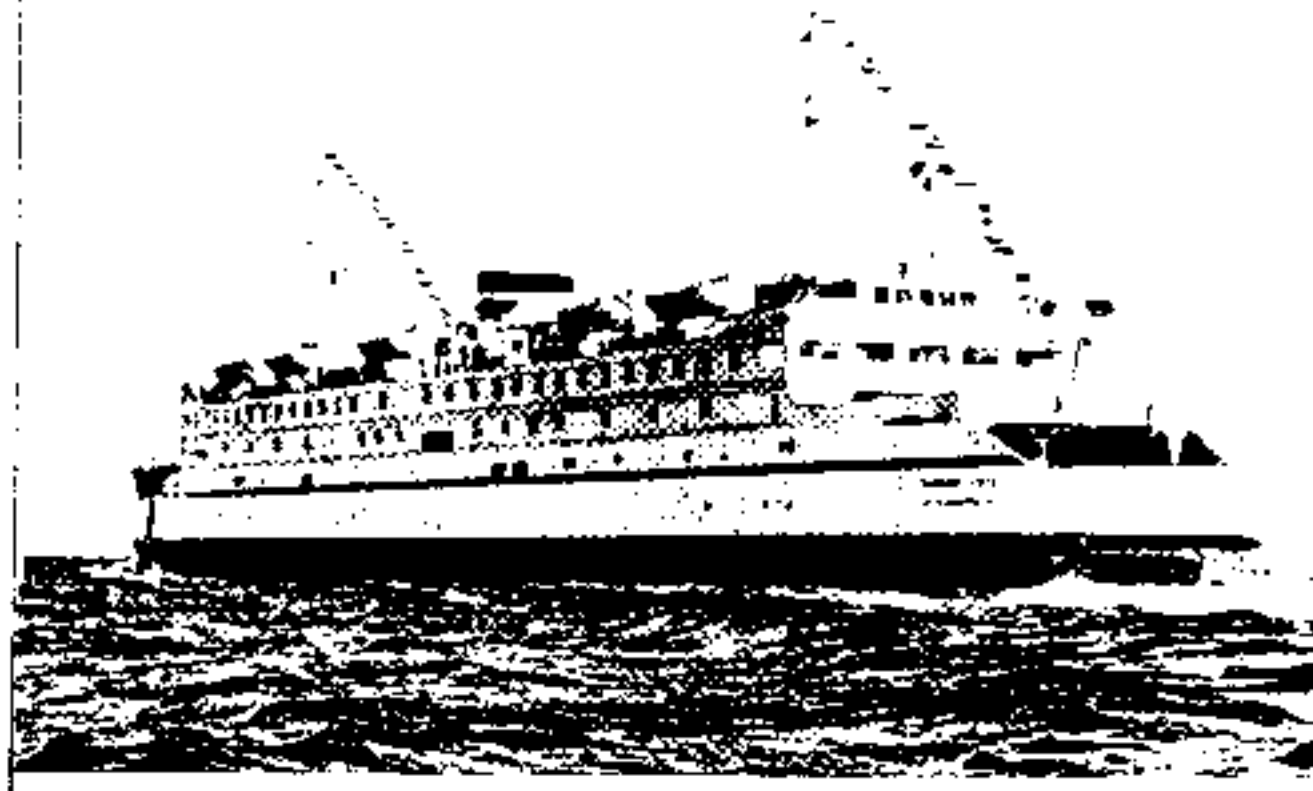
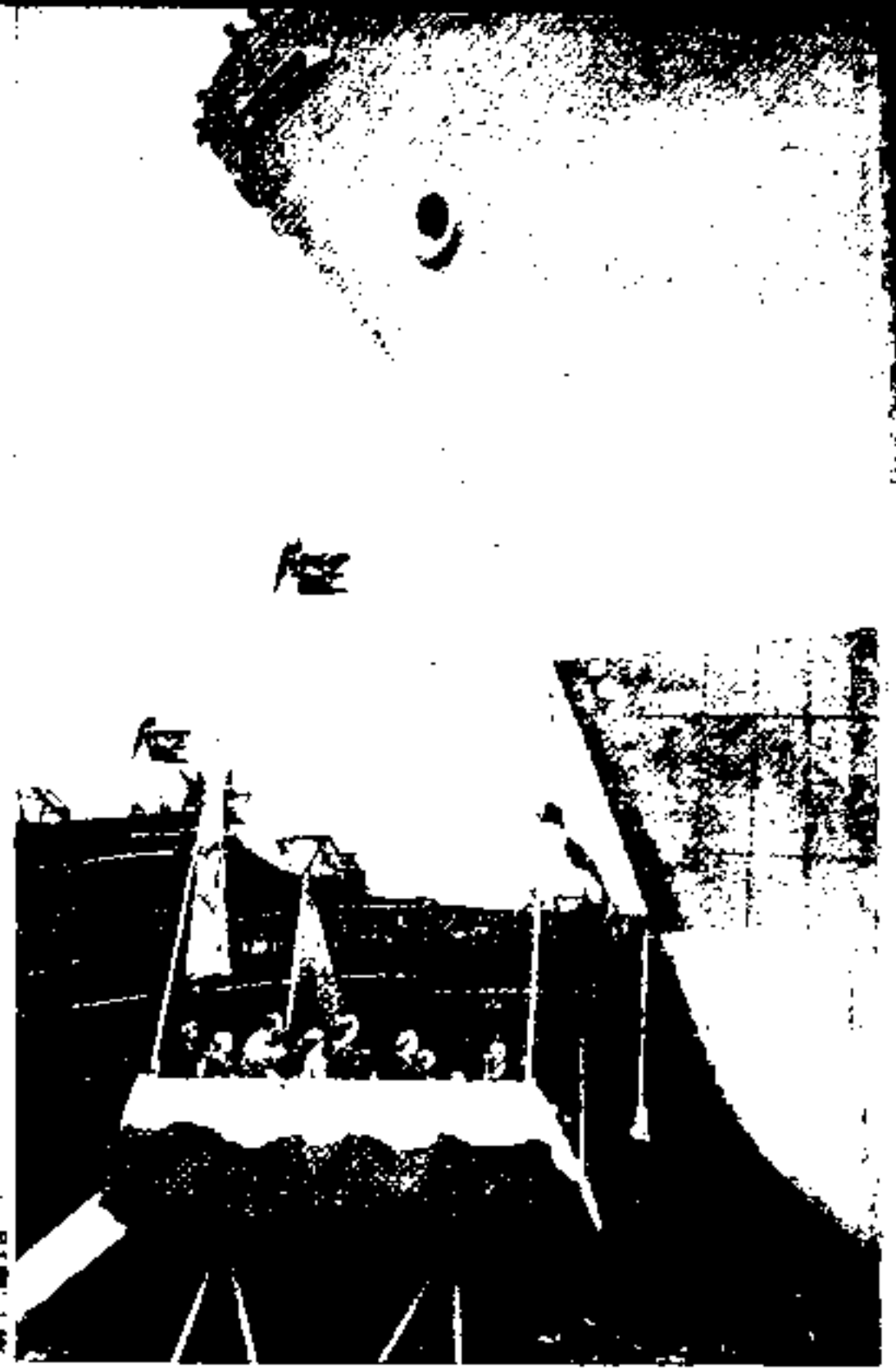


ٹکٹ اور ریپرگاری دینے والی مشینوں کا
بسوں میں استعمال وقت بچاتا ہے

گھروں کے باہر لگے ہوئے لیٹر بکس ڈاکیہ کیلئے
سہولت کا باعث کا ہوتے ہیں

ہمیرگ کی بندرگاہ میں ایک بڑی کشتی

”ٹھیوڈور ہوائس“ نامی
سمندر میں چلنے والا مسافری جہاز،
یہ وفاقی ریلوے کی ملکیت ہے

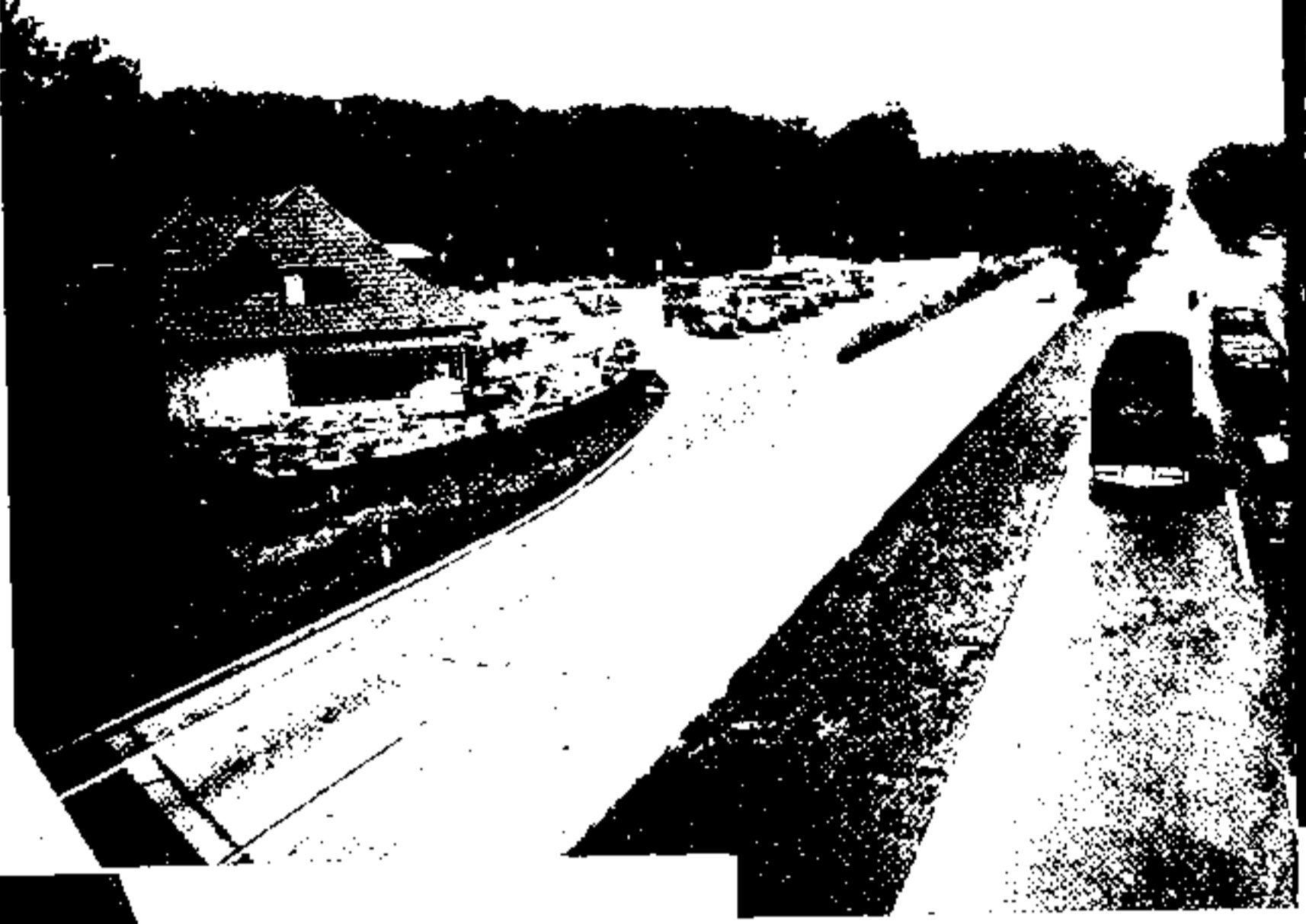


یورپ کے دوسرے ممالک تک جانے والی
ڈیزل کی تیز رفتار ریلوے ٹرین

وفاقی ریلوے کی ایک مال گاڑی
سٹنگارٹ سے اُلم کے راستہ میں
ایک ڈھلان پر



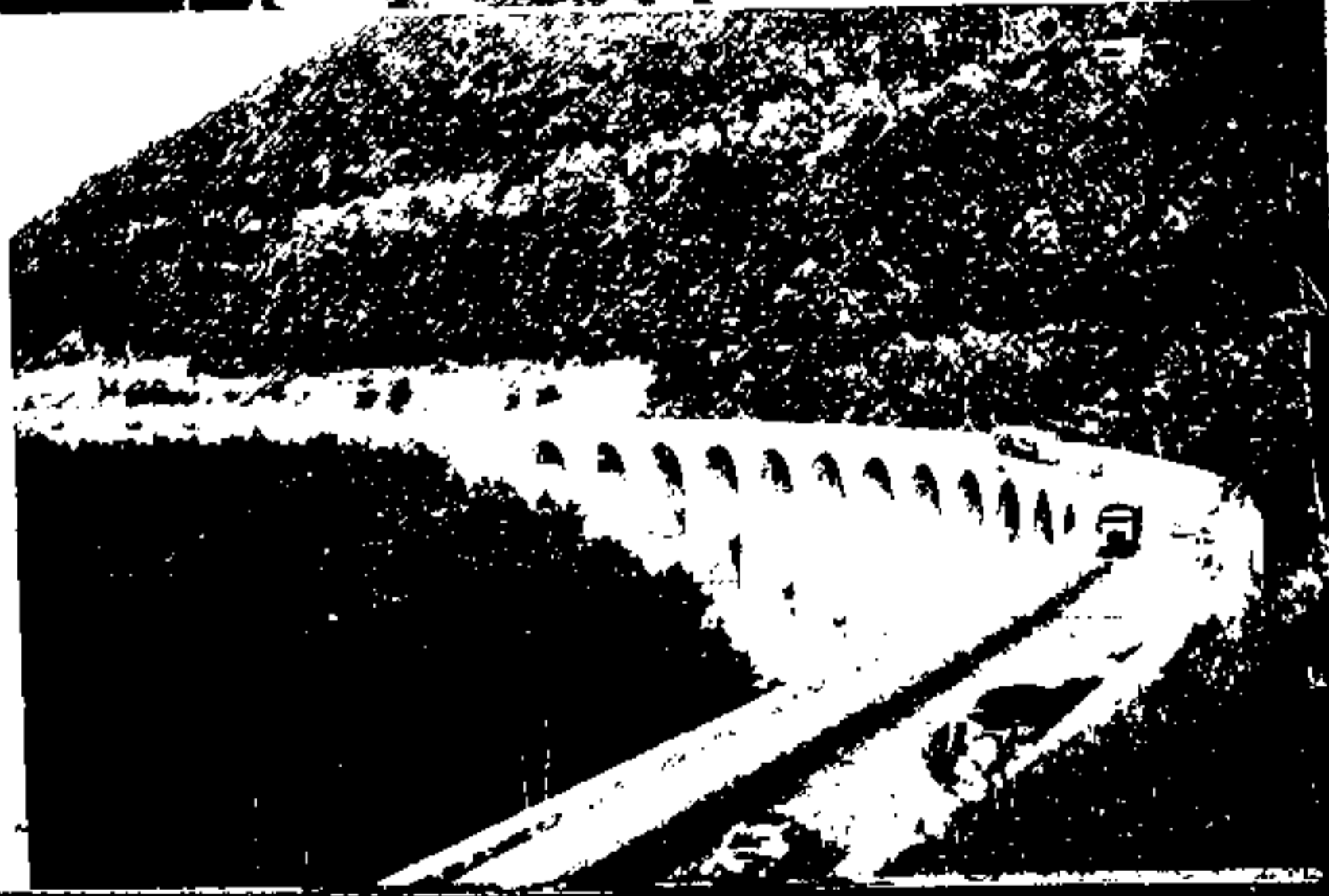
کولون سے ہانوفر تک جانیمالی
آٹوبان سڑک کے کنارے
آرام گاہ



ہانوفر کے نزدیک
گارسین میں
آٹوبان سڑک پر ریستوران



آٹوبان سڑک پر سٹنگارٹ سے
آلم تک کے راستہ میں ایک میل
لمبیا مالاکوفت کا پل



نوجوانوں کی اہم جماعتیں (تخمیناً)

۲۰,۰۰,۰۰۰	کھیلوں کی جماعتیں (Deutsche Sportjugend)
۱۰,۰۰,۰۰۰	کیتھولک گروہ
۱۰,۰۰,۰۰۰	انجیل گروہ
۴,۵۰,۰۰۰	مزدور باجنتوں کے گروہ
۱,۰۰,۰۰۰	اشتراکی گروہ - Die Falken
۱,۵۰,۰۰۰	مشرقی جرمن گروہ

اخوت کو ترقی دے سکیں۔ دوسری طرف "سیاسی نوجوانوں کی انجمن" ہے جس کے ذریعہ سیاسی پارٹیوں کے نوجوان ممبر آئیں میں بلا روک ٹوک ملتے ہیں، اس انجمن کی توجہ سیاسی تعلیم پر مرکوز ہے۔ "نوجوانوں کے مفاد کے تحفظ کی مجلس عامہ" جیسا کہ اس کے نام سے عیاں ہے، ہر اس گروہ یا انجمن کے لئے جس کا کام ایسے سماجی امور سے متعلق ہو، ایک اعلیٰ انجمن کی حیثیت رکھتی ہے۔ "نوجوانوں کی مساعی کی حوصلہ افزائی کی وفاقی مجلس عامہ" (Jugendaufbauwerk) ان تمام لوگوں کو یکجا کرتی ہے جن کو نوجوانوں کے لئے عملی کام سے گہری دلچسپی ہے۔ اس مجلس نے حال میں ہی نوجوان نوآبادوں کو صلاح دینے کی غرض سے ایک وفاقی دفتر قائم کیا ہے۔ اس دفتر کے فرائض میں عہد تبدیل میں پیدا

نوجوانوں کے لئے وفاقی منصوبہ (۱۹۶۰-۱۹۵۰ء)

پاؤنڈ	لاکھوں میں ڈالر	جرمن مارک	
۸۲	۲۳۲	۹۶۸	نوجوانوں کے لئے تربیتی مرکز
۱۹	۵۴	۲۲۵	طلباء کے ہوسٹل
۲۳	۱۲۱	۵۰۴	نوجوانوں کے گروہ
۴۳	۲۰۵	۸۵۸	نوجوان نوآباد
۲۰	۵۵	۲۳۱	سیاسی تعلیم
۲۰	۵۷	۲۳۷	نوجوانوں سے متعلق تربیتی (ارب، فلم، تھیٹر)
۱۲	۳۳	۱۳۸	دیہاتوں میں نوجوان
۱۶	۴۵	۱۸۶	نوجوانوں کے لئے وفاقی منصوبہ برلن

امداد کیلئے مزید رقم تربیت دینے والے بین الاقوامی اجلاس، ہیپوڈ نوجوانان، تحفظ نوجوانان، فالمتواوقات کے مرکز، لڑکیوں کی تعلیم، نوجوانوں کے وفاقی کھیل - میزان: ۳۲ کروڑ ۹۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) نوجوانوں پر صرف کرنے کے لئے چ

۴۷ ہونیوالے مسائل اور پیشہ ورانہ تربیت سے تعلق رکھنا شامل ہے۔

”نوجوانوں کے لئے وفاقی منصوبہ میں جس کی بارہویں بار تجدید کی جا رہی ہے اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ نوجوانوں کی سرگرمیوں کی مسلسل ہمت افزائی ہوتی رہے۔ ۱۹۶۰ء کے لئے ۸ کروڑ چھترن مارک (یا ۹۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ڈالر یا ۶۸ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم اس منصوبہ کیلئے وقف کی گئی۔

اس منصوبہ سے متعلق تمام امور میں اور ساتھ ہی تمام ایسی قانون سازی میں جس کا تعلق نوجوانوں سے ہو اور ایسے معاملات میں جو منگامی ضروریات سے متعلق ہوں، وفاقی حکومت کو ایک مجلس (Kuratorium) صلاح دیتی ہے۔ اس مجلس میں نوجوانوں کی جماعتوں، طلباء کی انجمنوں، فلاح و بہبود کی جماعتوں، فرقہ وارانہ اداروں اور ریاستوں، بندلیستاغ اور متعلقہ وزارتوں کے نمائندے شرکت کرتے ہیں۔

نوجوانوں کی اقامت گاہوں کی تحریک نے بین الاقوامی مجالس منعقد کر کے قوموں کے درمیان رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں تقریباً ۸۰ لاکھ راستیں نوجوانوں کی اقامت گاہوں میں بسر کی گئیں، راستیں بسر کرنیوالوں میں ۴,۸۵,۰۰۰ نوجوان دوسرے ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ ۱۹۶۰ء میں اس تحریک کے زیر اہتمام ۱۹ اقامت گاہیں چل رہی تھیں جس میں ۷۵,۲۰۰ سے زیادہ پلنگ تھے۔

نوجوانوں کی جماعتیں ایک بڑی تعداد میں رسائل وغیرہ شائع کرتی ہیں۔ وفاقی علاقہ میں ان کے رسالوں کی کل بچری کی تعداد تقریباً ۱۰ لاکھ کاپیاں ہے۔ ان رسالوں میں سب سے اہم وہ ہیں جو ۹ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے نوجوانوں کے لئے ہیں۔ اسکولوں کے رسالوں نے جن کی تعداد ۳۷۰ سے زیادہ ہے، ایک انجمن قائم کی ہوئی ہے جس کا نام ”Junge Presse“ ہے۔

پیشوں سے متعلق تربیتی اسکولوں میں وفاقی علاقہ میں (سارلینڈ اور مغربی برلن کے علاقہ) ۱۹۵۷ء/۱۹۵۸ء کے تعلیمی سال میں ۲۰ لاکھ نوجوان تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان میں سے ۱۵ لاکھ صنعتی یا تجارتی فرموں کی طرف سے خاص معاہدوں کے تحت تربیت دی جا رہی تھی اور باقی ۵ لاکھ بھی کسی نہ کسی خاص انتظام کے تحت تربیت حاصل کر رہے تھے۔ اندازہ ہے کہ اس قسم کی تربیت حاصل کرنیوالوں میں نوجوانوں کی تعداد کم ہوتی جائے گی۔ ۱۹۵۳ء میں ۹,۰۰,۰۰۰ لڑکے اور لڑکیاں کسی پیشہ کے لئے تربیتی اداروں میں داخل ہوئے تھے، ۱۹۶۰ء میں ان کی تعداد صرف ۵,۰۰,۰۰۰ رہ گئی تھی۔ ۱۹۵۷ء کے

۱۹۵۴/۵۵ء میں ہر ۱۰۰۰ نوجوان لڑکوں میں
پیشہ کی تقسیم یہ تھی :

۱۱۳	دوکاندار
۱۴	خردہ فروش
۹۱	کلرک
۶۹	مشین فٹر
۶۶	معمار
۲۴	کسان

ہر ۱۰۰۰ لڑکیوں میں :

۳۳۱	دوکاندار
۱۳۰	خانگی امور سے متعلق پیشے
۷۸	ختیاطی کا کام

اختتام پر ۷۸۸۰۰۰ شاگردوں اور امیدواروں
کے نام ایوانہائے صنعت و تجارت کی فہرستوں
پر تھے اور ۵۲۹۰۰۰ نام دستکاریوں کے
ایوانوں کی فہرستوں پر۔

جب کسی پیشوں میں سے ایک پسند
کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے تو لڑکے عموماً
بڑی صنعتوں مثلاً دھات کی صنعت کو اور
تجارتی اور تکنیکی پیشوں کو ترجیح دیتے ہیں۔
تعمیراتی صنعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں
لکڑی کے کاموں، چمڑہ کی تجارت اور کھانے
پینے کی چیزیں تیار کرنے کے کاموں میں نوجوانوں
کی دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے۔ لڑکیاں ایسی تربیت
میں زیادہ دلچسپی لینے لگی ہیں جو خاص اسکولوں

میں دی جاتی ہو خصوصاً جہاں تجارتی مضامین پر زیادہ زور دیا جاتا ہو۔ معلمی کے پیشوں میں،
لڑکیاں ایسی جگہوں کو ترجیح دیتی ہیں جن کا تعلق کسی کاروباری دفتر سے ہو، دوکان پر کام کرنے
کے پیشہ کی مقبولیت اور بھی کم ہو گئی ہے۔

انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد ہائی اسکول چھوڑنے کا رجحان کم ہوتا جا رہا ہے۔
اب زیادہ طلباء میٹرک کرنے کے بعد یونیورسٹی میں جانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایسے لڑکے جو
انٹرمیڈیٹ اسکول چھوڑتے ہیں اور ایسے جو ہائی اسکول میں اپنی تعلیم پوری کر لیتے ہیں وہ مشینری
اور سبلی سے متعلقہ انجینئرنگ کی تربیت کی طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں۔

*

نوجوانوں سے متعلق قوانین وضع کرنے میں اس کا خیال رکھا جاتا ہے کہ نوجوانوں کو تمدن کے
ضروری اثرات کے خلاف اپنے تحفظ کا حق حاصل ہو، ان کی بڑھتی ہوئی عمر کے دوران کسی بھی
بحران کا مقابلہ کرنے کیلئے ان کو امداد حاصل ہو سکے، بڑوں میں بھی نوجوانوں کے تحفظ کا خیال پیدا ہو
اور حکومت لڑکوں اور لڑکیوں کے مفاد کے لئے اسکولوں میں اور اسکولوں کے باہر ضروری فراہم

۴۷ انجام دے۔ حکومت نوجوانوں کی جماعتوں اور نوعمروں کے مابین باہمی تعاون کی برکتیں نمایاں ہوتی جا رہی ہیں۔ نوجوان اپنے دھندوں میں اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں اپنی اُمیدیں پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ آزاد فرقوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ان کی سرگرمیوں کی افادیت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں اور اس کے فوراً بعد نوجوانوں کے دلوں میں حکومت کیلئے کوئی ہمدردی باقی نہیں رہی تھی، اب وہ حکومت کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ بات ان نوجوانوں پر بھی صادق آتی ہے جو نوعمروں کی جماعتوں کے ممبر نہیں ہیں۔

مذہب اور کلیسا

۴۸ مذہبی فرقوں کے حقوق کے معاملہ میں وائمر دستور میں جو کچھ شامل تھا وہ دستور اساسی میں لے لیا گیا ہے اور ان حقوق سے متعلق قوانین اب بھی پہلے کی طرح قائم ہیں۔ حکومت پر انکی طرف سے ذمہ داریاں اب بھی عائد ہیں۔ حکومت کلیسائی املاک کے حقوق کی ضمانت اب بھی کرتی ہے۔ آزادی مذہب اب بھی حاصل ہے اور حکومت آوار اور کلیسائی تعطیلات کو مانتی ہیں۔ آزادی مذہب بنیادی حقوق میں سے ہے۔ حکومت کی طرف سے کسی خاص کلیسا کی سرپرستی دوبارہ ممنوع کر دی گئی ہے۔ کیٹھولک کلیسا کی آزادی کی ریاستوں کے کسی اور رائٹس کے ایک اقرار نامہ کی رو سے ضمانت کی گئی ہے۔ پروٹسٹنٹ کلیسا کو بھی اسی نوعیت کے اقرار ناموں اور آئینی تحفظات کی رو سے اتنا ہی درجہ حاصل ہے جتنا کیٹھولک کلیسا کو۔

آبادی کے ۹۶ فیصدی سے زیادہ لوگ دونوں کلیسائی فرقوں میں سے ایک سے تعلق رکھتے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ میں دونوں میں تناسب یکساں ہے مگر نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک میں (مع مشرقی برلن) ۲۰ لاکھ کیٹھولک کے مقابلہ میں اگر ۵۲ لاکھ پروٹسٹنٹ ہیں۔ ہہاجرن میں ۷۰ سے ۸۰ فیصدی تک پروٹسٹنٹ ہیں۔ چنانچہ وفاقی جمہوریہ کی ریاستوں میں تارکان وطن کے آنے کی وجہ سے پروٹسٹنٹ لوگوں کی تعداد مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ وفاقی جمہوریہ میں پروٹسٹنٹ لوگوں کی اکثریت شمالی علاقوں میں ہے اور کیٹھولک کی جنوب میں۔ شمالی رہائش و سیٹ فیلیا، رہائش لینڈ پالاتی نیت اور بادیریا میں بیشتر لوگ کیٹھولک ہیں اور دوسری ریاستوں میں پروٹسٹنٹ، علاوہ بادین وریٹبرگ کے جہاں دونوں کی تعداد تقریباً یکساں ہے۔

مذہبی فرقے

دوفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن کے ۱۹۵۰ء کے شمار آبادی کے مطابق)

آبادی کا فیصدی	فرقہ
۵۱.۰	جرمنی میں پروٹسٹنٹ کلیسا
۱۷.۰	پروٹسٹنٹ آزاد کلیسائی فرقے
۲۳.۸	رومن کیتھولک کلیسا
۰.۱	”روم سے آزاد“ کیتھولک کلیسا
۰.۰	یہودی مذہبی فرقے
۰.۰	دوسرے مذہبی فرقے، قومی اور بین الاقوامی
۳.۷	آزاد مذہبی عقائد کے لوگ
۰.۳	جن کی کوئی تفصیل درج نہیں

مہاجرین کے لئے جگہ جگہ آباد کاری کا انتظام کئے جانے کی وجہ سے کئی علاقوں میں ایسا ہوا کہ جہاں صرف کیتھولک لوگ رہتے تھے وہاں اب ایک بڑی تعداد پروٹسٹنٹ لوگوں کی ہے دوسرے علاقوں میں اور اس کے برعکس۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی علاقوں میں نئی گرجا میں بنائی گئیں اور نئے اسکول وجود میں آئے اور اس طرح حکومت اور کلیسا دونوں پر کافی بار پڑا خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ مہاجرین اپنی اپنی کلیساؤں سے گہرا رشتہ رکھتے ہیں۔

*

جرمنی کی انجیلی کلیسا سے تعلق رکھنے والا فرقہ (EKD) کئی اقسام پر مشتمل ہے اور اس کی ۲۹ مقامی کلیسا میں ہیں۔ اس کے مذہبی قوانین (Synode) وضع کرتا ہے۔ اس کی مجلس کے صدر برلن کے اسقف اوٹو ویسلی ہیں اور ان کے نائب ہانس للیجے ہیں۔ بیشتر لوٹھیرن کلیسا ”جرمنی کی انجیلی لوٹھیرن متحدہ کلیسا“ سے تعلق رکھتی ہیں جس کے تقریباً ۷۰۰۰۰ راپرو ہیں۔ پروٹسٹنٹ یونین بھی ہے جس کے ۷۰۰۰۰ راپرو ہیں اور دو ”اصلاح شدہ“

کلیسیا میں جن کے ... ۵۰۰ سے کم

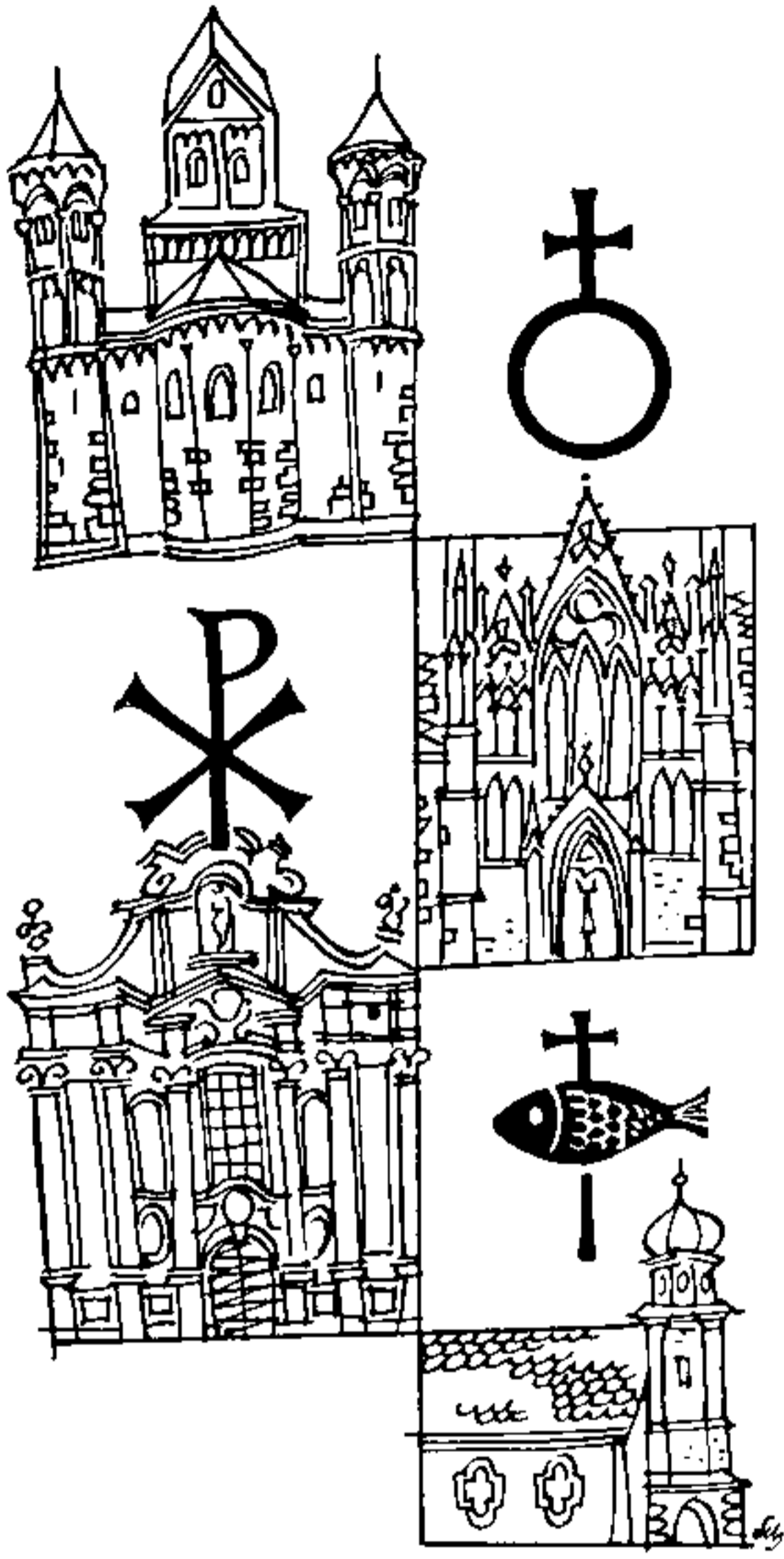
۱۶۳۰ء کلیسیائی آسامیوں

کے لئے پادریوں کی تربیت کا انتظام
یونیورسٹیوں کے بارہ مذہبی شعبوں
کے ذریعہ یا بیچل، دوپرتال اور
نیون ڈیٹلساؤں میں واقع مذہبی
اداروں کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

پروٹسٹنٹ کلیسیا تقسیم شدہ جرمنی
کے لئے ایک مضبوط کڑی کا فرض
انجام دیتی ہے۔ اس کی مجالس
وفاقی جمہوریہ اور نام نہاد جرمن
ڈیموکریٹک ریپبلک دونوں ہی
کی کلیسیاؤں کے اراکین پر مشتمل ہیں
ان اراکین کی تعداد دونوں علاقوں
کی کلیسیاؤں کی وسعت کی مناسبت
سے ہے۔ تمام کلیسیائی ادارے اپنی
اپنی سرگرمیوں میں لگے رہتے ہیں
پروٹسٹنٹ کلیسیا اور آزاد

کلیسیاؤں خصوصاً میتھوڈسٹ
اور بیپٹسٹ کے مابین تعاون،

”جرمنی کی عیسائی کلیسیاؤں کے فرقہء عالمہ“ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ پروٹسٹنٹ آزاد کلیسیاؤں
کے تقریباً ۵۰۰۰۰ پرو ہیں۔ اس کے علاوہ چند مذہبی ادارے ایسے ہیں جن کے ممبروں کی تعداد
توقیل ہے مگر ان کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ آزاد کلیسیا میں اور چھوٹے فرقے حکومت سے
کوئی مالی امداد حاصل نہیں کرتے اور نہ ہی بڑے فرقوں کی طرح سرکاری اسکولوں میں مذہبی تعلیم کے



معاملہ میں اب ان کے لئے کوئی خاص انتظام ہے۔ ضروری انتظام کئے جانے پر ان فرقوں کے عقیدوں ۴۸ کے بچے پروٹسٹنٹ فرقہ کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

*

کارڈنالوں کے ادارہ کے تین ممبر کیتھولک کلیسا مہیا کرتی ہے۔ یہ کولون اور میونخ کے اسقف اعظم اور برلن کے اسقف ہیں۔ اس کے علاوہ پاپائے روم کے دربار میں بھی ایک جرمن کارڈنال ہوتا ہے اور وہاں کا ایک اسقف وفاقی جمہوریہ میں سفارتی عہدہ رکھتا ہے۔ جرمنی میں لٹریچ کے تعلقہ کی حیثیت ۱۹۲۱ء سے وہی چلی آرہی ہے کیونکہ کلیسا سیاسی تبدیلیاں صرف اسی وقت جائز مانتی ہے جب تمام متعلقہ لوگ بین الاقوامی عہد ناموں کے ذریعہ ان تبدیلیوں کا اقرار کریں۔ اسی وجہ سے اسقف اعظم نے اوڈرنیسے کے پارخالی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی پادری نہیں بھیجے ہیں، وہاں کی کلیساؤں کی پولستانی لوگ ہی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ اسقف اعظم کا یہ رویہ رائس کے ساتھ کئے ہوئے عہد نامہ کے مطابق ہے۔

وفاقی علاقہ کی حدود میں ہمبرگ، فرامبرگ، کولون، ایسن، پیدربورن اور فرانسنگ کے کلیسائی اضلاع شامل ہیں۔ جرمن کیتھولک لوگوں کی نمائندگی فلڈا میں منعقد ہونے والی پارلیوں کی کانفرنس میں ہوتی ہے۔ دینیات کے طلباء کی تربیت کا انتظام یونیورسٹیوں، باوریا کے مذہبی کالجوں یا کلیسائی کالجوں میں ہے۔

*

مذہبی فرقوں میں Benedictines ۱۳۰۰ سال سے روحانی طور پر سب سے زیادہ رسوخ رکھتے ہیں۔ اس وقت Dominicans کا تعلق خاص طور پر سماجی مسائل سے ہے اور Franciscans کامشوں اور روحانی علاج سے۔ دینیات کے معاملات میں Jesuits سب سے آگے ہیں۔

تقریباً تمام سرگرم عمل افراد اور ادارے ”جرمن کیتھولکوں کی مرکزی مجالس“ سے تعلق رکھتے ہیں۔

نیشنل سوشلزم کا مقابلہ پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائیوں نے دوش بدوش کیا تھا اور اس طرح ان کی آپس میں مفاہمت بڑھ گئی اور انہوں نے مشترکہ طور پر سیاسی ذمہ داریاں قبول کیں۔ ۱۸۳۰ء سے دونوں فرقوں کی برادریوں کی سرگرمیوں میں اور کلیساؤں سے نوجوانوں کے تعلق میں اضافہ

۱۸۳

۴۸ ہو گیا ہے۔ نوجوانوں کی انجمنوں کی سرکردگی پر وٹسٹنٹ اور کیتھولک دونوں ہی کرتے ہیں۔ ان انجمنوں میں دونوں فرقوں کے تقریباً دس دس لاکھ نوجوان ممبر ہیں۔ کیتھولک نوجوانوں کی انجمنوں نے سب سے زیادہ رسالہ جات شائع کئے ہیں۔

کیتھولک ہمیشہ ہی سے پیشہ ورانہ کاموں میں سرگرم عمل رہے ہیں اور اب بھی ہیں مثلاً کیتھولک مزدوروں کی تحریک، پروٹسٹنٹ کلیسا بھی اپنے فرائض پر وٹسٹنٹ مزدوروں کی تحریک فرائڈ والڈ اجتماعی درسگاہ اور دوسرے ذرائع سے ادا کرتی ہے۔ ان کی تقریباً ہر گرجا کی اپنی درسگاہ ہیں۔ دفاتی جمہوریہ کی روزمرہ کی زندگی کا تصور ان درسگاہوں کے بغیر کیا ہی نہیں جاسکتا۔ کیتھولکوں کی بھی بنیبرگ اور ہامبہنہلم میں درسگاہیں ہیں۔ کیتھولک ۱۸۴۸ء سے اجتماعی جلسے کرتے آ رہے ہیں اور پروٹسٹنٹ بھی ۱۹۵۰ء سے۔ ان اجتماعوں کے ذریعہ یہ دونوں فرقے عوام سے نزدیک تر ہو گئے ہیں ان جلسوں سے نہ صرف کلیسائی زندگی پر روشنی پڑتی ہے بلکہ یہ مسائل حاضرہ پر غور و فکر کرنے کا بھی بہت اچھا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔

علمی میدان میں کیتھولک قدامت پسند رجحانات کے حامل ہیں۔ وہ مطالعہ کی کلاسیکی شاخوں کو ترجیح دیتے ہیں، یعنی فنون، علم قانون اور علم طب کو۔ حال ہی سے وہ کاروبار کے انتظام کے انتظام کے معاملہ میں بھی دلچسپی لینے لگے ہیں۔ مزدوروں میں زیادہ لوگ کیتھولک ہیں۔ پروٹسٹنٹ لوگوں کی تعداد اپنا کاروبار کرنے والوں، سفید پوش ملازمین اور سرکاری عہدہ داروں میں زیادہ ہے۔ ان کا رجحان صنعت، تجارت اور کاروبار کی طرف بھی زیادہ ہے۔

کلیساؤں کا خیرات سے متعلق کام کیتھولک لوگوں کے لئے Caritas کی انجمن کرتی ہے جس کی بہت سی مخصوص شاخیں ہیں۔ پروٹسٹنٹ لوگوں کا یہ کام Innere Mission اور پروٹسٹنٹ

کیتھولک اہل کلیسا

۲۱,۰۱۰	گرمست پادری (۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء)
۳,۰۰۰	نذیبی منصب کے عہدہ دار (۳۰ جون ۱۹۵۵ء)
۵,۷۵۹ اسکے علاوہ ۲,۹۳۵ دوسرے ممالک میں	اوپر کی تعداد میں پادری
۱,۷۷۷ اسکے علاوہ ۳,۰۹۳ دوسرے ممالک میں	دیگر عہدہ دار (مرد)
	(۶۱۸ خائف ہیں)
	راہبائیں
۹۶,۳۲۵ اسکے علاوہ ۱۶,۲۹۳ دوسرے ممالک میں	(۸,۲۰۹ زنانہ خائف ہیں)

۴۸ امدادی انجمن "کرتی ہیں جو اب ملا کر ایک کر دی گئی ہیں۔ جنگ کے بعد لا تعداد گرجاؤں اور دیگر گروہوں نے ایسے ایسے تحالف اور رمتیں ان انجمنوں کو بھیجیں جن کی خیرات کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ اس طرح لاکھوں جرمنوں کی جانیں فاقہ سے ضائع ہونے سے بچ گئیں۔ نتیجہ کے طور پر اجتماعی یہودی کی یہ سرگرمی ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچ چکی ہے۔ کلیسا اور ان کے اداروں کے زیر اہتمام جو امور انجام دیئے جاتے ہیں بعض معاملات میں ان کی نوعیت اور اہمیت سرکاری کاموں سے زیادہ ہوتی ہے۔ کنڈر گارٹن اداروں کے دو تہائی اور نوجوانوں کے لئے مخصوص مقامات کی ۸۰ فیصدی تعداد کا انحصار مذہبی یہودی اداروں پر ہے۔ ان کے مہیا کئے ہوئے ہسپتالی پلنگ بھی، جن کی تعداد ۲۰۶۰۰۰ ہے۔ تقریباً اتنے ہی میں جتنے سرکاری طور پر مہیا کئے ہوئے جن کی تعداد ۲۰۹۸۰۰۰ ہے۔ دو لاکھ اشخاص پیشہ ورانہ طور پر اور ۲۰۰۰۰ رضا کارانہ طور پر دونوں کلیسائی فرقوں کی اجتماعی مساعی سے متعلق ہیں اور ریلوے کی مشینوں، ضعیف العمر لوگوں کی رہائشوں، ہسپتالوں، نوجوانوں کے مقامات اور بچوں کے اصلاحی جیل خانوں کو اپنا وقت دیتے ہیں۔

* * *

رائش کے زما۔ میں جرمنی میں یہودی فرقہ کی تعداد ۵۰۶۰۰۰ تھی نیشنل سوشلسٹ مظالم کے بعد مغربی جرمنی میں ۱۹۴۷ء میں دوسرے یورپی ممالک سے آئے ہوئے یہودیوں کی تعداد ۲۵۰۰۰۰ رہی۔ اس میں سے ۹۰۰۰۰ سے زیادہ باہر چلے گئے ہیں۔ باقی یہودی ۸۴ گروہوں میں منقسم ہیں، سب سے بڑا گروہ جس میں تقریباً ۵۰۰۰۰ افراد ہیں، مغربی برلن میں ہے۔ تمام یہودی انجمنوں کی باگ ڈور "جرمنی کے یہودیوں کی مرکزی مجلس" کے ہاتھوں میں ہے۔ سابق صدر ہیولس "عیسائیوں اور یہودیوں کے تعاون کی مجلس" کے مرتب ہیں۔

گزشتہ چند سالوں سے یہودیوں نے دفاعی جمہوریہ میں واپس آنا شروع کر دیا ہے گو کہ ابھی وہ کم تعداد میں ہی آرہے ہیں۔ اس وقت تقریباً ۳۰۰۰ یہودی کاروباری اور ۳۰۰ یہودی دکاندار یہاں بودوباش اختیار کئے ہوئے ہیں۔

قانون اور اس کا نظم و نسق

۴۹

جرمن رائٹس کی قدیم قانونی روایات کی جھلک انیسویں صدی میں تدوین کئے گئے قوانین میں نظر آتی ہے۔ دیوانی، فوجداری اور تجارتی قوانین کی اسی صدی میں ترمیم کی گئی۔ اس طرح جرمنی کی قدیم قانونی روایات اور رومی قانون جو سولہویں صدی سے مقبول ہوتا چلا آ رہا تھا، کے درمیان موازنہ قائم ہو گیا۔ نیشنل سوشلزم کے عروج کے زمانہ میں ان مجموعہ قوانین کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اب یہ کئی طور پر دوبارہ رائج ہو گئے ہیں گوکہ ملک میں سیاسی اور اجتماعی تبدیلیاں واقع ہونے کی وجہ سے ان میں کچھ ترمیمیں کرنی پڑیں خصوصاً جرائم اور صنعتی فرموں سے متعلقہ قوانین میں۔ دیوانی میں جو اہم ترین ترمیم کی گئی وہ عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق سے متعلقہ ہے جس کی ضمانت دستور اساسی میں کی گئی ہے۔

سالہا سال کی استبدادی حکومت کے قیام سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر قسم کی قانونی ضمانت بے سود

ہے اگر کوئی حکومت ایک فرد کے خلاف من مانی کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔ چنانچہ اب قبل از ۱۹۳۳ء کی طرح تمام ایسے حکومتی ادارے اور تمام ایسی سرکاری سرگرمیاں جن کا تعلق ملک کے قوانین سے ہے عدالتوں کی نگرانی میں ہیں۔ نظم و نسق سے متعلقہ قوانین میں ایک خاص صیغہ کے تحت ہر شہری کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر کوئی سرکاری عہدہ دار اس کے خلاف کچھ اقدامات لے تو وہ انتظامیہ عدالت میں اس فیصلہ پر نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے۔ یہ بنیادی حقوق دستور اساسی میں شامل ہیں اور غیر متغیر قرار دیئے گئے ہیں۔ قانون ساز اداروں کو بھی ان حقوق کا احترام کرنا ہوتا ہے اور حکومت کے تمام



۱۸۶

۴۹ شعبوں کو بھی یہ لازم ہے کہ آزادی مذہب، آزادی ضمیر، آزادی رائے اور ذاتی جائداد اور میراث رکھنے کے حق کو تسلیم کریں۔ کسی فرد کی ذاتی جائداد پر قبضہ کرنے یا اس پر پابندیاں عائد کرنے کی کارروائی اسی وقت عمل میں لائی جاسکتی ہے جبکہ ایسا کرنا عوام کے مفاد میں ہو اور اس غرض کے لئے فرد متعلقہ کو مناسب معاوضہ ادا کیا جائے۔

کارلسرہے میں واقع وفاقی آئینی عدالت مملکت کی عدالت ہے اور وفاقی جمہوریہ کے تمام آئینی اداروں سے آزاد ہے۔ اس کے فرالٹن یہ ہیں کہ قانون سازی کی آئینی نوعیت برقرار رکھے جانے کی نگرانی کرے، انتظامی اداروں اور تمام قانونی کارروائیوں پر نگاہ رکھے۔ رائٹس کے زمانہ میں اس قسم کا کوئی ادارہ قائم نہیں تھا۔ دیوانی اور فوجداری معاملات میں سب سے اعلیٰ فیصلے جو لیزنگ کی سابق Reichsgericht عدالت میں کئے جاتے تھے اب وفاقی عدالت عالیہ میں کئے جاتے ہیں۔ وفاقی عدالت عالیہ سے پہلے ۱۹ عدالتیں ہیں جن کا تعلق مقدمات کی دوسری "منزل" سے ہوتا ہے۔ ان عدالتوں کو Oberlandesgerichte کہتے ہیں۔ ان کے نیچے Amtsgerichte ہیں جن میں پہلی بار سماعتیں اور اپیلیں ہوتی ہیں اور سب سے آخر میں Landgerichte عدالتیں ہیں جن کا تعلق کم اہمیت کے مقدمات سے ہوتا ہے۔ Amtsgerichte اور Landgerichte عدالتوں میں غیر ماہر اور سرکاری طور پر مقرر شدہ جج مل کر کام کرتے ہیں۔ Landgericht میں موت کی واردات کے مقدمات میں جیوری بھی قائم کی جاتی ہے۔

دیوانی اور فوجداری عدالتوں کے علاوہ وفاقی جمہوریہ میں آئینی، انتظامیہ، اجتماعی، مالی اور مزدوروں کی عدالتیں بھی کام کرتی ہیں۔ اپیل کی سب سے اعلیٰ عدالتیں متعلقہ وفاقی عدالتیں ہیں۔ وفاقی عدالتوں کا انتظام اور ان کی مالی ذمہ داری بند پر ہے، دوسری عدالتوں کی ذمہ داری ریاستوں پر ہے۔

صرف مزدوروں سے متعلقہ عدالتوں میں کسی وکیل کے ذریعہ پیروی ضروری نہیں، دوسری عدالتوں میں مدعی اور مدعا علیہ دونوں وکیل کھڑے کر سکتے ہیں۔ کسی بھی فیصلہ کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہے اور عام طور پر تیسری سماعت بھی ہو سکتی ہے۔ سزا کا حکم صرف ایسے جرم پر سنایا جاسکتا ہے جو ارتکاب جرم کے وقت مروجہ قانون کی نگاہ میں ہی جرم ہو۔ ججوں کی آزادی کی قانون اساسی میں ضمانت کی ہوئی ہے۔ ہتک عزت اور چھوٹے قسم کے تنازعوں کے مقدمے سب سے پہلے ایک اعزازی ثالث کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جس کی کوشش یہ ہوتی

۴۹ ہے کہ وہ کوئی ایسا عمل تلاش کر سکے جو طرفین کو قابل قبول ہو۔ ان ثالثوں کا تقرر ضلع متعلقہ کی عدالتیں کرتی ہیں۔

ہر فوجداری کارروائی میں جس میں سرکاری وکیل حصہ لے یہ خیال ضرور رکھا جاتا ہے کہ قانون پر مبنی حکومت کے اصول کا دامن نہ چھوڑا جائے خواہ ملزم پر کتنا ہی شک کیا جائے۔ ملزم پر کسی قسم کا دباؤ پڑنا (مثلاً ٹریفک کے حادثہ کے بعد خون کا امتحان، گرفتاری، تلاشی وغیرہ) صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب قانون کسی ایسے اقدامات کی اجازت دے۔ فوجداری معاملات میں بھی ملزم پر صرف ایسے قانون کے مطابق چلایا جاسکتا ہے جو ارتکاب جرم کے وقت رائج ہو اور اس کو صرف مجرم ثابت ہونے کی صورت میں ہی سزا کا حکم سنایا جاسکتا ہے۔ سزائے موت ممنوعہ ہے۔ ملک کے خلاف دشمن سے ساز باز یا کسی اور قسم کی غداری کرنے یا ملک کے لئے کسی خطرہ کا باعث ہونے کی سزائیں وفاقی جمہوریہ کے غیر معمولی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت کڑی رکھی گئی ہیں۔ تمام ماہرین قانون کے لئے علمی مطالعہ کا پورا کرنا اور ساڑھے تین سال کی ابتدائی ملازمت کرنا لازمی ہے، اس کے اختتام پر ان کو ایسروں کا امتحان دینا ہوتا ہے۔

نیشنل سوشلزم کے دور میں جو خلاف قانون کاررائیوں سے لوگوں کو نقصانات پہنچے تھے ان کی تلافی کرنے کا عدالتوں میں لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس تلافی کو پورا کرنے کے لئے تقریباً ۲۳۵۰ کروڑ جرمن مارک یا ۵۹۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۱۹۹ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم درکار ہوگی۔

۱۹۵۸ء میں ۱۹،۵۴،۲۹۰ قابل سزا جرائم درج کئے گئے۔ ان میں سے ۳۰ فیصدی جرائم چوری اور غبن کے تھے، ۱۳ فیصدی دھوکہ دہی، جھوٹے کاغذات پیش کرنے یا دغا بازی کے، اور

عدالتوں سے متعلق اعداد و شمار (۱۹۵۸ء)

۵,۵۰,۰۰۰	جن لوگوں کو سزاؤں کے حکم سنائے گئے
۶۳,۵۴۰	اس میں سے: عورتیں
۲۲,۲۲۲	بچے (۱۴ سے ۱۸ سال کی عمر تک)
۴۵,۳۹۰	نوجوان (۱۸ سے ۲۱ سال سے نیچے تک)
۱۳,۰۰,۰۰۰	دیوانی مقدمات (۱۹۵۴ء)
۱,۴۴,۲۰۱	مزدور عدالتوں میں شکایات
۳۲,۰۰,۰۰۰	ریاستوں کے رجسٹروں میں اندراج (۱۹۵۳ء)
۱,۳۹۸	نی ایجنڈا "ذمہ دار عمر کے لوگوں" میں جن کو سزائیں ملیں

۲۹ فیصدی اخلاقی کوتاہیوں کے کل قابل سزا جرائم کے ۴۴ فیصدی واقعات بڑے شہروں میں رونما ہوئے۔
یہ تعداد تمام ملک کی آبادی کے ہر ایک لاکھ لوگوں میں ۳۰۱۳۰ جرائم کی اوسط سے ۳۷ فیصدی زیادہ ہوئی۔

صحیّت عامّہ

۵۰ اب جبکہ متوقع میعاد زندگی کی اوسط بڑھ کر ۶۶ سال تک پہنچ چکی ہے۔ اموات کے اسباب وہ نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے۔ ۱۹۵۸ء میں دل کے عارضوں اور دوران خون کی خرابیوں سے جو موجودہ تہذیب کے نتائج ہیں سب سے زیادہ اموات واقع ہوئیں یعنی ۲۳ فیصدی اور اس کے بعد سرطان سے یعنی ۱۹ فیصدی۔ ۱۹۵۸ء میں ۱۰۰۰۰۰۰ اشخاص میں سے ۱۸۹ سرطان کی نذر ہوئے مغربی برلن میں تناسب سب سے زیادہ تھا یعنی ۲۹۶۔ حکومت کے صحیّت عامّہ کے اداروں کی سرگرمیوں اور خود لوگوں میں صحیّت و صفائی کے اصولوں پر پابند رہنے کی بدولت وبائیں اور لگنے والی بیماریاں بہت کم ہو گئی ہیں۔ ہر بچے کے دو بار چھپک کے ٹیکے لگوانا لازمی ہے۔ پہلی بار جب وہ شیرخوار ہوتا ہے اور دوسری بار جب وہ بارہ سال کی عمر کو پہنچ جائے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ تپ دق کے اور زخموں سے پیدا ہونے والے عارضہ کزاز کے حفاظتی ٹیکے لگوانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ لال بخار، خناق اور کالی کھانسی کے ٹیکے بھی بڑی تعداد میں لگوائے جاتے ہیں۔

صحیّت سے متعلقہ ۲۸۶ دفاتر ہیں جن کا کام وباؤں کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے علاوہ ادویات، زہر اور منشیات کی خرید و فروخت کی نگرانی کرنا ہے۔ انکایہ بھی فرض ہے کہ صنعتی اداروں میں صحتی اصولوں کی پابندی کرائیں اور ان لوگوں کے تحفظ کی نگرانی کریں جو ادویات سے متعلقہ کاموں میں لگے

طبی عملے (۳۱۔ دسمبر ۱۹۵۷ء)

ڈاکٹر	۴۳۰۰۰
معالج دندان	۳۰۰۰۰
عطار	۱۳۰۰۰
غیر سند یافتہ طبیب	۳۰۰۰۰
نرسنگ کے پیشہ میں	۱۲۰۰۰
ادویہ کی تعداد میں سٹریٹس	۴۴۰۰۰
بچوں کی دوائیں	۱۲۰۰۰

نیپال میں ہر ۶۴،۲۳۰ باشندوں پر ایک ڈاکٹر ہے، آسٹریلیا میں ۶۱۰ پر، سوئٹزرلینڈ میں ۶۰۰ پر، امریکہ میں ۹۰ پر۔ تمام دنیا میں ۱۲۰۰۰ ڈاکٹر ہیں اور ۶۳۸ طبی ادارے اور یونیورسٹیوں کے طبی شعبے ہیں۔

مل وفاق جمہوریہ میں ۱۹۵۷ء میں ۴۲،۰۰۰ رجسٹرڈ ڈاکٹروں میں ۸۰۰۰ خواتین تھیں۔

ہوئے ہوں۔ ہر ۶۹ باشندوں پر ایک
ڈاکٹر ہے اور ہر ۳۰۰ کیلئے ایک دواخانہ۔
تقریباً ۶۱ فیصدی ڈاکٹر اپنا مطب کرتے
ہیں۔ ڈاکٹروں، عطاروں وغیرہ کے اپنے
ایوان ہیں۔ کل ہسپتالوں اور دوسرے طبی
اداروں کی نصف تعداد ریاستیں اور
تعلقے چلاتے ہیں اور نصف کلیسیائیں اور
رفاہ عامہ کی غیر سرکاری انجمنیں۔ وفاقی
جمہوریہ میں ہر دس لوگوں میں ایک شخص

وفاتی علاقہ میں ۳۵۹۴ ہسپتال اور شفا خانے ہیں۔
جن میں ۵۸۸۰۰۰ پلنگ ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سالانہ
دس لاکھ ٹن کوئلہ صرف ہوتا ہے۔ یہ مقدار مشینیں بنانے
کی صنعت میں کوئلہ کی سالانہ کھپت سے زیادہ ہے۔ ۱۸
کرور ۸۰ لاکھ کلو واٹ گھنٹوں کے برابر بجلی استعمال میں
آتی ہے۔

۱۹۵۶ء میں مریضوں اور ہسپتالوں کے عملوں کی خوراک پر
تقریباً ۲۶۰ کرور جرمن مارک (یا ۶۱ کرور ۹۰ لاکھ ڈالر
یا ۲۲ کرور ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوئی۔ ہسپتال ہر وقت
اوسطاً ۹۰ فیصدی گھرے رہتے ہیں۔

سال میں ایک مرتبہ ہسپتال میں داخل ہوتا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں ایک وقت میں ۷۰ لاکھ لوگ ہسپتالوں
میں علاج پارہے تھے اور ان میں سے ہر شخص اوسطاً ۲۹ دن ہسپتال میں رہا تھا۔ ہر ۱۰۰ مریضوں کیلئے
۱۰۸ پلنگ ہیں۔ صحت سے متعلق معاملات کی قانون سازی ریاستوں کے ہاتھ میں ہے۔ چند ایک متوازی
معاملات کے علاوہ بند کو ایسی قانون سازی میں کوئی دخل نہیں ہے۔

کھیل، تفریح

کھیلوں کی اہمیت میں اضافہ اوقات کار کے کم ہونے پر فالو وقت میں اضافہ کی نسبت سے
ہی ہوتا ہے۔ لوگوں میں کھیلوں سے گہری دلچسپی کا اندازہ صرف مقابلوں میں تماشائیوں کی تعداد ہی
سے نہیں بلکہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ روزانہ لاکھوں اشخاص اپنے اپنے ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر بین الاقوامی
فٹ بال یا دیگر اہم کھیلوں کے مقابلوں کے حالات سننے اور دیکھتے رہتے ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں سوئٹزرلینڈ میں
اور ۱۹۵۸ء میں سویڈن میں منعقد ہونے والے فٹ بال کے بین الاقوامی مقابلوں کے موقعوں پر لوگ سیاسی
اقتصادی اور ثقافتی معاملات سے زیادہ کھیلوں میں اتنی دلچسپی لے رہے تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔
کھیلوں سے دلچسپی چھوٹے سے چھوٹے دیہات میں بھی پائی جاتی ہے جس سے عورتوں اور
مردوں کی زندگی میں بڑی گہما گہمی رہتی ہے، فٹ بال سب سے زیادہ مرغوب کھیل ہے۔
اس کے فوراً بعد ہی کسرت کا شمار ہے۔ جرمنی کا کسرتی کھیلوں کا جشن جس کی عمدہ روایات
ہیں۔ ہر پانچویں سال نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ ہلکی کسرتیں بہت مقبول ہیں اور

اولپک کے کھیلوں میں ہمیشہ نمایاں ہوتی ہیں۔ یہی حال جاڑوں کے کھیلوں کا ہے جن کے لئے ہر سال ہزاروں مرد اور عورتیں پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ موافق جاڑوں میں Mittelgebirge کی وادیوں تک میں بھی برفانی کھیل کھیلنا ممکن ہوتا ہے۔ خاص قسم کے برفانی تختوں کے استعمال سے یہ کھیل اب سہل ہو گئے ہیں۔ بین الاقوامی کھیلوں میں جرمنی کے ٹینس کے کھلاڑیوں کے نتائج دیکھ کر یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ کھیل اتنا مقبول ہو گا لیکن دراصل ٹینس بہت پسندیدہ کھیل ہے اور اس میں دلچسپی لینے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ پیراکی کا ذکر بھی ضروری ہے۔ تقریباً ہر شہر میں تیرنے کے تالاب ہیں۔ اسی طرح بین الاقوامی اعتبار سے جرمنی شہسواری میں بھی بہت آگے ہے۔ ان سب کھیلوں کے شائقین کی تعداد بہت کثیر ہے۔ آخن میں ہر سال شہسواری کا ایک بین الاقوامی مقابلہ ہوتا ہے جو جرمنی میں اور جرمنی کے باہر بھی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

حکومت کھیلوں کے معاملہ میں کچھ دخل نہیں دیتی۔ تمام کھیل اور ان کی تنظیم سے متعلقہ معاملات کھیلوں کی انجمنوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ کھیلوں کی جرمن وفاق (Deutscher Sportbund) سب سے اعلیٰ جماعت ہے جو ریاستوں کی کھیلوں کی وفاقوں اور کھیلوں کی مختلف شاخوں کی ۲۲ انجمنوں پر مشتمل ہے۔ گویا اس وفاق کی تنظیم دونوں علاقوں اور صیغی اصول پر ہے۔

کھیلوں کی انجمنوں کے باہر بھی لوگ کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اس زمرہ میں اسکولوں کے کھیل، پیراکی، کشتی چلانا، برف پر پھسلنا اور کئی دوسرے ایسے کھیل شامل ہیں جن کے لئے قیمتی ساز و سامان یا عمارتوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

کھیلوں کے لئے جگہیں بنانا عام طور پر تعلقوں کا کام ہے۔ کھیلوں کے سلسلہ میں ان کا

سالانہ خرچ تقریباً ۷ کروڑ جرمن

مارک یا ۶۸ لاکھ ڈالر

یا ۵۹ پاؤنڈ) ہوتا ہے۔ ممبر بننے کی

فیس اور تماشائیوں کے داخلہ کی

فیس سے کل آمدنی کم از کم ۳ کروڑ

جرمن مارک یا ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ

ڈالر یا ۷۰ لاکھ پاؤنڈ)

سالانہ ہوتی ہے۔

کھیلوں کی کلبیں ۱۹۵۸ : ۲۸,۳۱۱ کلبیں جن کے ۴۵,۰۹,۹۵۳ ممبر تھے۔ ان میں عورتوں اور لڑکیوں کی ۹,۶۱,۲۴۸ تھی۔ جرمن فٹ بال وفاق ۳۳,۷۳۳ کلبوں پر مشتمل تھی، ان کلبوں کی ٹیمیں ۶۱,۷۷۹ تھیں جن کے ۸۵,۵۶۳ ممبر تھے۔ جرمن کسرتی انجمن ۷۹,۷۹۱ کلبوں پر مشتمل تھی جس کے ۱۳,۳۲,۹۰۱ ممبر تھے

قومی فنٹ بال کے مقابلوں پر (جنہیں Toto کہتے ہیں) بازی لگائی ہوئی کل رقم میں ریبا ۵ کروڑ جرمن مارک (یا کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یا ۳۳ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم کھیلوں کے فنڈ جاتی ہے۔

صرف وفاقی جمہوریہ ہی میں ایسے ۳۲ سرکاری اسٹیڈیم ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۳۰۰۰۰ تا ۳۰۰۰۰ تماشائی بیٹھ سکتے ہیں۔ سٹوٹ گارٹ، برلن اور فرانکفرٹ کے اسٹیڈیم میں تو ۹۰۰۰۰ لوگ تک بیٹھ سکتے ہیں۔ ان بڑی جگہوں کے علاوہ جو بڑے شہروں کے لئے ضروری ہیں، ہر چھوٹے بڑے قصبہ اور شہر میں کھیل کے میدان، پیراکی کے تالاب اور کسرت کے ہال ہیں۔ ریاستیں بھی کھیلوں کے لئے کچھ رقمیں دیتی رہتی ہیں اور ۱۹۶۰ء کے وفاقی میزانیہ میں بھی اکروڑ جرمن مارک (یا ۲ لاکھ ڈالر یا ۸ لاکھ ۵۰ ہزار پاؤنڈ) کی رقم کسرت کے لئے ہال اور دوسرے کھیلوں کے لئے مرکز تعمیر کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔

جرمنی کے میونسپل قواعد کی رو سے کھیلوں کے لئے فی کس آبادی ۳ مربع میٹر جگہ ہونی چاہیے لیکن تاہم نوز چند ہی شہروں میں ایسا انتظام ممکن ہو سکا ہے۔

تمام اسکولوں میں کھیل لازمی ہیں۔ طلباء کے لئے کھیلوں کے مرکز اور ضروری سامان فراہم کرنا اور کھیل سکھانے والوں کی تربیت کی ذمہ داری ریاستوں اور تعلقوں کی ہے۔ وفاقی نوجوانوں کے کھیلوں میں اسکولوں کے تمام بچے حصہ لیتے ہیں۔ ہر سال ۵۰ لاکھ سے زیادہ نوجوان گرمیوں اور جاڑوں کے کھیلوں میں شرکت کرتے ہیں۔

جسمانی طور پر معذور لوگوں کی کھیلوں میں حصہ لینے میں ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ اس سے وہ اپنی زندگی میں زیادہ دلچسپی لینے لگتے ہیں اور ساتھ ہی ان کی جسمانی کمزوری دور ہونے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ۱۹۵۵ء میں وفاقی جمہوریہ میں ایسے لوگوں کے لئے ۳۰۵ کھیلوں کے گروہ قائم تھے۔ کھیلوں کے تمام شعبوں میں بین الاقوامی رابطہ پر ہر ممکن زور دیا جاتا ہے۔ چنانچہ قومی کھیلوں کا معیار بین الاقوامی معیار سے جا بجا جاتا ہے۔ اولمپک کے کھیل جرمن شائقین کے لئے نہایت دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ اولمپیا کے قدیمی کھیل کے میدان کی جرمن ماہران آثار قدیمہ اور کھلاڑیوں کے باہمی تعاون کے ذریعہ تجدید کی گئی ہے۔

فنٹ بال کے بعد تماشائی موٹر اور سائیکل کی دوڑوں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ دوڑیں بڑے بڑے ہالوں میں ۶ دن تک مسلسل ہوتی رہتی ہیں۔ جیسا اور ملکوں میں بھی ہوتا ہے۔ جرمنی میں

تعمیر مکانات

سیٹب (باویریا)

اگلے صفحہ پر:

+ دورین

+ کو فنیورین کے نزدیک

برلن میں ارنسٹ رائسٹرنامی بستی جو
سرکاری امداد سے بسائی گئی ہے





Marfat.com

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب دنیا کی سب سے تیز رفتار گاڑیاں موٹر کی دوڑ کے مشہور میدان — ۵۱ Nürburgring پر مقابلہ میں شریک ہوتی ہیں تو تمام کے تمام کنبے یہ دوڑیں دیکھنے آئیفل کی طرف چل پڑتے ہیں۔

موٹر سائیکل چلانا ایک کھیل ہی نہیں بلکہ ایک محبوب مشغلہ بھی ہے۔ ہفتہ کے آخر دنوں میں جب دھوپ نکلی ہوئی ہو، مضافات کی سڑکوں پر بے شمار موٹر سائیکلیں دوڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں کبھی کبھار ایک موٹر سائیکل پر پورا خاندان بھی لدا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

سیلانیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ انکے لئے جگہ جگہ راستے بنے ہوئے ہیں جن پر آسانی کے لئے نشانات لگے ہوئے ہیں پہاڑوں پر جھونپڑیاں ہیں اور دلکش جنگلات ہیں۔ موٹر کے اس دور میں بھی زیادہ سے زیادہ لوگ آفل کلب، ویٹر والڈ کلب اور ایسی دیگر کلبوں کے ممبر بن رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان بھی لوگوں کو بتاتے رہتے ہیں کہ ہر شخص کو کانی ورزش کرنی چاہیے اور اس طرح گویا جہانگردی اور اور دوسرے مقبول کھیلوں کو فروغ دینے میں مدد دیتے ہیں۔

سیر و تفریح پر نکلنے والوں کے لئے جگہ جگہ خمیرہ گاڑنے کے میدان بنے ہوئے ہیں۔ گرمیوں کے زمانے میں لوگ اپنی اپنی فاکس واگن موٹروں میں اپنے خیمے اور بستروں وغیرہ لیکر یہاں پہنچتے ہیں یا موٹر سائیکلوں پر ہی ضروری چیزیں باندھ لاتے ہیں۔

آج جرمن قوم اپنے ملک کی از سر نو تعمیر کی پہلی منزل پر پہنچ چکی ہے اور جرمنی کے لوگوں نے ذرا اطمینان کا سانس لینا شروع کیا ہے۔ انہیں کچھ فرصت کے اوقات بھی میسر ہونے لگے ہیں جن سے وہ لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس طرح وہ قومی کھیلوں کو فروغ دے رہے ہیں۔



تہذیب و تمدن

تمدنی زندگی

۵۲ جرمنی کی موجودہ تمدنی زندگی کی بنیادیں اس کے شاندار ماضی پر قائم ہیں۔ یہ میراث بہت سے جرمنوں کے لئے ۱۹۳۳ء اور اس کے بعد ۱۹۴۵ء کے بعد کے صبر آزمات سالوں میں روحانی تسکین کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ موسیقی میں باخ، موزارٹ، بیٹھون، براہمس اور واگنر اور دنیا کے ادب میں گوٹے، شلر، کلاسنٹ، بوشز اور ہوپٹیمین ایسے نام ہیں جو عہد قدیم، رومانوی دور اور عہد جدید کے نغمہ نگاروں، شاعروں، مصوروں اور سنگ تراشوں میں مخصوص جگہ رکھتے ہیں۔ آبرشٹ، ڈورر، ہانس ہالبائن، مستھالس گرونوالڈ، لوکس گراناخ، پیٹر وشر، اور ٹلمن رائمن شاندار جیسے ناموں کی وجہ سے قرون وسطیٰ بھی موجودہ دور کا ایک حصہ ہیں۔ اسی طرح رومانوی اور گوتھک دور کا باروک اور رُکو کو طرز تعمیر بھی اب بھی اتنا ہی دلکش ہے جتنا اس زمانہ میں تھا۔ لیکن جس طرح سے ہر عہد میں جرمن لوگ دوسری قوموں کی فنی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں اسی طرح وہ آج بھی تمام دنیا کی موسیقی، شاعری، مصوری اور سنگ تراشی کا بڑے شوق سے مطالعہ کرنے، ان فنون پر تبادلہ خیال اور بحث و مباحثہ کرنے اور ان کو عروج پر پہنچانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ جو لوگ گذشتہ دور کے جرمنی سے واقف ہیں اور اب ٹیوننگن، ارلانگن، ہاندلبرگ اور گوننگن اور ایسے دیگر یونیورسٹیوں کے شہروں میں جاتے ہیں جو جنگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہے وہ اب بھی ان شہروں کے لیکچر کے ایوانوں، تھیٹروں اور کتب فروشوں کی دکانوں میں قدیم جرمنی کی جھلک دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں یہاں ایک نئی زندگی اور ذہنی تحسس کی فراوانی کا بھی احساس ہوتا ہے جو طلباء کی سرگرمیوں اور ان کے مباحثوں وغیرہ میں دیکھتے ہیں۔ ایک غیر ملکی کو یہاں ثقافتی زندگی میں تازگی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے اور وہ نئے ذہنی آفاق کی طرف بڑھنے کے مساعی سے روشناس ہوتا ہے۔

جرمن علم و شعور ابھی تک اپنے پیروں پر آپ کھڑا ہونے کے قابل نہیں ہو سکا ہے۔ مغرب

اور مشرق کے درمیان موجودہ کشاکش، جرمنوں کے ہمسایہ یورپی ممالک سے تعلقات بالخصوص فرانس سے ۵۲
 جرمنی کے مشرق میں واقع ممالک کی بیک وقت دہشت اور قربت، اور امریکی تہذیب کی زبردست للکار
 ایسے عناصر ہیں جو جرمنی میں نئے نئے مسائل کو جنم دیتے رہے ہیں۔ اس طرح پیشتر اس کے کہ جرمن قوم
 بنی نوع انسان کی خدمت پوری طرح کر سکے یہ مسائل طے ہونے باقی ہیں۔

*

جرمنی میں مختلف ریاستوں کی روایاتی ثقافت اب اپنی حدود سے تجاوز کرنے لگی ہے مثال
 کے طور پر سلیسیائی طرز تمدن اب تمام مغربی جرمنی میں اثر انداز ہو گیا ہے۔ اس کا اثر عام لوگوں اور
 تخلیقی استادوں جیسے شاعروں، مصنفوں اور ثقافتی ماہروں، سبھوں پر ہی ہوا ہے۔ مشرقی جرمنی
 سے آئے ہوئے لوگ تمام علاقائی تمدنوں کیلئے ایک خمیر فراہم کرتے ہیں۔ جرمنی کے مجموعی تمدن میں علاقائی
 تمدن کے اختلاط کا رجحان ترقی پر ہے۔ اسی طرح وسطی جرمن علاقوں سے جو مغربی جرمنی سے فی الحال
 منقطع کئے ہوئے ہیں، بہت سے آزادی کے پرستار مع اپنی روایاتی تمدن کے مغربی جرمنی میں منتقل
 ہو گئے ہیں۔

ان تمام معاملات میں برلن ایک درمیانی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شہر کا وقوع ایسا ہے
 کہ نام نہاد GDR میں تمدنی نمائندوں سے تعلقات قائم رکھے جانے ممکن ہوتے ہیں۔ ان کو تمدنی
 مطبوعات ملتی رہتی ہیں اور ملک کا مغربی حصہ اس حصہ کو فراموش نہیں کرتا جو سوویت روس کے
 زیر اثر ہیں۔ برلن کی بدولت تمدنی تفاوت کم ہو گیا ہے۔

فرانکفورٹ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہودیوں کی یخ کنی اور تمدنی زندگی پر ان کا اثر ختم
 ہو جانے کے کیا معنی ہیں۔ شہریوں کے اس زمرہ میں اب بڑے بڑے ماہران فن، سائنس کے عالم اور
 فنون کے سرپرست دیکھنے میں نہیں آتے۔ اسی طرح تھیٹر اور موسیقی کی محفلوں کے شیدائی یہودی اب
 دکھائی نہیں دیتے۔ یہی کیفیت دوسرے بڑے شہروں خصوصاً برلن کی ہے۔

*

تمدنی اعتبار سے جرمنی ایک سہ زبانی ملک ہے۔ یہاں بیک وقت عیسائیت، مارکسزم اور
 آزاد خیال مسلک انسانیت کی ترویج کی جا چکی ہے۔ زندہ رہنے کی خواہش نے ان تینوں اصولوں پر
 بڑا اثر ڈالا ہے اور ان کو قریب تر لے آئی ہے۔ فلسفیانہ خیالات میں بحران کی موجودگی کا احساس
 ملک کے اس ادب سے مطابقت میں ہے جس میں ناول کی نسبت تمثیل کو کم اہمیت دی جاتی ہے جنگ

کے بعد سے مغربی جرمنی میں ماسوا مزدوروں کی تحریک کی جانب سے عمومی تعلیم کے سلسلہ میں چند ایک ٹھوس اقدامات کے، مارکسزم کے خیالات کے حامی روشن خیال لوگوں نے کوئی خاص کارنامے نہیں دکھائے ہیں۔ جرمن "انتہاپسند" لوگوں کے ذہنی اثر کا مقابلہ فرانسیسی انتہاپسندوں کے اثر سے نہیں کیا جاسکتا۔ تمدنی زندگی سے متعلق دو امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں، اول مسلک انسان دوستی کی ترویج میں ان مساعی کا ذکر جو عہدِ قدیم اور جرمن بورژوائی کی میراث ہیں، اور دوسرے عیسائیت۔ ان تینوں زبانوں کے مابین جو بنیادی مذاکرات فرانس میں ہو رہے ہیں وہی مذاکرات وفاقی جمہوریہ میں مسلک انسان دوستی اور عیسائیت کے درمیان ہو رہے ہیں۔

*

عیسائیت کے اس رُخ کا اثر بہت ترقی حاصل کر گیا ہے۔ انجیلی اور کیتھولک دینیات کو یونیورسٹیوں تک میں بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ پرنٹسٹنٹ کلیسا نے ایسی درسگاہیں قائم کی ہوئی ہیں جن میں دینیات کے عالم، ماہران اور دوسرے متعلقہ لوگ مسائل حاضرہ پر غور و خوض کرتے ہیں۔ انکا اثر تمدنی مساعی پر پڑتا ہے جس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ کیتھولک کلیسا میں بھی چار اسی نوعیت کی درسگاہیں ہیں۔ پادریوں کے بشیر تعلقوں میں دارالعلوم قائم ہیں۔ ان دارالعلوم میں درس و تدریس عموماً شام کے وقت ہوتی ہے اور ہر شخص کو تین سال پڑھایا جاتا ہے۔ ان کا تعلق لوگوں کے خصوصی گروہوں سے ہوتا ہے جن کے اپنے مسائل ہوتے ہیں، مثلاً کسانوں اور صنعتی شعبوں میں کام کرنے والوں سے۔ مقصد یہ ہوتا ہے ان درسوں میں شامل ہونے والے لوگ اپنے اپنے خصوصی میدانِ عمل میں سکونت پذیر ہو سکیں۔

جرمنی کی تمدنی زندگی، جو آفات و مصائب سے دوچار رہی ہے، اس وقت ایک تغیراتی دور میں ہے۔ جرمن لوگ اپنی قومی زندگی کے تمام پہلوؤں — اپنی تاریخ، اپنی مجرمت، اپنی فروگزاشتوں، اپنے نئے عزائم، اپنے گرد دہشتوں اور دلکشیوں اور دوسرے انسانوں کے متعلق وسیع پیمانہ اور کامل طور پر سوچ بچار کر رہے ہیں۔ مصروفیت اور کامیابی کے ساتھ ساتھ ان کروڑوں لوگوں کے دلوں میں ایک مستقل عمل جاری ہے جن کا طرز زندگی دنیا کے دوسرے لوگوں کے لئے اہمیت سے خالی نہیں ہے۔ اس عمل کے کئی رُخ ہیں کیونکہ اس کا مقصد یورپ کی اعلیٰ وحدانیت اور تمام دنیا کی وحدانیت میں جرمن تمدن کی تجدید ہے۔

✦

تمدنی حکمتِ عملی اور نظم و نسق

۵۳ دفاتی جمہوریہ میں تمدنی حکمتِ عملی اس اصول پر قائم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے تمدنی معاملات میں نجی حلقوں کی پیش قدمی رہے اور حکومت کا تعلق صرف ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی سے رہے۔

دفاتی حکومت کی وزارت داخلہ میں "بند کے تمدنی معاملات کا شعبہ" ہے جس کا کام یہ ہے کہ تمدنی حکمتِ عملی کے ایسے بنیادی امور طے کرے جن کا تعلق براہِ راست بند سے ہو۔ ان معاملات میں سائنسی تحقیقات سے متعلق اقدامات لینے کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ۱۹۵۸ء میں دفاتی وزارت داخلہ نے تقریباً ۵۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر یا ۹۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم تحقیقاتی کاموں کیلئے منظور کی تھی۔ اس رقم کا بیشتر حصہ "جرمن تحقیقاتی انجمن" کو دیا گیا تھا اور اسی انجمن نے اسے خرچ کیا تھا۔

تمدنی معاملات کے شعبہ کے دیگر فرانس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ بین الاقوامی رتبہ کی چند سائنسی درسگاہوں کی سرپرستی کرے۔ ایسی سب سے اہم درسگاہوں میں سے ایک برلن میں واقع آثارِ قدیمہ کی درسگاہ ہے جس کی شاخیں فرانکفورٹ، روم، اینٹھنز، استانبول، قاہرہ، بغداد اور میڈرڈ میں بھی ہیں۔ قدیم دستاویزات کا دفاتی دفتر خانہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ بند کا تعلق فرانکفورٹ میں واقع "جرمن لائبریری" سے بھی ہے۔ دفاتی وزارت داخلہ ایسی ثقافتی سرگرمیوں میں بھی مدد کرتی ہے جن کا میدانِ عمل علاقائی حدود سے باہر ہو مثلاً بیروت اور ہر سفلیڈ کے جشنی میلے۔ اس کے علاوہ یہ وزارت ایسی قدیم قومی عمارات کی دیکھ بھال اور مرمت کی ذمہ داری بھی لیتی ہے جتنا ریجی یافتی نقطہ نظر سے اہم ہوں، مثلاً لیوبک کی *Marickirone* نامی گرجا اور ٹرائز کی فلسطینی گرجا۔ اس سب کے علاوہ ایسی تمام مساعی کے لئے خاص امداد بہم پہنچائی جاتی ہے جن کا مقصد بین الاقوامی ثقافتی تعلقات کو مضبوط کرنا ہو۔ اس طرح بند چند بین الاقوامی اداروں کے جرمن صیغوں کو مدد دیتی ہے مثلاً بین الاقوامی موسیقی کی کونسل اور بین الاقوامی عجائب خانوں کی کونسل۔ اس سلسلہ میں جرمنی اور UNESCO کا باہمی کمیشن ایک خاص مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔

دوسرے ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھانے کا کام وزارتِ خارجہ کے سپرد ہے،

خصوصاً اس کے شعبہ ثقافت کے۔ اس کا ذکر پندرھویں باب میں ہے۔ دوسری وزارتیں بھی، مثلاً وزارت اقتصادیات، وزارت نقل و حمل، اور وزارت خوراک، زراعت و جنگلات، بھی اپنے اپنے میدان عمل میں تحقیقاتی سرگرمیوں پر کافی رقمیں صرف کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ کل جرمن امور کی دفاتی وزارت اور وزارت تارکان وطن بھی اپنے متعلقہ ثقافتی امور میں سرگرم عمل رہتی ہیں۔

*

بند اور ریاستیں دونوں ہی UNESCO کے ان اداروں کی کفیل ہونے کے علاوہ جو کولون، ہیمبرگ اور میونخ کے نزدیک گوتینگ میں واقع ہیں، دفاتی جمہوریہ میں قائم اور دیگر غیر ملکی ثقافتی اداروں کی بھی کفیل ہیں۔ ان اداروں میں وہ بھی شامل ہیں جو قابض طاقتوں نے جنگ کے خاتمہ پر قائم کئے تھے مثلاً "امریکہ گھر"، "برطانوی مرکز" اور *Instituts Français* جن کا مقصد باہمی میل جول اور باہمی اتحاد ہے۔

قانون اساسی کی رُو سے تمدنی امور سے متعلق اختیارات ریاستی حکومتوں کو سپرد کئے گئے ہیں۔ یہ صرف اسی وجہ سے نہیں کیا گیا کہ قانون سازوں کے رجحانات وفاق پسند تھے بلکہ تاریخی حقائق کا بھی یہی تقاضہ تھا۔ کم از کم تعلیمی معاملات میں ریاستوں کو یہی اختیارات کا حق پہنچتا ہے کیونکہ ان معاملات کی نوعیت ہی ایسی ہے۔ قومی ثقافتی امور میں بند کا دائرہ عمل صرف چند مخصوص معاملات تک محدود رکھا گیا، یعنی سائنسی تحقیقات میں ترقی (ریاستوں کے ساتھ مل کر)، ترک وطن کی وجہ سے ثقافتی میراث کو نقصان پہنچنے کے خلاف تحفظ، اخبارات اور فلم سے متعلق قانون سازی، اور قدرتی وسائل کا تحفظ اور بیرون شہر کی نگہداشت۔

تمدن کا نظم و نسق، خصوصاً اسکولوں اور اعلیٰ تعلیمی درسگاہوں سے متعلق امور کا، ریاستوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ریاستیں تمدنی حکمت عملی اور نظم و نسق کو علاقائی حدود میں رکھنے کی مشکلات کی طرف سے بے بہرہ نہیں ہیں، چنانچہ انہوں نے اپنے مابین کچھ مشترک انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ ۱۹۴۹ء سے ریاستوں کے وزراء برائے تمدن ایک "مستقل کانفرنس" کے ذریعہ آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ یہ کانفرنس ایک گروہ عاملہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کے صدر کا انتخاب ہر سال ہوتا ہے اور اس کا اپنا عملہ بون میں کام کرتا ہے۔

اسی طرح ۱۹۴۹ء سے ریاستیں معاہدہ کیوننگ سٹین کے ذریعہ ایک دوسرے سے تعاون کرتی ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے ریاستیں مل کر ایسے سائنسی اداروں کی کفیل ہوتی ہیں جن کی اہمیت

علاقائی حدود سے تجاوز کرتی ہو۔ ان میں میکس پلانک سوسائٹی سب سے زیادہ اہم ہے۔ ریاستوں کی ان ۵۳ تمام کوششوں کے باوجود بھی جو وہ تمدن کی حکمت عملی سے متعلقہ امور کو غیر محدود رکھنے کے لئے کرتی رہی ہیں، بند کے ساتھ مل کر کام کرنے میں انہیں فائدہ ہی ہوا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں معاہدہ کیوننگ سٹین کی وجہ سے ظور میں آئے ہوئے اخراجات کی نصف رقم کی ذمہ داری بند نے قبول کی تاکہ ریاستیں اپنے فرائض کو بہتر سے بہتر طریقہ پر پورا کر سکیں۔

جرمن تعلیم و تدریس کے معاملات کی باقاعدہ تحقیقات کرنے کی ضرورت کے پیش نظر ۱۹۵۳ء میں وفاقی وزارت داخلہ اور ریاستوں کے وزراء برائے تمدن کی مستقل کانفرنس کے صدر نے پانچ سال کے عرصہ کیلئے "جرمن کمیٹی برائے تعلیم و تدریس" قائم کی۔ ۱۹۵۸ء میں اس کی مزید پانچ سال کے لئے توسیع کی گئی۔ اس کمیٹی کے ممبر ایسے لوگ ہیں جو کسی سرکاری نوعیت کے اثر سے غیر پابند ہیں۔ وہ اعزازی طور پر اپنی خدمات، اپنی واقفیت اور اپنا تجربہ اس کمیٹی کو پیش کرتے ہیں تاکہ مفاد عامہ کے نقطہ نظر سے یہ کمیٹی جرمن تعلیمی امور پر نگاہ رکھ سکے اور ان ممبروں کے مشورے اور سفارشوں کے ذریعہ ان امور کو ترقی دے سکے۔ یہ اس کمیٹی کا فرض ہے کہ جرمن تعلیمی امور کی ایک ہمہ گیر تصویر پیش کرے۔

ابھی تک دو، یعنی بند اور ریاستی سطحوں پر تمدنی حکمت عملی پر عمل پیرا ہونے کے نتائج کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تمام متعلقہ امور ابھی تک مدوجزر میں ہیں اور ان پر کوئی فیصلہ ناطق صادر نہیں کیا جاسکتا۔

مدارس

جرمنی میں اٹھارویں صدی ہی میں عمومی تعلیم کا طریقہ رائج ہو گیا تھا۔ ۱۹۲۰ء سے لازمی تعلیم ۵۲ چھ سال سے اٹھارہ سال کی عمر تک رکھی گئی، اس مدت میں سے پہلے آٹھ سال باقاعدہ مدرسوں میں گزارنے ہوتے ہیں۔ تمام بچوں کی تقریباً ۸۰ فیصدی تعداد پہلے ابتدائی اسکولوں (Volksschule) میں تعلیم پاتی ہے، ان اسکولوں میں وہ چھ سال کی عمر سے اپنے چودھویں سال تک رہتے ہیں۔ اس کے بعد عام طور پر وہ کسی پیشہ یا ہنر کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اگلے تین سال تک انہیں پیشوں سے متعلقہ تربیتی اداروں میں پڑھنا لازمی ہے۔ عام طور پر ایسے اداروں میں پڑھائی ہفتہ میں ایک دن ہوتی ہے۔

جسمانی یا ذہنی طور پر معذور بچوں کو "امدادی" اسکولوں (Hilfsschulen) یا مخصوص اسکولوں

ابتدائی تعلیم کے پہلے چار سالوں میں چار سال (برہمن میں چھ سال) جنہیں بنیادی تعلیم کا دور (Grundschule) کہا جاتا ہے، ہر بچے کے لئے تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ اس کے اختتام پر ہی ان کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ یا درمیانی اسکول (mittlere) یا ثانوی اسکول (Gymnasium) میں داخل ہو سکیں۔ عام طور پر درمیانی اسکول میں چھ جماعتیں ہوتی ہیں۔ یہ اسکول ختم کرنے کے بعد طلباء کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ سرکاری یا کاروباری ملازمتوں یا پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرنے کے بعد مخصوص اسکولوں کی طرف جاسکیں۔ عام طور پر پیشہ ورانہ تربیت کے اسکول دن میں کچھ وقت کیلئے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کل وقت کے لئے بھی مخصوص ادارے (Berufsfachschulen) قائم ہیں مثلاً کاروباری، سماجی اور فنی پیشوں کے لئے۔ ان میں کاروباری، ہنر سکھانے کے اسکول، گھریلو امور سکھانے کے اسکول، سماجی اسکول اور آلات موسیقی وغیرہ بنانے کی تربیت دینے والے اسکول شامل ہیں۔ ایسے کسی اسکول میں تین سال گزارنا پیشوں سے متعلقہ تربیتی اداروں میں حاضری دینے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

Gymnasium اسکول ۹ سال میں ختم ہو جاتا ہے اور اس مدت کے بعد طلباء کو ایک امتحان دینا ہوتا ہے جو کم از کم ۹ سال کی عمر میں دیا جاسکتا ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کے بعد طلباء کی ذہنی پختگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہ امتحان یونیورسٹی میں داخلہ لینے سے پہلے ضروری ہوتا ہے۔ Gymnasium اسکول تین قسموں کے ہوتے ہیں جن میں علی الترتیب قدیم زبانیں، جدید زبانیں اور ریاضی بمعہ قدرتی علوم سکھانے پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ پہلی قسم کے اسکولوں میں سب سے پہلے جو زبان سکھائی جاتی ہے وہ لاطینی ہوتی ہے، اور دوسری اقسام کے اسکولوں میں انگریزی۔ تیسرے سال میں ایک اور زبان کا اضافہ کیا جاتا ہے اور ایک مزید غیر ملکی زبان چوتھے سال سے شروع کی جاتی ہے۔ ایسے ثانوی اسکول بھی ہیں جہاں صرف گھریلو امور سے متعلقہ مضامین میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی طرح کاروباری ثانوی اسکول اور اقتصادیات کے ثانوی اسکول بھی قائم ہیں۔ ایسے اسکولوں میں تعلیم ختم کرنے کے بعد طلباء یونیورسٹیوں کے مخصوص شعبوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

جرمنی میں گزشتہ ایک صدی میں Gymnasien اسکولوں کی حیثیت یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت کی پہلی منزل کی سی ہو گئی ہے۔ ان اسکولوں کے آخری امتحان میں، جسے Reife-prüfung کہتے ہیں۔ کامیابی گویا اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کیلئے لازمی ہے۔ دوسری طرف

۵۴ — ثانوی اسکولوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اعلیٰ معیار کی عام تعلیم دے سکیں۔ چنانچہ یہ ہوا کہ — *Reifeprüfung* کے امتحان کو اکثر مختلف پیشوں میں داخلہ کے لئے ضروری سمجھا جانے لگا اور اسی گو مگ میں ثانوی اسکول یہ طے نہیں کر پاتے ہیں کہ طلباء کو کتابی واقفیت حاصل ہو یا انھیں صحیح معنوں میں علم حاصل ہو۔ یہ مسئلہ اکثر متنازع فیہ رہا ہے اور اس پر اکثر مباحثے ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تعلیم کے ایک مزید سلسلہ کا ذکر بھی بجا نہ ہوگا۔ اس سلسلہ کے تحت کیا یہ جاتا ہے کہ غیر معمولی ذہین طلباء کو پیشوں سے متعلق تعلیم کے دوران امتحانوں کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ ان کو اعلیٰ درسگاہوں میں داخلہ میں بھی سہولت پہنچائی جاتی ہے۔ اس طرح خدا داد قابلیت رکھنے والے ایسے طلباء کو آسانیاں بھی مل جاتی ہے جو کسی وجہ سے ثانوی اسکول میں پڑھنے سے قاصر ہوں اور پیشوں سے متعلق علم کے حصول کا شوق بھی بڑھایا جاتا ہے۔

ابتدائی اسکولوں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل والے طلباء کی تعداد کے ۱۵ فیصدی نجی اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں۔ ان اسکولوں کو حکومت سے منظور شدہ ہونا لازمی ہوتا ہے اور ان پر حکومت کی نگرانی بھی رہتی ہے۔ ان اسکولوں میں بھی تقریباً وہی نصاب ہوتا ہے جو سرکاری اسکولوں میں۔ اکثر و بیشتر یہ اسکول رہائشی ہوتے ہیں۔ چند نجی اسکول کافی شہرت یافتہ ہیں مثلاً سالم میں واقع اسکول جہاں ڈیوک آف ایڈنبرائے تعلیم حاصل کی تھی، سینٹ بلا سین کا جیسٹ اسکول اور بادگودسبرگ کا انجیلی اسکول۔ نجی اسکولوں کی ایک جدید طرز *Jugendort* یا "بچوں کا گاوں" ہے۔

ابتدائی اسکولوں میں عموماً لڑکوں اور لڑکیوں کو یکجا تعلیم دی جاتی ہے۔ بڑی جگہوں پر ان کی تعلیم علیحدہ بھی ہوتی ہے۔ دوسری قسم کے اسکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو علیحدہ علیحدہ تعلیم دینے کا قاعدہ ہے۔ یہ سوال اکثر زیر بحث رہا ہے کہ آیا ابتدائی اسکولوں میں صرف پرنٹسٹ یا صرف کیتھولک بچوں کو تعلیم دی جائے (*Bekenntnisschulen*) یا اسکول مشترکہ قسم کے ہوں۔ (*Common-
schaftsschulen*) جہاں سب ہی عقائد کے بچے ہوں یا پھر اسکولوں میں کسی قسم کی مذہبی تعلیم ہی نہ ہو۔ درمیانی اور ثانوی اسکول تقریباً سب ہی مشترکہ قسم کے ہیں۔ ابتدائی اسکولوں میں اس قسم کی تعلیم کا فیصلہ ریاست کرتی ہے لیکن بہر صورت والدین کی مرضی سے مذہب کی تعلیم لازماً دی جاتی ہے اور کلیسا کی زیر نگرانی ہوتی ہے۔ اسکول کی فیس سے معافی اور جہاں تک ممکن ہو کتابیں وغیرہ خود سے خریدنے کے بارے میں چند ریاستوں نے اپنے منصوبوں میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے

ابتدائی اور پیشہ ورانہ اسکولوں میں طلباء سے کوئی فیس نہیں لی جاتی جہاں فیس لی جاتی ہے وہاں تادار طلباء کو وظیفے یا فیس سے معافی دی جاتی ہے۔ مالی سماجی یا مذہبی امتیاز کے بغیر تعلیم حاصل کرنے کے مساوی مواقع کا حق تمام ریاستوں کے دستوروں کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ ۱۹۵۷ء کے مالی سال میں ریاستوں اور تعلقوں

مارچ ۱۹۵۷ء میں وفاقی جمہوریہ میں جماعتوں کے ۵۳۴، ۱۶۵ کروڑ تھے، مزید ۳۳۶ کروڑ کی فوری ضرورت ہے۔ عزم یہ ہے کہ ہر جماعت میں ۳۵ شاگردوں سے زیادہ نہ ہوں، اس صورت میں ۳۳۶ کروڑ کی مزید ضرورت ہوگی۔ اسکولوں میں تعلیم کی مدت ۹ سال کے جانے پر اس تعداد کے علاوہ ۱۱، ۸۵۳ کروڑ مزید کرے چاہیے ہوں گے۔

جماعت کا ایک کمرہ قائم کرنے پر تمام اخراجات کا تخمینہ ... ۱۰۰ کروڑ جرمن مارک یا ۲۳۸۱۰ ڈالر یا ۵.۳ کروڑ پاؤنڈ ہے۔

نے ۵۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر یا ۴ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم تعلیمی امور پر صرف کی۔ اس میں سے ۳۱۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر یا ۲۶ کروڑ ۴۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم ابتدائی اسکولوں پر صرف ہوئی تھی۔ ہر بچہ پر سرکاری خرچ ابتدائی اسکولوں میں تقریباً ۵۸۰ جرمن مارک (یا ۱۳۸ ڈالر یا ۲۹ پاؤنڈ) درمیانی اسکولوں میں ۸۸۰ جرمن مارک (یا ۲۱۰ ڈالر یا ۵۵ پاؤنڈ) اور ثانوی اسکولوں میں تقریباً ۱۳۰۰ جرمن مارک (یا ۳۱۰ ڈالر یا ۱۱۱ پاؤنڈ) ہوا تھا۔ جنگ کی تباہ کاریوں کے بعد تقریباً ۵۰۰ نئے اسکول کے کمرے بنائے گئے لیکن مہاجرین کے آجانے سے تقریباً ۲۲،۰۰۰ مزید کمروں کی اب بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ کسی جماعتوں کو ایک ہی کمرے میں باری باری پڑھنا ہوتا ہے۔ کمروں کی کمی کی وجہ سے اسکولوں کے ساز و سامان پر بھی زیادہ بار پڑتا ہے۔ ابتدائی اسکولوں میں ہر استاد کی سپردگی میں ۳۶ طلباء ہوتے ہیں۔ ابتدائی اسکولوں میں اوسطاً ۱۵۲ درمیانی میں ۳۰۰ سے ۴۰۰ تک اور ثانوی اسکولوں میں ۴۰۰ سے ۵۰۰ تک طلباء ہوتے ہیں۔

۱۹۳۸ء سے ۱۹۵۹ء تک اسکولوں کی پرانی عمارتوں کی مرمت اور نئی عمارتوں کی تعمیر ۵۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۸۰ کروڑ ڈالر یا ۶۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف کی گئی۔

استادوں کی تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے کیونکہ اسکول صرف سبق پڑھانے کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ ان کا کام بچوں کو ان کی آئندہ زندگی کے لئے تیار کرنا اور اچھے شہری بنانا بھی ہے۔ اسی

علاوہ معاون اور خصوصی اسکولوں سمیت۔ یہ بار علاقائی کونسلوں پر اس ضمن میں ان کی قلیل آمدنی مہیا کرنے کے بعد پڑتا ہے۔

تعداد		شاگرد	اسکول
تعداد	اسکول		
۳۰,۴۴۰	۳۶,۱۸۰	ابتدائی اسکول
۸۸۰	۳,۱۳۰	درمیانی اسکول
۱۶۱۰	۴,۶۵۰	ثانوی اسکول
۹۶۰	۲,۸۶۰	خصوصی اسکول اور مغربی برلن کے اسکول
۶,۶۶۰	۲۳,۰۴۰	پیشوں سے متعلقہ اسکول
۲۳۵,۰۰۰	اساتذہ کی تعداد

بہ معاون اور خصوصی اسکولوں سمیت۔

لئے عام تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ بچوں کے گروہ بنا دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ آپس میں مل کر کام کرنا سیکھیں۔ والدین کو اپنی متعلقہ کمیٹیوں اور کونسلوں کے ذریعہ اسکولوں کی زندگی میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ شاگردوں کی بھی اپنی کمیٹیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے معاملات کی دیکھ بھال میں حصہ لیتے ہیں۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اسکولوں کے تمام مسائل، معلم، والدین اور شاگرد سب مل جل کر طے کریں۔ تمام اسکولوں کی تعلیم کا مقصد آزاد خیالی اور ذمہ دار عمل کی صلاحیت پیدا کرنا، آزاد شخصیت پیدا کرنا، ملک کی ذمہ داری کا احساس دلانا، دوسروں کے عقائد کا احترام کرنا، ملک اور اس کے لوگوں سے محبت کرنا، امن کے حصول میں ترقی حاصل کرنا، اور لوگوں کے مابین تعاون کی تلہین کرنا ہے۔

تربیت پانے سے پیشتر استادوں کو "پختگی" کا امتحان دینا ہوتا ہے۔ ابتدائی اسکولوں کے تقریباً ۱۸,۰۰۰ معلم دفاتی علاقہ میں تقریباً ۲۰ کالجوں اور ۵۰ دیگر اداروں میں دو سے تین سال تک تربیت حاصل کرتے ہیں۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ ایسے تمام اداروں میں تربیت کی میعاد تین سال کر دی جائے۔ اس سب کے باوجود بھی تربیت پانے ہوئے استادوں کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ موجودہ ابتدائی اسکولوں کے لئے بھی کافی ہو کجا کہ مزید اسکولوں کے لئے بھی۔ تجارتی اسکولوں اور ثانوی اسکولوں کے معلموں کو یونیورسٹی میں چار سال گزارنے کے بعد ایک ایسے امتحان میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو سرکاری نگرانی میں ہوتا ہے۔ ایک امر کا بھی فیصلہ نہیں ہو پایا ہے اور وہ یہ ہے کہ آیا معلموں کو تربیت مذہبی فرقہ وارانہ طور پر دی جائے یا نہیں۔ ریاستوں میں ابھی تک اس مسئلہ پر اختلاف رائے باقی ہے۔ استاد

۵۴ اپنی ریاست یا تعلقہ کے ملازم ہوتے ہیں۔ اسکولوں کی عمارتوں، ساز و سامان اور نظم و نسق کی ذمہ داری تعلقوں پر ہے۔

دستور اساسی کی رُو سے تمام تمدنی معاملات (جن میں تعلیم بھی شامل ہے) ریاستوں کی ذمہ داری ہیں اور اسکولوں سے متعلقہ ہر معاملہ ان کی وزارتِ تمدن کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ ۱۹۵۵ء سے ہر ریاست نصاب، استادوں کی تربیت اور ان کی تنخواہ، اور ایسے دیگر معاملات میں اپنے حالات کے مطابق الگ الگ عمل کرتی رہی۔ ۱۹۵۵ء میں تمام ریاستوں کے وزراء اعلیٰ نے ایک لائحہ عمل بنایا جس کی رُو سے یہ سب معاملات تمام ریاستوں میں ایک ہی طور پر طے ہوں گے، گو کہ ابھی تک اس پر پوری طرح عمل نہیں ہو سکا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق تعطیلات سے متعلق قواعد، زبانیں سکھانے کے طریقہ اور امتحانات کے پرچے جلیختنے کے طریقہ میں یکسانیت سے کام لیا جائے گا یہ بھی ارادہ ہے کہ ہر ریاست میں *Gymnasium* صرف تین قسم کے ہوں۔

کچھ پتے (جو نوجوانوں کے بارے میں باب سے بھی متعلق ہیں):

Deutscher Bundesjugendring, Bonn-Venusberg, Haager Weg 44 (Arbeitsgemeinschaft der Evangelischen Jugend Deutschlands — Bund der Deutschen Katholischen Jugend — Bund der Deutschen Landjugend — Deutsche Jugend des Ostens — Deutsche Sportjugend — Deutsche Wanderjugend — Gewerkschaftsjugend — Jugend des Deutschen Alpenvereins — Jugend der Deutschen Angestellten-Gewerkschaft — Naturfreundejugend Deutschlands — Ring deutscher Pfadfinderbunde — Ring deutscher Pfadfinderinnenbunde — Sozialistische Jugend Deutschlands / Die Falken)
Ring politischer Jugend, Bonn, Poppelsdorfer Allee 17 (Junge Union Deutschlands — Jungsozialisten — Deutsche Jungdemokraten)

تعلیم بالغاں

۵۵ تعلیم بالغاں کے لئے لوگوں کو جو سہولتیں حاصل ہیں ان میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹھیٹر اور سینما اور خاص طور پر *Volkshochschulen* ("عوامی یونیورسٹیاں") اور اسی قسم کے تعلیمی ادارے اور "عوامی کتب خانے" شامل ہیں۔ ۱۹۴۵ء سے ان ہی قسم کے اداروں کو تقویت دی گئی ہے تعلیم سے متعلقہ مقبول آسائشیں ہر چھوٹے بڑے شہر اور دیہات تک میں پائی جاتی ہیں جو کچھ تو لوگوں نے انفرادی حیثیت سے اور کچھ مقامی حکام کی وساطت سے قائم کی ہیں۔ صرف اسی نوعیت کے آزاد مرکزوں کے ذریعہ ہی جو بیرونی اثرات سے پاک ہوں یہ ممکن ہے کہ لوگوں کا خیال اور عمل گذشتہ دور کے سرکاری تسلط

سے آزاد ہو سکے اور وہ آزاد شہریوں کی حیثیت سے اپنی انفرادی ذمہ داری محسوس کر سکیں۔ "عوامی" ۵۵
یونیورسٹیاں "آج بھی اس کو اپنا سب سے اہم فرض سمجھتی ہیں۔

اس کے علاوہ "عوامی یونیورسٹیوں" کو اکثر و بیشتر شام کے وقت تربیت کے ذریعہ تعلیم بالغان
کی ضروریات کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے۔ ۱۹۳۵ء کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیت کے
معاملہ میں عملی تعلیم اور ہنر سیکھنے کی ضروریات اسکولوں کے ذریعہ پوری نہیں ہو رہی تھیں۔ "عوامی
یونیورسٹیوں" نے جب اس طرف توجہ دی تو اس سے عام تعلیم کے پروان چڑھنے میں بھی مدد ملی۔ ان
یونیورسٹیوں کا رجحان یہی ہے کہ وہ تعلیم کے عملی پہلوؤں میں توازن قائم کرنے میں مدد دیں۔

اس وقت شام کے وقت کام کرنے والی "عوامی یونیورسٹیوں" کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔ جنوبی
جرمنی میں Volkshochschulen کا قیام پہلے پہل بطور کلبوں کے عمل میں آیا تھا اور اب بھی
ایک حد تک انہیں آزاد انجمنیں (Kuratorien) چلاتی ہیں۔ دوسری طرف شمالی جرمنی میں
انفرادی عمومی تعلیمی آسائشیں فراہم کرنا میونسپل حکام کے ذمہ ہے۔ تاہم ان کی قانونی حیثیت
خواہ کچھ ہی ہو، یہ ادارے ہمیشہ آزاد تعلیم کے مرکز رہے ہیں اور بلا امتیاز مذہبی عقیدہ، عمر، سیاسی
تعلق اور سماجی حالت، شخص ان سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ آزاد تعلیمی رشتہ میں منسلک ہو کر اور
آپس کے تعاون سے ان یونیورسٹیوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ زندگی کو
بہتر طور پر سمجھ سکنے کے قابل ہو سکیں، آزاد غور و فکر کے عادی ہو سکیں اور اپنی زندگی میں زیادہ
صلاحیت پیدا کر سکیں۔ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں شہری ذمہ داریوں کا جھکا
اجاگر کریں اور جمہوری فکر و عمل کو اپنائیں۔ اس وجہ سے "عوامی یونیورسٹیاں" اپنا کام جمہوری اصولوں
پر خود اعتمادی کے ساتھ کرتی ہیں۔ ان کو یہ اختیار ہے کہ اپنے رہبروں اور شریک کاروں کو آزادی سے
منتخب کریں اور آزادانہ تربیت دے سکیں اور اپنے لئے لائحہ عمل بنا سکیں۔

شہروں میں شام کے وقت کام کرنے والی Volkshochschulen کے علاوہ خانگی اور اجتماعی
تعلیم کے مرکزوں سے بھی تعلیم بالغان کے کام کو مدد ملتی ہے۔ ان مرکزوں کو Heimvolkshoch-
schulen کہتے ہیں۔ اس قسم کے کچھ مرکز ۱۹۳۳ء سے پہلے بھی قائم تھے۔ ۱۹۳۵ء کے بعد ان کی از سر نو تنظیم
اور توسیع کی گئی۔ اس وقت وفاقی جمہوریہ میں اس نوعیت کے تقریباً ۳۰ مرکز ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے
کہ وہ ایک نئے سماجی نظام کے قیام میں مدد دیں۔ چنانچہ یہ مرکز ان مساعی کے لئے عمدہ ثابت ہوتے
ہیں جو ملک بھر میں نوجوانوں کو سیاسی طور پر تعلیم یافتہ بنانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

Heimvolkshochschulen میں تعلیم بالغان کے بہت سے پہلو نمایاں ہیں۔ وہ سکولوں کے کام میں مدد دینے اور عام تعلیمی نوعیت کے ذریعہ پیشوں میں ترقی کے لئے مدد ثابت ہونے کے علاوہ سیاسی روشن خیالی اور شہری ذمہ داری کا احساس بھی دلاتے ہیں۔ گویا یہ مرکز ایک ہمہ گیر تعلیم کا ذریعہ ہیں جس کا مقصد فرد کو اس قابل بنانا ہے کہ دنیا کی موجودہ افزائگری میں رہ کر بھی اپنا توازن قائم رکھ سکے اور ساتھ ساتھ اپنے ارد گرد کے لوگوں، ہنی نوع انسان، معاشرت اور حکومت کے ساتھ اپنے تعلقات کو استوار رکھ سکے۔

ریاستی سطح پر "عوامی یونیورسٹیاں" ریاستی انجمنوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے تعاون کرتی ہیں۔ بُند کی سطح پر بھی ان کا ایک انجمنی ادارہ ہے جس کا نام - Deutscher Volkshochschulverband ہے۔ ایک مرکزی دفتر کے ذریعہ ایک "یونیورسٹی" کے تجربات سے دوسری "یونیورسٹیاں" فائدہ اٹھاتی ہیں اور باہمی دلچسپی کے معاملات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

مزدور انجمنوں کا جرمن وفاق (DGB) اپنے ملازمین کی سیاسی اور سماجی تعلیم کے سلسلہ میں "عوامی یونیورسٹیوں" کا تعاون حاصل کرتا ہے۔

*

"عوامی یونیورسٹیوں" میں مذہب کے بارے میں رائے زنی کی جاسکتی ہے تاکہ ہر شخص کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع مل سکے اور کسی ایک نقطہ نظر پر بحث کی جاسکے۔ تعلیم بالغان میں اس کا خیال رکھا جاتا ہے کہ لوگ اس قسم کے تبادلہ خیال میں زمانہ کی رفتار کا خیال رکھتے ہوئے حصہ لے سکیں۔

پروٹسٹنٹ عقیدہ کے لوگوں کے لئے ریاستی کلیساؤں کے تحت ۸ درسگاہیں کام کر رہی ہیں جن کا نصب العین یہ ہے کہ لوگوں کی مشکلات اور ان کے دلوں میں مذہب سے متعلق پیدا ہونے والے شہتائے کے بارے میں ان سے مذاکرے کئے جائیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ درسگاہیں لوگوں کے مختلف گروہوں کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ اپنے روزمرہ کے مسائل پر بحث کریں تاکہ ان میں باہمی مفاہمت پیدا ہو سکے حتیٰ کہ وہ مشترک مشکلات کے مشترک حل تلاش کر سکیں۔ ان درسگاہوں میں زیادہ تجربہ کار لوگ آپس میں ایک دوسرے کے تجربات کا جائزہ لیتے ہیں۔ گوکہ تمام پروٹسٹنٹ درسگاہوں کا اساسی نصب العین ایک ہی ہے تاہم ان کے انفرادی مقاصد مختلف ہیں کیونکہ ریاستوں اور کلیساؤں کے حالات بھی

مختلف ہیں۔ ان مساعی میں پیش پیش دیگر اداروں کے علاوہ ”جرمنی کی پروٹسٹنٹ درسگاہوں کے ۵۵ مطالعہ کا گروہ“، ”اقتصادی اخلاقیات اور سماجی خدمت کا گروہ عالمہ“، ”مزدوروں کے مسائل کے لئے پروٹسٹنٹ مجلس عالمہ“ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کیٹھولک لوگوں کے لئے ”کیٹھولک تعلیم بالغاں کی وفاقی انجمن“ قائم ہے جو ان تمام اداروں کی ناسندگی کرتی ہے جن کا تعلق خاص طور پر تعلیم بالغاں سے ہے اور ایسی کیٹھولک انجمنوں کی بھی جو اس کام میں مصروف عمل ہیں۔ پروٹسٹنٹ لوگوں کی طرح یہاں بھی تمام کام درسگاہوں ذریعہ ہوتا ہے جن کی حیثیت کلیسائی علاقہ کے اہم تعلیمی مرکزوں کی سی ہے۔ گھروں میں جلسے منعقد کرنے کے علاوہ یہ درسگاہیں اپنے کلیسائی علاقہ میں تقاریر کا انتظام بھی کراتی ہیں۔ ان کے علاوہ ان درسگاہوں کی نوعیت کے دیگر تعلیمی ادارے بھی موجود ہیں جو سماجی زندگی میں تمام گروہوں کے درسوں کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں اور Landvolkshochschulen بھی مصروف عمل رہتے ہیں۔ انجمنیں مثلاً ”کیٹھولک مزدوروں کی تحریک“ اور ”کولپنگ فاؤنڈیشن“ سب سے زیادہ اہمیت رہنے سہنے کے حالات کو دیتی ہیں جن کا تعلق براہ راست پیشہ یا تجارت سے ہوتا ہے۔

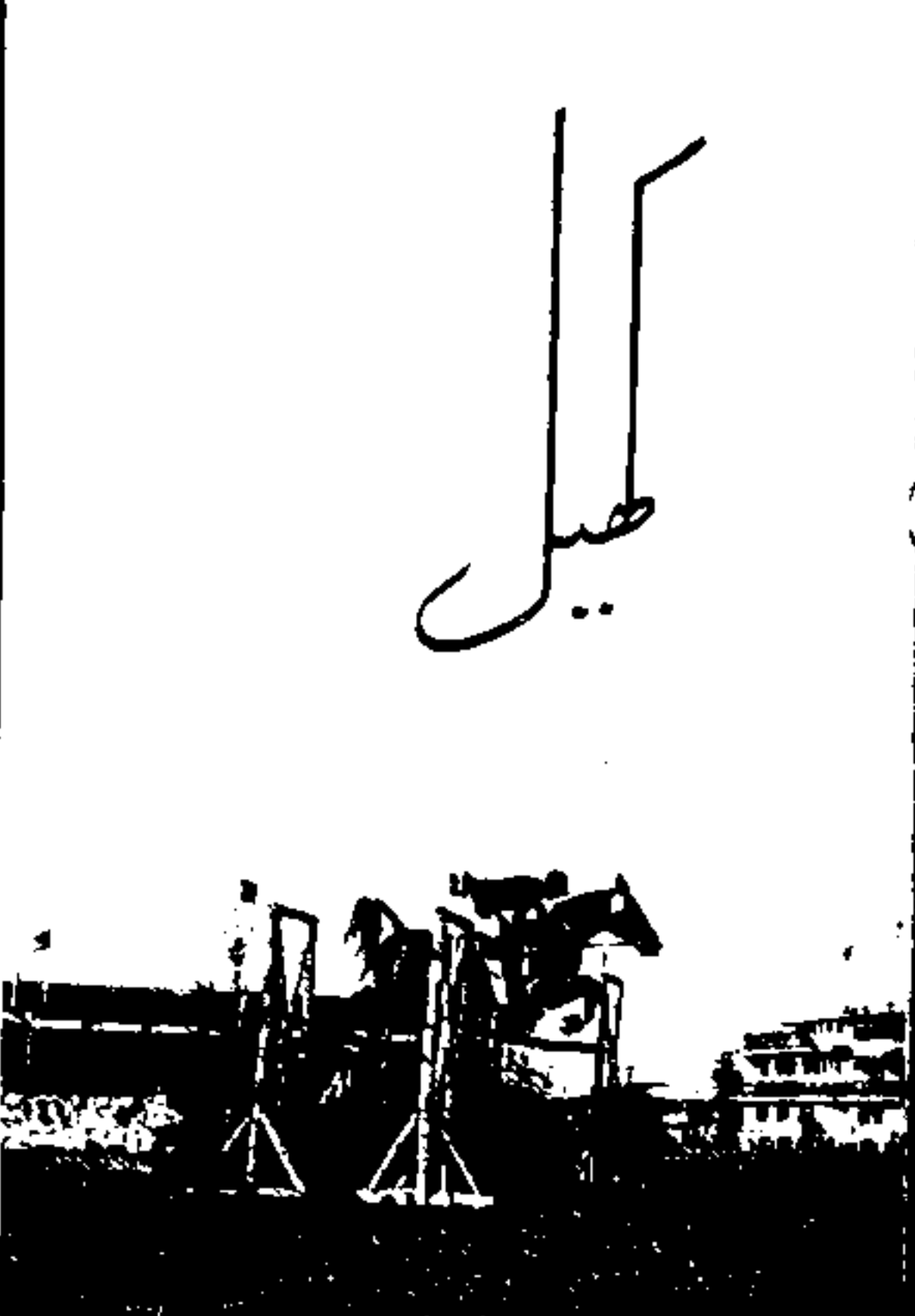
تعلیم بالغاں کے لئے مذکورہ بالا تعلیمی مرکزوں کی طرح ”عوامی کتب خانے“ بھی اتنی ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ کتب خانے تمام تعلیمی، سماجی اور عمر کے گروہوں کے لئے قیمتی تصانیف مہیا کر کے لوگوں میں خود کو تعلیم دینے کا ذوق پیدا کرتے ہیں، ان کو اپنی زندگی کا میاب بنانے اور تمدنی قدروں کو بہتر سمجھنے کے قابل بناتے ہیں اور ساتھ ہی ان کی پیشہ ورانہ تعلیم کے اضافہ میں مدد بھی دیتے ہیں۔ اس طرح گویا یہ کتب خانے انسانی زندگی کے سیاسی، سماجی اور اجتماعی شعبوں میں مہم ثابت ہوتے ہیں۔ کتب خانوں سے متعلقہ تمام معاملات ایک طرف عام کتب خانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ اس وقت اس نوعیت کے تقریباً ۵۰۰ کتب خانے موجود ہیں جن میں تقریباً ۵۵ لاکھ کتابیں ہیں۔ ”جرمن کتب خانوں کی انجمن“ ان کتب خانوں کی ناسندگی کرتی ہے۔

دوسری طرف عوامی کتب خانوں سے کلیساؤں کا بھی تعلق ہے۔ کلیساؤں کے کتب خانے انکی اپنی انجمنوں کی نگرانی میں ہیں جنہوں نے مل کر ایک خدمت قائم کر رکھی ہے۔ یہ کتب خانے عام دلچسپی کی کتابوں کے علاوہ تعلیمی نوعیت کی کتابیں بھی مہیا کرتے ہیں اور یہ روایت ایک صدی سے زیادہ پرانی ہے۔ ان کے ذریعہ لوگوں میں سماجی میل جول بڑھتا ہے جس کی تعلیمی افادیت کچھ کم نہیں ہوتی۔ یہ ادارے ”پروٹسٹنٹ کتب خانوں کی جرمن انجمن“ جس کے ۳۴ کتب خانے ہیں اور کیٹھولک لوگوں

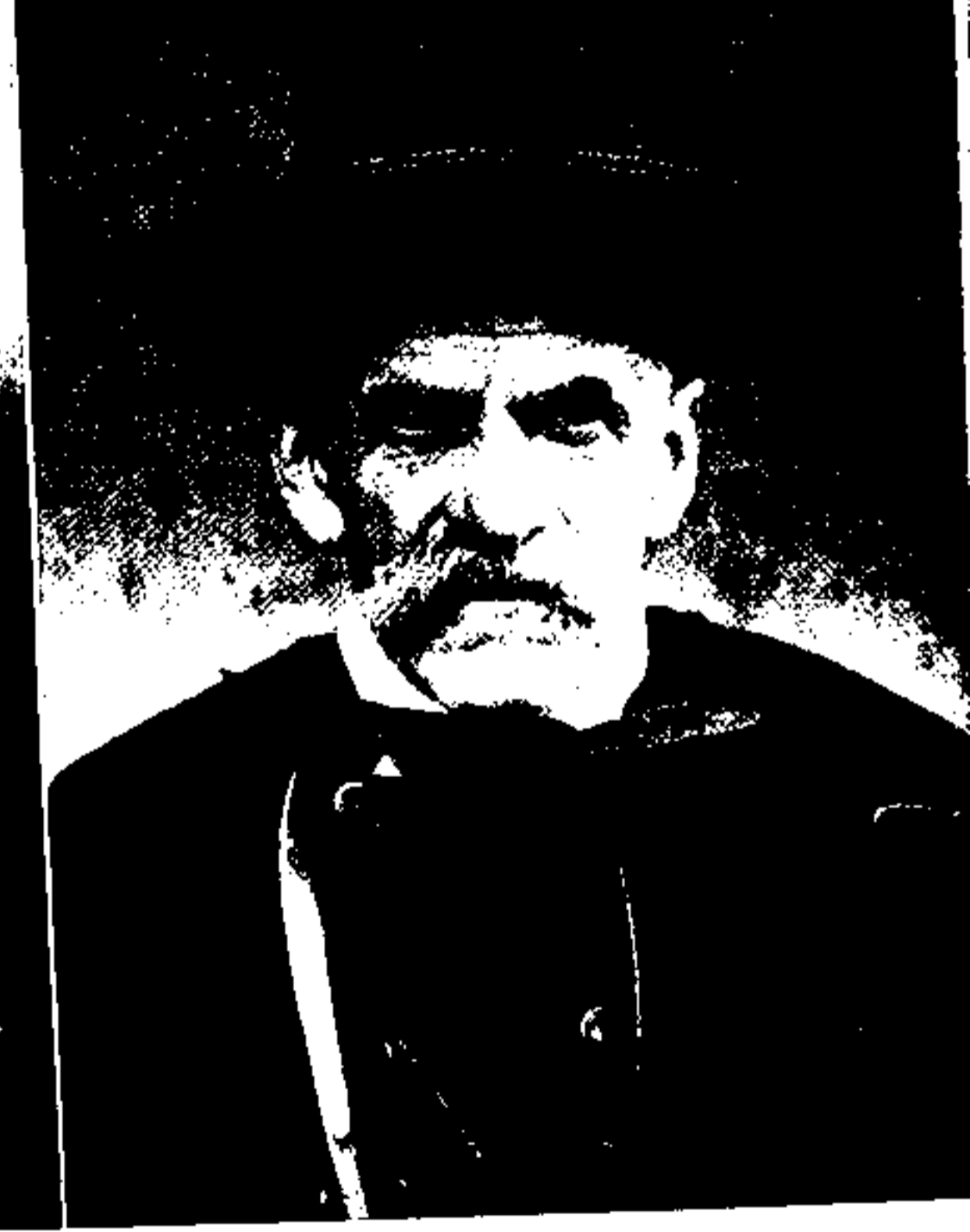
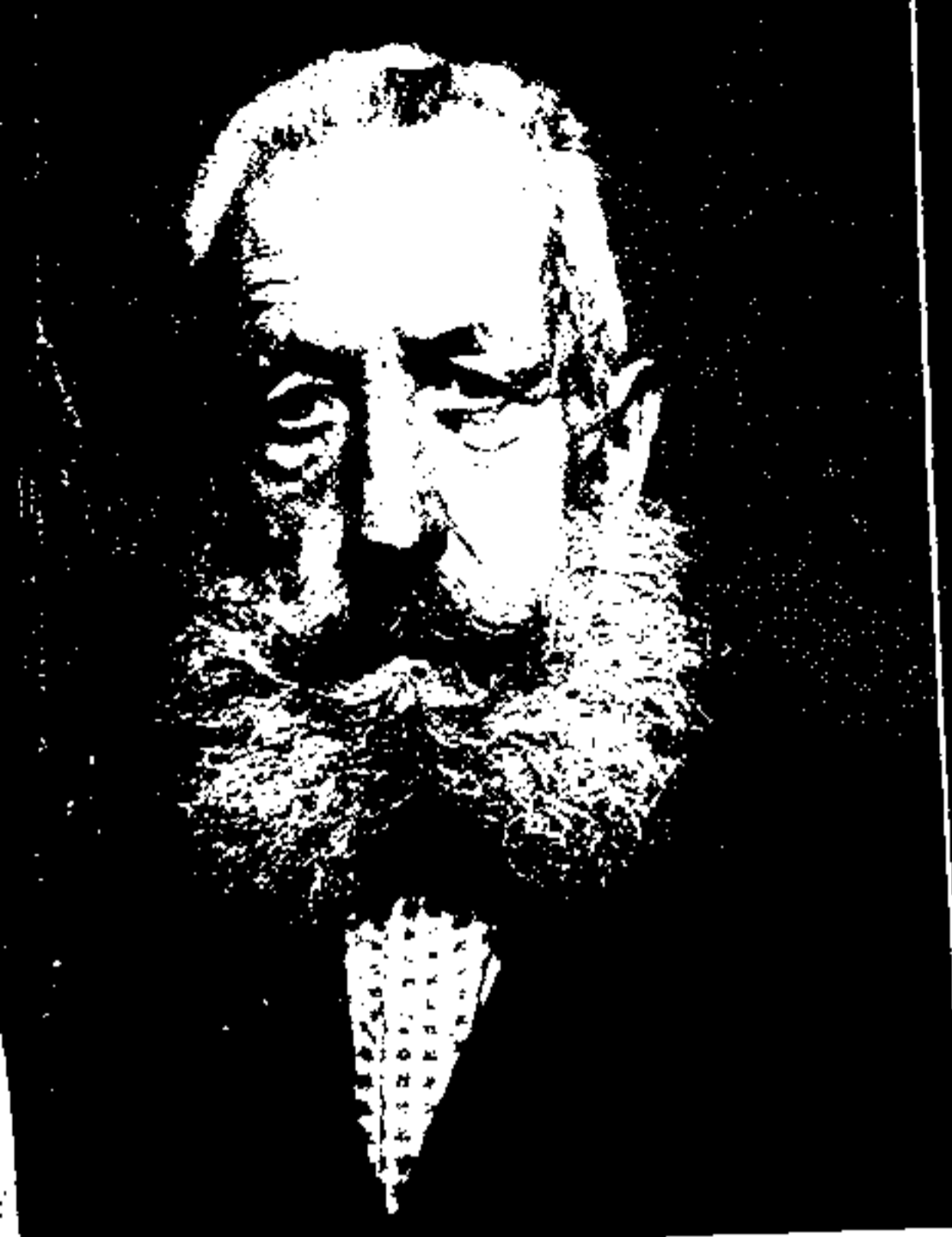
۵۵ کے لئے "بردموس انجمن" اور سینٹ میکائیل یونین" ہیں جن کے ۶۰۰ سے زیادہ کتب خانے ہیں جہاں ۶۳ لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔

عوامی کتب خانوں کو خصوصاً ان کو جو دیہی علاقوں میں واقع ہیں، ریاستی سطح پر سرکاری کتب خانوں کے مراکز کا مشورہ حاصل ہے اور کلیسیائی کتب خانوں کو اپنے مرکزی دفتروں کا ریاستوں اور تعلقوں کے خرید کتب کے مرکزوں نے کتب خانوں کے نظم و نسق کو سنوارنے میں بہت مدد دی ہے۔ کلیسیائی کتب خانوں کے لئے یہ کام ان کے مرکزی دفتروں نے کیا ہے۔ سرکاری اور کلیسیائی کتب خانوں کی درسگاہوں میں مہتمم کتب خانہ کے عہدہ داروں کے لئے جو سرکاری اہل دار ہوتے ہیں درس تدریس کا انتظام ہے۔ یہ مہتمم صرف اتنا ہی نہیں کرتے کہ کتابیں حاصل کر کے لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیدیں بلکہ کتابیں پڑھنے والوں کو تعلیمی معاملات میں صلاح و مشورہ بھی دیتے ہیں۔ کتب خانوں کا طریق کار ایسا ہے کہ پڑھنے والوں کو اپنے خاص مضمون پر زیادہ سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور انہیں مہتمم کے ساتھ مذاکرہ کا موقع بھی ملتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ دیہی آبادی کو زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے گشتی کتب خانے بھی جاری ہیں۔ "عوامی کتب خانوں" سے متعلق بے شمار کتب خانے ایسے بھی ہیں جو فیکٹریوں یا دوسرے تجارتی اداروں نے کھولے ہوئے ہیں گو کہ انکی کتابیں خاص خاص مضامین پر ہوتی ہیں۔ ہسپتالوں اور قید خانوں میں بھی کتب خانے ہیں۔ نابینا لوگوں کے لئے موسیقی اور تصانیف کے کتب خانے بھی قائم ہیں۔

❖



کھیل



جرمن چہروں کی جھلک

لیک کانٹنس کے علاقہ کا ایک سنکار
جزیرہ فوشبر کی ایک فریسیائی عورت

ادبرنگن (درنبرگ) کی ایک عورت
وادی گوتناخ، بلیک فارسٹ کا ایک دہقان



جرمن چہروں کی جھلک

وادی موہن باخ، بلیک فارسٹ، کی ایک لڑکی

بالائی ہادیہ کی ایک بہاری دوشیزہ

اوڈن والڈ کا ایک کاشتکار



کائنات نامہ



سینٹ آریں

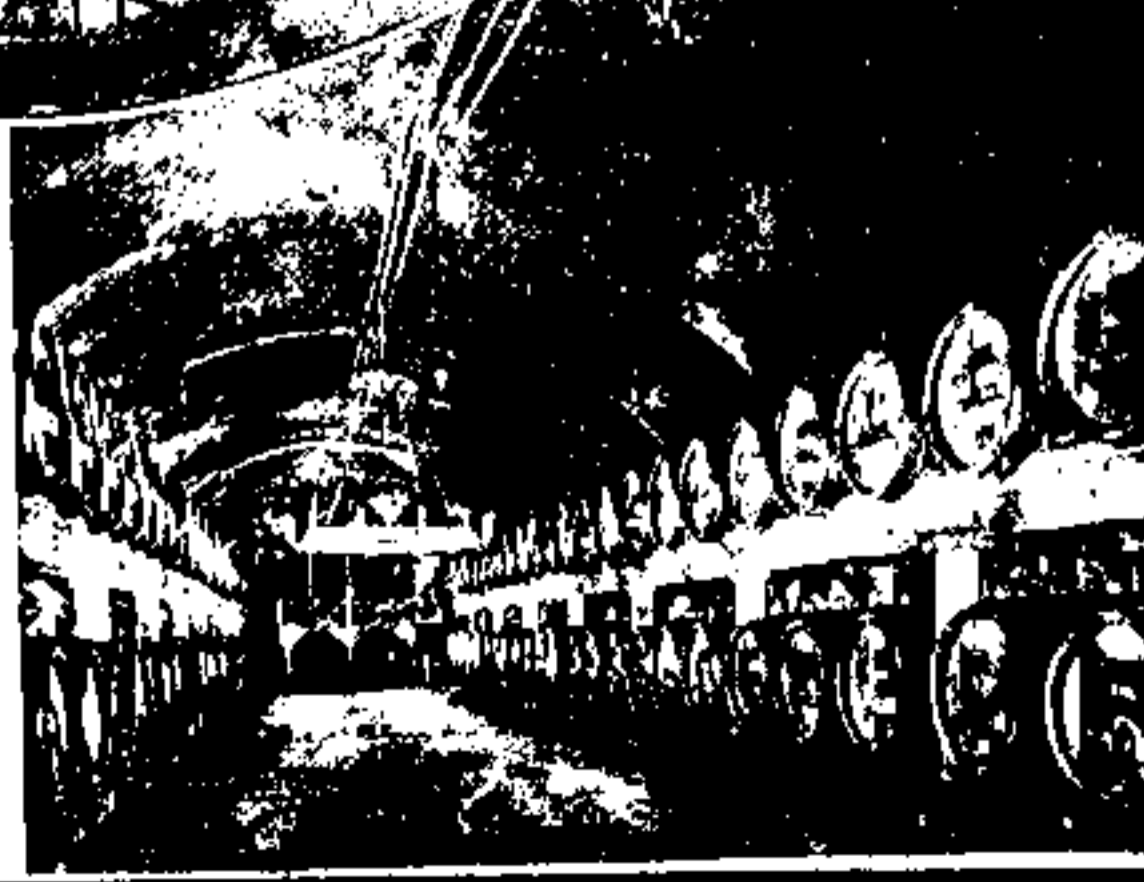
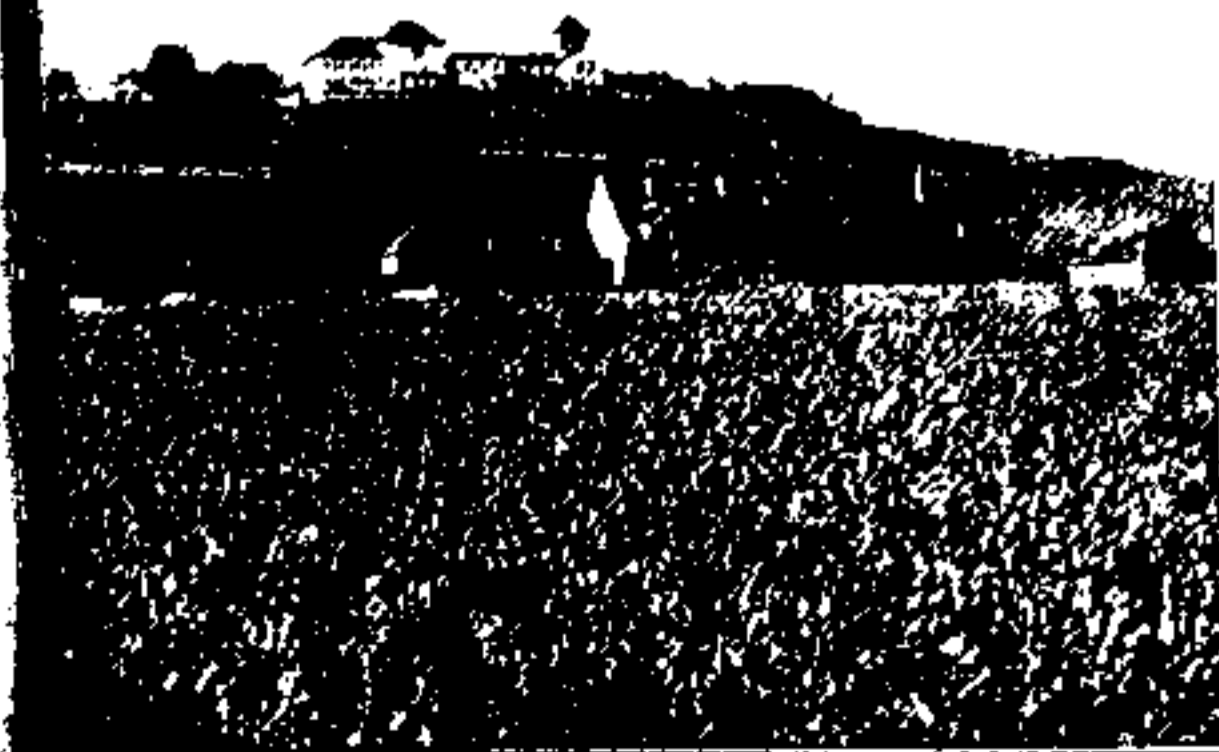


ایلیٹ اول
کے سیکٹ سر
میں ایک پی
پر نقش و نگا

دختر
رز

شلوب یوہانسبرگ

دوربرگ کا ایک سردابہ



علوم و فنون اور علمی تحقیقات

۵۶ جرمن زبان کے لفظ *Wissenschaft* میں علمی تحقیق اور تدریس، دونوں کا مفہوم شامل ہے، یعنی تجربوں کیلئے نئی راہیں تلاش کرنا اور ان سے نتائج اخذ کرنا اور اس کے بعد ان نتائج کا طریقوں میں استعمال کرنا۔ لیکن اسی لفظ میں فنون اور قدرتی علوم کی شاخوں کا مفہوم بھی مضمر ہے۔ چنانچہ علوم و فنون کے مرکزوں میں یونیورسٹیاں بھی شامل ہیں اور محض علمی تحقیقات کے ادارے بھی۔ معنی کی اس باریکی کی وجہ سے کوئی تعجب نہیں کہ *Wissenschaft* کے لفظ سے بین الاقوامی استعمال میں صحیح مطلب نہیں لیا جاتا۔

۱۔ سائنس اور علمی تحقیقات

یونیورسٹیاں اور کالج علمی تحقیقات اور تدریس دونوں ہی میں مصروف کار رہتے ہیں۔ گویا ان کے مقصد وہ ہیں، یعنی علوم و فنون کو ترقی دینا اور طلباء کو اپنے اپنے پیشوں کے لئے تیار کرنا۔

وفاقی جمہوریہ (مع مغربی برلن) میں یونیورسٹیاں اور فنی کالج

فلسفہ
سائنس
توہین
ریزبرگ
فنی کالج
برلن ڈیٹلمنٹل یونیورسٹی
آخن
برونشووک
ڈارمشتات
ہانوفر
کارل روہرے
میونخ
سٹوٹ گارٹ

یونیورسٹیاں
برلن (مغربی یونیورسٹی)
ڈون
کولون
ایرلانگن
فرانکفرٹ
فرانکفرٹ
ہسین
گوشینگن
ہیمبرگ
ہیڈلبرگ
کیل
مینن
ماربرگ
میونخ

یونیورسٹی کے درجہ کے دوسرے تعلیمی ادارے:

کان کنی اکادمی، کلوسٹھال
علم طب کی اکادمی، ڈوسلدورف
طب حیوانات کالج، ہانوفر
زراعتی کالج، ہانوفر
اقتصادیات کالج، یونیورسٹی
اجتماعی علوم کالج، ڈولہلس ہانوفر

وفاقی جمہوریہ میں (مع مغربی برلن) ۱۸ یونیورسٹیاں اور ۸ فنی کالج ہیں۔ ان میں سے تین، یعنی برلن کی آزاد یونیورسٹی اور فینز اور ساربرکن کی یونیورسٹیاں، ۱۹۴۵ء میں قائم ہوئی تھیں۔ ان اداروں کی مکمل فہرست پچھلے صفحہ پر دی جا چکی ہے۔ سات چھوٹی یونیورسٹیاں ایسی ہیں جن میں صرف ایک شعبہ ہی تمام یونیورسٹیوں، فنی کالجوں اور چھوٹے اداروں میں ایک *Rektorat* یا چانسلر ہوتا ہے۔ تمام کا اپنا اپنا آئین ہے اور ان سب کو حق خود انتظامی حاصل ہے۔ چند اہم خصوصیات جو تمام میں موجود ہیں وہ "Promotion" (ڈاکٹر کی ڈگری دینا) *Habilitation* (اس امر کی سند کہ جس شخص کو ڈاکٹر کی ڈگری دی گئی ہے اس کو پڑھانے کی استعداد حاصل ہے، یہ سند ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے کم از کم دو سال بعد مل سکتی ہے) اور معلمی کے عہدہ داروں کی خود بھرتی کرنا۔ موخر الذکر کی رو سے ہر ادارہ کو ریاست متعلقہ کی وزارت تمدن میں امیدواروں کے نام بھیجنے کا حق حاصل ہے۔ فنون سے متعلقہ چند کالجوں کے علاوہ تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کے لئے "پختگی" کی سند حاصل کرنا ("Reifeprüfung") لازمی ہے۔

کسی یونیورسٹی میں پروفیسری کے لئے *Habilitation* کی سند لازمی ہے۔ فنی کالج اور ساتوں چھوٹی یونیورسٹیاں اکثر اقتصادی پیشوں یا تجارت میں ملازم سند یافتہ سائنس دانوں کو لیکچر دینے کی دعوت دیتی رہتی ہیں۔ اس وقت تقریباً ۲۹۰۰ معلم پروفیسری کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ یونیورسٹیاں اور کالج سرکاری ادارے ہیں اور ان کو مذکورہ بالا حق خود انتظامی حاصل ہے برکن کی یونیورسٹی کے آئین میں اس حق کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ قانون اساسی کی رو سے ان اداروں کی تنظیم اور ان کی خبر گیری ان ریاستوں کی ذمہ داری ہے جن میں یہ واقع ہوں۔ وزارت تمدن کا فرض یہ ہے کہ ان کی نگرانی کرے۔

جنگ کے بعد طلباء کی تعداد بڑھتی گئی اور موجودہ معاشرہ کی ضروریات بھی بدل گئی ہیں۔ چنانچہ اب اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ آیا یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پڑھائی اور علمی تحقیقات ساتھ ساتھ چل سکتی ہیں یا نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یونیورسٹیوں کے شعبوں نے اعلیٰ خصوصی اداروں کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ ماہران اقتصادیات اور خود کالج اب مہارت خصوصی کے حصول کے خطہ سے آگاہ ہیں۔ جو ایک مخصوص میدان میں تو مکمل تعلیم کا ذریعہ ہو جاتی ہے مگر وہ تعلیمی صفات اُجاگر نہیں کر پاتی جو ایک شہری کی زندگی اور قیادت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس کو ملگو کا حل تلاش کرنے کے لئے تعلیمی اصلاحات میں کافی دلچسپی لی جا رہی ہے۔

۱۹۵۰ء کے پہلے تھوڑے دنوں میں ۳۲ یونیورسٹیوں پر دستخط
کئے گئے اور دستخط نامہ فرانس میں لے جایا گیا۔
پہلیک سے ہجرت کر گئے۔

مشترک مفاد کے معاملات میں
ملک میں اور ملک کے باہر ہم آہنگی قائم
رکھنے کی خاطر یونیورسٹیاں اور کالج ایک
دوسرے سے "مغربی جرمنی کے ریجنوں
کی کانفرنس" کے ذریعہ منسلک ہیں۔ اس

کانفرنس کا جرمنی کی یونیورسٹیوں کی حکمت عملی پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ سال میں دو مرتبہ ۳۲ یونیورسٹی اداروں کے
چانسلر ایک جلسہ کامل کے ذریعہ اپنے فرائض کا طریقہ کار معین کرتے ہیں۔ بہت سے دیگر تعلیمی اداروں
مثلاً کلیسائی درسگاہوں اور مذہبی مدرسوں کو سائنسی امور سے کم واسطہ پڑتا ہے اور مجموعی طور پر ان کو
خود اختیاری بھی کم حاصل ہے۔

۱۹۵۶ء میں جرمن عوام میں اس مسئلہ پر بحث چھڑی کہ آیا سائنسی تحقیقات کی ضروریات اس
امر کی مقتضی ہیں یا نہیں کہ تحقیقات کے کاموں کو فروغ دینے اور ان میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک
ادارہ قائم کیا جائے۔ اس مباحثہ میں اس امر پر سب متفق رہے کہ موجودہ زمانہ میں سائنس کو بہت
زیادہ اہمیت حاصل ہے اور اس امر پر بھی کہ دوران جنگ میں اور جنگ کے خاتمہ کے بعد بھی تحقیقاتی سرگرمیوں
پر بڑا اثر پڑا۔ چنانچہ ۵ ستمبر ۱۹۵۷ء کو وفاقی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے درمیان ایک انتظامی عہد نامہ
ہوا جس کی رو سے ایک *Wissenschaftsrat* یعنی علوم، فنون اور علمی تحقیقات کی کونسل کا قیام
عمل میں آیا۔ اس کونسل کے فرائض یہ ہیں: علوم، فنون اور علمی تحقیقات کو فروغ دینے کے لئے ایک ہمہ گیر
منصوبہ تیار کرنا، ہر سال ایسی تجاویز کے لئے لائحہ عمل تیار کرنا جن کی فوری ضرورت محسوس ہو، اور وفاقی اور
ریاستوں کے میزانیوں میں شامل علوم، فنون اور علمی تحقیقات کے لئے رقوم کے استعمال کے لئے سفارشات پیش
کرنا۔ بند اور ریاستوں نے اس بات کا وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے میزانیوں کے مرتب کرنے میں کونسل کی
سفارشات کا حتی الامکان خیال رکھیں گے۔

علوم، فنون اور علمی تحقیقات کی کونسل کے ۳۹ ممبر ہیں۔ ان میں سے ۲۲ سائنس دان ہیں یا
ایسے لوگ ہیں جو شہری زندگی میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور بقایا ممبر بند اور ریاستیں نامزد کرتی
ہیں۔ کونسل کا دفتر مغربی برلن میں ہے اور اس کے اجلاس وہیں ہوتے ہیں۔ ایک عارضی دفتر کوہن
میں بھی کھول دیا گیا ہے۔ کونسل علوم، فنون اور علمی تحقیقات کو فروغ دینے کے لئے منصوبے بنانے کے
کام میں کمال تندی سے مصروف رہتی ہے۔

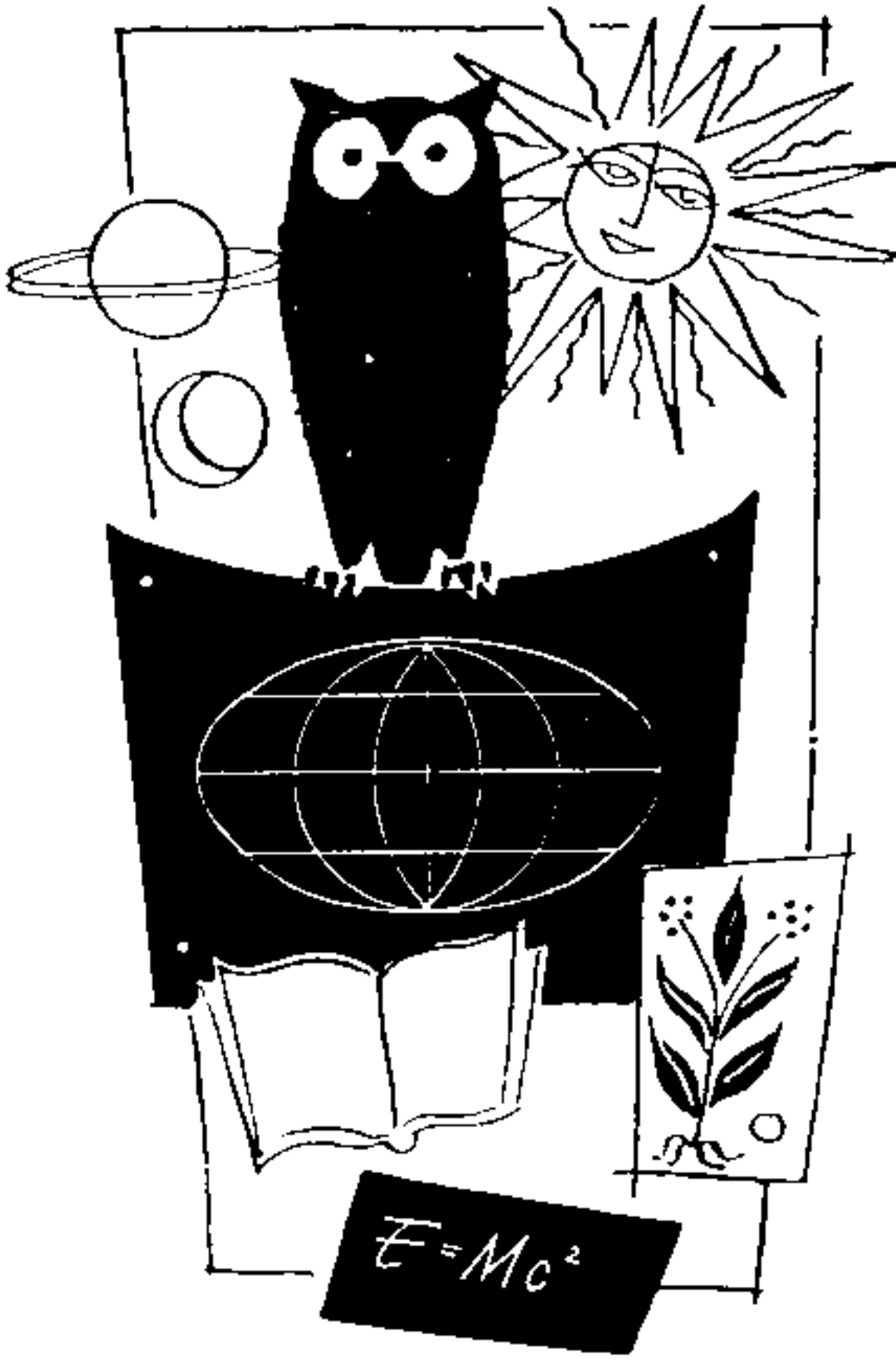
دفاقی جمہوریہ کی سائنسی اکادمیوں میں سے تین ابھی تک قائم ہیں۔ یہ گوٹنگن ہانڈل برگ اور میونخ میں واقع ہیں۔ اسی نوعیت کی ایک اکادمی ۱۹۴۵ء میں مینز میں بھی قائم کی گئی۔ میونخ کے علاوہ ان اکادمیوں کے اپنے تحقیقاتی مرکز تو نہیں ہیں۔ لیکن وہ طویل مدت کی مشترکہ سائنسی مہمات کو فروغ دیتی ہیں اپنے اس کام کے نتائج یہ اکادمیاں اپنے رسالوں اور روڈاد میں شائع کرتی ہیں۔ ان اداروں کی حیثیت عالموں کے مابین تبادلہ خیال کے مراکز کی ہے اور یہ حیثیت روایتی ہے۔ ذہنی مسائل کی ایک نئی شکل شمالی رہائن ویسٹ فیلیا میں واقع ”علمی تحقیقات کا مرکز امداد باہمی“ (Arbeitsgemeinschaft für Forschung) ہے جس میں سائنس کو فروغ دینے سے متعلقہ کام کے ساتھ ساتھ علمی تقاریر کا بھی انتظام ہے۔

چالیس اعلیٰ درجہ کے سائنسی تحقیقاتی اداروں پر مشتمل ایک ادارہ قائم ہوا جس کا نام ”سائنس کے فروغ کی میکس پلانک سوسائٹی“ ہے۔ یہ ادارہ قیصر ولہلم سوسائٹی کا جانشین ہے۔ ممبر اداروں کا نصب العین قدرتی علوم کے میدان میں بنیادی تحقیقات سے متعلقہ کام کرنا ہے، وہ یونیورسٹیوں اور کالجوں سے غیر متعلقہ ہیں۔ ۱۹۵۶ء تک یہ ادارے صرف ریاستوں سے ہی مالی امداد حاصل کرتے تھے لیکن اس کے بعد سے میکس پلانک سوسائٹی کو بھی بُند کی طرف سے خاص مالی امداد ملنے لگی۔

*

سائنسی کالجوں اور اکادمیوں، میکس پلانک سوسائٹی اور چند دیگر مرکزی سائنسی اداروں کے میل جول سے جرمن تحقیقاتی انجمن (Deutsche Forschungsgemeinschaft) کا قیام وجود میں آیا۔ چنانچہ اس انجمن کی نوعیت سائنسی مساعی اور سہولتوں کے مجموعہ کی سی ہے جس کے ذریعہ جرمن سائنس کے لئے مشترک طور پر کام کرنا اور سرکاری اور غیر ملکی سائنسی اداروں کے لئے ایک مشترک حکمت عملی اختیار کرنا ممکن ہوا۔ اس انجمن کے ممبر اپنے قواعد و ضوابط خود ہی بناتے ہیں اور اپنے نمائندے اداروں کا انتخاب بھی خود ہی کرتے ہیں۔ یہ انجمن اپنے عالموں کے ذریعہ حکومت اور عوام کو اہم سائنسی مسائل پر مشورے دیتی ہے۔

علمی تحقیقات کو ترقی دینے کے کام کے لئے اس انجمن کو مالی ذرائع بُند، ریاستوں اور ”جرمن سائنس کے لئے عطیہ دینے والوں کی انجمن“ سے حاصل ہوتے ہیں۔ موزر الذکر انجمن سائنسی تحقیقات، تربیت اور تعلیم کے مقصد کیلئے صنعت و تجارت کی طرف سے قائم کی ہوئی ایک مشترک جماعت ہے۔ جرمن تحقیقاتی انجمن کے سرمایہ کی تقسیم اس کی ایک مرکزی کمیٹی کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں



بند اور ریاستوں کے بھی چند نمائندے ہوتے ہیں جنہیں کمیٹی کے کام میں حق رائے دہندگی حاصل ہے۔ اس کمیٹی کے فیصلے چنندہ اور سند یافتہ باہرین کے مشوروں پر کئے جاتے ہیں انجمن کی سینٹ اور مرکزی کمیٹی دونوں باہمی طور پر ایسے سائنسی میدانوں میں تحقیقات کے کام کا پروگرام مرتب کرتی ہیں۔ جن کی طرف توجہ نہ دی گئی ہو، لیکن ان میں مزید ترقی کی گنجائش ہو۔ جرم تحقیقات انجمن میں سرکاری نمائندے خود تحقیق کی آزادی کی ضمانت کرتے ہیں اور اس طرح خود انتظامی کے اصول پر مبنی یکساں حکمت عملی کی تشکیل ہوتی ہے۔

دفاقی جمہوریہ میں تمام نوعیت کے تحقیقاتی مرکزوں کی کل تعداد ۳۰۰۰ سے بھی زیادہ ہے۔ ان کے علاوہ ۱۵۰ ایسے تحقیقاتی ادارے ہیں جو نجی فرموں نے قائم کئے ہوئے ہیں۔

۲۔ سائنس دانوں کی نئی پود

۱۹۵۹ء کے موسم گرما میں دفاقی جمہوریہ کی یونیورسٹیوں اور ایسے دیگر اداروں میں ۲۹۱،۸۰ طلباء (مع ۲۱،۵۹۲ خواتین کے) اور ۱۴،۱۴۷ غیر ملکی طلباء تعلیم حاصل رہے تھے۔ اس وقت ۶،۷۱۹ طلباء غیر حاضر تھے۔ غیر ملکی طلباء کے تقریباً ۳۵ فیصدی فنی تربیت حاصل کر رہے تھے۔

علا طالبات سے متعلق اعداد و شمار باب ۲۷ میں دیکھئے۔

تعلیمی اداروں میں طلباء کی تعداد

موسم گراما ۱۹۵۹ء میں

شعبہ	کُل تعداد	طلباء غیر ملکی
پیشہ ورانہ تعلیم	۱۰,۵۰۰	۳۳۴
تربیتی اداروں میں طلبہ موشیاں، دوا سازی	۳۱,۳۸	۵,۳۱۸
تعلیمی اداروں میں طلبہ موشیاں، دوا سازی	۳۲,۳۳۹	۳۳۰
تعلیمی اداروں میں طلبہ موشیاں، دوا سازی	۳۲,۲۰۹	۲,۱۳۵
تعلیمی اداروں میں طلبہ موشیاں، دوا سازی	۲۸,۲۵۸	۱,۸۲۸
تعلیمی اداروں میں طلبہ موشیاں، دوا سازی	۳۲,۳۳۹	۲۳۱
تعلیمی اداروں میں طلبہ موشیاں، دوا سازی	۳۲,۲۲۸	۱,۳۳۵
مجموعی	۱۹۰,۳۳۸	۱۶,۹۱۳

یہ اعداد و شمار برائے موسم گراما ۱۹۵۹ء کے ہیں۔ ان کے علاوہ جو اس وقت غیر حاضر تھے۔

۵۲ فیصدی جرمن طلباء فنون یا سماجی سائنس کے شعبوں میں تھے، ۱۷ فیصدی فنی مضامین پڑھ رہے تھے، ۱۶ فیصدی قدرتی علوم اور ۱۵ فیصدی طب، دندان سازی، طب موشیاں یا دوا سازی کے مضامین میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۸ء کے درمیان ان طلباء کی تعداد جنہوں نے اقتصادیات کو اپنے خاص مضمون کے طور پر لیا ۸,۳۲۰ سے بڑھ کر ۱۹,۳۳۳ یعنی دس سال کے عرصہ میں دوگنی سے زیادہ ہو گئی تھی۔

گذشتہ چند سالوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ طلباء کی ایک بڑی تعداد اپنا تمام وقت تعلیم پر صرف کرنے میں اس وجہ سے قاصر رہی کہ ان کو تعلیم کے ساتھ ساتھ بنی ملازمت بھی کرنی پڑتی تھی۔ ۱۹۵۹ء کے موسم گراما میں طلباء کی تقریباً ۵ فیصدی تعداد (۵۷,۰۰۰) میں سے ۶,۲۳۳ (۱۰٪) کئی طور پر اور ۲۵ فیصدی تعداد جزوی طور پر اسی طرح اپنی تعلیم کے اخراجات پورے کر رہی تھی۔ اس صورت حال کو دور کرنے کے لئے ۱۹۵۷ء سے وفاقی حکومت نادار اور زمین طلباء کی امداد کے لئے وظائف اور قرضے دیتی آرہی ہے۔ ۱۹۵۹ء کے وفاقی میزانیہ میں اس مقصد کے لئے ۳ کروڑ ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۹۸ لاکھ ڈالر یا ۳۵ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم رکھی گئی۔ ریاستی حکومتوں نے بھی اس مقصد کیلئے ۴ کروڑ ۱۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۳۲ لاکھ ڈالر یا ۱۳ کروڑ پاؤنڈ) کی رقم اپنے میزانیوں میں شامل کی۔ اس سلسلہ

۵۶ میں جس اصول پر عمل کیا جاتا ہے وہ سماجی بھلائی کا نہیں بلکہ یہ ہے کہ ایسے طلباء یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے سے محروم نہ رہیں جن کے بارے میں یونیورسٹیاں یہ کہہ سکیں کہ ان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہونیف سسٹم کا یہی مقصد ہے کہ طلباء کو طریقہ سے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے امداد حاصل ہو سکے۔

ان رقوم کے ذریعہ کل جرمن طلباء کی تقریباً ۱۹ فیصدی تعداد کو امداد پہنچتی ہے۔ اس کے علاوہ ۲ فیصدی کو "جرمن عوامی وظائف" طلباء کے مفاد کی کیتھولک اور پروٹسٹنٹ انجمنوں اور فریڈرش ایبرٹ فاؤنڈیشن سے امداد ملتی ہے۔ ان سب کے علاوہ مزید ۲۰ فیصدی طلباء باروں کی مساوی تقسیم کی رقوم سے اور اسی نوعیت کے دوسرے وفاقی قوانین کے تحت مالی امداد حاصل کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے جرمن اور غیر ملکی نجی ادارے بھی ہیں جو طلباء کی تعداد کے تقریباً ۵ فیصدی کو وظائف دیتے ہیں۔ مجموعی طور پر ۲۰ فیصدی طلباء عوامی رقوم سے امداد حاصل کرتے ہیں۔

یونیورسٹیوں کو تمام وظیفوں اور قرضوں کی رقمیں - "Deutsches Studentenwerk" کی مقامی امدادی انجمنوں کے ذریعہ دستیاب ہوتی ہیں۔ یہ انجمنیں خود بھی طلباء کی مشکلات حل کرنے میں حصہ لیتی ہیں، مثلاً بیمار طلباء کو بھی امداد پہنچانا، طلباء کی اقامت گاہوں کی تعمیر میں مدد کرنا، کام کے مرکز کھولنا اور طلباء کو ملازمت حاصل کرنے میں آسانیاں فراہم کرنا۔

"جرمن عوامی وظائف" سے ذہین طلباء کئی سال سے امداد حاصل کرتے آ رہے ہیں۔ اس ادارہ کو جس کی نوعیت غیر علاقائی ہے، بوند، ریاستوں، تعلقوں اور جرمن سائنس کی ترقی کے لئے عطیہ دینے والوں کی انجمنوں سے چندے وصول ہوتے ہیں۔ یہ ادارہ منتخب طلباء کو ایسے وظیفے دیتا ہے جو طالب علم کے تعلیمی ادارہ میں داخلہ کے دن سے اس وقت تک ملتے رہتے ہیں جب تک وہ فارغ التحصیل نہ ہو جائے۔ ۱۹۵۹ء میں اس ادارہ نے ۸۹۹ روپے وظائف پر تقریباً ۴۶ لاکھ جرمن مارک دیا ۱۱ لاکھ ۴ ہزار ڈالر یا ۳ لاکھ ۹۱ ہزار پاؤنڈ کی رقم صرف کی۔

طلباء کی اور یونیورسٹیوں کی زندگی میں "خود انتظامی" کا جذبہ نہایت اہم درجہ رکھتا ہے۔ ہر سال طلباء اپنے ترجمان اداروں کا انتخاب کرتے ہیں جنہیں - "Allgemeiner Studenten-Ausschuß (ASTA)" کہتے ہیں۔ کئی یونیورسٹیوں میں وہ اپنی "پارلیمنٹ" بھی بناتے ہیں۔ ASTA کا بیشتر تعلق سماجی کاموں سے رہتا ہے اور وہ یونیورسٹیوں کے اعلیٰ حکام تک پہنچنے میں طلباء کے ترجمانوں کا فرض بھی ادا کرتے ہیں۔ مقامی طلباء کے گروہوں کی انجمن

جماعتوں کی از سر نو تجدید ہوئی ہے۔ طلباء آزادانہ میل جول سے کلبوں کی نوعیت کے کئی گروہ بناتے ہیں مثلاً دانشی اعتبار سے گروہ، کیتھولک اور پروٹسٹنٹ طلباء کے گروہ اور طلباء کے سیاسی گروہ۔

”تعلیمی تبادلوں کی خدمت“ (Deutscher Akademischer Austausch-

dienst—DAAD) کا کام یہ ہے کہ وہ طلباء کو دوسرے ممالک سے تعلقات پیدا کرنے میں آسانیاں فراہم کرے۔ اس کو مالی ذرائع ”جرمن عوامی وظائف“ کی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ ۶۰/۱۹۵۹ء میں اس ادارہ نے ۲۰۹ جرمن طلباء کے لئے غیر ممالک میں وظائف کا انتظام کیا۔ دوسرے ممالک جب جرمنی کو تعلیمی وظیفے دیتے ہیں تو اسی ادارہ کی معرفت دیتے ہیں۔ اس کی مختلف کمیٹیاں ان طلباء کا انتخاب کرتی ہیں جن کو وظائف ملنے چاہئیں۔ اسی طرح وظائف کی ان تمام رقموں کی تقسیم جو جرمن یونیورسٹیاں غیر ملکوں کے لئے منظور کرتی ہیں۔ اسی ادارہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یونیورسٹیوں کے ماہرین پروفیسروں کے تبادلے کے کام میں بھی یہ ادارہ مدد دیتا ہے۔

ایگزائٹرفون ہمبولڈٹ فاؤنڈیشن کے سپرویزر کام ہے کہ وظیفوں کی ذریعہ، جن کی تعداد اس وقت ۲۲۱ ہے، غیر ملکی گریجویٹ طلباء کو جرمن علمی تحقیقاتی اداروں میں کام کرنے کا موقع دے۔ اس وقت ۵۴ غیر ممالک سے آئے ہوئے طلباء کو وظیفے مل رہے ہیں۔ کئی سال سے فلبرائٹ کمیشن بھی جرمن طلباء نوجوان سائنس دانوں اور پروفیسروں کو امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے میں سہولتیں فراہم کرنے کا کام کر رہا ہے۔ برطانیہ میں تعلیم کے سلسلہ میں اسی نوعیت کا کام برٹش کونسل کر رہی ہے۔

۳۔ مصارف

۱۹۵۹ء کے مالی سال میں وسیع معنوں میں سائنس پر صنعت کی طرف سے اور سرکاری، یعنی بند اور ریاستوں کا کل خرچ تقریباً ۱۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۱۳ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ) تھا۔ اس رقم کا بیشتر حصہ ریاستوں سے حاصل ہوا تھا اور یونیورسٹیوں اور کالجوں، یونیورسٹیوں کے شفا خانوں، سرکاری انجینئرنگ اسکولوں، کتب خانوں، دفتر خانوں اور عجائب خانوں پر صرف کیا گیا تھا۔ ۱۹۵۹ء میں عہد نامہ کونگسٹین کی مد میں فراہم کی ہوئی رقم سمیت کل رقم تقریباً ۱۰۶ کروڑ ۸۰ لاکھ جرمن مارک (۲۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر یا ۹ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ) ہوتی تھی۔ چنانچہ علمی تحقیقاتی۔

سرگرمیوں پر رقم کافی کم کر دی گئی تھی۔ یونیورسٹیوں کی ساخت کی نوعیت ایسی ہے کہ علمی تحقیقاتی کاموں پر ریاستوں کے خرچ کا بالکل صحیح حساب نہیں لگایا جاسکتا۔ لیکن بند کی سطح پر کیفیت زیادہ آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے اس زمرہ میں ۱۹۵۹ء میں سائنسی مقاصد پر ۵ کروڑ ۳ لاکھ جرمن مارک (یا ۱۳ کروڑ ڈالر یا ۴ کروڑ ۲ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف ہوئی۔ اسکے علاوہ دفاعی وزارتِ دفاع اور ایٹمی طاقت کی وزارت کے تحقیقاتی اور ترقیاتی منصوبوں پر ۲۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۹ کروڑ ۹ لاکھ ڈالر یا ۳ کروڑ ۸ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم بھی صرف ہوئی۔ ۱۹۵۹ء ہی میں وزارتِ داخلہ کے میزانیہ میں ۸ کروڑ ۵ لاکھ جرمن مارک (یا ۲ کروڑ ڈالر یا ۲ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم فوری سائنسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اس رقم کو میزانیہ میں شامل کرنے کے لئے سفارشات Wissenschaftsrat نے کی تھی۔

اگر ایک زیادہ طویل عرصہ کا جائزہ لیا جائے، یعنی جون ۱۹۴۸ء سے (جب سسک کی اصلاحات عمل میں آئیں) مارچ ۱۹۵۹ء تک تو معلوم ہوگا کہ سائنس پر سرکاری اور صنعتی حلقوں کا کل خرچ اندازاً ۹ کروڑ جرمن مارک (یا ۲۱۵ کروڑ ڈالر یا ۶ کروڑ ۵ لاکھ پاؤنڈ) ہو گیا ہے۔ اسکے علاوہ محض صنعتی تحقیقاتی سرگرمیوں پر صنعتی اور کاروباری حلقوں نے ۵ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۲ کروڑ ڈالر یا ۳ کروڑ ۵ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم صرف کی۔ گویا اس مد میں ۳۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۳۳ کروڑ ڈالر یا ۱۱۹ کروڑ پاؤنڈ) کی کل رقم صرف کی گئی۔ سرکاری خزانہ سے فراہم کی ہوئی کل رقم کا بیشتر حصہ یعنی ۶۰ کروڑ جرمن مارک (یا ۱۵۵ کروڑ ڈالر یا ۵ کروڑ ۲ لاکھ پاؤنڈ) ریاستوں کے سائنسی اداروں پر صرف ہوئے۔ صنعتی تحقیقاتی کاموں پر تجارتی حلقوں کا خرچ قومی آمدنی کے لحاظ سے اب بھی امریکہ کی نسبت صرف نصف ہے۔ ۱۹۵۸ء میں صنعتی اداروں نے جو خود اپنے تحقیقاتی کاموں پر رقم خرچ کی وہ تقریباً ۹۹ کروڑ ۵ لاکھ جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۹ لاکھ ڈالر یا ۵ کروڑ ۵ لاکھ پاؤنڈ) ہوئی تھی۔

عام تحقیقاتی کاموں کے لئے مالی ذرائع کا ایک بڑا حصہ جو صنعتی اور تجارتی حلقوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ”جرمن سائنس کے فروغ کے لئے عطیہ دینے والوں کی انجمن“ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک اس انجمن نے عام یا مخصوص تحقیقاتی اغراض کے لئے ۱۰ کروڑ ۶۰ لاکھ جرمن مارک (یا ۲ کروڑ ۵ لاکھ ڈالر یا ۹ لاکھ پاؤنڈ) کی رقم کے عطیے وصول کیے۔ یہ انجمن خود اپنے مالی ذرائع کا ایک بڑا حصہ ”جرمن تحقیقاتی انجمن“ کے حوالہ کر دیتی ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں اس انجمن نے عام تحقیقاتی کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیے حاصل کرنے کی کوششیں کیں تاکہ وہ کل ذرائع کا ایک خاص حصہ فنون کی ترقی کے لئے بھی رکھ سکے۔

جرمن لوگ کسی سال تک اپنے فنی خزانے دیکھنے سے محروم رہے۔ ان میں سے بیشتر اشیاء صحیح سلاست میں رہیں کیونکہ بمباری سے شہروں میں عمارتیں تو ضائع ہو گئیں لیکن یہ خزانے محفوظ جگہوں پر لے جائے گئے تھے۔ ۱۹۴۶ء سے امریکی حکومت چلتی پھرتی نمائشوں کے ذریعہ برلن کے سرکاری عجائب خانوں کے ان شاہکاروں کی نمائش کرتی رہی ہے جو مغربی جرمنی کے محفوظ علاقوں میں بھیج دیئے گئے تھے۔ ان شاہکاروں کا ۲۴ لاکھ امریکن ڈیگر چکے ہیں، یہ مغربی فنی تاریخ میں ایک بڑا معرکہ ہے۔

اسی اثنا میں جرمنی کے عجائب خانوں کی موجودہ مذاق کے مطابق از سر نو تعمیر کی گئی۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو نمائش گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے جہاں کسی قسم کی نمائشیں ہو سکتی ہیں۔ یہاں آنے والوں کی دلچسپی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ضائع شدہ وقت کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح نئی اشیائے فنی کی نمائشیں بھی اکثر منعقد ہوتی ہیں۔

جنگ سے پہلے زمانہ کی طرح اب بھی مغربی جرمنی کے سب سے اہم ذخیرے میونخ میں ہیں۔ برلن کے سرکاری عجائب خانوں کی نمائش کسی سال تک وائزباون اور سیل میں ہوتی رہی، اب یہ اشیاء

ان عجائب خانوں کی نئی عمارت

میں جو برلن واپس آئے ہیں

ہیں رفتہ رفتہ واپس آ گئی

ہیں۔

میونخ کا "Deut-

sches Museum"

اور نورمبرگ کا "Ger-

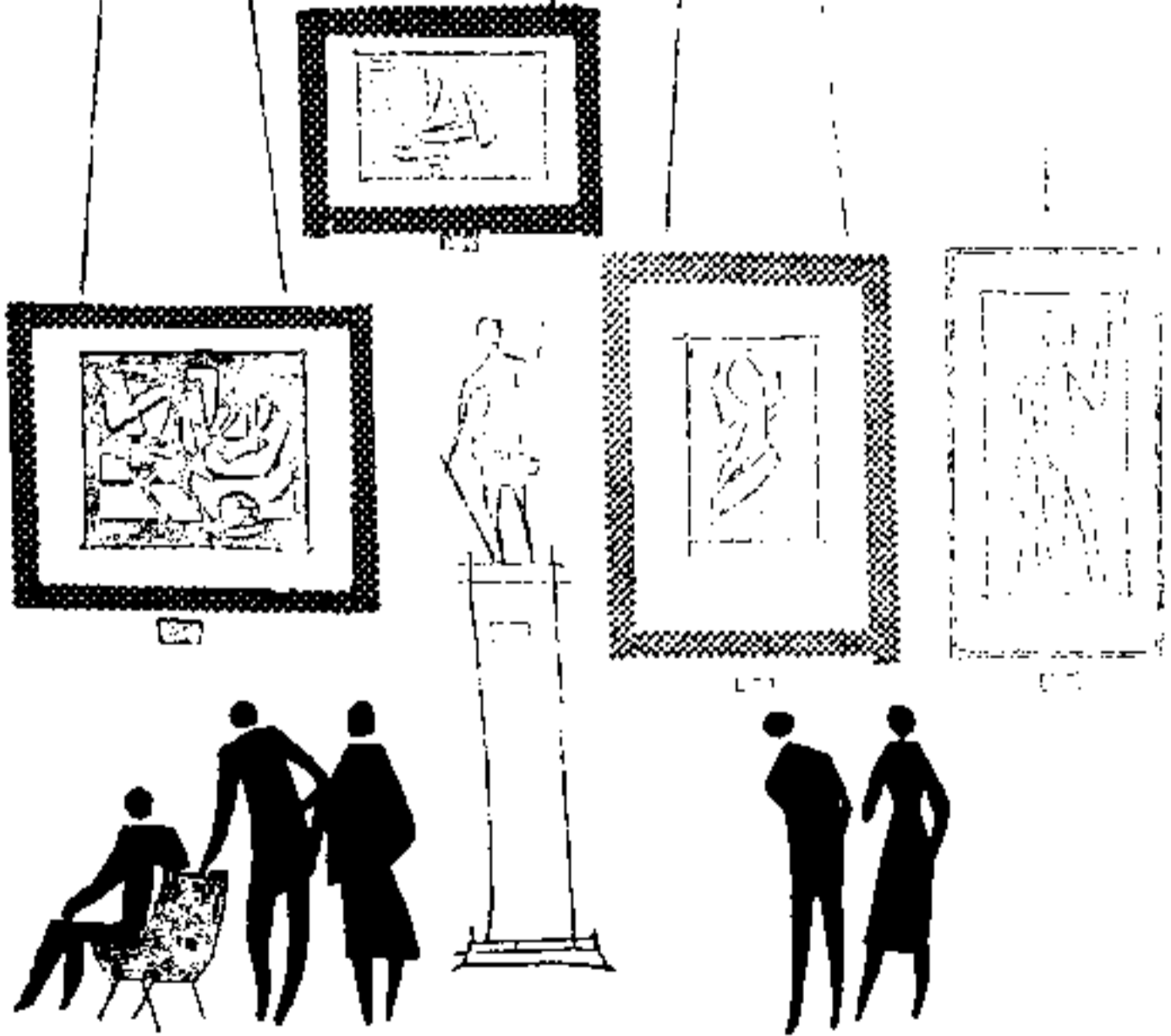
manisches -

National Mu-

seum" اپنی وضع کے نرالے

عجائب خانے ہیں۔ چھوٹے

عجائب خانوں تک کی اشیاء



کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے خصوصاً ۱۱۲ "Heimatmuseen" عجائب خانوں کا۔ ان عجائب خانوں کی ذمہ داری ایسے افراد نے لی ہوئی ہے جنہیں فنون لطیفہ سے دلچسپی ہے۔

بڑے عجائب خانوں کے اخراجات ریاستیں، لعلقے اور نجی انجمنیں برداشت کرتے ہیں۔ چند عجائب خانے بند کی ذمہ داری ہیں۔ عجائب خانوں میں سب سے اہم جگہ ہمیشہ رنگ محل رہی ہے۔ جہاں قدیم زمانہ سے لیکر موجودہ زمانہ تک کی تصاویر دکھی جاسکتی ہیں۔ فنونِ شکل تراشی کے نمونے۔ مثلاً بُت، سامانِ آرائش قیمتی دھاتوں سے ڈھلی ہوئی چیزیں اور پُر صنعت دستکاری کے نمونے۔ یہ سب اشیاء بھی اسی حد تک دیکھنے میں آتی ہیں جتنی مہذب قوموں کے قومی فنون کے نمونے۔ علم الانسان سے متعلق عجائب خانوں میں قدیم زمانہ کے فنونِ لطیفہ کے نمونے موجود ہیں۔ آثارِ قدیمہ سے متعلق تحقیقات کے نتائج کا ذکر بھی ضروری ہے۔ سائنسی ذخیروں میں فرانکفورٹ برلین میں واقع قدرتی تاریخ کا سینکڑوں عجائب خانہ ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

میونخ کے سرکاری کتب خانہ میں ۲۵ لاکھ جلدیں ہیں اور یہ مغربی جرمنی کا سب سے بڑا کتب خانہ ہے۔ برلن کے سرکاری پرشائی کتب خانہ سے ۱۹ لاکھ جلدیں مغربی جرمنی میں حفاظت کیلئے بھجوری گئی تھیں اب وہ ماربرگ کی "مغربی جرمنی کے کتب خانہ" میں ہیں۔ مشرقی برلن میں جو باقی جلدیں ہیں وہ اب "جرمن سرکاری کتب خانہ" کی تحویل میں ہیں۔ یونیورسٹیوں کے بڑے بڑے کتب خانے گوٹنگن، کولون، فرانکفورٹ، ہامڈلبرگ اور میونخ میں ہیں۔ فرانکفورٹ میں واقع "Deutsche Bibliothek" (جس کا ذکر صفحہ ۲۲۴ پر ہے) وفاقی جمہوریہ کا سب سے اہم کتابیاتی مرکز ہے۔

کوبلینز کے وفاقی دفتر خانہ میں جرمن رائلش اور وفاقی حکومت کی تاریخی دستاویزات موجود ہیں، گوکہ جرمن رائلش سے متعلقہ ایسی دستاویزات کا ایک بڑا حصہ ابھی ملک کے باہر ہے۔ میونخ کا دفتر خانہ ۳۴ سرکاری دفتر خانوں میں سب سے بڑا ہے۔ ان کے علاوہ کلیسائی، اجتماعی اور نجی دفتر خانوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے، ان میں بھی چند کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ مشرقی جرمنی سے آئی ہوئی دستاویزات مختلف جگہوں میں محفوظ ہیں۔ برلن و اہلم کا سرکاری دفتر خانہ بھی اہم دفتر خانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ہاں برلن کے کتب خانوں، تصویروں اور فنونِ لطیفہ کے ذخیروں کو دیکھنے کیلئے ۱۹۵۵ء کے موسم گرما میں ۲۲ لاکھ لوگ آئے۔ صرف پچاس ہائیڈروپلان اور میٹروپولیٹن میں واقع شاہی تصویروں ہی کو دنیا بھر سے آئے ہوئے ۱۱ لاکھ سیاحوں نے دیکھا

۱۹۴۵ء میں مصنفوں نے یہ محسوس کیا گویا انکا چمن اجڑا ہوا ہے۔ انسان دوستی کے فقدان کے دور میں ادب کو شدید نقصان پہنچا۔ ہائٹس مین نے کہا ہے کہ ادب وہیں پروان چڑھتا ہے جہاں روح اور جذبہ موثر طاقتیں سمجھی جاتی ہوں، وہاں نہیں جہاں ان طاقتوں کے دشمن عناصر کے سامنے سر جھکنا پڑتا ہو۔ یہ فقرہ ان مصنفوں کیلئے شمع ہدایت بنا جو ۱۹۳۳ء کے بعد جرمنی کو خیر باد کہہ گئے، جو جرمنی میں رہ گئے انہوں نے اس تلخ حقیقت کو سمجھا لیکن راضی برضا خاموش رہے۔

اس وقت جرمنی میں نئی نئی نوجوان ناموں سے ناواقف رہی جو اسی اثنائے میں دنیا کے دوسرے حصوں میں شہرت حاصل کر چکے تھے، مثلاً ٹامس مین، ہرن میس، شیفن زوانگ، فرنزورفل، کارل زکمار اور بارٹولٹ بریخت۔ نئے جرمن ادب کا پہلا کام یہ تھا کہ جرمنی کو ان مصنفوں کی تصانیف سے روشناس کرایا جائے جن کے ناموں اور جن کی اہمیت کو بارہ سال تک فراموش رکھا گیا تھا۔ ناشران کے علاوہ یہ کام ڈارمساٹ میں واقع "جرمن زبان و شاعری کی اکادمی" (Deutsche Akademie für Sprache und Dichtung) اور مینز کی "علمی و ادبی اکادمی" (Akademie für Wissenschaft und Literatur) نے سرانجام دیا۔ اسی جذبہ کے ماتحت فراموش کردہ مصنفین یعنی کارل کراوز، تھیوڈور، ڈوبلر، الفرڈ مویرٹ اور میکس ہرن میس کی تصانیف شائع کی گئیں۔ اس کے بعد ایسی لاسکر شولر کی تصانیف جس نے تارک الوطن ہو کر انتقال کیا، اور وولفگینگ بورشرٹ فلیکس ہارٹلوب اور فرائد ولیمپ کی تصانیف جو یا تو جنگ کی نذر ہو گئے یا جنگ کے خاتمہ کے کچھ عرصہ کے بعد انتقال کر گئے۔ والٹر بنجامن کی کتابیں اور رابرٹ موسل اور آسکر لوزرک کے روزنامے بھی شائع کئے گئے۔

اسی اثنائے میں غیر ملکی ادب بھی دوبارہ جرمنی میں آنا شروع ہو گیا۔ انزل، ایلٹیٹ، فاکز، کرسٹوفر فرائی، ہمینگوے، گارسیا لورکا، ایزاپا ونڈ، سارترے، تھورنٹن وائلڈر اور ٹینسی ولیمز جیسے نام آج جرمنی میں اتنے ہی جانے پہچانے ہیں جتنے اپنے ملکوں میں۔

ترجموں اور دیگر براہ راست ذرائع سے بین الاقوامی رابطہ قائم کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ ادب کو جس کی جڑیں کھولنی ہو چکی تھیں۔ بین الاقوامی تبادلوں سے تقویت پہنچی۔ انفرادی مصنفوں کے مابین زالی تعلقات کے علاوہ جرمن اور فرانسیسی مصنفوں کے مشترک اجلاس سے بھی ادب کو فروغ حاصل ہوا۔ ان اجلاس میں دونوں ملکوں کے بعد از جنگ دور کے ادب کے نمائندوں

نے مل کر یا بھی دلچسپی کے معاملات پر غور و خوض کیا۔

ایسے لوگوں کی تصانیف جو وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے اور جن میں سے چند واپس آسکے، بہت مقبول ہیں۔ گذشتہ چند سالوں کے عرصہ میں جو مصنف اس جہاں سے رخصت ہوئے ان میں تاسمین جو ابھی تک سب سے مقبول شاعر ہے، بارٹولٹ بریخت جس کے ”رزمیہ تھیٹر“ کے نظریہ کے معتقد و نیا بھر میں موجود ہیں، اور گولڈفراڈ بین جس کی غزلیں جرمنی کے باہر بھی مقبول ہیں، قابل ذکر نام ہیں۔ اسی شمار میں فرانس کفکا، ہرمن ہیسی، رابرٹ موسل، ارنسٹ جینگر، ہرمن برویچ، الفریڈ ڈولن، ایلین بیچ لینگاسر، ہرمن کساک، اور ٹربرگن گروٹن اور فون لیفورٹ جیسے مشہور ناموں کی فہرست میں نوجوان جرمن مصنفین کے نام بھی شامل ہو گئے جیسے ارنسٹ کریوڈر، ایرک نوساک، ہانس شول، الے آشنگر، وولفگانگ کوپین اور آرنو شمٹ۔ ان مصنفین کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی تصانیف میں ایک نیا ڈھنگ اور نئے ادبی تجربات کا شوق پایا جاتا ہے۔ ان کے پڑھنے والوں سے اعلیٰ صلاحیت کا حامل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

*

۱۹۴۵ء سے جرمن شاعری میں سب سے زیادہ قطعی نئے رجحانات دیکھنے میں آئے۔ حالانکہ ادب کی یہ شاخ ابھی تک رکھے، ہومینسٹھال اور بین کی طرز پر ہی قائم ہے، تب بھی موجودہ صدی کے تقریباً وسط میں اس طرز کے شاعرین نے نوجوان ناول نویسوں کے جیسے طرز بیان میں اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا تجربہ شروع کیا اور اس میں کامیاب بھی ہوئے مختلف اقسام کی شاعری میں پھیلی لہنتوں کے ناموں میں ہانس آرپ، ولہلم لہنین، جارج برٹنگ، روڈولف ایگنر، انڈر شرودر، ہانس کاروسا اور ایرک کاسٹنر کے نام مشہور ہیں۔ بارہ نوجوان جرمن شاعروں نے حال میں ایک مشہور کتاب میں جو ”میری شاعری میرا شریہ“ کے نام سے شائع ہوئی ہے، اپنے پڑھنے والوں سے اپنی شاعری کے طرز کے بارے میں خطاب کیا ہے۔ گویا اس کی حیثیت فن شاعری پر ایک درس کی سی ہوئی۔ اس سلسلہ میں ماری لوئیس کاسٹنر، کارل کرولو، ہانس پوینیک، روڈولف ہگمیل، شانگ، والٹر ہولیر، کارل شوپٹ، لہم، اور وولفگانگ دیراوخ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان کے ساتھ پال سیلان، گنٹر آخ، گنٹر گراس، انجیورگ باخمین اور ہلہوٹ ہانسبول کے نام بھی لئے جاتے ہیں۔

مضمون نگاری میں ممتاز مصنفین میں گولڈفراڈ بین، ہانس ایگون ہولٹ ہیوسن، ارنسٹ جینگر، رابرٹ کاسٹنر اور گربارڈ نیپل کے نام قابل ذکر ہیں۔

واقعات نگاری پر حالیہ زمانہ کے حالات کا گہرا اثر پڑا ہے۔ تھیوڈور پلائی ویر کی "Stalin-grad" بروڈرٹر کی "Die Galeere" اور پیٹریام کی "Die Unsichtbare Flagge" میں تجزیوں پر مبنی حقائق کا ذکر ہے اور ان میں ان تجزیوں کا تجزیہ کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے۔ ڈرامہ میں ابھی تک زیادہ تخلیقی استعداد دیکھنے میں نہیں آئی ہے۔ تھیوڈور پروگراموں میں جن جرمن مصنفوں کے نام زیادہ مشہور ہیں ان میں کارل زکمار، گنتھر وائزر، برون، ہانز، ہینر، جان اور فرڈیننڈ بروکنر شامل ہیں۔

ریڈیائی ڈرامہ نے اب ادب کی ایک علیحدہ شاخ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ ہر سال ریڈیائی ڈرامہ کے لئے ایک انعام ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جو جنگ میں تابینا ہو گیا ہو۔ حالیہ سالوں میں یہ انعام گنتھر آئش، وولفگانگ ہلمڈز، ہارمر اور ارون وکرٹ نے حاصل کیا ہے۔ چند ایسے ریڈیائی ڈراموں کے مجموعے شائع کرتے ہیں جو بیرون ملک بھی مقبول ہوتے ہیں۔

ادب کی ہر شاخ کے لئے ادبی گروہ اور انجمنیں بھی باقاعدہ انعامات دیتی ہیں اور ناشران، ریڈیائی ادارے، اور ریاستیں بھی۔ ان میں جرمن تجارت کتب کا "امن کا انعام" ہنساکوٹے انعام، جارج بختر کا انعام، فونٹان اور راب انعام، نئی نظموں کے لئے جاکوپی انعام "گروہ" کا انعام اور نقادوں کا انعام مشہور ہیں۔

ادبی مجلوں میں "Neue Rundschau", "Akzente" اور "Texte und Zeichen" کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ ادبی مجلے روایاتی ادب اور نئی ادبی تحریکات کے درمیان متوسط راستہ تلاش کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ نظمیں اور غزلیات شائع کرنے کے علاوہ یہ مجلے ادبی تنقیدات اور تشریحات میں بھی دلچسپی لیتے ہیں۔ تنقید نگاروں میں مارٹن ہایڈلر، رچرڈ آل ون اور کارل رائنارٹ کے نام مشہور ہیں۔ اس کے یہ ادبی موضوعات اور مسائل پر بحث بھی کرتے ہیں، مثلاً ترجمہ کے مسائل، مضمون نگاری اور فلم میں تعلق اور جدید تھیٹر کی نئی شکلیں۔

جرمن تجارت کتب کا ۱۹۴۵ء میں ایک
معنی میں از سر نو آغاز ہوا۔ اس کی وجہ ایک تو
جنگ کی تباہ کاری تھی اور دوسری یہ تھی کہ
اشاعت کا مرکز پیرنگ پرودہ آہنی کی وجہ سے
منقطع ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود اس وقت
اشاعت کے معاملہ میں دفاتی جمہوریہ کا شمار
دنیا میں سوویت یونین، جاپان، برطانیہ اور
ہندوستان کے بعد پانچواں ہے۔ ۲۶۴،۲
اشاعتی ادارے ہیں گوکہ ان میں سے ۱۵۸۰
سال میں ۶ سے بھی کم تصانیف شائع کرتے ہیں۔

*

جرمن تصانیف نے دنیا کی تجارت
کتب میں اپنا اہم درجہ دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔
۱۹۵۸ء میں ۲،۵۴ کتابوں کا جرمن زبان
سے دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اسی سال
کتابوں اور دوسری تصانیف کی برآمد کی قیمت
۷ کروڑ ۸۸ لاکھ جرمن مارک (یا ۴ کروڑ ۳ لاکھ
ڈالر یا ۱ کروڑ ۵۲ لاکھ پاؤنڈ) تھی۔ جرمنی میں
غیر ملکی ادب میں بھی اتنی ہی دلچسپی لی جا رہی
ہے، ۱۹۵۸ء میں غیر ملکی زبانوں کی ۲،۱۸۲
کتابوں کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا اور ایک
بڑی تعداد درآمد کی گئی۔ ۱۹۵۸ء میں ۵ کروڑ
۳۹ لاکھ جرمن مارک (یا ۱ کروڑ ۳ لاکھ ڈالر یا

کاپی ورنی تصانیف کی تعداد میں
نسبت سے دقتی آہنی پرودہ کی وجہ سے
یاد رکھنا چاہیے کہ آہنی پرودہ کی وجہ سے
اشاعتی ادارے تصانیف کی تعداد میں کمی
میں مبتلا ہوئے۔ اس کے باوجود اس وقت
اشاعت کے معاملہ میں دفاتی جمہوریہ کا شمار
دنیا میں سوویت یونین، جاپان، برطانیہ اور
ہندوستان کے بعد پانچواں ہے۔ ۲۶۴،۲
اشاعتی ادارے ہیں گوکہ ان میں سے ۱۵۸۰
سال میں ۶ سے بھی کم تصانیف شائع کرتے ہیں۔

سوویت یونین سے جیس کے چھ لاکھ لاکھ
مستحق سوویت یونین میں ۱۵ لاکھ لاکھ
کتابیں شائع ہونے لگیں۔ ۱۹۵۸ء میں
۲۰ لاکھ اور ۱۹۵۷ء میں ۱۵ لاکھ لاکھ
اور ۱۹۵۶ء میں ۱۰ لاکھ لاکھ لاکھ
کی تصانیف ان کے لیے شائع ہوئی۔
جنوبی شائع ہونے لگیں۔ ۱۹۵۸ء میں
مستحقوں کی ۱۰ لاکھ لاکھ لاکھ
میں رائج انگریزی زبان سے ۱۰ لاکھ لاکھ
۲،۴۴۹ کتابوں کی اشاعت ہوئی۔ ۱۹۵۸ء میں
کی ۲،۴۴۵ کتابوں کا اور جرمن زبان سے ۲،۴۴۵
مستحقوں کی ۲،۴۴۵ کتابوں کا۔

شائع ہونے والی کتابوں کی تعداد :-

۳۱,۶۱۶	سوویت یونین (۱۹۵۷ء)
۲۵,۲۹۹	جاپان (۱۹۵۷ء)
۲۰,۷۱۹	برطانیہ (۱۹۵۷ء)
۱۹,۸۳۲	ہندوستان (۱۹۵۷ء)
۲۰,۴۷۶	دفاقی جمہوریہ (۱۹۵۸ء)
۱۳,۱۳۲	امریکہ (۱۹۵۷ء)

۴۶ لاکھ پاؤنڈ کی مالیت کی کتابیں بیرونی ممالک سے دفاقی جمہوریہ اور مغربی برلن میں درآمد کی گئیں۔

اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابوں کی فروخت کے اہم مرکز مغربی برلن، ہیلمبرگ، ہیونخ، سٹوٹ گارٹ، فرانکفورٹ برین، کولون اور ہانوزر ہیں۔ اشاعت خانوں کی ۴۰ فیصدی تعداد مغربی

برلن، سٹوٹ گارٹ، ہیلمبرگ اور فرانکفورٹ میں واقع ہے۔ اشاعت خانوں کا انجمنی مرکز فرانکفورٹ میں ہے جہاں جرمن کتب فروشوں کی انجمن اور "کتب فروشوں کا مرکز" واقع ہیں۔ "Deutsche Bibliothek" یا "جرمن کتب خانہ" جرمنی کی ادبی اشاعت کے مرکز اور دوسری جگہوں میں شائع ہونے والے جرمن ادب کے لئے کتابیاتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اشاعت خانوں کے لئے فرانکفورٹ کا سالانہ کتابی میلہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس میلہ میں غیر ملکی ناشران سالہا سال سے بڑی تعداد میں حصہ لیتے آ رہے ہیں۔ ۱۹۵۹ء کے میلہ میں ۸۳۹ فرانک اشاعت خانوں نے ۸۰,۰۰۰ کتابوں کی نمائش کی، اس میلہ میں ۱۵۹ غیر ملکی اشاعت خانوں نے حصہ لیا تھا۔

"کتابی گروہ" بنانے کے رواج کی ابتدا جرمنی ہی میں ہوئی۔ ایسے تقریباً ۲۰ گروہ ہیں جنکے تقریباً ۲۰ لاکھ ممبر ہیں جو باقاعدہ چندے دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے ایک طرف تو بکری کے خطرات ختم ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف اچھی کتابیں اور کچھ اعلیٰ ایڈیشن تک بھی سستے داموں پر دستیاب ہو جاتے ہیں۔ تجارت کتب کی نئی اختراع یعنی جیبی کتاب کے ایڈیشن بھی چھپتے ہیں۔ کتب فروشی کی ۴۰۰ سے زیادہ دکانیں ہیں، انکے علاوہ ۲۰۲۲ اور بھی ایسی جگہیں ہیں۔ جہاں کتابیں خریدی یا عاریتاً حاصل کی جاسکتی ہیں۔

نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک میں ۱۹۵۸ء میں ۱۲۳ اشاعت خانوں نے ۶,۲۰۵ کتابیں شائع کیں۔ وہاں اب لپزگ نہیں بلکہ مشرقی برلن اشاعتی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

مصوٰر فنون، سنگتراشی اور فن تعمیر

۶۰ مصوری کی بے شمار نمائشوں کے ذریعہ جن میں تمام زمانوں سے متعلقہ تصاویر ہوتی ہیں لوگوں کو نئے نئے مصوروں کے شاہکاروں کو دیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے اور قدیم استادوں کی یادیں

ریجن ہوٹن میں منعقد
ہونے والے روہر کے جشن
شکسپیر کے ڈرامہ
"ہمپسٹ" کا
ایک سین



ہربرٹ فون کاراجان
— ہدایت کار کے روپ میں



معلم کے روپ میں

جرمنی میں روزمرہ زندگی

باپ توڑنا



ویسٹ والڈ کے ایک کاشتکار کی بیوی



شباب و شراب!



جرمنی میں
روزمرہ زندگی

خریداری گُل



یونیورسٹی کے طلباء کا
کھانے کا کمرہ



کارخانہ کے کینٹین میں
کھانے کا وقت

پروفیسر میکس ہارٹ مین
راپورٹ "آرڈر" کے وائس چانسلر



پروفیسر آٹوبان، میکس پلانک ↑
سوسائٹی کے صدر

بایر کے کارخانہ جات رنگ سازی :
دارالتجربہ

یون میں ایکسٹورنل کنسل جڑے ۱۹۹۷ء - ۱۹۹۳ء میں تعمیر ہوا
اور جہاں ۱۸۱۸ء سے یونیورسٹی قائم ہے۔



۶۰ تازہ رمتی ہے۔ ۱۹۵۲ء سے میونخ میں مصوری کی عظیم نمائش منعقد ہوتی رہی ہیں۔ جرمن مصوروں کی انجمن ہر سال وفاتی جمہوریہ میں ایک نئی جگہ نمائش منعقد کرتی ہے۔ اس نمائش میں بے شمار لوگ جن میں غیر ملکی بھی ہوتے ہیں، روحانی اور ذہنی مسرت حاصل کرتے ہیں۔ غیر سرکاری رنگ محل اور مصوری کے مرکز تقریباً ہر شہر میں ہوتے ہیں اور ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جرمن اور غیر ملکی، دونوں ہی مصوروں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جرمن صنعت کی وفاتی انجمن کے ثقافتی مرکز کی نوعیت کے دیگر نجی اداروں کی اور متعلقہ سرکاری حکام کی بھی یہی کوشش رہتی ہے کہ مصوری اور سنگتراشی میں دلچسپی لوگوں کی زندگی میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہو۔ سابق صدر ہیولاس نے ان ممالک کا شکریہ ادا کرنے کی ایک رسم قائم کی ہوئی ہے۔ جنہوں نے جنگ کے بعد کے چند سالوں میں جرمنی کی امداد کی، اس موقع پر منعقد ہونے والی تقریبات کے سلسلے میں بھی جدید مصوری کے نمونے خریدے جاتے رہے ہیں۔

جدید مصوری کے بانی ڈریسڈن کے "Brücke" کے افشائی مصور ہیں۔ موجودہ زمانہ کے مصوروں کے نمونوں میں انتہائی درجہ کی افشائی مصوری سے لیکر انتہائی غیر تصوری فن کے نمونے شامل ہیں۔ اثر پسند اور فطرت پسند مصوری میں کوئی نام مشہور نہیں ہیں، اور موندریان کی طرز کی منتزع مصوری کا کوئی نمونہ دکھائی نہیں دیتا۔ آزادہ رومصو خطوط اور رنگوں کی آمیزش کے ذریعہ اظہار کے طریقہ کی نسبت ریاضیاتی طریقہ کو کم پسند کرتے ہیں۔ ان کے نمونوں میں کچھ نہ کچھ ٹھوس چیز ضرور ہوتی ہے۔ نوجوان مصوروں میں بہت سے منتزع مصوری کی دشواریوں میں الجھے رہتے ہیں مثلاً بوجا بنگر۔

جرمن مصوری کی ایک انوکھی خصوصیت یہ ہے کہ بہت سے مصوروں کے نمونے بیشتر یا کئی طور پر خطوط یا نقوش پر مشتمل ہوتے ہیں۔

جرمن سنگتراشوں کی ایک بڑی تعداد کارل جمان قدامت پسندی کی طرف ہے مثلاً کارل آلبیکر اور رچرڈ شائے۔ جرمن سنگتراشی میں اس طرح کے تجربے شافو و نادرسہی دیکھنے میں آتے ہیں جس قسم کے فرانس اور امریکہ میں کئے جاتے ہیں۔ ایسے تجربے کرنے والوں میں کارل بارٹنگ ہے، برنارڈ ہائی لیکر ہے جس کی سنگتراشی منتزع طرز کی ہے، اور ہانزا آلمین ہے جو تار اور آہنی گھیروں کی مدد سے نئی نئی چیزیں اختراع کرتا ہے۔ سنگتراشی میں بیشتر نمونے مجسموں، منبت کاری اور کبھی کبھار تعمیری شکلوں کے دیکھنے میں آتے ہیں اور جب تک ان کے قدروان موجود ہیں۔ ایسے نمونے دکھائی دیتے رہیں گے۔ گراڈو مارکس کے سنگتراشی کے نمونوں کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ اس نے اور ایوالڈ متارے نے سنگتراشی کے کسی اہم

منقش نمونے بنائے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ انشا پسندی سے کام لیتے ہیں۔

سنگتراشی کی طرح فن تعمیر کا تعلق بھی نئی چیزیں ایجاد کرنے کی نسبت موجودہ چیزوں کو فنی شکل میں پیش کرنے سے زیادہ ہے۔ اب تک فن تعمیر میں نئے خیالات بہت کم دیکھنے میں آئے ہیں۔ والٹر گروپیس اور لڈوگ می آس فان ڈر روہے جیسے ماہران فن تعمیر ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں جو جرمنی میں رہے ان کے سپرویہ انوکھا کام کیا گیا کہ وہ ملک کی تعمیر نو کے سلسلہ میں پرانے شہروں میں بچے کچھے حصوں کو دوبارہ بنائیں، ان کو نئی شکل دیں اور موجودہ زمانہ کی ضروریات کے ساتھ ساتھ قدیمی روایات کو بھی قائم رکھیں۔ اُلَم میں واقع فن تعمیر کا کالج بونوس طرز کا حامی ہے لیکن اس کی یہ کوشش ہے کہ تہذیب اور تمدن کے درمیان اور بھی زیادہ ہم آہنگی پیدا ہو سکے۔

روڈولف شوارز جیسے سے کولون کا خاکہ تیار کیا، ہانز شارون جس نے تھینٹر کے لئے نئی طرز کی عمارتیں بنائیں، ہانز شوپرٹ جس نے بون میں وفاقی پارلیمنٹ ساخت کی، سیپ رُف جس نے جنوبی جرمنی میں بینک اور رہائشی مکانات کی تعمیر کی، آٹو انشٹ شوارز فرانسبرگ میں، ایگون آرمین فرٹز شپ اور دیگر ماہران فن تعمیر جنہوں نے جدید صنعتی عمارتیں بنائیں، آلو اکیفر اور ہرن ماکلر فرافکھورٹ میں، آٹو بارٹنگ اور ڈومینیکس بوم (جس کا انتقال ہو چکا ہے) جنہوں نے گرجاؤں کے لئے جدید وضع کی عمارتیں بنائیں، یہ سب مشہور ماہران فن تعمیر کے ناموں میں سے چند ہیں۔ برنارڈ ہیریکس اور روڈولف کوڈرش نے ہمبرگ میں اونچی اونچی عمارتیں بنا کر اس گنجان آباد شہر میں جگہ کی قلت کو دور کرنے میں مدد دی۔ ہرن میٹرن باغوں کے لئے اور فرٹز لیونارڈ اپنے پلوں کے لئے مشہور ہیں۔ وفاقی تعمیراتی محکمہ ایک اہم منصوبہ کی تکمیل کے کام میں مصروف ہے۔

تعمیر میں افادیت کا خیال مقدم ہے۔ غیر ضروری خرچ اور زیبائش سے احتراز کیا جاتا ہے۔ مس ساخت اور جانی پہچانی وضع قطع کو نئی جدتوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ "جدید" اور "راج بھنی" طرزوں میں اختلافات قومی تاریخی عمارات کے تحفظ کے کام کے دوران نمایاں طور پر محسوس ہوتے رہے ہیں۔ فرافکھورٹ کے گونٹے ہاؤس، میونخ کے Alte Pinakothek سٹوٹ گارٹ محل اور کولون کی رومانی طرز کی کلیساؤں کی دوبارہ تعمیر میں یہی دیکھنے میں آیا ہے۔ بیشتر عمارات کے معاملہ میں قدیم طرز کی اندھا دھند نقل کرنے اور انتہائی تبدیلیاں کرنے کے درمیان ایک وسطی راہ کامیابی کے ساتھ اختیار کی گئی ہے۔

منطقی فنون میں گذشتہ چند سالوں میں تبدیلیاں ظہور میں آئی ہیں مثلاً چسپاں کرنے کے

۶. اشتہارات اور ایسے منقش نمونے جو نمائشیں آراستہ کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ مصوری کی جدید طرز سے متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن دستکاریوں کے فنی نمونوں میں ایسی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے کیونکہ یہ ہنر روایات، جانے پہچانے مناظر، عوامی فنون اور قدامت پسند طریقوں پر ہی چلتا رہا ہے۔ خوش قسمتی سے فنون، دستکاریوں اور صنعت میں تعاون بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ڈائریٹریٹ کی "ڈیزائن کونسل" دستکاریوں اور صنعت میں بہتر شکلیں اختیار کرنے کا کام کر رہی ہے۔ کونسل کو اس کام میں جرمن محنت کی یونین "اور" صنعتی ڈیزائن کے گروہ عاملہ کی مدد ملتی ہے۔ صنعتی میدان میں نائنٹھ ڈیزائن کی ایک مستقل نمائش "صنعتی ڈیزائن کے مرکز" (ولامپیوگل، الین) میں قائم ہے۔ اس قسم کی محنتوں نمائشیں وقتاً فوقتاً جرمنی کے میلوں میں بھی منعقد ہوتی ہیں اور جرمنی میں دوسری جگہوں پر بھی مثلاً میونخ کے نئے نمونوں کے مرکز میں۔

مصوروں کی آئندہ نسل کی تربیت قدیمی طرز کی درسگاہوں اور عملی فن کے اسکولوں، دونوں ہی میں ہوتی ہے جہاں فن اور دستکاری دونوں ہی میں تخلیقی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ تیسری قسم ایسے اداروں کی ہے جو پُر صنعت دستکاریوں کے اعلیٰ اسکول ہیں اور انیسویں صدی کے صنعتی فن کے اداروں کے جانشین ہیں۔ فنون سے متعلق بے شمار رسالوں میں معاصرانہ فن، صنعتی فن کی تاریخ، فن تعمیر، فنونِ شکل تراشی، اور ثقافتی حکمت عملی کے عام پہلوؤں پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔

اوپیرا، یعنی غنائی تمثیل، زمانہ قدیم سے جرمنی کی ایک خصوصیت چلی آرہی ہے۔ اس وقت وفا جمہوریہ میں ۶۰ اوپیرا کمپنیاں قائم ہیں۔ مالی مشکلات کے باوجود اوپیرا ہاؤس جو تقریباً بالکل ختم ہو گئے تھے دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ ریاستیں اور تعلقے تھیٹروں کو مالی امداد دیتے ہیں۔ وائزر موزارٹ، وردی اور لوبچینی کے پروگرام سب زیادہ مقبول ہیں۔

جشن بیروتھ کو تمام اوپیرا کے مفتوں پر فوقیت حاصل ہے۔ ہر سال رچرڈ واگنر کے جانشین اپنی شرکت سے اس جشن کی شان دوبالا کرتے ہیں۔ میونخ کی اوپیرائی روایات سے موزارٹ، رچرڈ سٹراس، فٹز اور واگنر کے نام منسوب کئے جاتے ہیں۔ اک اور اورف بہت مقبول معاصر نغمہ نگار ہیں۔

کئی جگہوں پر جدید اوپیرا (مثلاً ہانڈل، مٹھ، البان برگ، بلاشر، فورٹنر اور ہنزر کے) اور سنگت تلج، (مثلاً لورس بلاشر، ورزراک، دولفگانگ فورٹنر، ہانز ورز ہنزر اور ہرن رائٹر) کی بہت ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ مختصر مزاحیہ اوپیرا بھی اپنی مقبولیت کے لحاظ سے اوپیرا سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں خصوصاً لیہار اور سٹراس کے۔

کئی سال سے جرمنی میں سمفنی کی موسیقی کے ساتھ ساتھ گھریلو موسیقی کو بھی فروغ حاصل ہوتا رہا ہے سمفنی کی محفلیں جو سال میں آٹھ سے بارہ مرتبہ ہوتی ہیں، شہریوں کی زندگی میں ایک خاص مرکزی درجہ



رکھتی ہیں۔ کلاسیکی اور رومانوی نغمہ نگاروں کے شاہکار ان محفلوں میں سب سے زیادہ مقبول ۶۱ ثابت ہوتے ہیں۔ ایک تہائی محفلوں میں موجودہ دور کی موسیقی ہوتی ہے۔ ہم عصر سمفنی کی موسیقی کو جرمنی میں بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ لوگ بیشتر اٹھارویں اور انیسویں صدی کی موسیقی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ”نئی“ موسیقی کے بارے میں ہمیشہ اختلاف رائے ہوتا رہا ہے۔ اس کے شائقین میں اکثر وہ لوگ دکھائی دیتے ہیں جن کا رجحان عرصہ تک سولہویں صدی سے اٹھارویں صدی تک کی موسیقی کی طرف رہ چکا ہے۔

برلن کا آرکسٹرا جس کا ہدایت کار ہربرٹ فون کاراجان ہے، میونخ کا آرکسٹرا اور ہیبرگ کا سمفنی آرکسٹرا، یہ سب نغمہ و سرود کے آرکسٹرا ہیں۔ ان کے علاوہ نغمہ و سرود کی دنیا میں ریڈیو آرکسٹرا نے بھی غیر معمولی نام پیدا کر لیا ہے۔ ویسے بھی ریڈیو نے جرمنی کی موسیقی سرگرمیوں میں اپنی وسعت اور اپنے فن کی وجہ سے ایک خاص جگہ پیدا کر رکھی ہے۔ ریڈیو کو اتنے زیادہ ذرائع میسر آسکتے ہیں کہ اس کی سرگرمیاں بہت وسیع پیمانے پر جاری رہتی ہیں۔ ریڈیو ”نئی“ موسیقی کی بھی ہمت افزائی کرتا رہتا ہے۔

ملک کی موسیقی کی زندگی کا بیان ان متحدہ جشنوں کے تذکرہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا جو موسم بہار کے آغاز سے لیکر موسم خزاں تک جرمنی کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں منعقد ہوتے ہیں۔ بڑے پیمانے پر ہونے والے ایسے جشنوں میں برلن کا جشن جو کسی ہفتہ تک رہتا ہے، وائزبادن کا مسی کے ہینے کا جشن، بون کا بیٹھوون جشن اور ڈرنبرگ کا موزارٹ جشن قابل ذکر ہیں۔ ”نئی“ موسیقی کو ڈونائٹنگن کے ”معاصر فن موسیقی کے جشن“ فرانکفورٹ کے ”نئی موسیقی“ کے اجتماع اور ڈارمشتاٹ کے نزدیک کرٹسٹین کے ”نئی“ موسیقی کے درسوں سے بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔

غیر پیشہ در موسیقی دان موسیقی کو ترقی دینے میں بڑا اہم حصہ لیتے ہیں۔ گھریلو موسیقی عوام کے گروہوں اور بنی محفلوں میں مقبول ہے۔ یہ سماع کی محفلیں اور بچوں کے لئے گانے کا انتظام کرتے ہیں۔ ہر گاؤں میں گرجاؤں میں گانے والوں کے گروہ ہوتے ہیں۔ ویلز کے گوتوں کی طرز پر گائیو لوں (Gesangsfeste) کی تعداد بھی بہت بڑی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں صدر وفاقی نے زیلمٹر کے نام پر ایک لوح کا اجراء کیا جو اس گروہ کو عطا کی جاتی ہے جو گرجاؤں میں سو سال سے زیادہ سے سماع میں حصہ لیتا رہا ہو۔ شوقیہ آرکسٹرا اور مقبول باجے مثلاً ارگن باجہ، چھیتارا اور مینڈولین عام لوگوں کے لئے تفریح کا ذریعہ ہیں۔

جرمن موسیقی کونسل کے کام کو دیکھ کر اور دوسرے ممالک کی ”نئی موسیقی“ کی جرمنی میں

۶۱ مقبولیت اور ساتھ ساتھ جرمن موسیقی کا دوسرے ممالک میں شوق دیکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ موسیقی کے میدان میں بین الاقوامی تعلقات دوبارہ قائم ہو گئے ہیں۔

تھیسٹر

۶۲ مغربی برلن اور وفاقی جمہوریہ کے ۹ چھوٹے بڑے شہروں میں تقریباً ۲۰ تھیسٹر قائم ہیں ان میں سے بہت سے شہروں میں کسی زمانہ میں کسی نواب کی حکومت ہو کرتی تھی اور لوگ باذوق بھی تھے۔ ان تھیسٹروں میں تقریباً ۷۰ نجی ہیں۔ کچھ تھیسٹر کھلے میں ڈرامے پیش کرتے ہیں۔ ایسے تھیسٹروں کی تعداد کافی ہے جن میں کام کرنے والے سال میں ۹ سے ۱۱ چھپتے کام کرتے ہیں۔ ان تھیسٹروں کا مالی امداد کے بغیر کام نہیں چلتا۔ لیکن یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کیونکہ جرمنی میں تھیسٹر کو صرف ایک ذریعہ تفریح ہی نہیں بلکہ لوگوں کی تمدنی زندگی کا

ضروری جزو سمجھا جاتا ہے۔ تھیسٹروں

کو ریاستوں اور تعلقوں سے کافی مدد

ملتی ہے یعنی سالانہ تقریباً ۱۵ کروڑ

جرمن مارک (یا ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر

یا ۱ کروڑ ۲۸ لاکھ پاؤنڈ)۔ گویا تھیسٹر کے

کے ہر ٹکٹ پر اوسطاً ساڑھے چار جرمن

مارک (یا اڈالر، سینٹ یا شلنگ

۸ پیس) سیزن ٹکٹ کی فروخت تھیسٹروں

کے لئے آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ بیشتر تھیسٹروں

میں "گروہ" آتے ہیں مثلاً مقامی فرموں

کے لوگ جو اتنی بڑی تعداد میں آتے

ہیں کہ کبھی کبھار تو داخلہ بھی مشکل ہو جاتا

ہے۔

ڈوسلدورف کا میونسپل تھیسٹر جو



۱۹۵۵ء میں سوئٹ روس میں ۳۵۵ تھیٹر، ۳۲
اوپر اور سنگت ناچ گھر، ۲۰ مختصر مزاجیہ اور سیراؤں
کے تھیٹر اور ۱۰۱ نوجوانوں کے تھیٹر تھے۔ اس سال
ان جگہوں میں ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ آئے۔

بیرونی امداد کے سہارے چلتا تھا۔ اب ایک
آزاد اور فنی اعتمبار سے غیر وابستہ ادارہ بن
گیا ہے۔ اس کا سہراگستان گزٹڈ گینز کے سر
ہے جو اب ہیمبرگ کے سرکاری تھیٹر میں ہے
اسی کام میں اسے سیلنر نے اور سٹرونے بھی مدد
دی جو اس وقت جرمنی کے کھیل پیش کرنیوالوں

میں سب سے بڑی شخصیت ہے۔ گزٹڈ گینز نے اس تھیٹر کے لئے ایک مشترک سرمایہ کی کمپنی قائم کی۔
جس کی بدولت یہ تھیٹر اب اس قابل ہو گیا ہے کہ پہلے کی نسبت کہیں کم سرکاری مدد سے پہلے سے بہتر
کھیل پیش کرتا ہے۔

جرمنی میں تھیٹروں کی تعداد زیادہ ہونے کی صرف یہی وجہ نہیں ہے کہ جرمنی پچھلے زمانوں
میں چھوٹے چھوٹے ملکوں میں بٹا ہوا تھا بلکہ جرمن لوگوں کی مخصوص عادتیں بھی اس کی ذمہ دار ہیں
دوسرے ممالک کی نسبت جرمنی کے لوگ ایسے فنون سے لے کر محفوظ نہیں ہوتے ہیں جن کا تعلق صرف
دیکھنے سے ہو۔ تھیٹر سے ان کو گہری دلچسپی ہوتی ہے اور ہر نئے ڈرامائی انداز کی ستائش کی جاتی ہے
چنانچہ تمدنی میدان میں اہمیت کے اعتبار سے جرمنی میں تھیٹر کو سب سے اونچا درجہ حاصل ہے،
جس طرح فرانس میں ادب کو اور ہالینڈ میں مصور فنون کو۔

تھیٹر میں اس گہری دلچسپی لئے جانے کی وجہ سے کھیلوں میں تنوع بھی زیادہ ہوتا ہے کھیلوں
کی تعداد کا ایک تہائی حصہ غیر ملکی مصنفین کی کوششوں کا نتیجہ ہوتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ضائع شدہ
سالوں کی کمی ابھی پوری نہیں ہو پائی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جرمن زبان میں جدید تھیٹری
تصانیف کافی نہیں ہیں حالانکہ اٹھارویں اور انیسویں صدیوں میں جرمنی میں بہت عظیم ڈرامہ
نویس پیدا ہوئے۔ اب سوائے کارل زکمار کے جو اب سوئٹزر لینڈ میں ہے اور کسی جدید ڈرامہ
نویس کا نام خیال میں ہی نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ کلاسیکی ڈرامہ نویسوں کے کھیلوں کے ساتھ
دوسرے ممالک کے جدید مصنفین کے کھیل بھی ہوتے رہتے ہیں۔

برلن کسی زمانہ میں تھیٹر کا اہم مرکز ہوا کرتا تھا اور تھیٹری دنیا کے بڑے بڑے زعماء برلن
میں ہوتے تھے۔ یہاں کے تھیٹر کے شائقین بہت باذوق ہوتے تھے۔ اب برلن کی حیثیت اس اعتباراً
سے صرف مغرب کی ایک بیرونی چوکی کی سی رہ گئی ہے۔

ایک اور دشواری ڈراموں میں حصہ لینے والوں کی کمی ہے۔ جرمنی میں بمشکل ایک سو پانچ کے ایکڑ اور ایکڑ ٹیس ہیں اور نوجوان یہودیوں کی کمی بھی محسوس کی جا رہی ہے۔ اس پر اس قلیل تعداد کی سینما ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں بھی مانگ ہے اور انہیں آسٹریا اور سوئٹزر لینڈ کے جرمن زبان کے علاقوں میں بھی کھیلوں میں حصہ لینا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر پھر پھر کر وہی بڑے ایکڑ اسٹیج دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا بہر حال یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ جرمنی کے چھوٹے سے چھوٹے تھیٹروں کو بھی ڈراموں کی دنیا کے بڑے سے بڑے ایکڑ نوازتے ہیں۔

ڈرامائی جشن مقررہ وقفوں کے ساتھ اور خاص خاص موقعوں پر بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ ان کھیلوں میں سب سے مشہور اور ہیرام مرگاؤ کا عشقیہ ناٹک ہے جو دس سال میں ایک مرتبہ پیش کیا جاتا ہے۔ دوران سال میں بوخم میں شیکسپیر ہفتہ اور ریکلنگ ہیوسن میں جشن روہر اور دفائی جمہوریہ اور نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک کی سرحد کے نزدیک منعقد ہونے والے ہر سفیلڈ کے جشنی کھیل قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ کئی دیگر جگہوں پر بھی اسی نوعیت کے کھیل پیش کئے جاتے ہیں جن میں سے چند نہایت اعلیٰ درجہ کے ثابت ہوتے ہیں۔

شعبہ اشتراک

دفائی جمہوریہ میں نو نشریاتی ادارے ہیں جو قانونی فرمان پر قائم کئے گئے ہیں۔ ہر ادارہ کے تین شعبے ہیں، یعنی نشریاتی کونسل، انتظامیہ کونسل اور شعبہ نظامت۔ نشریاتی کونسل لوگوں کی ترجمانی کی حیثیت رکھتی ہے۔ تین شعبوں میں تقسیم کا مقصد غیر جانب داری کا حصول ہے۔ ایک انجمن عالمہ کے ذریعہ تمام ایسے معاملات طے کئے جاتے ہیں جن کا تعلق تینوں شعبوں سے ہو۔ نشریاتی نظم و نسق کو تازہ ترین ضروریات سے مطابق کرنے کیلئے بند اور ریاستوں کے درمیان ایک نیا اقرار نامہ تیار کیا جا رہا ہے۔

یکم مئی ۱۹۶۰ء کو آٹھوں ریڈیو اسٹیشنوں اور ریڈیو آزاد برلن کے علاقوں میں ۱۵۶،۹۰۰ ریڈیو لائسنس جاری کئے ہوئے تھے۔ ڈوسلڈورف کے علاقہ میں سب سے زیادہ یعنی ۱۵،۳۵،۲۲۰

عام سار لینڈ اور مغربی برلن میں موٹر گاڑیوں میں لگے ہوئے ریڈیو کے لائسنس سمیت۔

لائسنس تھے اور اس کے بعد فرانکفورٹ میں ۳۱۲، ۴۴، ۱۳۰ ریڈیو سننے والوں کی تعداد اس تعداد کی کسی گنا ۶۳ تھی۔ بی ریڈیو سیٹ ۲ جرمن مارک (یا ۴ سینٹ یا ۳ شلنگ ۴ پنس) کی بیس سے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ اس کے بعد ریڈیو اسٹیشنوں کو اشتہاروں کے ذریعہ آمدنی کا سہارا لینا نہیں پڑتا۔ ایک اچھے وائرلس سیٹ کی قیمت ۲۰۰ سے لیکر ۵۰۰ جرمن مارک (۴۸ ڈالر سے ۱۱۹ ڈالر یا ۱ پاؤنڈ سے ۴۳ پاؤنڈ) ہوتی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں 'Deutsche Welle' یا 'جرمن لہر' شروع ہوئی۔ یہ چھوٹی لہروں کا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ جو غیر ممالک میں رہنے والے جرمنوں کے لئے پروگرام نشر کرتا ہے۔ ۱۹۵۴ء سے اس اسٹیشن سے غیر ملکی زبانوں میں خبریں بھی نشر کی جانے لگی ہیں۔ وفاقی جمہوریہ کو ابھی تک زیادہ طاقتور لمبی لہروں پر نشریات کی اجازت نہیں ملی ہے۔ ۱۹۴۸ء میں کوپن ہیگن کی کانفرنس میں جرمنی سے وہ تمام نوکی نوز طول موجیں واپس لے لی گئیں۔ جو جنگ سے پہلے جرمنی کے استعمال میں تھیں۔ نتیجتاً جرمنی کو VHF لہروں ہی سے کام چلانا پڑا اور جہاں تک عام نشریات کا تعلق ہے اس وقت جرمنی یورپ میں انہی لہروں سے سب سے زیادہ کام لے رہا ہے۔ ریڈیو پروگراموں میں کل وقت کا ۵۰ فیصدی حصہ موسیقی اور تفریحی پروگرام کو دیا جاتا ہے اور ۱۳ فیصدی ثقافتی مضامین کو۔ باقی وقت اہم واقعات پر خبروں اور تبصروں کو۔ نئے نئے پروگراموں کو ترقی دی گئی ہے مثلاً نئی طرز کے ریڈیائی ڈرامے، ریڈیائی اوپیرا اور فچر پروگرام۔ سننے والوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ریڈیو اسٹیشنوں نے قابلِ تحسین کام کیا ہے۔

۶۴ جرمنی میں سینا پیروں بڑا اثر پڑا کہ برلن کے بڑے بڑے اسٹوڈیو شہر کے ایسے علاقہ میں واقع تھے جو اب سوویٹ روس کے قبضہ میں ہے اور اس طرح مغربی جرمنی صحیح طریقہ پر فلمی صنعت کی تعمیر نو میں ان اسٹوڈیوں کے استعمال سے محروم ہو گیا۔ اس کے علاوہ جنگ کے دوران اتحادی ملکوں نے تمام فلم وغیرہ ضبط کر لئے تھے کیونکہ اس وقت یہ فلم اور ان سے متعلقہ سامان رائس کے ہاتھوں میں آ گیا تھا۔ مشہور فلم بنانے والوں اور ایگٹروں میں سے کسی نے ملک چھوڑ دیا یا انہیں سیاسی وجوہات کی بنا پر فلمی صنعت سے قطع تعلق کرنا پڑا۔ اب مغربی برلن، ہیمبرگ، وائزبادن، گوتینگن اور میونخ میں نئے اسٹوڈیو قائم ہو گئے ہیں۔ باویریا کے فلمی شہر گسیل گاسٹینگ میں یورپ میں سب سے وسیع اسٹوڈیو ہیں۔

تفریحی فلمیں بنانے پر بہت لاگت آتی ہے۔ اس وقت ایک غیر رنگین فلم پر ۱۰ لاکھ جرمن مارک دیا

.... ۳۸ ر ڈالر یا ۸۵ ر پاؤنڈ
 اور ایک رنگین فلم پر ... ۳۵ ر ڈالر
 (یا ۶۰ ر ۲۴ ر پاؤنڈ) خرچ ہوتے ہیں
 کیونکہ اب وسطی اور مشرقی جرمنی میں فلم
 نہیں بھیجے جاسکتے۔ اسی لئے جرمنی کے
 فلم بنانے والوں کے لئے فلموں کی قیمت
 پوری طرح وصول کرنا ایک مرحلہ رہتا
 ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء ۱۹۵۵ء کے
 درمیان سرکار کو فلم بنانے والوں کو
 نقصان سے بچانے کیلئے ان کی مدد کرنی
 پڑی۔ حال میں ہی فلمی صنعت میں
 ارتکاز کی طرف رجحان دیکھنے میں آیا
 ہے۔ اس کی ایک مثال ۱۹۵۶ء میں
 UFA کا دوبارہ قیام عمل میں آنا ہے

جرمنوں میں اٹالیان برن سب سے زیادہ فلموں کے شوقین ہیں۔ اوسطاً
 ہر برن کا بائیس سال میں ۲۵ دنوں فلمیں دیکھتا ہے (۱۹۵۸ء)۔
 اس کے بعد شمار سہبرگ کا ہے یعنی ۱۸ دنوں۔ کل وفاق جمہوریہ
 میں اوسط ۱۹۵۹ء میں ۱۲ تھی۔

۲۰۰ سینماؤں کی ۱۹۵۸ء میں کل آمدنی ۱۰۱ کروڑ ۲۰ لاکھ
 جرمن مارک (یا ۲۳ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر یا ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ)
 تھی۔ اس رقم میں سے تعلقوں کو ۱۳ کروڑ ۳۰ لاکھ جرمن مارک
 (یا ۳ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر یا ۲۰ لاکھ پاؤنڈ) تفریحی ٹیکس
 کے طور پر ملے۔

۱۹۵۷ء میں جاپان نے ۲۳۳ تفریحی فلم بنائے، امریکہ نے
 ۳۰۰ اور ہندوستان نے ۲۹۲۔

..

جرمنی میں فلموں کی درآمد کے لئے بہت آسانیاں حاصل ہیں۔ ۱۹۵۷/۵۸ء میں ۶۵۷۷
 سینماؤں میں (جن میں ۶۱۵، ۳۹، ۲۷ نشستیں تھیں) ۵۵۳ فلم دکھائے گئے۔ جن میں سے ۲۲۶
 غیر ملکی فلم تھیں۔ ٹیکٹوں کی فروخت کی کل رقم کا نصف حصہ جرمن فلموں سے حاصل ہوا تھا۔ سینما کے
 شائقین کی تعداد ۱۹۴۵ء سے بڑھتی جا رہی ہے، ۱۹۵۶ء میں ۸۱ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ سینما دیکھنے
 گئے جو اب تک کی انتہائی تعداد ہے۔ ۱۹۵۸ء میں تعداد ۶۶ کروڑ تھی۔ ۱۹۵۶ء سے تعداد میں کمی
 ٹیلی ویژن کے میدان میں آنے کی وجہ سے ہوئی۔

جرمنی کی فلمی صنعت کا مرکزی انجمنی ادارہ (Spio) دائرہ آبادن میں ہے۔ ۱۹۴۹ء میں
 اس صنعت نے "جرمن فلمی صنعت کی رضا کارانہ احتسابی مجلس" قائم کرنے کا اہم قدم اٹھایا۔
 یہ مجلس اپنے فرائض بغیر کسی سرکاری مدد کے انجام دیتی ہے۔ ایک اور خود مختار ادارہ جس کا نام

۲۳۳ امریکن، ۶۷ فرانسیسی، ۴۹ برطانوی اور ۳۷ اطالوی ہے

۲۳۴

۶۴ *Filmbewertungsstelle* (فلم جانچنے کی مجلس) ہے اور جسے ریاستوں نے قائم کیا ہوا ہے کچھ مخصوص فلموں کے بارے میں سفارشات پیش کرتا ہے جن کی رُو سے ان فلموں پر تفریحی ٹیکس میں کمی کر دی جاتی ہے۔ "فلم کلبوں" کی تحریک کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں تنقیدی ذوق پیدا ہو۔ ہر سال جرمن حکومت بحیثیت کئی بہترین فلم پر اور ایسی فلموں پر انعام دیتی ہے جس میں انفرادی کردار بہترین ہوں۔ ۱۹۵۵ء سے ۵۰۰۰ جرمن مارک (یا ۶۰۰ ڈالر یا ۸۰۰ پاؤنڈ) کی رقم انعاموں کی شکل میں دی جا چکی ہے۔ کچھ حالیہ ممتاز جرمن فلموں میں سے "Nachtwache" اور "Weg ohne Umkehr", "Der Hauptmann von Köpenick" اور "Nachts wenn der Teufel kam" کے نام قابل ذکر ہیں۔

حالیہ سالوں میں تفریحی فلموں کی سالانہ تعداد میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اوسطاً ان کی تعداد ۲۰ سالانہ ہے (۱۹۵۷ء میں تعداد ۱۱۳ تھی)۔ اس کے علاوہ ۱۹۵۵ء سے ۴۰۰ سے ۴۸۵ تک ثقافتی اور واقعاتی فلم سالانہ بننے رہے ہیں۔ جرمنی کی فلمی دنیا میں ماہنامہ میں ہر سال منعقد ہونے والا ثقافتی اور واقعاتی فلموں کا ہفتہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

"Neue Deutsche Wochenschau G.m.b.H." (ہفتہ واری اخباری فلموں کا ادارہ) ۶۰ فیصدی سینماؤں کو اپنی دونوں اشاعتیں NDW اور UFA فراہم کرتا ہے۔ دو سبھی ادارے بھی ہیں جن کے نام "Blick in die Welt" اور "Fox tönende Wochenschau" ہیں۔ مورخ الذکر "20th Century Fox" کی ایک شاخ ہے۔

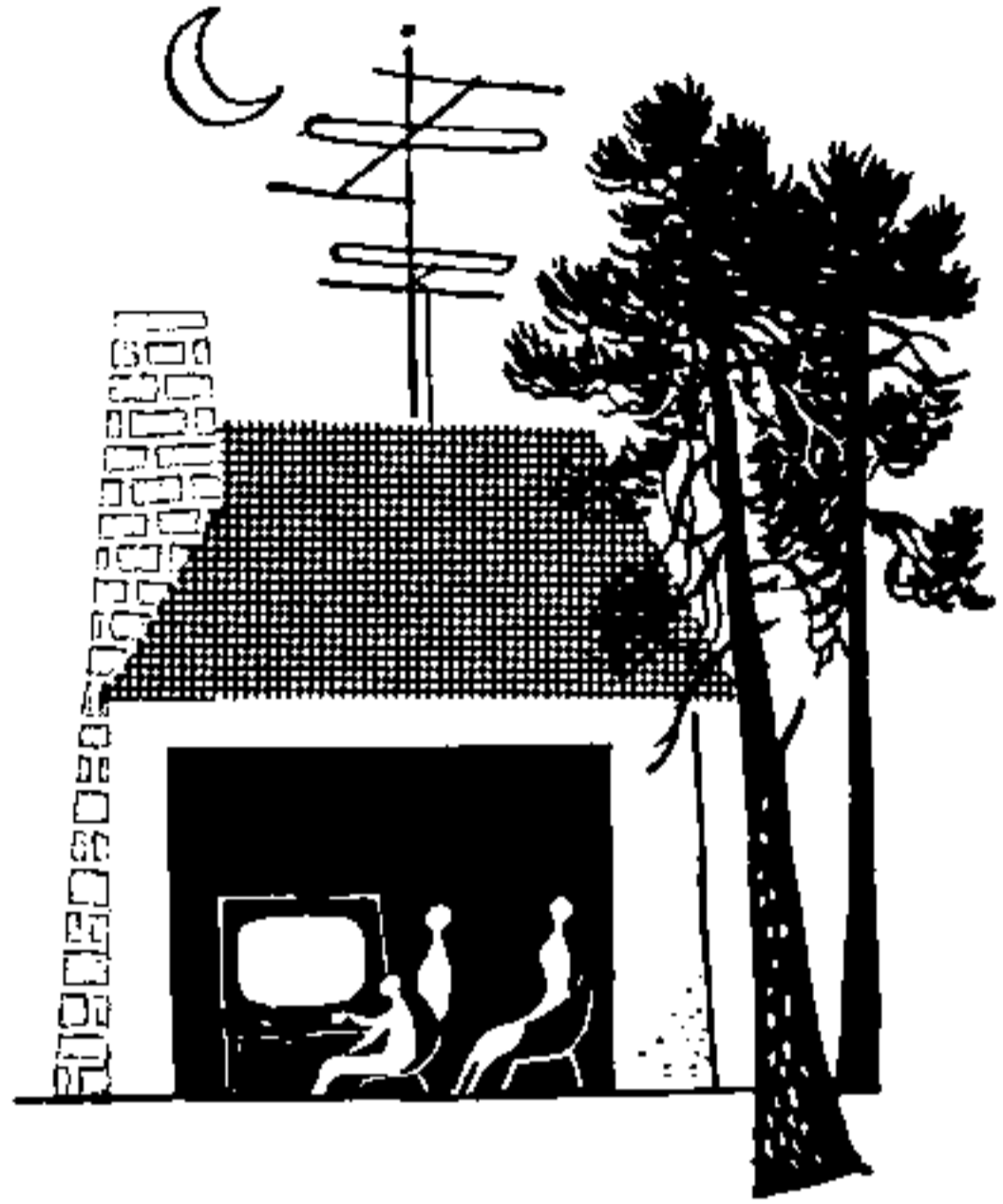
ٹیلی ویژن

۶۵ جرمنی میں ٹیلی ویژن کا ایک جال بچھا ہوا ہے اور تمام اسٹیشن مل کر تقریباً ۴۸ گھنٹوں کا پروگرام روزانہ نشر کرتے ہیں۔ اس پروگرام کو جرمن ریڈیو اسٹیشن بھی نشر کرتے ہیں۔ ریڈیو برین بھی کبھی کبھار ان پروگراموں کو استعمال کرتا ہے۔ ٹیلی ویژن کے پروگرام مع مغربی برلن وفاقی جمہوریہ کے تمام علاقوں میں پہنچتے ہیں۔ گذشتہ دو سالوں میں ٹیلی ویژن کے لائسنسوں کی تعداد کسی گنی ہو گئی ہے۔ یکم مئی ۱۹۶۰ء کو تعداد ۶۶۱،۶۵۰ تھی۔ ان لوگوں کی تعداد جن کے پاس ٹیلی ویژن سیٹ ہیں وفاقی علاقہ سارلینڈ کے علاوہ لیکن مغربی برلن سمیت۔

علاقہ کے مغرب میں سب سے زیادہ ہے۔
صرف ڈوسلڈورف کے ڈاک کے ضلع ہی میں
یکم مئی ۱۹۶۰ء کو ۴۰۰،۲۰۰ ٹیلی ویژن
کے مالکوں کے نام ڈاکخانہ میں درج تھے۔

ادراک میں ۱۹۵۰ء سے فیصدی خاندانوں کے پاس ٹیلی
ویژن سیکڑے لگنے لگے۔ ۱۹۵۰ء میں ۸۰ فیصدی کے پاس
۱۹۶۰ء تک تقریباً ۸۰ لاکھ ٹیلی
ویژن لگنے لگے اور اس کے بعد اس کی تعداد

جرمن ٹیلی ویژن ۶۲۵ خطوط کے
طریقہ پر کام کرتا ہے۔ برقی رو کے دورستے
نصب ہیں جس کی وجہ سے ایک اسٹوڈیو
سے دوسرے میں منتقلی بجدت کی جاسکتی
ہے۔ نشریات کی پہنچ مع مغربی برلن تمام
وفاقی علاقہ میں ممکن ہے اور ان کا سلسلہ
سوئٹزرلینڈ، بلجیم، ہالینڈ، آسٹریا اور
فرانس اور فرانس کے راستہ برطانیہ تک سے
ملا ہوا ہے۔



ٹیلی ویژن کی فیس ۵ جرمن مارک
(یا ۱۹ اسیسٹ یا ۸ شلنگ ۴ پیس)

ماہانہ ہے اور تمام اسٹیشنوں کی کوشش یہی رہتی ہے کہ آمدنی اور اخراجات میں توازن قائم رہے۔ اب تک
اس کوشش میں صرف شمالی اور مغربی جرمنی کے ریڈیو کے گروہ جس میں ہمبرگ اور کولون کے اسٹوڈیو شامل
ہیں، کامیاب رہے ہیں۔ پروگرام کے ایک گھنٹہ پر خرچ کا تخمینہ... ۳۵ جرمن مارک (یا ۸،۳۰ ڈالر
یا ۳،۰۰۰ پاؤنڈ) ہے۔ کچھ اسٹیشن اب اپنے وقت کا کچھ حصہ انتہائی پروگراموں کو دینے لگے ہیں۔

ٹیلی ویژن کا یہ مشترک پروگرام تفریح، ڈرامائی کھیلوں، غنائی تمثیلوں، بیانیہ خبروں اور "چشم دید"
حالوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اہم سیاسی، ثقافتی اور کھیلوں سے متعلق واقعات پر بھی اکثر نشریات کی جاتی ہیں۔ یہ
نشریات اکثر یورپ کے دوسرے علاقوں سے حاصل کی جاتی ہیں یا "یورودیشن" کی مشترکہ نشریات سے لی جاتی
ہیں۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک "یورودیشن" نے ملک کے ۵۲ نشری پروگرام استعمال کئے جس میں سے
۶۲ فیصدی کھیلوں سے متعلق تھے۔ ایک ایسا "خانی پروگرام" جاری کرنے کی تجویز پر اس وقت غور کیا

جاری ہے جو اصل پر دو گرام کی جگہ منتخب کیا جاسکے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس سے متعلقہ موزوں قانون ۶۵ مرتب ہو سکے۔ فی الحال رنگین ٹیلی ویژن شروع کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

ایسٹیمینٹ

۶۵۱ "میر ونگلین کلووس" نے مغربی جرمنی کے کچھ جرمانوی قبائل اور فرانس کی سرزمین کو متحد کر کے فرانکی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

۶۵۲ آئرلینڈ کے مبلغوں نے دریائے رہائن کے مشرق میں رہنے والے جرمنوں کو عیسائی بنانا شروع کیا۔ سینٹ بونی فیس کی وفات ۵۴۷ء۔ موجودہ مغربی اور جنوبی جرمنی کے جرمانی قبائل کی زبانوں میں مشابہت پیدا ہونے لگی۔ گویا جرمن قوم کی تشکیل کا آغاز ہوا۔ کارل مارٹل نے جو شاہی محل کا افسر سامان تھا۔ پوسٹی ایز کے نزدیک جنگ کی اور عیسائیت کو یورپ میں برقرار رکھنے میں کامیاب ہوا۔

۶۵۳ پاپائے اعظم ۸۰۰ء میں شارلیمان (چارلس اعظم) کی تاج پوشی کی اور اس طرح "جرمن قوم کی سلطنت روما" وجود میں آئی۔ باویریائی اور سیکسی لوگوں پر فرانکیوں نے غلبہ پایا۔ معاہدہ وردون کی رو سے مغربی دنیا کی سلطنت منقسم ہو گئی۔ (۸۰۰ء معاہدہ ورسن۔ ۸۰۰ء معاہدہ رییموں) ۸۸۷ء سے فرانس اور جرمنی کی تاریخوں سے جدا گانہ راہیں اختیار کیں۔

۶۵۴ خاندان سلطنت سیکسی نے جرمن قبائل کے اتحاد کو مکمل کیا۔ "شہنشاہ اعظم" آٹولن نوابوں کا اقتدار ختم ہوا اور پادری رائس کے حکمراں ہو گئے۔

۶۵۵ شہنشاہان سٹاؤفن کی سلطنت معراج کمال کو پہنچی۔ ۱۱۹۸ء تا ۱۲۲۸ء جرمن شاعر و لٹریٹور فونکل واند کی نظمیں۔ تقریباً ۱۲۰۵ء: مشہور رزمیہ شاعر و الفرام فون ایٹش باک نے "پارسیوال" لکھی۔ رومانی طرز تعمیر کا زمانہ۔ تقریباً ۱۲۰۰ء: گوٹھی طرز تعمیر کے زمانہ کا آغاز۔ منے سنگر نغمہ کار۔ عہد شجاعت اپنے عروج پر پہنچا۔

۱۱۹۲ البرٹ اعظم (Albertus Magnus) عالم و سائنس داں۔

۱۲۱۲ شہنشاہ فریڈرک دوم نے ۱۲۲۷ء میں پرشا کے غیر اہل کتاب لوگوں کو عیسائی

- بتایا۔ ۱۲۰۰ء تا ۱۴۰۰ء دریائے ایلبے کے اُس پار کے علاقے جرمنی کی قلمرو میں شامل کر دیئے گئے (مشرقی جرمنی کی پہلی نوآبادی شہنشاہ ہنری کے زیرِ تخت (۹۱۹ء تا ۹۶۱ء) لیگنٹز کے قریب منگولوں کی جنگ۔ ۶۱۲۴۱
- جرمن کلیسا کا صدر مقام وینس سے مارین برگ (مغربی پَرشا) میں منتقل ہوا۔ ۶۱۳۰۹
- سراگ میں قدیم ترین جرمن یونیورسٹی کا قیام۔ ۱۳۸۶ء میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی گئی۔ ۶۱۳۲۸
- ہنسائی شہروں کا لیوپک کی قیادت میں اتحاد۔ جرمن شہروں کا عروج۔ ۶۱۳۵۸
- شہنشاہ سگسمنڈ نے ہامن زولرن کے فریڈرک کو نشانِ برینڈنبرگ عطا کیا۔ ۶۱۴۱۵
- خاندان ہاپسبرگ کا جرمن شاہی تخت پر تصرف۔ ۱۵۰۰ء میں ان کی طاقت نے عالمی اقتدار کی شکل اختیار کر لی۔ ۱۴۵۰ء میں یوہان گوٹن برگ نے طباعتِ ایجاد کی۔ ۶۱۴۳۸ تا ۱۴۴۰ء
- ۱۴۶۵ء تا ۱۵۳۶ء ارسمس، علم و ادب اور تاریخِ قدیم کا سائنس داں۔ ۶۱۴۶۵ تا ۱۵۳۶ء
- ۱۴۶۱ء تا ۱۵۲۸ء البریکٹ ڈورر، مصور۔ ۶۱۴۶۱ تا ۱۵۲۸ء
- ۱۴۸۳ء تا ۱۵۴۶ء مارٹن لوتھر، مجددِ عیسویت، بائبل کا مترجم اور اعلیٰ جرمن زبان کا بانی۔ ۱۵۳۰ء: اعترافِ آگبرگ۔ ۱۵۵۵ء: صلحِ آگبرگ۔ لوگوں کو اپنے حکمران کا مذہب اختیار کرنے کے اصول کا آغاز۔ ۶۱۴۸۳ تا ۱۵۴۶ء
- ۱۴۹۴ء تا ۱۵۴۳ء ہانس ہالبائن، مصور۔ ۶۱۴۹۴ تا ۱۵۴۳ء
- ۱۶۱۸ء تا ۱۶۴۸ء جنگِ سی سالہ۔ ۱۶۴۸ء میں صلحنامہ۔ میونسٹراڈاؤسنا برگ (صلحنامہ ویسٹ فیلیا) سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ نے سلطنتِ جرمنی سے اپنا تعلق بالکل منقطع کر لیا۔ ۶۱۶۱۸ تا ۱۶۴۸ء
- ۱۶۴۶ء تا ۱۷۱۶ء گوڈفرڈ لیب نیر، عالم۔ جرمن طرزِ مرصع۔ ۱۶۸۴ء تا ۱۷۵۳ء: بالتھاسر، ماہرِ معمار۔ تحریکِ احیائے تقویٰ اور روشن خیالی۔ یوہان زباستین باک اور جارج فرائیڈرک ہاندیل کی موسیقی کے شاہکار۔ ۶۱۶۴۶ تا ۱۷۱۶ء
- ۱۷۲۴ء تا ۱۸۰۴ء ایمانول کانت، فلسفی۔ ۶۱۷۲۴ تا ۱۸۰۴ء
- ۱۷۴۳ء تا ۱۷۸۶ء شاہ فریڈرک اعظم کی فرما زوالی میں پَرشا کا عروج۔ ۶۱۷۴۳ تا ۱۷۸۶ء
- ۱۷۴۹ء تا ۱۸۳۲ء یوہان ولفگانگ فون گوئیٹے، شاعر۔ ۶۱۷۴۹ تا ۱۸۳۲ء
- ۱۷۵۹ء تا ۱۸۰۵ء فرائیڈرک فون شلر، شاعر۔ ۶۱۷۵۹ تا ۱۸۰۵ء



Р 44

انتہائی آرائشی طرز کا زمانہ۔ جرمن شاعری کا کلاسیکل سنہری دور (کلاپٹاک، لینگ، ہرڈر۔ تقریباً ۱۷۵۰ء کے بعد گویے اور شیلر)

ایگزینڈرفون ہمبولڈ، قدرتی علوم کا سائنس دان۔

لڈوگ فان بیٹھوون، نغمہ کار

نپولین کے ہاتھوں وفاق رہائش کی تکمیل۔ شہنشاہ جرمنی کی تاج و تخت سے دستبرداری۔
”جرمن قوم کی سلطنت روما“ کا خاتمہ۔

فون سٹائن نے پرنسپل اصلاحات جاری کیں۔

پرنسپل قیادت میں نپولین کے خلاف جنگ آزادی کا آغاز۔ جنگ پیرنگ۔

جنگ وائٹو۔ جرمن وفاق کا قیام۔

آٹوفان بسمارک ”چانسلر آہنی“

کارل مارکس۔

جرمن اتحاد کے لئے عوامی جنگ۔ ۱۸۴۸ء میں فرانکفورٹ کے

نامی گرجا میں جرمن پارلیمنٹ کا قیام۔ شاہ پرنسپل تاج شاہی قبول کرنے سے انکار۔

پرنسپل اور آسٹریا کے درمیان جنگ۔ اس جنگ میں جنوبی جرمنی کی شرکت سے آسٹریا

کی شکست۔ آسٹریا کی جرمن وفاق سے علیحدگی۔

شمالی جرمن وفاق کا قیام اور جنوبی جرمنی کی ریاستوں سے اس کا اتحاد۔

پرنسپل اور فرانس کے درمیان جنگ میں جنوبی جرمنی کی ریاستوں نے پرنسپل سے تعاون

کیا۔ ۱۸۷۱ء میں شاہ پرنسپل جو اس وقت تک شمالی جرمنی کے وفاق کا صدر

تھا، قیصر جرمنی کی حیثیت سے تخت نشین ہوا اور جرمن رائس کی از سر نو تشکیل

کی گئی۔ صنعتی نظام کا آغاز۔ رابرٹ کوخ، ولہلم کونز اور وٹکن، میکس پلانک،

البرٹ آئنسٹائن اور دیگر اشخاص کے سائنسی شاہکار۔

بسمارک کی سماجی حکمت عملی کا آغاز۔

پہلی جنگ عظیم۔ جرمنی ایک ریپبلک کی حیثیت سے۔ ۱۹۱۹ء میں معاہدہ ورسائی

اور وائٹو دستور کا نفاذ۔

سوویت یونین کے ساتھ معاہدہ رپالو۔

نوجوان

ہولسٹائن کے "سویٹزر لینڈ"
میں مائینٹ پر واقع نوجوانوں
کی اقامت گاہ



برلن سٹیگ لیمز میں
البرٹ شو اسٹرز نامی
دارالاطفال



کہاں چلیں؟

نوجوان

ایڈمٹائن (ٹونس) کے
پیستالوزی اسکول میں



یوم ہولڈر (رہائن لینڈ پالائی نیت) میں
”ہر شخص کا گھر“۔ یہاں ہر آنیوالا شخص
اپنے خالی وقت میں جو شغل چاہے اختیار
کر سکتا ہے۔



برگسٹر اس کے ”اسکول کے
گاؤں“ میں بچے بچوں کو
کام کی باتیں سکھاتے ہیں



PMI

۶۱۹۲۵ معاہدہ لوکارنو۔ گتاف ستریس میں اور اریستید برائٹڈ نے فرانس اور جرمنی کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کی۔

۶۱۹۳۳ اڈالف ہٹلر چانسلر بن گیا۔ نیشنل سوشلسٹوں کے عہد ظلم و تشدد کا آغاز۔

۶۱۹۳۹ تا ۶۱۹۴۵ دوسری جنگ عظیم۔ ۶۱۹۴۵ میں اتحادی طاقتوں نے جرمنی پر قبضہ کر لیا۔
۶۱۹۴۹ وفاقی جمہوریہ جرمنی کا قیام۔ سوویت یونین نے اپنے مقبوضہ علاقہ کا نام "جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک" رکھا۔

۶۱۹۵۵ وفاقی جرمن حکومت کو وفاقی علاقہ میں خود مختاری ملی۔

۶۱۹۵۶ سارلینڈ سیاسی اعتبار سے ۵ جولائی ۱۹۵۹ء سے اقتصادی اعتبار سے بھی) وفاقی جمہوریہ جرمنی کی ایک ریاست بن گیا۔

❖ ❖ ❖



۲۲۲

THEOD. MOMMSEN 1817-1903



F. SCHLEIERMÄCHER 1768-1834



MAX REINHARDT 1873-1943



HEINRICH ZILLE 1858-1929



523

اشاریہ

۱۴۱، ۱۲۹، ۱۲۱	اٹلی ۱۶۴، ۱۵۳، ۱۴۳، ۱۰۱، ۷۰، ۳۲، ۳۳
۲۹	اتانے، مقامی حکومتوں کے ۱۳۹
اڈینا اور ۳۳	اجرتیں ۱۵۵
آزاد ڈیموکریٹک پارٹی ۶۵، ۶۲	اخبارات ۵۸
آسٹریلیا ۳۳-۳۲، ۳۶، ۳۴، ۵۹، ۵۳	ادب ۲۲۳-۲۲۰
آسٹریا ۲۳۵، ۱۸۹، ۱۱۴، ۳۲، ۲۵، ۸	ارہارڈ ۴۳، ۹۳
آدنی ۶۷	اسپین ۳۳
آمدورفت ۱۲۱	اسرائیل کو ادائیگیاں ۱۲۳، ۵۱
آہنی دیوار ۱۶، ۵	اسکول ۲۰۴-۱۹۹، ۵۳، ۴۸، ۴۷
آئین ۳۰، ۳۴، ۵۹، ۶۱	اشاعتی ادارے ۲۲۳، ۲۲۳
باک ۶	اشتراکیت ۶۲، ۳۹
بادن ورٹمبرگ ۱۲، ۱۳، ۲۶، ۳۰، ۶۱، ۶۵، ۸۳، ۹۹	اشیائے خورد و نوش ۷۹، ۷۸
۱۸۱، ۱۳۰، ۱۳۲	اصلاح مسیحیت ۶
باروں کی مساوی تقسیم ۱۷، ۳۷، ۳۸، ۴۳-۴۴	اقتصادی زندگی میں میل جول ۱۶۱-۱۶۲
۱۳۹، ۱۳۵-۱۳۴، ۱۲۹	اقتصادیات (دیکھئے صنعت، تجارت، دستکاریاں وغیرہ)
باویریا ۱۲، ۱۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۸، ۶۵، ۸۳	انہالٹ ۱۸
۱۸۳، ۱۸۱، ۱۳۳	انجمن امداد باہمی ۱۶۱
باویریائی پارٹی ۶۵	انجمن عطیہ دہندگان برائے جرمن سائنس ۲۱۳
بجلی ۳۰، ۳۸، ۹۶	انتخابات ۶۵، ۶۴، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۲، ۴۴
بچپن ۳۸، ۷۵، ۷۶	انجیلی کلیسا ۱۸۱
بحیرہ شمالی ۱۱۹	انگور، انگور کی شراب ۸۰
بحالیاں ۳۸، ۱۳۳	امور خارجہ ۳۴
برلن (مشرقی اور مغربی برلن بھی دیکھئے) ۱۷، ۱۱۲، ۱۷	اودر-نیس ۱۸۳، ۵۲، ۳۵، ۳۶، ۲۵، ۲۴، ۲۲
۱۱۹۱، ۱۵۶، ۱۳۴، ۶۵، ۶۴، ۳۳، ۳۶، ۲۰	ایس ۲۸
۲۰۹	ایلب ۲۷، ۲۷
برینڈنبرگ ۲۰	آبی شاہراہیں ۱۱۹
برین ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۲۶، ۶۵، ۸۱، ۱۳۳، ۱۳۶	آب و ہوا ۲۸، ۲۵
۳۰۰، ۱۵۶	آبادی ۶۷، ۳۳، ۳۲، ۲۲، ۱۲، ۹
بریسلاؤ ۲۲، ۲۳، ۲۵	

”برطانوی مرکز“ ۱۹۸

تادان جنگ ۶۳-۶۴	برطانیہ ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸
تاریخ ۳-۱۸، ۲۳۴-۲۳۲	۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹
تحفظ عامہ ۵۳	بسالٹ ۳
تجارت ۳، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵	بسبارک ۲۴، ۱۷
تجارت، علاقائی ۱۱۵-۱۱۷	بغافوت ۱۷ جون ۲۱
تجارتی انجمنیں ۱۵۷-۱۵۸	بلیجیم ۲۵، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱
تعمیرات ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱	۲۳۶، ۱۸۹
تعلقے (Gemeinden) ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵	بند ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵
تعلیم ۵۳، ۶۰، ۶۵، ۶۸، ۶۹	۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱
تمدنی زندگی ۱۹۳-۱۹۶	۲۳۲
تمدنی حکمت عملی اور نظم و نسق ۱۹۷-۱۹۹	بٹون ۱۱، ۱۳، ۲۲، ۵۹
تھئیٹر ۲۸، ۲۳، ۲۳۲	بنیک ۶۷، ۷۴، ۱۶۱
تھورنگیا ۱۸، ۲۸	بیرونی تجارت ۵۲، ۹۶، ۱۰۸-۱۱۵
تیل ۲۹	”پارلیمانی کونسل“ ۱۱
ٹیکسال ۲۳، ۳۶	پارلیمنٹ (دیکھئے Bundestag)
ٹوکیو ۲۲	پاسپورٹ ۱۲۷
ٹیکہ ۱۸۹	پانی ۲۸، ۹۶
ٹیلی ویژن ۵۹، ۶۰، ۲۲۵-۲۳۷	پانکاد ۲۲
ٹیکس ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۱۲۹-۱۳۹، ۱۷۳	پروٹسٹنٹ کلیسا (EKD) ۱۹۲، ۱۹۶
جاپان ۲۲۳	پزشا ۱۸، ۱۳، ۲۵، ۱۳۰، ۲۳۰
جج ۲۱	پریس ۲۵، ۵۸، ۵۹
جرمنی کے درگاہی تبادلے کا ادارہ (DAAD) ۵۳	پنشنیں ۷۳، ۷۵
تھوک اور خارجی تجارت کی عام انجمن ۱۵۷	پولینڈ ۲۳، ۲۳، ۲۴، ۲۷
خرچہ کرنے والوں کی امداد باہمی کی انجمنیں ۱۶۱	پولیس ۲۷-۵۲
ثقافتی ادارے ۵۳	پومیرانیا ۲۰، ۲۲، ۲۵، ۲۶
نام نہاد جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک ۱۹، ۱۰، ۱۵	پوسٹن ۲۲
۱۴، ۱۸، ۲۱، ۲۵، ۲۶، ۳۳، ۳۷، ۳۹، ۵۲	پوشاں ۳۰، ۸۸
۱۶، ۱۸، ۲۱، ۲۲، ۱۹۵، ۲۲	پیدائشات ۲۲، ۳۳
مزدور انجمنوں کی جرمن وفات ۱۵۹	پیک ۱۸
صنعتی اور تجارتی نمائندہ مجلس ۱۵۷	تارکان وطن ۳، ۲۳، ۲۲، ۲۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱
موسیقی کونسل ۲۲۹	۱۳۳

عوامی وظائف ۲۱۵

تحقیقاتی انجمن ۲۱۲

جرمن قوم کی سلطنت روما ۸۰۶، ۲۳۴، ۲۳۹

جرمنی میں وطن تبدیل کر نیوالے ۳۲

جرمنی کا از سر نو اتحاد ۵۰۰، ۱۱۴، ۵۰۰

جشن بیروت ۲۲۸، ۱۹۶

جشن بیچووون ۲۲۹

جشن ہرسفلڈ ۱۹۶

جشن موزارٹ ۲۲۹

جشن برام مرگاؤ ۲۳۲

جشن روٹھر ۲۳۲، ۱۶۰

جنگ سی سالہ ۲۳۹، ۶

جنگلات ۱۳۲، ۶۹، ۶۴، ۶۶

جہاز رانی ۱۳۰

جہاز سازی ۹۴

چانسلر (دیکھئے وفات چانسلر)

چیکوسلوواکیہ ۶۸

حکمت عملی

ثقافتی ۴۷

دفاعی ۵۰

خارجہ ۵۱

خارجہ پالیسی ۵۰، ۴۶

خارجہ ۵۱

خارجی تجارت ۱۱۴-۱۰۸

درآمد ۱۱۰، ۱۰۸، ۲۵

دستور ۶۱، ۴۵، ۴۳، ۱۱

دستور اساسی ۱۱، ۱۳، ۲۶، ۴۰، ۴۴، ۴۵

۱۸۶، ۱۸۰، ۱۱۴۲، ۱۶۰، ۶۱، ۵۱، ۴۷

۲۰۴

ڈبیلی آس (لشپ) ۱۸۱

دستکاریاں ۶۶-۶۷، ۹۹، ۱۰۰-۱۰۱، ۱۵۸، ۱۹۷

دفاع ۱۳۴، ۵۷، ۵۵، ۴۶، ۴۴

ڈاک ۱۲۳، ۱۱۸، ۴۶، ۴۴

۲۴۶

۱۳۱، ۱۳۸

ڈریسڈن ۲۰

ڈنمارک ۱۱۴، ۳۶، ۲۵

ڈینیوب ۲۸، ۲۷

ڈینرگ ۳۹، ۳۸، ۲۷، ۲۵، ۲۴، ۷

ڈیوگ آف ایڈمیرا ۲۰

ڈوسلڈورف ۲

ڈرائع آمدورفت ۱۳۲، ۱۲۳، ۱۱۸، ۸۴، ۶۷، ۶۶

رہائے عامہ ۱۵۸

رائش ۲۵، ۲۴، ۲۲، ۱۷، ۱۱، ۹، ۸، ۷، ۴، ۳

۱۱۲۹، ۱۰۹، ۹۶، ۸۲، ۵۰، ۲۹، ۳۰، ۳۹

۲۳۷، ۱۸۷، ۱۸۳، ۱۱۸، ۱۱۵، ۱۱۵، ۱۲۴

راستورک ۲۱

رسل و رسائل ۱۲۲-۱۱۸

رقبہ ۱۲، ۹

روس (دیکھئے سوویٹ یونین) ۲۶، ۲۳

روٹھر ۱۱۹، ۸۹، ۳۰، ۲۹

رباٹن ۱۲۹، ۲۹، ۲۷

ریٹن لینڈ پالائی ٹینٹ ۶۴، ۳۷، ۲۶، ۱۳، ۱۲

۱۸۱، ۱۳۳، ۶۵

ریاستیں ۴۴، ۴۲، ۲۶، ۱۷، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۸

۱۶۵، ۱۵۵، ۱۵۴، ۴۹، ۴۷، ۴۶، ۴۵

۱۳۰، ۱۳۹، ۱۳۳-۱۳۰، ۱۲۹، ۹۹، ۷۵

۱۸۰، ۱۶۸، ۱۷۴، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۳۱

۲۱۵، ۲۱۳، ۲۰۱، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۸۷

۲۳۲، ۲۳۰، ۲۱۸

ریڈیو ۱۸۹، ۶۰، ۵۹

ریڈ کراس ۱۶۸

ریلوے ۱۳۱، ۱۲۸، ۱۱۸، ۴۶

ریاستہائے متحدہ امریکہ ۱۳۱، ۳۳، ۳۲، ۳۱

۱۰۹، ۹۷، ۸۹، ۷۲، ۷۰، ۵۹، ۵۳، ۴۶

۱۸۸، ۱۷۵، ۱۵۳، ۱۳۳، ۱۳۱، ۱۲۲، ۱۱۲

۲۳۵، ۲۳۱، ۱۸۹

۱۲۹-۱۲۲ سیاچی	ریاستی نشان ۱۳
۱۳۰۶ شارلمان	زراعت ۸۰-۷۹، ۷۴، ۶۶-۶۷، ۳۸، ۳۰، ۲۵
شعرا ۲۲۱	۱۷۹، ۱۵-، ۱۳۳، ۸۲
شیلز وگ ہولشٹائن	زکس پٹرز ۲۸، ۲
۱۳۳، ۶۵، ۴۷، ۳۷	ژینا ۲۱
شمالی ریاست ویسٹ فیلپا	سائنس ۲۱۶-۲۰۹
۱۸۰، ۱۳۲، ۸۸	سائیریا ۳۶
شیکسپیر مہنتہ ۲۳۲	سارلینڈ ۱۳۰، ۳۳، ۳۰، ۲۹، ۲۶، ۱۳، ۱۲، ۹، ۸
صحت عامہ ۱۸۹	۲۳۰، ۱۸۵، ۷۱، ۷۰، ۶۵، ۲۳
صرفہ ۱۲۶	ستم زدگان جنگ ۷۳
صلح نامہ میلنوس ۲۳	شاؤفن ۲۳۸
صنعت ۹۶-۸۵، ۶۷-۶۶، ۱۶	سٹیٹن ۲۵، ۲۲
طاقت ۸۸، ۷۳	مراغ لگانے والوں کی انجمن ۳۵
طلباء ۲۱۴، ۵۳	سڑکوں کی تعمیر ۷۵
عجائب خانے ۲۱۸	سفارتی تعلقات ۵۲
عدالتیں ۱۸۸-۱۸۶	سگہ ۱۴۶-۱۴۲، ۲۶، ۲۳، ۴
علوم و فنون ۲۱۶-۲۰۹	سگہ کی اصلاحات ۱۶۳
علمی تحقیقات ۲۱۶-۲۰۹، ۱۹۸	سگرٹ ۷۷
عہد نامہ قرضہ جات ۱۴۵	سلیسیا ۱۵۹، ۳۰، ۲۹، ۲۶، ۲۴، ۲۳، ۲۲
عہد نامہ پیرس ۵۰، ۴۹	سماجی بیمہ ۷۲
عہد نامہ صلح ۵۰، ۱۰، ۸	سماجی منڈی کی اقتصادیات ۱۶۱، ۹۳
عہد نامہ یوٹسڈام ۲۳	سماجی تحفظ ۱۳۲
عہد نامہ ریٹینسچن ۲۳	سماجی زندگی ۱۵۶-۱۵۰
”عوامی کتب خانے“ ۲۰، ۸	سنگتراشی ۲۲۷-۲۲۲
”عوامی یونیورسٹیاں“ ۲۰، ۸، ۲۰، ۶، ۳، ۸	سینما ۲۳۵-۲۳۳، ۶
عورتوں کی حیثیت ۱۷۶-۱۷۲	سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ۶۵، ۶۲، ۴۷، ۴۴
غذا ۳۳، ۳۱	سوویت فوجی نظم و نسق (SMA) ۱۸
غیر ملکی مزدور ۶۹	سوویت یونین ۷۲، ۵۲، ۴۹، ۳۲، ۵۹، ۵۶، ۷۲، ۵۹
فرانس ۱۰، ۱، ۹، ۱۰، ۷، ۵۳، ۴۲، ۳۳، ۲۵، ۸	۲۳۱، ۲۲۲
۲۳۵، ۱۸۹، ۱۶۳، ۱۴۳	سوئڈن ۵۲، ۱۴۳، ۴۲
فرانکفورٹ برین ۱۱۵۳، ۱۴۶، ۱۱۷، ۱۱۶، ۵۹	سوئٹزرلینڈ ۲۵، ۸
۱۹۷، ۱۹۲	سیاسی جماعتیں ۶۱، ۵۹، ۴۴
	سیکینی ۱۸

کیتھولک کلیسا ۱۸۵-۱۸۰
 کیتھولک مزدوروں کی تحریک ۱۸۴
 کیمیاوی پیداوار ۹۳، ۹۲
 کینیڈا ۱۳۳، ۱۱۲، ۵۳، ۳۳، ۳۳
 گرین مارٹر ۲۲
 گرانفسوالڈ ۲۱
 گروٹیول ۱۸
 گوتن برگ یونان ۲۳۸
 گوٹے ۲۳۶، ۵۲، ۲۰، ۱۶
 گوٹنگن ۲۱۲
 گیس ۹۴، ۴۹، ۴۸
 لبراڈور ۲۴، ۲۵
 لٹھوونیا ۲۵، ۲۳، ۷
 لیزنگ ۲۱، ۲۰
 بلجے پشپ ۱۸
 لندن ۳۳
 نکسبرگ ۱۶۴، ۱۲۸، ۵۹، ۲۵، ۸
 نورسکی ۱۳۳، ۶۵، ۶۱، ۳۰، ۲۶، ۱۳، ۱۲
 ۱۲۳
 نوٹھر، مارٹن ۲۳۸
 ماہی گیری ۱۳۳، ۸۴، ۷۹، ۷۳
 مارشل پلان ۹۱
 محنت ۱۷۲-۱۷۰، ۷۱، ۶۸
 محلے ۵۸
 مجلس دستور ساز ۱۱
 مذہب ۱۸۵-۱۸۰، ۵۳
 مزدور انجمنیں ۱۶۱-۱۵۹
 مزدور انجمنوں کی کانگریس ۱۵۹
 مشترک منڈی ۱۱۳، ۵۱
 مشرقی برلن ۲۶، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۴، ۱۰
 مشرقی بلاک ۱۶۸، ۵۶، ۵۲، ۳۶، ۲۰، ۱۸، ۱۵
 ۹۷
 مشرقی علاقے (جرمن ریش کے) ۲۵-۲۲، ۹، ۳

فراڈ والڈ اجتماعی درس گاہ ۱۸۴۵
 فلبرائٹ کمیشن ۲۱۶
 فلم ۱۹۸، ۶۰، ۲۵
 فن تعمیر ۲۲۴-۲۲۷
 فنی کالج ۲۰۹
 فوج ۵۷، ۲۵-۵۷
 فولاد ۹۰
 قابض فوجیں ۱۵۶
 قانون ۱۸۸-۱۶۸، ۶۶
 قانون سازی ۱۳۳، ۳۶، ۳۳، ۳۲
 قبضہ ۱۱، ۳
 قرضے، مقامی حکومتوں کے ۱۳۹
 قومی پیداوار ۷۷، ۷۲-۷۰
 قومی آمدنی ۸۵، ۷۴، ۷۰
 قومی قرضہ ۷۵
 قوت ۹۸-۹۶
 قیمتیں ۱۳۹، ۱۷۷
 کارلسروہے ۲۲
 کانٹ ۲۵، ۶
 کان کنی ۱۵۰، ۷۳
 "کتابی گروہ" ۲۲۳
 کتب خانے دیکھئے "عوامی کتب خانے" ۱۱۹۵۳
 کرزن لائن ۲۳
 کرسچین ڈیموکریٹک یونین (CDU) ۶۳، ۶۲
 ۶۵
 کرسچین سوشل یونین (CSU) ۶۵، ۶۳، ۲
 کسٹم ۳۷، ۳۶
 کلیسا ۱۸۵-۱۸۰
 کمیونسٹ پارٹی (KPD) ۶۳، ۶۲
 کونگسبرگ ۳۳، ۲۲
 کوئلہ ۹۶، ۸۹، ۸۸، ۳۰، ۲۹
 کولون ۱۹۸، ۱۸۳، ۵۳، ۲۹
 کھیل ۱۹۳، ۱۹۰

میمل لینڈ ۳۹، ۳۸، ۴۴
 میلے ۱۵۸، ۱۱۷-۱۱۶
 ناروے ۱۴۳، ۲۲، ۳۳
 ناشر ۲۲۳-۲۲۴
 ناگہ بندی برلن کی ۱۶
 ناول نویس ۲۲۲-۲۲۰
 نجی صرف ۷۷
 نشان برینڈنبرگ ۲۳۸
 نشریات ۲۳۳-۲۳۲
 نظم و نسق ۱۳۹-۱۲۹، ۶۶، ۴۶
 نہائشیں ۱۱۷-۱۱۷
 نوجوانوں کی اقامت گاہیں ۱۸۷
 نوبرگ ۲۰
 نوآباد ۳۶
 نوجوان ۱۸۰-۱۷۶
 نیشنل سوشلسٹ ۵۱، ۷
 نیپال ۱۸۹
 نیویارک ۵۱، ۳۳
 وائمر ۲۰
 وائمر ریمپلک ۶۳، ۶۰
 وزارتیں (دیکھئے وفاقی)
 وزارتے ثقافت کی مستقل کانفرنس ۱۵۳، ۴۷
 ۱۹۹-۱۹۸
 وفاقی (Bundes) بھی دیکھئے دفتر خانے ۲۱۹
 جرمن صنعت کی وفاقی انجمن ۲۲۵، ۱۵۷
 بنک ۱۴۷، ۱۴۵، ۱۴۲، ۳۳، ۳۱، ۳
 میزانیہ ۱۳۵
 چانسلر ۴۳
 جرمن آجروں کی انجمنوں کا وفاقی ادارہ ۱۵۷
 آئینی عدالت ۱۴۴، ۶۳، ۶۲، ۳۳، ۳۰
 ۱۸۷
 عدالتیں ۱۷۸، ۱۶۹، ۱۷۴
 حکومت ۱۵۳، ۵۱، ۴۵، ۳۳، ۳۱، ۳۹، ۱۳
 ۲۲۹

۶۸، ۴۹، ۴۷، ۳۶، ۲۶
 مشرقی پرشا ۲۶، ۲۳، ۲۲
 مصور ۲۲۵
 مصور فنون ۲۲۷-۲۲۷
 مضمون نگار ۲۲۲
 معاہدہ یون
 معاہدہ کیونگ شین ۱۹۹، ۱۹۸
 معاہدہ لکسمبرگ ۵۱
 معاہدہ وردون ۲۳۷
 معدنی ذخائر ۲۹، ۲۵
 معدنی چشمے ۱۲۴
 معیار زندگی ۱۴۷
 مغربی برلن ۳۳، ۳۲، ۲۶، ۱۳، ۱۲، ۱۰، ۹، ۵
 ۱۱۰، ۱۰۸، ۱۰۰، ۹۹، ۷۵، ۵۸، ۴۳
 ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵
 ۲۳۵، ۲۳۰، ۲۱۱، ۱۶۳، ۱۵۵
 مغربی یورپ کی یونین ۵۶، ۵۰، ۱۳، ۱۳
 مغربی جرمنی کا کتب خانہ ۲۱۹
 مغربی پومیرانیا ۱۸
 مغربی پرشا ۲۲
 مکانات ۳۸
 مقبوضہ علاقے ۶۸، ۲۶، ۱۳، ۱۱، ۹، ۸، ۳
 ملت پروری ۲۰
 موسیقی ۲۲۹-۲۲۸، ۱۹۳
 موصل ۱۲۹
 موٹر گاڑیاں ۹۲
 ہاجر ۹۵، ۸۱، ۵۱-۳۹، ۳۷، ۳۵، ۳۲
 منصوبہ گرین ۸۲
 میونخ ۱۸۳، ۱۵۸، ۱۲۶، ۵۴، ۳۴، ۱۲
 ۲۲۳
 مینز ۲۰۹
 میکس پلانک سوسائٹی ۲۱۲، ۱۹۹
 میکلمبرگ ۲۰، ۱۸

NATO 13, 50, 52, 54, 56, 131

Norddeutscher Bund 6, 222

Nürburgring 193

Nuremberg 116

OEEC 50, 52, 63, 101

Raiffeisenverband 141

Sozialistische Einheitspartei Deutschlands (SED) 18, 19

Spio 232

UNESCO 52, 196

UNO 50, 51, 52

Volksdeutsche 35

Volkshochschulen 202-208

"Volkskammer" 18

Volkswagen 93

Wissenschaftsrat 211

✧ ✧ ✧

MAI 1968 POSTWERTZEICHEN
AUSSTELLUNG-INTERPOSTA



DEUTSCHE BUNDESPOST

20
+10

MAI 1969 POSTWERTZEICHEN
AUSSTELLUNG-INTERPOSTA



DEUTSCHE BUNDESPOST

20
+10

201

اس کتاب کی نوعیت اعداد و شماری سالنامہ کی نہیں ہے۔ بہر حال اس میں تازہ ترین اعداد و شمار شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے جو بیشتر جنوری ۱۹۵۸ء کے ہیں اور جہاں یہ ممکن نہیں ہو سکا وہاں سے متعلقہ لکھ دیا گیا ہے۔

تمام اعداد و ہندسے عشریہ تک صحیح ہیں۔ اس وجہ سے چند جگہوں پر دکھائے ہوئے میزانات اعداد کے اصل مجموعوں سے مطابقت میں نہیں ہیں۔



جدول مبادلہ

جسامتی پیمانہ:

۱ مکعب فٹ = ۰.۰۲۸۳۱۶۷۰ مکعب سینٹی میٹر
۱ مکعب میٹر = ۳۵.۳۱۴ مکعب فٹ

اوزان:

۱ ٹن = ۱۰۰۰ کلوگرام (عشریہ ٹن)

حرارت:

۱ درجہ فارن ہائٹ = ۵/۹ (۳۲+) درجہ سینٹی گریڈ

خطی پیمانہ:

۱ انچ = ۲.۵۴ سینٹی میٹر
۱ فٹ = ۳۰.۴۸ سینٹی میٹر
۱ میل = ۱.۶۰۹۳۵ میٹر

مربعی پیمانہ:

۱ ایکڑ = ۰.۴۰۴۶ ہیکٹر
۱ مربع میل = ۲.۵۹ مربع میٹر

سکے:

۱ جرمن مارک = ۰.۲۳۸۱ ڈالر
۱ ڈالر = ۴.۲۰ جرمن مارک
۱ جرمن مارک = ۰.۰۸۵ پاؤنڈ
۱ پاؤنڈ = ۱۱.۶۶ جرمن مارک

اگر آپ اس کتاب کے بارے میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر مصنف سے رجوع فرمائیے:

Presse- und Informationsamt der Bundesregierung.

Bonn. Welckerstraße 11

تحریر: احمد سعید کراچی

URDU



سربیا

پروس

پرس



بیلجیئم



رومانیا



میکسیکو



دولت عثمانیہ



دولت عثمانیہ



دولت عثمانیہ



دولت عثمانیہ



دولت عثمانیہ



پرس



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا



رومانیا

وفاقی جمہوریہ جرمنی اور جرمن ریاستوں کے نشانات

بحیرۃ بالٹک



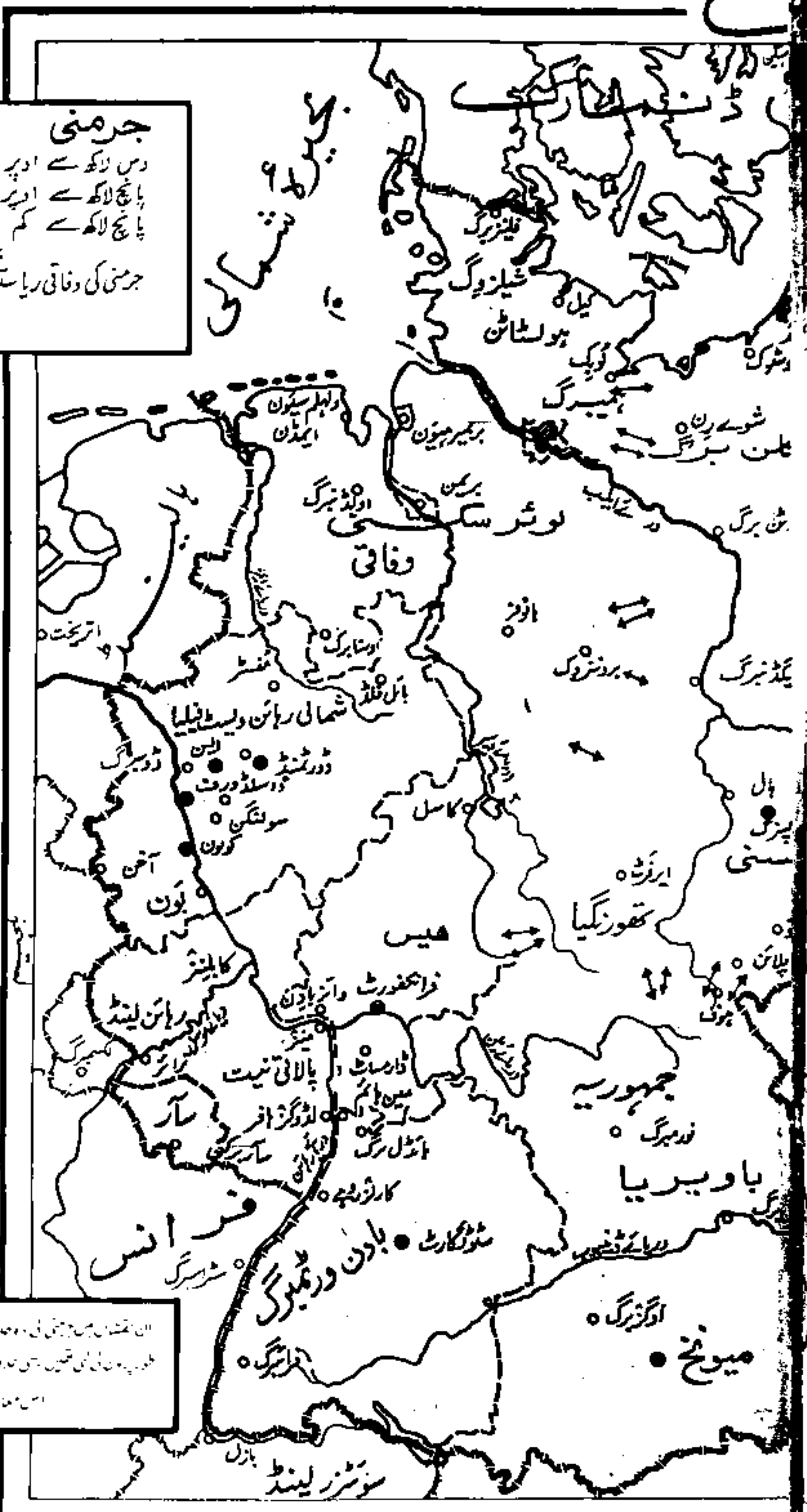
جرمنی
 ۱۹۳۷ء کی حدود
 دس لاکھ سے اوپر آبادی کے شہر
 پانچ لاکھ سے اوپر آبادی کے شہر
 پانچ لاکھ سے کم آبادی کے شہر
 ۱۹۳۷ء کی حدود جرمنی
 جرمنی کی دفاتی ریاستوں کی حدود
 سرحد عبور کرنے کے مقامات

بڑے بڑے شہر

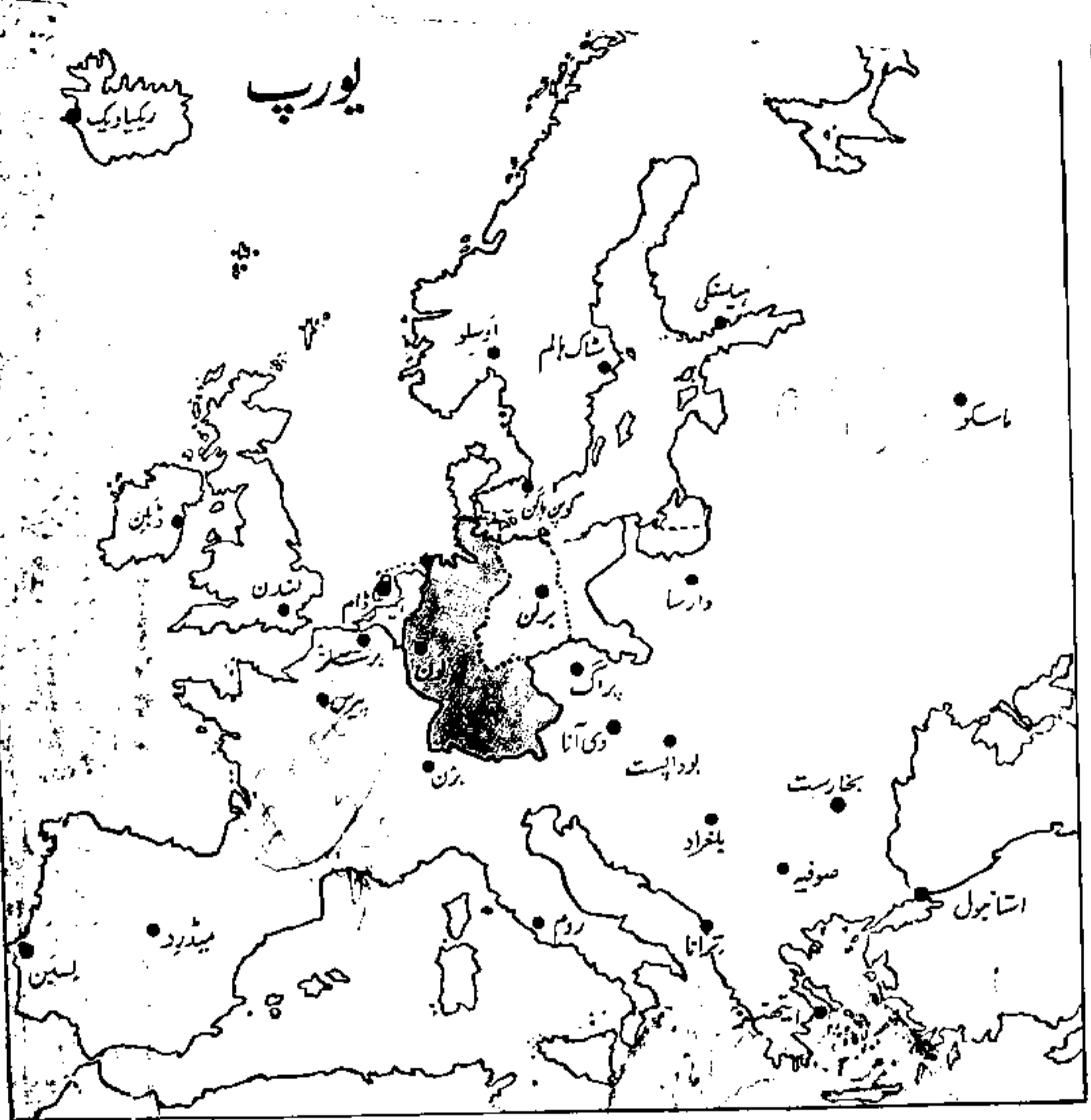
۳۱ دسمبر ۱۹۵۶ء
 کے اعداد کے مطابق

دفاتی جمہوریت

۱۷,۲۰۰,۰۰۰	ہیملبرگ
۹,۷۵۰,۰۰۰	میونخ
۷,۱۸۰,۰۰۰	کولن
۷,۰۳۰,۰۰۰	لیپس
۶,۵۹۰,۰۰۰	ڈرہسڈورف
۶,۲۶۰,۰۰۰	ڈرامنڈورٹ
۶,۱۱۰,۰۰۰	ڈورٹمنڈ
۶,۰۵۰,۰۰۰	سٹوٹ گارٹ
۵,۴۱۰,۰۰۰	ہانوفر
۵,۱۲۰,۰۰۰	بریمن
وسط جرمنی	
۳,۰۰۰,۰۰۰	ہلبرگ
۳,۹۲۰,۰۰۰	ڈریسڈن
۲,۸۹۰,۰۰۰	شیمسٹاٹ
۲,۸۵۰,۰۰۰	ہال
۲,۵۹۰,۰۰۰	یڈلس ہاؤس
۱,۸۶۰,۰۰۰	ایرفرٹ
برلن	
۲,۲۳۰,۰۰۰	مغربی برلن
۱۱,۰۲۳,۰۰۰	مشرقی برلن



ان نقشاں میں جرمنی کی موجودہ دیکھائی گئی ہے۔ ۱۹۳۷ء کی حدود میں اور ۱۹۳۷ء کی حدود میں
 موجودہ دیکھائی گئی ہے۔ ۱۹۳۷ء کی حدود میں اور ۱۹۳۷ء کی حدود میں
 موجودہ دیکھائی گئی ہے۔ ۱۹۳۷ء کی حدود میں اور ۱۹۳۷ء کی حدود میں



جرمنی کا رقبہ اور آبادی دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں

شمار آبادی فی		آبادی (ہزاروں میں)	رقبہ (ہزاروں میں)		
مربع میل	مربع کلومیٹر		مربع میل	مربع کلومیٹر	
۵۶	۲۲	۱,۴۱,۲۲۹	۳,۰۲۲	۷,۸۲۹	ریاستہائے متحدہ امریکہ
۲۳	۹	۳,۰۰,۰۰۰	۸,۶۳۹	۲۲,۳۰۳	سوویت یونین
۵۳۸	۲۰۸	۵۱,۳۶۹	۹۶	۲۳۸	دانیل جمہوریہ جرمنی
۵۲۶	۲۱۱	۵۱,۳۳۰	۹۵	۲۳۳	برطانیہ
۲۶۳	۸۰	۳۳,۰۰۰	۲۱۳	۵۵۱	فرانس
۲	۲	۱۶,۵۸۹	۳,۸۳۶	۹,۹۶۱	کینیڈا
۳۰	۱۲	۱۳,۱۶۷	۳۲۲	۱,۲۲۳	جنوبی افریقہ
۳	۱	۹,۳۳۸	۲,۹۴۵	۷,۶۰۳	آسٹریلیا
۲۱	۸	۲,۱۴۸	۱۰۳	۲۶۸	نیوزی لینڈ

عہد وسط ۱۹۵۶ء میں ۷۷ وسط ۱۹۵۶ء میں

